مکمل و مدلل
فتاویٰ دار العلوم دیوبند
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی
مفتی اول دار العلوم دیوبند
مرتب
مولانا محمد ظفیر الدین صاحب
شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند
مکتبہ حقانیہ
ملتان

مدلل و مکمل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد سوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثانی)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی قدس سرہٗ

مفتی اوّل دار العلوم دیوبند

مرتب

مولانا محمد ظفیر الدین صاحب

شعبۂ ترتیب فتاوی دار العلوم دیوبند

مکتبہ حقانیہ

ملتان پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد سوم)

الباب الخامس فی الامامة

فصل اول - جماعت اور اس کی اہمیت

فصل ثانی ۔ استحقاق امامت

فصل ثالث۔ کس کی امامت درست ہے اور کس کی نہیں

فصل رابع

صف، اقتدار، اور امام و مقتدی کا مقام

فصل خامس

امام کی پیروی اور دیگر مسائل

فصل سادس

مدرک، لاحق، اور مسبوق کے احکام

الباب السادس في الحدث في الصلوة

نماز پڑھتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مدلل و مکمل (جلد سوم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی بے انتہا رحمت و اعانت سے جلد سوم[عـه] کی تکمیل کی توفیق بخشی، اور اپنی محنت و کاوش کی حد تک جو کچھ کر سکتا تھا، اس میں اپنی طرف سے کسی طرح کی کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی، کامیابی کس حد تک ہوئی، اس کا فیصلہ ارباب فضل و کمال کریں گے۔ خاکسار ایک معمولی درجہ کا طالب علم ہے، البتہ پڑھنے لکھنے اور مطالعہ کا تھوڑا بہت ذوق رکھتا ہے جس وقت یہ اہم اور خالص علمی کام سپرد کیا گیا تھا، دل کا جو حال ہوا تھا خدا جانتا ہے، مگر یہ سوچ کر اطمینان خاطر حاصل ہوا تھا، کہ یہ خدمت میری خواہش، و طلب کے بغیر سپرد ہوئی ہے اور سپرد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے وقت کے منتخب جید علماء اور بزرگوں میں بھی اولو العزم ہیں، پھر اسی کے ساتھ یہ حدیث بھی سامنے تھی کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها متفق عليه۔	امارت (ذمہ داری) کی ہوس نہ کرو، اور نہ اس کے لئے درخواست دو۔ کیونکہ اگر درخواست پر یہ خدمت سپرد ہوئی تو مدد سے محروم رہ جاؤ گے۔ البتہ اگر بلا طلب یہ خدمت سونپی گئی تو اللہ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی۔
(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۲۳)	

مجھے دلی مسرت ہے کہ ایسا ہی ہوا، اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی اور جو کام عرصہ سے الجھا ہوا تھا [illegible]، دعا ہے حسن و خوبی سے یہ کام تمام کو پہنچے اور اس کی بقیہ جلدیں بھی جلد چھپ کر ملک و ملت کے سامنے آجائیں۔ یہاں پہنچ کر اساتذہ کرام کی بے انتہا شفقتیں یاد آ رہی ہیں جن کی دعاؤں اور توجہات خصوصی کے صدقہ میں علم و فن سے شغف پیدا ہوا۔

رب العالمین، میری یہ حقیر خدمت قبول فرما، اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع عطا فرما اور اسے مرتب کے لئے فلاح دارین کا ذریعہ بنا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

طالب دعا۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ، پورہ نوڈیہاوی۔ دار الافتاء دار العلوم دیوبند

عـه الحمد للہ چوتھی جلد کی کتابت جاری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِى الْاِمَامَةِ

فصل اول جماعت اور اس کی اہمیت

اگر محلہ میں جماعت نہ ہوتی ہو تو دوسرے محلہ کی مسجد میں جانا چاہیے یا نہیں

سوال (۵۱۳) محلہ کی مسجد میں جماعت کا انتظام نہیں تو دوسرے محلہ کی مسجد میں نماز با جماعت پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اپنے محلہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے۔ پس اس شخص کو اپنے محلہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہ جانا چاہیئے۔ شامی میں خانیہ سے منقول ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں اگر تنہا بھی نماز پڑھنی پڑے تو وہیں اذان کہہ کر نماز پڑھے اور اس کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہ جاوے۔ لان له حقا عليه فهو يؤديه[۱]۔ الخ۔ فقط۔

جس مسجد میں کوئی نہ آئے کیا مؤذن اذان پکار کر دوسری مسجد میں جماعت کیلئے جاسکتا ہے

سوال (۵۱۴) ایک شخص مسجد میں مؤذن ملازم ہے اس مسجد میں کوئی نمازی نہیں آتا۔ عموماً مؤذن کو تنہا نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ کیا وہ مؤذن اپنی مسجد میں اذان کہنے کے بعد دوسری مسجد میں جاکر شریک جماعت ہو سکتا ہے۔

الجواب:- اذان کہہ کر اسی مسجد میں اس کو نماز پڑھنی چاہیئے[۲]۔ فقط۔

---

[۱] بل فى الخانية لو لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلى ولو كان وحده لان له حقا عليه فيؤديه (رد المحتار باب ما يفسد الصلوٰة الخ مطلب فى احكام المسجد ص ۶۱۱ ج ۱) ظفير [۲] ايضاً

بل فى الخانية لو لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلى ولو كان وحده لان له حقا عليه فيؤديه (رد المحتار۔ باب ما يفسد الصلوٰة الخ مطلب فى احكام المسجد ص ۶۱۱ ج ۱) ظفير منفا حي۔

عذر کی وجہ سے ترک جماعت

سوال (۵۱۵) امیر قومے نوشت کہ حالات سرحد و دیگر وجوہ خوف است کہ اگر برائے گذاردن نماز شام رفتن و صبح مسجد رود خدانخواستہ ضرر بدنی با دخواہد رسید، آیا جائز است کہ در جائے خود نماز ہمیں سہ مذکورہ گذاردیا نہ۔

الجواب: بعذر مذکور ترک جماعت روا باشد[1]۔ فقط۔

فرض نماز بیوی کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے

سوال (۵۱۶) اپنی بی بی کے ساتھ فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور بی بی کتنی دور کھڑی ہو۔

الجواب: اگر اکٹھے پڑھیں تو عورت کو پیچھے کھڑا کرے[2]۔

گندہ دہنی کا مریض جماعت میں شریک نہ ہو

سوال (۵۱۷) ایک شخص کو عرصہ سے گندہ دہنی کی شکایت ہے۔ جانبین کے مقتدیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کو جماعت میں شریک ہونا چاہئے یا علیحدہ نماز پڑھنی چاہئے۔

الجواب: شامی میں ہے وکذا من الحق بعضہم من بعیہ بخراوبہ جرح اورائحۃ الی ان قال وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیقعد فی بیتہ صریح فی ان اکل ہذہ الاشیاء عذر فی التخلف عن الجماعۃ[3] الخ۔ پس معلوم ہوا کہ شخص مذکور جماعت میں شریک نہ ہو تنہا علیحدہ نماز پڑھے۔ فقط

عمداً ترک جماعت اور اس کا گناہ

سوال (۵۱۸) ہر کہ عمداً جماعت ترک کند و در خانہ نماز

---

[1] فلا تجب الجماعۃ علی مریض الخ ولا علی من حال بینہ وبینہا مطر الخ وخوف علی مالہ او من غریم او ظالم (درمختار) یخاف علی نفسہ او مالہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۱۹ ج ۱) ظفیر۔
[2] وقال المرأۃ اذا صلت مع زوجہا فی البیت ان کان قدمہا بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتہما بالجماعۃ وان کان قدماہا خلف قدم الزوج الخ جازت صلاتہما الخ۔ لو اقتدت بہ متاخرۃ عنہ بقدمہا صحت صلاتہا (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۵ ج ۱) ظفیر۔
[3] رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ الخ مطلب فی احکام المسجد ص ۶۱۹ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

ادا کند اوراچہ حکم است۔

الجواب:۔ ہر کہ بلا عذر اصرار بر ترک جماعت کند فاسق است۔ فی البحر لا تقبل شہادتہ اذا ترکہا استخفافا بذالک ومجانۃ اما اذا ترکہا سہوا او بتاویل ککون الامام من اھل الاھواء او لا یراعی مذھب المقتدی فلا[1]۔ فقط۔

جماعت ثانیہ میں اختلاف اور اس کا جواب

سوال (۵۱۹) جماعت ثانی محلہ کی مسجد میں جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں ہے تو عدم جواز کی کیا دلیل ہے۔ امام ابویوسف جائز کہتے ہیں اور اس قول کو اکثر فقہاء نے صحیح کہا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے۔

الجواب:۔ مسجد محلہ میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے قال المحقق الشامی ولنا انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اھل المسجد فرجع الی منزلہ فجمع اھلہ وصلی بہم ولو جاز ذالک لما اختار الصلوٰۃ فی بیتہ علی الجماعۃ فی المسجد ولان فی الاطلاق ھکذا تقلیل الجماعۃ معنی فانہم لا یجتمعون اذا علموا انہا لا تفوتہم الخ ومثلہ فی البدائع وغیرہ۔ ومقتضی ھذا الاستدلال کراھۃ التکرار فی مسجد المحلۃ ولو بدون اذان ویؤیدہ ما فی الظھیریۃ لو دخل جماعۃ المسجد بعد ما صلی فیہ اھلہ یصلون وحدانا وھو ظاھر الروایۃ[2]۔ اس روایت سے کراہت کا صحیح وراجح ہونا معلوم ہوگیا۔ کیونکہ یہ ظاہر الروایۃ ہے۔ پس امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایۃ ظاہر الروایۃ کے مقابلہ میں معمول بہا نہ ہوگی۔ اور نیز جب کہ کراہت وعدم کراہت میں تعارض ہو تو کراہت کو ترجیح ہوتی ہے۔ کما بین موضعہ اور زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ کے رسالہ "القطوف الدانیۃ فی کراہیۃ الجماعۃ الثانیۃ" میں دیکھ لی جاوے۔

---

[1] البحر الرائق۔ باب الامامۃ ص ۳۶۵/۱ ج ۱۲ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب الامامۃ مطلب تکرار الجماعۃ فی المسجد ص ۵۱۶/۱ ج ۱۲ ظفیر۔

جگہ کے تنگ ہونے کی وجہ سے تیسرا شخص علیحدہ نماز ادا کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۲۰) ایک شخص تنہا مسجد یا میدان میں نماز فرض ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ایک مقتدی بھی ہے۔ یہ دونوں ایسی بلند جگہ میں ہیں کہ اگر ان کے ساتھ تیسرا شخص اقتدا کرے اور پاس کھڑا ہو تو گرنے کا خوف ہے۔ ایسی حالت میں اس تیسرے شخص نے تھوڑی دور ہٹ کر علیحدہ نماز پڑھنی شروع کی۔ اس کی نماز ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب: اس تیسرے شخص کو چاہئے کہ وہ ابھی اس امام کی اقتدا کرے۔ اگرچہ بضرورت مذکورہ پیچھے علیحدہ کھڑا ہو جاوے اور اگر نہ کی اور الگ نماز پڑھی تب بھی ہو گئی[1]۔

پھیلے ہوئے بازار میں جب مسجد ایک ہو تو اس وقت کیا کرے

سوال (۵۲۱) بازار اگر ایک میل کی مقدار میں وسیع ہو اور اس میں مسجد صرف ایک ہو تو کیا تمام اہل بازار پر نماز جماعت سے پڑھنا ضروری ہے یا صرف حوالی مسجد پر۔

الجواب: سب پر نماز جماعت سے پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ مگر جن کو کوئی عذر ایسا ہو جیسے بیماری یا بارش یا سردی شدید وغیرہ تو ان کو ترک جماعت درست ہے[2]۔ درمختار۔

مسجد چھوڑ کر متصل ہی جماعت کرے تو کیسا ہے

سوال (۵۲۲) بلا دائمی طور پر مسجد کو چھوڑ کر اس کے چند ہاتھ کے فاصلہ پر اپنے گھر میں باقاعدہ جماعت کا انتظام کرنا جائز ہے یا نہ۔

الجواب: یہ جائز نہیں ہے اور ترک جماعت مسجد دائمی طور سے معصیت ہے

---

[1] وفی الفتح لو اقتدی واحد بآخر فجاء ثالث یجذب المقتدی الخ مقتضاه ان الثالث یقتدی متأخرا ومقتضی القول بتقدم الامام انه یقوم بجنب المقتدی الاول والذی یظهر انه ینبغی للمقتدی التأخر اذا جاء ثالث الخ وهذا كله عند الامكان والا تعين الممكن (رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۱ / ۱ ظفیر)

[2] وفی البدائع تجب الجماعة علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوٰة بالجماعة من غیر حرج الخ وتسقط الجماعة بالاعذار حتی لا تجب علی المریض الخ والصحیح انها تسقط بالمطر والطین والبرد الشدید والظلمة الشدیدة کذا فی التبیین (عالمگیری مصری باب الامامة ص ۷۷ / ۱ ظفیر)

اور اصرار اس پر فسق ہے۔ قال فی الاجناس لاتقبل شہادتہ[1]۔ شامی۔ فقط۔

جماعت کا ثواب کتنے مقتدیوں میں ہوتا ہے

سوال (۵۲۳) جماعت کا ثواب کتنے شخصوں سے حاصل ہوگا۔ اگر ایک شخص ہی امام کے ساتھ ہو تب بھی ثواب ہوگا یا نہیں۔

(۵۲۴) مقتدی امام سے کتنے فاصلہ پر کھڑے ہوں۔

الجواب (۱) ایک مقتدی بھی اگر امام کے ساتھ ہو جماعت ہو جائے گی اور ثواب جماعت کا مل جاوے گا۔

(۲) مقتدی امام سے اتنے فاصلہ پر کھڑے ہوں کہ بے تکلف ان کا سجدہ ہو جائے۔ فقط

واردات کی وجہ سے جو قرأت و تشہد پڑھتا در نہ ہو کیا کرے

سوال (۵۲۵) ما قولکم رحمکم اللہ فی رجل استولی علیہ الواردات حتی لم یقدر علی القرأۃ والتشہد وخرج کلمۃ ھل من مزید۔ یا اللہ اکبر۔ یا لا الہ الا اللہ من فمہ بلا اختیار منہ وامام الناس یصلی بالجماعۃ ایجب علیہ الدخول فی صلوتھم بالجماعۃ او یجب علیہ الانحراف عن الجماعۃ عسی ان یجد وقتا یؤدی الصلوۃ بقرأۃ وتشہد؟۔

الجواب:۔ یجب علیہ الدخول فی الجماعۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ وقال علیہ الصلوۃ والسلام فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ الحدیث فالشیطان ذئب الانسان یقول له ویصدہ عن ذکر اللہ والمسابقۃ الی الخیرات۔ فالواردات المقبولۃ ما تدعوہ الی اتباع السنۃ السنیۃ لا ما تمنعہ من القربات فلا ینحرف عن الجماعۃ ویجتہد بقدر الوسع ان یزیل تلک الواردات یأتی باوراد الصلوۃ فما فوت بلا اختیار لا یؤاخذ بہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ۔ الجواب صواب محمد انور عفا اللہ عنہ۔

---

[1] رد المحتار۔ باب الامامۃ ص۵۲۹ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

مسلمان بھنگی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۵۲۶) مسلمان حلال خور بھنگی مسجد میں نماز با جماعت ادا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اور حوض مسجد سے وضو کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: مسلمان حلال خور مسجد میں نماز با جماعت ادا کر سکتے ہیں اور حوض مسجد سے وضو کر سکتے ہیں[1]۔ فقط مسجد آتے وقت یہ لحاظ رہے کہ صاف ستھرا اور پاک لباس جسم پر ہو جس میں نہ نجاست ہو اور نہ بدبو۔ اور یہ سبھوں کے لئے ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر۔

جماعت ثانیہ کی کراہت کے دلائل

سوال (۵۲۷) جماعت ثانیہ کی کراہت کی کیا دلیل ہے۔

الجواب: متقدمین کے اقوال فقہاء و ائمہ بطور دلیل کافی ہیں خصوصاً جب کہ ظاہر الروایۃ عند الحنفیہ کراہت جماعت ثانیہ مسجد محلہ میں ہے جیسا کہ شامی میں منقول ہے تو اس سے زیادہ متاخرین کے لئے کوئی حجت نہیں ہے۔ شامی میں منقول ہے ویقتضی هذا الاستدلال كراهة التكرار في مسجد المحلة ولو بدون اذان ويؤيده ما في الظهيرية لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى فيه اهله يصلون وحدانا وهو ظاهر الرواية[2] الخ اور اس سے کچھ پہلے مذکور ہے ثم قال في الاستدلال على الامام الشافعي لنا في الكراهة ما تقدم ولنا انه عليه الصلوة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى بهم ولو جاز ذلك لما اختار الصلوة في بيته على الجماعة في المسجد ولان في الاطلاق اى في تجويز الجماعة الثانية هكذا تقليل الجماعة معنى فانهم لا يجتمعون اذا علموا انهم لا تفوتهم[3]۔

---

[1] دوسرے مسلمان نمازیوں کی طرح یہ بھی ہیں، اور جس طرح اور عاقل بالغ مسلمانوں پر جماعت کی شرکت واجب ہے، ان پر بھی واجب ہے۔ تجب الجماعة على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلوة بالجماعة من غير حرج (عالمگیری مصری۔ باب خامس ص [illegible] ج ۱)

[2] رد المحتار للعلامة الشامی۔ باب الامامة ص ۵۱۶ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

[3] ایضاً ۱۲ ظفیر۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے اور فقہاء کی تصریح سے کراہت جماعت ثانیہ مسجد محلہ میں ثابت ہوئی۔ اس صورت میں اگر بعض روایات جواز کی بھی ہوں تو اول تو جواز کراہت کے ساتھ بھی جمع ہوتا ہے تو وہاں جواز مع الکراہت مراد ہوگا۔ غایت یہ کہ کراہت تنزیہی ہوگی بہرحال جماعت ثانیہ کراہت تحریمی یا تنزیہی سے خالی نہیں اور دوسرے یہ کہ جہاں کراہت اور عدم کراہت میں تعارض ہوتا ہے تو کراہت کو ترجیح دی جاتی ہے لان دفع المضار اولیٰ من جلب المنافع اور مضامین ہیں جن کو حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ نے اپنے رسالہ کراہت جماعت ثانیہ میں بیان فرمایا ہے اور اس میں جواب ان روایت حدیث وفقہ کا دیا ہے جس سے جواز مفہوم ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہٗ نے اس بارہ میں ایک امر فیصلہ کن ارشاد فرمایا ہے، انہوں نے فرمایا کہ عدم جواز جماعت ثانیہ میں ایک دلیل مجھ کو ظاہر ہوئی۔ اور ایک حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری قدس سرہ کو جو کہ استاذ ہیں حضرت مولانا نانوتوی کے۔ وہ دلیل جو حضرت مولانا نانوتویؒ کو معلوم ہوئی وہ قصہ صلوٰۃ خوف کا ہے کہ باوجود ایسی کشاکشی کے کہ جنگ کا موقع ہے ایک ہی جماعت کی گئی اور نمازیوں کے دو طائفہ کئے گئے اور اس قدر حرکات اور ذہاب وایاب نماز کے اندر جائز کیا گیا۔ مگر جماعت ثانیہ کی اجازت نہ ہوئی حالانکہ یہ آسان تھا کہ ایک امام ایک طائفہ کو پوری نماز پڑھا دیتا اور دوسرا امام اس کے بعد دوسرے طائفہ کو پوری نماز باجماعت پڑھا دیتا اس کو فرمایا کہ یہ دلیل ظاہر تر ہے اور چونکہ یہ نماز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص نہیں تھی بلکہ اب بھی اسی طرح پڑھنے کا حکم ہے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ اس لئے تھا کہ سب کو ان کی اقتداء کی فضیلت حاصل ہو۔ اور وہ دلیل جو حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ نے فرمائی ہے وہ دقیق ہے۔ مولانا احمد علی صاحب نے فرمایا کہ یہ مسئلہ ہے کہ جس مسجد میں ایک دفعہ جمعہ کی نماز ہو چکی ہو تو اس مسجد میں پھر جمعہ کی جماعت درست نہیں ہے۔

چنانچہ شامی وغیرہ میں تصریح ہے کہ جمعہ کے بعد جامع مسجد کے کواڑ بند کر دیئے جاویں کہ ایسا نہ ہو کہ پھر چند آدمی آکر جماعت ثانیہ کر لیں تو اس کی وجہ میں جو غور کیا کہ کیا وجہ اس عدم جواز کی ہے حالانکہ شرائط جمعہ سب علیٰ حالہا موجود ہیں۔ مصر بھی ہے، اذن عام بھی ہے، نمازی بھی موجود ہیں۔ ایک مصر میں تعدد جمعہ بھی درست ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ دوبارہ جماعت جمعہ ایک مسجد میں صحیح نہ ہو تو اس کے سوا کچھ وجہ نہیں کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جماعت ثانیہ جماعت مشروعہ نہیں ہے۔ اور جب کہ وہ جماعت معتبرہ نہ ہوئی تو ایک شرط جمعہ کی فوت ہوگئی۔ پس معلوم ہوا کہ جماعت ثانیہ ایک مسجد میں درست نہیں ہے۔ وہو کما قال رحمہ اللہ۔ فقط۔

ترک جماعت | **سوال** (۵۲۸) اگر کوئی شخص دو سال سے مسجد میں اذان متواتر دیتا ہو، اذان سے پیشتر ایک گھنٹہ مسجد میں آتا۔ اذان کے شوق سے۔ مسجد کے مسافروں کو کھانا دینا مسجد کے تیل و بتی لوٹا بوریہ وغیرہ کا اہتمام کرنا۔ امام مسجد کو ہر قسم کی امداد دینا وغیرہ۔ امور خیر اذان کے شوق کی وجہ سے کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص اس کو اذان دینے سے بند کر دے اور اسی وجہ سے وہ امور مذکورہ بالا کو چھوڑ دے تو شرعاً کیا حکم ہے۔ مؤذن نے مسجد میں آنا بھی چھوڑ دیا ہے اپنے گھر ہی نماز پڑھتا ہے۔

الجواب:- اذان کہنے کا ثواب حدیثوں میں بہت کچھ وارد ہوا ہے بشرطیکہ اذان وقت پر اور صحیح طور سے پڑھتا ہو۔ لیکن اذان سے زیادہ ثواب جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے اور اس کی تاکید بہت زیادہ ہے۔ پس اگر مؤذن مذکور کو کسی وجہ سے لوگوں نے اذان کہنے سے روک دیا ہے تو اس کو جائز نہیں کہ مسجد میں نماز پڑھنا جماعت سے بھی چھوڑ دے یہ بہت برا ہے[۲]۔ البتہ اگر وہ مؤذن اذان صحیح کہتا تھا اور وقت پر کہتا تھا اور لوجہ اللہ

---

[۱] والظاہر انہ یغلق ایضا بعد اقامۃ الجمعۃ لئلا یجتمع فیہ احد بعدہا الخ (رد المحتار باب الجمعۃ ص ۷۶۶ ج ۱ ظفیر) [۲] والجماعۃ سنۃ مؤکدۃ للرجال الخ وقیل واجبۃ وعلیہ العامۃ الخ (در مختار) قال فی شرح المنیۃ والاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکہا بلا عذر یعزر و ترد شہادتہ ویاثم الجیران بالسکوت عنہ الخ (رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱ ظفیر غفرلہ)۔

کہتا تھا اور اس شوق میں دوسرے افعال خیر کے بھی کرتا تھا اور مسجد کی ہر ایک قسم کی خبر گیری کرتا تھا تو اس کو بے وجہ اذان کہنے سے روکنا برا ہے۔ اہل محلہ و اہل مسجد کو چاہیئے کہ اس کو اذان کہنے سے نہ روکیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے انھوں نے روک دیا ہے تو اس مؤذن کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ بموجب حدیث شریف انما الاعمال بالنیات اس کو نیت نیک کا ثواب ملیگا اور جماعت کو اور دیگر امور خیر کو نہ چھوڑنا چاہیئے کیونکہ یہ کم فہمی کی بات ہے کہ اگر ایک کام ثواب کا اس سے روکا گیا تو دوسرے کام ثواب کے اور ضروری امور شرعیہ کو یعنی جماعت وغیرہ کو بھی چھوڑ دے۔ فقط۔

جماعت کی شرکت کے لئے جذامی مسجد میں نہ آئے

سوال (۵۲۹) مرض جذام متعدی بیماری ہے یا نہیں۔ اگر جذامی جماعت سے نماز ادا کرنا چاہے اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اس مجبوری کی حالت میں اس کا اپنے مکان میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور ترک جماعت کا گناہ کس کے ذمہ ہوگا۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ جذامی کو نیزہ روٹی لگا کر دینے کا حکم ہے اس کی کیا اصل ہے۔

الجواب:۔ جذامی کے لئے حکم یہی ہے کہ وہ مسجد میں نہ آوے اور جماعت میں شریک نہ ہو اور گھر میں نماز پڑھے۔ پس ترک جماعت میں اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کو حکم یہی ہے۔ اور جماعت میں شریک ہونا اس کے لئے مکروہ ہے اور گناہ ہے۔ درمختار[1] فقط

ایک مسجد میں دو اذانیں اور دو جماعتیں جائز ہیں یا نہیں

سوال (۵۳۰) اگر کسی مسجد میں امام حنفی ہو۔ اور کچھ زمانہ سے گروہ غیر مقلدین میں سے کچھ آدمی وہاں نماز پڑھنے لگے اور آمین بالجہر وغیرہ کہنے لگے اور موجودہ امام مسجد کو گاہ گاہ صحیح معنی سمجھ کر وظیفہ شیئاً للہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے اس لئے غیر مقلدین نے اس کو مشرک قرار دیکر اس کے پیچھے

---

[1] ویمنع منه ای المسجد وکذا کل موذ (درمختار) وکذا الحق بالقصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق (ردالمحتار، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره مطلب فی احکام المسجد ص ۶۱۹ ج ۱) ظفیر۔

نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس مسجد میں ایک گروہ نے علیحدہ جماعت کرنی اور اذان دینی شروع کر دی۔ اب اس مسجد میں دو اذان اور دو جماعت ہوتی ہیں۔ ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور قدیم امام کو مشرک کہنا کیا حکم رکھتا ہے۔

الجواب:- دو اذانیں اور دو جماعتیں ایک مسجد میں جائز نہیں ہیں[1] اور امام مذکور مشرک نہیں ہے، اس کو مشرک کہنا غلط ہے۔ البتہ وظیفہ شیئاً للہ اس امام کو ترک کر دینا چاہئے کہ یہ وظیفہ جائز نہیں ہے[2]۔ اور امام کو ایسے مشتبہ امور سے احتراز کرنا چاہئے۔ فقط۔

صرف بچے مقتدی ہوں تو بھی جماعت ہوگی

سوال: (۵۳۱) جب کہ بالغ مقتدی نہ ہوں، تو صرف بچوں کے مقتدی بن جانے سے ثواب جماعت کا ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- اگر مقتدی بالغ کوئی نہ ہو تو صرف بچوں کو مقتدی بنانے سے جماعت کا ثواب حاصل ہو جاوے گا[3]۔ فقط

جو اذان سنکر بھی مسجد نہیں آتا اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں

سوال: (۵۳۲) اگر کوئی شخص باوجود اذان سن کر بھی مسجد میں نہیں آتا اور شریک جماعت نہیں ہوتا، گھر پر نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے اور نماز اس کی ہوتی ہے یا نہ۔

الجواب:- جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے اس کا تارک فاسق ہے اہل محلہ کو چاہئے کہ اس کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی تاکید کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ تارک جماعت قصداً کے لئے بہت سخت احکام ہیں۔ یہاں تک کہ تنہا نماز

۱؎ اهل المسجد اذا صلوا باذان وجماعة يكره تكرار الاذان والجماعة فيه (عالمگیری الباب الثانی فی الاذان ص ۵۱) ظفیر۔ ۲؎ دیکھئے مائۃ مسائل حضرت شاہ اسحٰق صاحب دہلوی - - - - - - - . . . . . ۳؎ وتحصيل فضيلة الجماعة بصلوته مع واحد (ای من الصبیان) الا فی الجمعة فلا تصح بثلثة منهم (الاشباہ والنظائر احکام الصبیان ص ۴۷) ظفیر۔

کہ بغیر کسی عذر کے تارک جماعت کو تعزیر کی جائے۔ اور اس کی شہادت معتبر نہیں[1]۔ لیکن اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ قضا کرنے کی ضرورت نہیں[2]۔ فقط۔

گھر میں عورتوں کے ساتھ جماعت اور اس کا ثواب

سوال (۵۳۳) گھر میں عورتوں کے ساتھ جماعت کرنا جائز ہے یا نہ۔ بہشتی زیور کے حصہ ۱۱ میں ہے کہ مرد کو صرف عورتوں کی امامت ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو۔ نہ کوئی محرم عورت مثل ماں بہن کے ہو۔ اگر کوئی مرد یا محرم عورت ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ بعض آدمی ایسی جماعت کو سنت سمجھ کر اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ جماعت کر لیں تو ترک جماعت کی وعید سے خلاصی ہو سکتی ہے یا نہ۔ اور اگر گھر میں جماعت سنت ہوتی تو ایک حدیث میں جو اسباب اور گھروں کے جلا دینے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا، یہ کیوں تھا۔ الغرض بعض آدمی گھر میں جماعت کو سنت مؤکدہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں تو کیا حکم ہے۔

الجواب: عورتوں کی جماعت تنہا مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا عورتیں جماعت نہ کریں یعنی اس طرح کہ امام بھی عورت ہو جماعت نہ کریں۔ ویکرہ تحریماً جماعۃ النساء الخ کما تکرہ امامۃ الرجل لھن فی بیت لیس معھن رجل غیرہ ولا محرم منہ

---

[1] فتسن او تجب ثمرتہ تظھر فی الاثم بترکھا مرۃ علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوۃ بالجماعۃ من غیر حرج ولو فاتتہ ندب طلبھا فی مسجد اخر الا المسجد الحرام ونحوہ (درمختار) قال فی النھر الا ان ھذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکھا مرۃ بلا عذر یوجب اثما الخ وقال فی شرح المنیۃ والاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکھا بلا عذر یعزر و ترد شھادتہ ویاثم الجیران بالسکوت عنہ (رد المحتار، باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱ وص ۵۲۱ ج ۱) ظفیر۔ [2] اس سلسلہ میں یہ حدیث مشہور ہے لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد یعنی مسجد کا پڑوسی اگر بلا عذر شرعی جماعت سے نماز ادا نہ کرے تو اس کی نماز ادا نہیں ہوتی۔ یہ بطور تہدید ہے۔ نیز یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔ اس کے لئے دیکھئے شرح سفر السعادۃ۔ خاتمہ ص ۵۳۵ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر

کاختۃ وذوجتہ الخ ترجمہ اس کا وہی ہے جو بہشتی زیور حصہ یازدہم سے مسئلہ نقل کیا ہے پس یہ بھی صحیح ہے۔ پس اگر مسجد میں جماعت نہ ملے تو ایسا کرنے سے وعید ترک جماعت سے خلاصی ہو سکتی ہے۔

الغرض اصل یہ ہے کہ جماعت میں مسجد میں جاکر شریک ہو۔ اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہ ملے گھر پر عورتوں بچوں کو شامل کر کے جماعت کرے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ اور حدیث احراق بیوت سے ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کو بلا عذر گھر پر جماعت نہ کرنی چاہیئے بلکہ مسجد میں آویں اور شریک جماعت ہوں۔ اور اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملی تو بصورت مذکورہ گھر میں جماعت کریں یہ نہیں کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں پر جماعت کرنا سنت ہے ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ شامی نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک بار آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی۔ اس وقت آپ نے اپنے مکان پر اہل وعیال کو جمع کر کے نماز با جماعت ادا فرمائی۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ گھر پر جماعت کرنا ایسی حالت میں ہے کہ مسجد میں جماعت نہ ملے۔ فقط۔

امام کی عداوت کی وجہ سے ترک جماعت نہیں چاہئے | **سوال (۵۳۴)** موذن جس کا یہ اعتراض ہے

ل الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الامامۃ ص۵۲۸ ج۱ ص۵۲۹ ج۱ ظفیر۔ ۲ حدیث احراق یہ ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی روایۃ لا یشہدون الصلوٰۃ فاحرق علیہم بیوتہم الخ رواہ البخاری ولمسلم نحوہ (مشکوٰۃ باب الجماعت وفضلہا فصل اول ص۹۵ ظفیر۔ ۳ ولنا انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اہل المسجد فرجع الی منزلہ فجمع اہلہ وصلی ولو جاز ذالک لما اختار الصلوٰۃ فی بیتہ علی الجماعۃ فی المسجد الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص۵۱۶ ج۱ ظفیر۔

کہ پیش امام کو مجھ سے عداوت ہے اسی وجہ سے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، ہمیشہ علیحدہ نماز پڑھتا ہے۔ اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں اور گناہ بھی اس کو ہوتا ہے یا نہیں۔ اور اس کی اذان مکروہ ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ عذر ترک جماعت کا شرعاً لغو اور غلط ہے اور ترک جماعت کی عادت کر لینا اور ہمیشہ ترک جماعت کرنا موجب فسق و معصیت ہے اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اور اعادہ اس کا مستحب ہے ویعاد اذان جنب الخ درمختار۔ زاد القہستانی والفاجر والراکب والقاعد الخ شامی[1]

اگر اس کی وہ نماز جو علیحدہ پڑھتا ہے جائز ہوتی ہے۔ مگر جماعت کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ اور جماعت کے ترک کا گنہگار ہے ظفیر)

علم دین پڑھاتے ہوئے ترک جماعت درست ہے یا نہیں

سوال (۵۳۵) زید اگر علم دین پڑھاتا ہے تو جماعت عشار کی ترک ہوتی ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: - درمختار میں منقول ہے کہ مشغول ہونا علم فقہ کی تحصیل اور مطالعہ میں بعض علماء نے ترک جماعت کا عذر قرار دیا ہے یعنی منجملہ ان عذروں کے جن کی وجہ سے ترک جماعت جائز ہو جاوے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ مشغولی علم فقہ کی ہے۔ لیکن اگر مواظبت ترک جماعت پر کرے تو معذور نہیں بلکہ واجب التعزیر ہے[2]

جماعت ثانیہ کے جواز کے لئے امام و مؤذن کے عدم تعیین کی شرط اور اس کی حیثیت

سوال (۵۳۶) یہ جو فقہاء نے فرمایا ہے کہ جماعت ثانی مسجد قارعۃ الطریق میں جائز ہے اور اس کی یہ تعریف کی ہے کہ جہاں امام و مؤذن معین نہ ہوں۔ اس تعریف کی بنا پر آجکل اکثر جگہ کوئی مسجد ایسی

---

[1] رد المحتار۔ باب الاذان ص ۳۶۵ ج ۱ ظفیر

[2] فلا تجب الجماعۃ علی مریض الخ وکذا اشتغالہ بالفقہ لا بغیرہ کذا جزم بہ الباقانی تبعا للبہنسی ای الا اذا واظب تکاسلا فلا یعذر ویعزر ولو باخذ المال یعنی بحبسہ عنہ مدۃ ولا تقبل شہادتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱ ظفیر)

ایسی نہ نکلیگی کہ یہاں کوئی امام و مؤذن معین نہیں ہوتے، لہذا جماعت ثانی جائز نہ ہوگی۔ اور چونکہ دیہات میں امام و مؤذن متعین نہیں ہوتے تو اس تعریف سے لازم آتا ہے کہ وہاں ہر مسجد میں جماعت ثانی جائز ہو۔ مجھکو یہ شبہ ہے کہ یہ تعریف ویسی تعریف تو نہیں ہے جیسی مصر کی تعریف ہے۔ اپنے اپنے زمانے کے اعتبار سے فقہاء نے تعریف کردی۔

الجواب:- یہ قاعدہ کلیہ فقہاء کا ہے کہ جس مسجد میں امام و مؤذن مقرر ہوں وہاں جماعت ثانیہ مکروہ ہے۔ خواہ وہ شہر کی مساجد ہوں یا دیہات کی۔ پس اشکال کچھ نہیں۔ اسی قاعدہ کے موافق عمل کیا جاوے[1]۔ فقط۔

ایک مسجد میں دو جماعت

سوال (۵۳۷) ہمارے یہاں مسجد میں افطاری کے لئے کھانا آیا جاتا ہے مغرب کی اذان کے ساتھ روزہ افطار کرکے کھانے لگتے ہیں جس میں اکثر لوگ تو نیچے بیٹھ کر روزہ افطار کرتے ہیں۔ اذان ہونے کے بعد دس منٹ کا وقفہ کرکے جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ اور بعض حضرات چھت پر روزہ افطار کرتے ہیں۔ ہر مصلی اطمینان سے افطاری سے فارغ ہوکر جماعت میں شامل ہوجاتا ہے، مگر چھت والے حضرات جماعت میں شامل نہیں ہوتے۔ جب نیچے جماعت تمام ہوتی ہے تب چھت والے حضرات دوسری جماعت کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- بہتر یہ ہے کہ جماعت اولیٰ میں شامل ہوں اور جماعت کے ہوتے ہوئے

---

[1] ویکرہ تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام له ولا مؤذن (درمختار) قوله ویکرہ ای تحریما لقول الکافی لا یجوز والمجمع لا یباح وشرح الجامع الصغیر انه بدعة کما فی رسالة السندی، قوله باذان الخ عبارته فی الخزائن اجمع مما هنا ونصها یکرہ تکرار الجماعة فی مسجد محلة باذان واقامة الا اذا صلی بهما فیه اولا غیر اهله او اهله لکن بمخافتة الاذان ولو کرر اهله بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس له امام ولا مؤذن ویصلی الناس فیه فوجا فوجا [illegible] والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون [illegible] ومقتضی هذا الاستدلال کراهة التکرار فی مسجد المحلة ولو بدون اذان [illegible] فی المسجد [illegible] مسجد [illegible] لیس له امام ولا مؤذن [illegible]

نماز سے پہلے تین مشغول نہ ہوں۔ الا بضرورۃ۔ اور پیچھے والوں کو یہ چاہئے کہ کچھ اور وقفہ کردیں تاکہ سب لوگ باطمینان کچھ کھا پی کر شامل جماعت ہوجاویں۔ فقط۔

کسی نمازی کا انتظار کرنا کیسا ہے

سوال (۵۳۸) ایک شخص جس کے شب و روز کا اکثر حصہ مسجد میں گذرتا ہے۔ اگر کبھی بھی وہ نماز کے وقت مسجد سے باہر اپنے ذاتی کاروبار میں ایسا مشغول ہوجائے کہ اس کو نماز کے مقررہ وقت کا بالکل خیال نہ رہے (اور مسجد میں نماز گھڑی کے حساب سے مقررہ وقت پر ہوتی ہے) اور سب لوگ مسجد میں آگئے اور نماز کا مقررہ وقت بھی ہوگیا تو کیا اس شخص کو اذان کے سوا دوسری بار پھر آگاہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ اور اس کے انتظار میں جماعت میں تاخیر کرنا درست ہے یا نہیں۔ اور اس تاخیر سے جماعت میں کسی طرح کی کراہت آسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دوبارہ آگاہ کردینے میں بصورت مذکورہ کچھ حرج نہیں۔ اور اگر اس کی یا کسی دوسرے کی وجہ سے جماعت میں اس قدر تاخیر ہوجائے کہ وقت مکروہ اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں۔[۲]

جماعت کے وقت کوئی سنت پڑھ رہا ہو تو امام انتظار کرے یا نہیں

سوال (۵۳۹) ظہر کی نماز دو بجے ہوتی ہے ابھی دو بجنے میں دو تین منٹ باقی تھے کہ ایک شخص نے چار سنتوں کی نیت باندھ لی۔ تیسری رکعت میں دو بج گئے۔ اس صورت میں کیا امام کو اتنی تاخیر کرنے کی اجازت ہے یا نہیں کہ وہ شخص چار رکعتیں پوری کرے۔

الجواب:۔ اجازت تاخیر کی ہے۔[۳]

بوجہ مذکورہ ترک جماعت کی گنجائش ہے یا نہیں

سوال (۵۴۰) زید کے مکان کے متصل ایک مسجد ہے جسمیں پنجوقتہ اذان ہوتی ہے اور بعض دفعہ مسجد میں گالی گلوچ کی بھی نوبت

---

(۲) ویکرہ تکرار الجماعۃ ... فی مسجد محلۃ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۱۶ ج ۱ ظفیر) و

(۳) التثویب حسن عند المتاخرین الخ وینتظر المؤذن الناس الخ عالمگیریہ ص ۵۳ ج ۱ ۱۲ جمیل الرحمٰن۔

آجاتی ہے، جماعت کے قائم کرنے والے احترام مسجد کا مطلق خیال نہیں کرتے۔ زید تعلیم یافتہ مسائل سے واقف ہے لیکن مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نہیں جاتا۔ زید سے بوقت اعتراض یہ جواب ملتا ہے کہ چونکہ آداب اور احترام مسجد کا خیال نہیں کیا جاتا اور ایک تفریح کی جگہ مقرر کر دی ہے۔ سمجھانے سے لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے، اس سبب سے مکان ہی پر نماز پڑھنا بہتر سمجھتا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ترک جماعت کو اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے یا ایسے شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

الجواب:- زید کی نیت اگر خالص ہے اور درحقیقت وہ بوجوہ مذکورہ نماز کو نہ پڑھ سکتا ہے تو ممکن ہے کہ عند اللہ مواخذہ جماعت سے بری ہو جاوے۔ بہرحال احتیاط اسی میں ہے کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھے۔ اور یہ کہنا بعض لوگوں کا کہ ترک جماعت کا گناہ ایسا ہے کہ اپنی ماں سے زنا کیا یہ غلط ہے۔ تارک جماعت بلا عذر گناہگار ہوتا ہے اور نماز ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی عذر صحیح ہو یا امام مبتدع و فاسق ہو تو پھر ترک جماعت میں گنہگار نہ ہوگا اگرچہ بہتر شرکت جماعت ہے۔ فقط۔

کبر کی وجہ سے ترک جماعت جائز نہیں

سوال (۵۴۱) ایک شخص عرصہ دراز سے امام مسجد ہے، کوئی کام خلاف شریعت نہیں کرتا۔ ایسا جو شخص اس امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا بسبب تکبر کے کہ میں افضل ہوں اس امام سے۔ عمر تو مجھ کو زیادہ نہیں مگر میرے اعمال اچھے ہیں امام مسجد سے یعنی میں نے تحیۃ المسجد کبھی نہیں چھوڑی اور امام نے کئی بار چھوڑی ہے۔ اور میں نوافل زیادہ ادا کرتا ہوں۔ پس وہ شخص جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ نماز ادا کرتا ہے۔

۱؎ فتسن او تجب الخ على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج (در مختار) فبالحرج يرتفع الاثم ويرخص في تركها الخ في نور الايضاح وانقطع عن الجماعة لعذر من اعذارها وكانت نيته حضورها يحصل له ثوابها صلى خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (در مختار) فان الصلاة خلفهما اولى من الانفراد (رد المحتار باب الامامة ص۵۲۳ وص۵۲۶. ظفير.

الجواب: شخص مذکورہ کو ترک جماعت بوجہ مذکورہ درست نہیں ہے اور عذر اس کا غلط ہے، درشامی میں ہے کہ تارک جماعت بلا عذر کو تعزیر دی جاوے گی، اور اس کی گواہی مردود ہے۔ کما نقل عن شرح المنیۃ والاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکھا بلا عذر یعزر وترد شہادتہ[1] الخ۔ فقط۔

عورتوں کا نماز کیلئے عیدگاہ جانا

سوال (۵۴۲) عورتوں کو مثل مردوں کے عیدگاہ میں نماز کے لئے جانا درست یا نہ۔

الجواب: اس زمانہ میں بلکہ بہت پہلے سے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کیلئے مسجد وعیدگاہ میں جانا ممنوع ومکروہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے ہی میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔ کما ورد فی الاحادیث[2]۔ درمختار میں ہے ویکرہ حضورھن الجماعۃ ولو لجمعۃ وعید ووعظ[3] الخ۔

ازواج مطہرات جماعت میں شریک ہوتی تھیں یا نہیں

سوال (۵۴۳) ازواج مطہرات اور مستورات خواص صحابہؓ جماعت پنجوقتہ اور جمعہ اور عیدین میں شرکت کرتی تھیں یا نہیں۔

الجواب: زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتیں نماز پنجگانہ وجمعہ وعیدین میں حاضر ہوتی تھیں مگر نہ ایسے کہ جیسے مرد پابندی سے حاضر ہوتے تھے اور آیت حجاب کے نزول کے بعد اس میں زیادہ تنگی ہوئی حتی کہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا۔ تو عورتوں نے حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں شکایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اجازت فرمائی ہے اور عمرؓ منع فرماتے ہیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے عورتوں کی

[1] رد المحتار۔ باب الامامۃ ص۵۱۶ ج۱ ۱۲ ظفیر

[2] دیکھئے مسلم شریف باب خروج النساء الی المساجد ص۱۸۳ ج۱۔ ومشکوٰۃ باب الجماعۃ۔

[3] الدر المختار مع ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۹ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

حمایت نہ کی بلکہ حضرت عمرہؓ کی تائید فرمائی اور فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی حالت کا مشاہدہ فرماتے جو اب ان کی حالت ہے، تو ضرور ان کو منع فرما دیتے[۱]۔ فقط۔

جماعت ثانیہ میں شرکت کی جائے یا نہیں

سوال (۵۴۴) جماعت ثانیہ مکروہ ہے۔ اگر بعد جماعت کے مسجد میں پہنچے اور جماعت ثانیہ ہو رہی ہو یا ہونے والی ہو تو شریک ہو جاوے یا دوسری مسجد میں جہاں جماعت کے ساتھ شریک ہو سکنے کا گمان ہو چلا جاوے۔

الجواب: دوسری مسجد میں چلا جاوے۔ یا ہو سکے تو دوسرے لوگوں کے ساتھ کسی دوسری جگہ جماعت کر لیوے[۲]۔ فقط۔

تکبیر اولیٰ کا وقت کہاں سے کہاں تک ہے

سوال (۵۴۵) تکبیر اولیٰ کا ثواب کب تک ملتا ہے۔

الجواب: پہلی رکعت کے رکوع تک شامل ہو جانے سے تکبیر اولیٰ کا ثواب حاصل ہو جاوے گا۔ کما فی الشامی وقیل بادراك الركعة الاولى وهذا اوسع وهو الصحیح[۳]۔ شامی ص ۳۵۳۔ جلد اول۔ فقط۔

جماعت اعادہ میں شریک ہو کر فرض پڑھ سکتا ہے یا نہیں

سوال (۵۴۶) اگر نماز جماعت سے ادا کی گئی اور نماز میں کوئی غلطی ایسی سرزد ہو گئی جس سے نماز کے اعادہ کی ضرورت ہوئی

---

[۱] عن عمرة بنت عبد الرحمٰن انها سمعت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول لو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل قال فقلت لعمرة انساء بني اسرائيل منعن المسجد قالت نعم (مسلم باب خروج النساء الى المساجد ص ۱۸۳ ج ۱)

[۲] اذا فاتته الجماعة لا يجب عليه الطلب في مسجد اخر بلا خلاف بين اصحابنا لكن ان اتى مسجدا اخر ليصلي بهم مع الجماعة فحسن وان صلى في مسجد حيه فحسن وذكر القدوري انه يجمع في اهله ويصلي بهم (عالمگیری مصری۔ فصل فی الامامة ص ۸۳ ج ۱ ظفیر)

[۳] رد المحتار، باب صفة الصلوٰة مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح ص ۴۶۹ ج ۱۔ ظفیر

اب جو نماز دہرائی جا رہی ہے اس میں نئے نمازی شریک ہو کر اپنی نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں

الجواب:۔ اگر پہلی دفعہ میں نماز بالکل نہیں ہوئی تھی مثلاً باطل ہوئی تھی تو نئے نمازیوں کی نماز بوقت اعادہ کرنے نماز کے ادا ہو گئی اور اگر کسی واجب کے ترک ہو جانے سے اعادہ نماز کا واجب تھا تو نئے نمازیوں کی نماز نہ ہوگی[۱]۔ فقط۔

جہاں امام و مؤذن متعین نہ ہو جماعت ثانیہ جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۴۷) یہاں کی مساجد میں عموماً نہ تو اوقات جماعت، نماز متعین ہیں نہ امام و مؤذن۔ صرف مغرب کے وقت کچھ آدمی آجاتے ہیں تو ان مساجد میں جماعت ثانیہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی مسجد میں جس میں امام و مؤذن و جماعت معین نہ ہو جماعت ثانیہ جائز ہے[۲]۔ فقط۔

بدعتیوں کی مخالفت سے امام سابق کی جماعت میں کوئی فرق نہ آئے گا

سوال (۵۴۸) اگر ایک شخص دس بارہ برس سے ایک مسجد میں امام ہو بعض آدمی اس امام سے بغرض نفسانیت یا خلاف عقیدہ ہونے کے اس امام کو نکالنا چاہتے ہوں درانحالیکہ امام متبع سنت ہو، اور یہ فرقہ مبتدعین سے ہو اور سوائے اس فرقہ کے اور سب مقتدی امام سے رضامند ہوں۔ اور فرقہ مبتدعین کا عنداً ایک امام ہم خیال مقرر کرکے پہلے امام کی جگہ پر جماعت کر لیتا ہو بعد ازیں امام سابق جماعت کر لیتا ہو تو نماز امام سابق کی درست ہوگی یا نہ۔ اگر ایک وقت میں امام جدید اور امام سابق قراءۃ جہر سے جماعت کرا رہے ہوں تو کس کی نماز ہوگی اور کس کی نہیں۔

---

[۱] والمختار انہ جابر للاول لان الفرض لا یتکرر (درمختار) ای الفعل الثانی جابر للاول بمنزلۃ الجبر بسجود السہو وبالاول یخرج عن العہدۃ وان کان علی وجہ الکراہۃ علی الاصح کذا فی شرح الاکمل علی اصول البزدوی (ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ مطلب واجبات الصلوٰۃ ص ۴۲۶ ج ۱) ظفیر۔

[۲] ویکرہ تکرار الجماعۃ باذان واقامۃ فی مسجد محلۃ لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام لہ ولا مؤذن (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۱۶ ج ۱) ظفیر۔

الجواب: ۔ امام سابق کی جماعت بلا کراہت درست ہے، وہ جماعت ثانیہ نہیں ہے بلکہ گناہ و تفریق کا اس فرقہ مبتدعین پر ہے اور ان کے امام پر ہے اور ان کی جماعت معتبر نہیں ہے۔ اور ہر دو جماعت ایک وقت ہونے میں بھی گناہ امام جدید اور مبتدعین مقتدیین پر ہے۔ امام سابق کی جماعت میں کچھ کراہت نہیں ہے[1]۔ فقط۔

جماعت ثانیہ جائز ہے یا نہیں اور جماعت ہو چکنے کے بعد مسجد میں تنہا تنہا نماز بہتر ہے یا گھر میں با جماعت

سوال (۵۴۹) مسجد میں جماعت ثانیہ کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اور جماعت ہونے کے بعد اکیلے اکیلے مسجد میں نماز ادا کریں یہ افضل ہے یا جنگل یا مکان میں با جماعت ادا کرنا افضل ہے اور جنگل یا مکان میں اذان و تکبیر کہنا افضل ہے یا نہیں۔ اور مسجد کی چھت پر یا مسجد کی حوض پر یا کوٹھری میں جو مسجد سے باہر ہے جماعت ثانیہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ مکان یا جنگل میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ جنگل یا مکان میں اذان و تکبیر کہنا افضل ہے۔ صرف تکبیر کہنا بھی کافی ہے۔ مکان میں پڑھیں تو اس محلہ کی مسجد میں جو اذان ہو گئی ہے وہی کافی ہے صرف تکبیر کہہ لے۔ مسجد کے فرش کے بیچ میں جو حوض ہے یا مسجد کی چھت، سب مسجد کے حکم میں ہیں۔ ہاں کوٹھری وغیرہ جو خارج ہیں ان میں جماعت ثانیہ جائز ہے[2]۔ فقط۔

---

[1] ولو صلی بعض اهل المسجد باقامة وجماعة ثم دخل المؤذن والامام وبقية الجماعة فالجماعة المستحبة لهم والکراهة للاولی کذا فی المضمرات (عالمگیری مصری باب ثانی فی الاذان ص۵۱ ج۱) ظفیر۔ [2] قال علیه الصلوٰة والسلام صلوٰة الجماعة تفضل صلوٰة الفذ بسبع وعشرین درجة مشکوٰة ص۹۵ ثم لهما سنة للصلوات الخمس اداءً وقضاءً اذا صلیت بجماعة کبیری ص۳۵۷ ولا یکره ترکهما لمن یصلی فی المصر اذا وجد فی المحلة ولا فرق بین الواحد والجماعة والافضل ان یصلی بالاذان والاقامة واذا لم یؤذن فی تلک المحلة یکره له ترکهما ولو ترک الاذان وحده لا یکره ولو ترک الاقامة یکره ویکره للمسافر ترکهما وان کان وحده ولو ترک الاقامة اجزاه ولکن یکره (ن) ... عالمگیری ج۱ ص۵۴ (مطبوعہ مجتبائی دہلی)

امام کی آمد سے پہلے جو شخص نماز پڑھے وہ جماعت کے حکم میں نہیں

سوال (۵۵۰) ایک مسجد کا امام صبح کے وقت دیر سے آتا ہے۔ ایک مقتدی جلدی آتا ہے اور وہ نماز میں قراءت بالجہر پڑھتا ہے اور ایک جاہل نمازی اس مقتدی کے ساتھ شامل نہیں ہوتا بلکہ امام کا منتظر رہتا ہے یہ فعل اس کا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جماعت اولیٰ وہی ہوتی ہے جو امام محلہ اہل محلہ کے ساتھ ادا کرتا ہے پس اس نمازی جاہل کو انتظار جماعت امام محلہ کرنا چاہیئے[1]۔ فقط۔

امام مقرر تنہا مقتدی کے نہ آنے کی وجہ سے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۵۱) ایک مسجد آبادی سے فاصلہ پر اور اسی لئے اس مسجد میں کثرت جماعت نہیں ہوتی تو کیا خالد کو (جو کہ امام مقرر ہے) اس صورت میں نماز وہاں پڑھنے سے ترک جماعت کا گناہ تو نہ ہوگا۔

الجواب: اس صورت میں ترک جماعت کا گناہ خالد پر نہیں ہے، بلکہ جب کوئی نہ آوے تو خالد اذان واقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھ لیا کرے، اس میں جماعت کا ثواب اس کو حاصل ہوگا اور مسجد کا بھی حق ادا ہوگا[2]۔ فقط۔

ایک جماعت کے وقت دوسری جماعت جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵۲) مسجد میں جب کہ جماعت اہل حدیث کی ہو رہی ہو اور نماز بھی جہری۔ اس وقت حنفیوں کو دوسری جماعت کرنا جائز ہے یا نہ۔

الجواب: غیر مقلد کو امام نہ بنانا چاہیئے اور اگر ہوگئے تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے مگر احتیاط کی بابت وسوسہ ہے۔ علیحدہ جماعت اسی مسجد میں نہ کرنی چاہیئے۔ اگر علیحدہ

۱ـ وصلی بعض اهل المسجد باقامة وجماعة ثم دخل المؤذن والامام وبقية الجماعة فالجماعة المستحبة لهم والكراهة للاولى (عالمگیری مصری۔ باب الاذان ج۱ ص۵۲) ۲ بل فی الخانية ولو لم يكن للمسجد منزل موذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلي ولو كان وحده لان له حقا عليه فيؤديه، (رد المحتار، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها مطلب فی احكام المسجد ج۱ ص۶۱۷) ظفیر۔

جماعت کرے تو دوسری جگہ کرے۔ فقط۔

جس کو جماعت نہیں ملی وہ کہاں نماز پڑھے

سوال (۵۵۳) منفرد جس کو نماز جماعت سے نہیں ملی اس کو مسجد میں اپنے فرض پڑھنا افضل ہے یا مکان میں۔

الجواب: اگر مسجد سے باہر جماعت ہو سکے تو یہ افضل ہے۔ ورنہ فرض کے لئے مسجد افضل ہے۔ فی روایۃ انس ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا اذا فاتتہم الجماعۃ فی المسجد صلوا فی المسجد فرادیٰ۔ الخ۔ شامی۔

جس سے امن وامان میں خلل یا فساد کا اندیشہ ہو اسے جماعت سے روکنا کیسا ہے

سوال (۵۵۴) اگر کسی نمازی کے ذریعہ سے حفظ امن میں خلل واقع ہوتا ہو اور شر وفساد کا اندیشہ ہو یا عام نمازیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور اذیت پہنچتی ہو تو ایسے شخص کو بغرض حفظ امن و انسداد شر وفساد جماعت سے روک دینا کیا شرع کے خلاف ہے۔

الجواب: جو شخص کہ حفظ امن میں خلل انداز ہو اور باعث شر وفساد ہو اور عام نمازیوں کو تکلیف دہ اور ایذا رساں ہو اور اس کا فعل موجب مشتعل ہو، اس کو جماعت سے روکنا قانون شرع کے مطابق ہے۔ حدیثیں اور آثار اور قول فقہاء اس پر صاف دال ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن، پیاز کھانے والوں کو مسجد سے روک دیا بلکہ مسجد سے نکال دیا۔ نیز آپؐ نے ان عورتوں کو جو خوشبو لگائے ہوئے ہوں مسجد میں آنے سے بخوف فتنہ منع کر دیا۔ نیز آپؐ نے ان لوگوں کے حق میں جو نمازی کے سامنے سے چلے جاتے

۱؎ دراصل امام متعین کی جماعت کا اعتبار ہے ولو صلی بعض اہل المسجد باقامۃ وجماعۃ ثم دخل المؤذن والامام وبقیۃ الجماعۃ فالجماعۃ المستحبۃ لہم والکراہۃ للاولی کذا فی المضمرات (عالمگیری مصری باب ثانی اذان ص ۵ ج ۱) ۲؎ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اہل المسجد فرجع الی منزلہ فجمع اہلہ وصلی۔ (درالمختار باب الامامۃ ص ۵۱۱ ج ۱ ظفیر ۳؎ رد المحتار باب الاذان مطلب فی کراہۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد ص ۳۶۰ ج ۱)

جس سے نمازی کے خشوع و خضوع میں فرق آنے کا احتمال ہے، اگرچہ نماز نہیں جاتی۔ فرمایا اور ؤما استطعتم فلیدن فعلہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان ونحو ذلك۔ نیز آپ نے اس شخص کو جس نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیا تھا، امامت سے معزول کر دیا اور اس کو خدا ورسول کا موذی قرار دیا تھا۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے ان لوگوں کو جو مسجد میں جمع ہو کر بآواز بلند ذکر اور ورد میں مشغول تھے مبتدع قرار دیکر مسجد سے نکلوا دیا اور فقہاء نے بھی تصریح کی ہے کہ کچی لہسن و پیاز کھانے والوں کو اور ایسے ہی گندہ دہن اور جذامی اور مبروص اور ماہی فروش کو اور کل موذی کو اگرچہ وہ زبان سے ایذا پہنچاتا ہو مسجد میں آنے سے روک دینا چاہئے۔ بطور نمونہ کے چند روایات اور عبارات محدثین و فقہاء ملاحظہ فرمائیے۔

عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل ھذہ الشجرۃ فلا یقربن مسجدنا ولا یؤذینا بریح الثوم۔ رواہ مسلم۔[1] وعن عمر بن الخطابؓ قال انکم ایھا الناس تاکلون شجرتین لا اراھما الا خبیثتین ھذا البصل والثوم رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد ریحھما من الرجل فی المسجد امر بہ فاخرج الی البقیع فمن اکلھا فلیمتھا طبخاً رواہ مسلم۔

نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ فلا یقربن المساجد ھذا تصریح بنھی عن اکل الثوم ونحوہ عن دخول کل مسجد وھذا مذھب العلماء کافۃ[2]۔

اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں والحق بعضھم بذلك من بفیہ بخر او جرح او رائحۃ وزاد بعضھم فالحق اصحاب الصنائع کالسماك والعاھات کالمجذوم ومن یؤذی الناس بلسانہ[3] الخ۔ وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مسلم باب نھی من اکل ثوما او بصلا الخ عن حضور المسجد ص ۲۰۹ ج ۱ و ص ۲۱۰ ج ۱، ۱۲ ظفیر۔ [2] شرح نووی علی مسلم ص ۲۰۹ ج ۱، ۱۲ ظفیر۔ [3] فتح الباری

[4] مشکوٰۃ باب الجماعت ص ۹۶۔

ايما امرأة اصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء الآخرة رواه مسلم[1]۔ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوة شيء وادرؤا ما استطعتم فانما هو شيطان رواه ابو داؤد[2]۔ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفعه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان رواه البخاري[3]۔ وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال لقومه حين فرغ لا يصلي لكم فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك آذيت الله ورسوله رواه ابو داؤد[4]۔ وعن ابن مسعود رض انه سمع قوما اجتمعوا في مسجد يهللون ويصلون عليه والسلام جهرا فراح اليهم وقال ما عهدنا ذلك في عهده عليه الصلوة والسلام وما اراكم الا مبتدعين فما زال يذكر ذلك حتى اخرجهم من المسجد۔ رواه الطبراني۔

اور در مختار میں ہے واکل نحو ثوم یمنع منه وکذا کل موذ ولو بلسانه اھ۔

اور رد المحتار میں ہے وکذلک الحق بعضهم بذلک من بفیه بخر او به جرح له رائحة وکذلک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق وقال سحنون لا اری الجمعة علیهما واحتج بالحدیث۔ والحق بالحدیث کل من آذی الناس بلسانه وبه افتی ابن عمر وهو اصل فی نفی کل من یتاذی به[5] اھ۔ وغیر ذلک من…

---

[1] مشکوٰۃ باب الجماعۃ ص۹۶ [2] مشکوٰۃ باب السترۃ فصل ثانی ص۷۴ ۱۲ ظفیر [3] مشکوٰۃ باب السترۃ فصل اول ص۷۴ ۱۲ ظفیر [4] مشکوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوۃ فصل ثالث ص۷۱ ۱۲ ظفیر [5] رد المحتار باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیها مطلب فی احکام المسجد ص۶۱۲ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

مجالس، رنڈ بازار وغیرہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جماعت سے علیحدہ جو نماز پڑھی گئی وہ ہوئی یا نہیں

سوال (۵۵۵) اگر جماعت ہورہی ہو اور کوئی شخص بوجہ مخاصمتِ امام، جماعت میں شامل نہ ہو اور جماعت کے ہوتے ہوئے اپنی نماز الگ پڑھے تو نماز اس شخص کی ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- نماز ہوگئی مگر وہ شخص گنہگار اور فاسق ہوا[1]۔

جماعت ہوتے ہوئے دوسری جماعت کرنا کیسا ہے

سوال (۵۵۶) بکر مسجد میں پہنچا جب کہ مغرب کی جماعت ہورہی تھی۔ بکر ایک آدمی کو لیکر الگ نماز مغرب با آواز بلند شروع کی، لوگوں نے بکر سے دریافت کیا، تو جواب دیا کہ اس امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ جمعہ کے روز فاتحہ نہیں دیتا۔ اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں بکر سخت گنہگار اور قصور وار فاسق اور تفرقہ انداز ہے، جو مخالفت جماعت کی کرتا ہے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالتا ہے۔

مسجد کے حجرے کی چھت پر جماعت

سوال (۵۵۷) رمضان شریف میں اگر گرمی کے باعث حجرۂ مسجد کی چھت پر عشاء کی جماعت کرائی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- نماز ہو جاتی ہے۔ مگر ثواب مسجد کا نہ ملے گا۔

---

[1] : الجماعة سنة مؤكدة للرجال قال الزاهدي ارادوا بالتاكيد الوجوب (در مختار) ان هذا يقتضي الاتفاق على ان تركها مرة بلا عذر يوجب اثما الخ وقال في شرح المنية والاحكام تدل على الوجوب من ان تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته ويأثم الجيران بالسكوت عنه، رد المحتار، باب الامامة ص۵۲۲ ج۱ ظفیر۔ ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الامامة ص۵۱۵ ج۱ ظفیر) قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلاة في المسجد الذي يؤذن فيه۔ (مشکوٰۃ باب الجماعت ص۹۶ ظفیر)

جماعت کے تارک کا گھر جلانا جائز نہیں

سوال (۵۵۸) یہ فتویٰ دینا کہ جو شخص گھر میں نماز پڑھے مسجد میں نہ جاوے اس کے گھر کو آگ لگنے کا حکم ہے۔ کیسا ہے

یہ کہنا کہ گھر میں نماز گناہ کبیرہ ہے کیسا ہے

(۵۵۹) یہ کہنا کہ گھر میں نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے کیسا ہے۔

الجواب:۔ (۱) حدیث شریف میں تہدیداً بے شک ایسا وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ سے ایسا نہ کیا[1] الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اب آگ لگانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے بھی آگ نہیں لگائی۔

(۲) ترک جماعت پر عمداً مواظبت کرنا بلا عذر گناہ کبیرہ اور موجب فسق ہے۔ لیکن ایک دو مرتبہ اتفاقاً اگر جماعت ترک ہو گئی تو یہ گناہ کبیرہ نہیں ہے[2]۔ فقط۔

بارش اور شدت سرما عذر ہے یا نہیں

سوال (۵۶۰) اگر امام یا مقتدی بوجہ بارش یا ایام سرما میں بوجہ سردی کبھی کبھی شریک جماعت نہ ہو سکے تو کیا یہ عذر ترک جماعت کے لئے کافی ہے۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والذی نفسی بیدہ لقد هممت أن آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوٰة فيؤذن لها ثم امر رجلاً فيؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی روایة لا یشهدون الصلوٰة فاحرق علیهم بیوتهم رواہ البخاری وعن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لولا ما فی البیوت من النساء والذریة اقمت صلوٰة العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار رواہ احمد (مشکوٰة باب الجماعة وفضلها فصل اول وثالث ص ۹۵ وص ۹۷) ظفیر۔ [2] هذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکه مرة بلا عذر یوجب اثما مع انه قول العراقیین والخراسانیون علی انه یأثم اذا اعتاد الترك کما فی القنیة وقال فی شرح المنیة والاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکه بلا عذر یعزر وترد شهادته ویأثم الجیران بالسکوت عنه (رد المحتار باب الامامة ص ۵۱۵ و ص ۵۱۶) ظفیر۔

امام اور مقتدی کا انتظار درست ہے یا نہیں

سوال (۵۶۱) کیا امام یا مقتدی کا دس پانچ منٹ انتظار کرنا درست ہے جب کہ جماعت کا وقت مقرر ہے۔

الجواب:۔ (۱) بارش اور شدت سرما میں بعض صورتوں میں عذر ترک جماعت ہو سکتا ہے[۱]۔

(۲) جب کہ وقت میں گنجائش کافی ہے تو انتظار درست ہے[۲]۔ فقط۔

حرم شریف میں پہلی جماعت نہ ملے تو کیا دوسری جماعت میں شریک ہو جائے

سوال (۵۶۲) اگر حرم شریف میں صبح کو نماز شافعی نہ ملے تو اپنی نماز مسجد شریف میں علیحدہ پڑھنی اولیٰ ہے یا جماعت مالکی یا حنفی میں شریک ہو جانا افضل ہے۔ جماعت ثانیہ میں نماز بغیر کراہت جائز ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ خلاصہ سوال یہ ہے کہ اگر کسی کو حرم محترم کی مسجد میں پہلی جماعت نہ ملے تو مالکی یا حنبلی یا حنفی کی دوسری جماعت میں شریک ہو جاوے یا نہیں۔ اب اس جگہ دو مسئلے پیش ہیں۔ ایک یہ کہ دوسرے مذہب والے کی اقتداء کرنا اور جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے، یا تنہا نماز پڑھنا افضل ہے۔ تو اس مسئلے میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض جماعت کے پڑھنے کو افضل کہتے ہیں، اگرچہ امام دوسرے مذہب کا یعنی شافعی وغیرہ ہو اور بعض تنہا نماز پڑھنے کو افضل کہتے ہیں۔ سو اس مسئلہ میں راجح یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے۔ تنہا نماز پڑھنے سے جیسا کہ علامہ شامی نے بعد نقل اختلاف فرمایا ہے نعم فصل الی الاقتداء بالمخالف المراعی فی الفرائض افضل من الانفراد اذا لم یجد غیرہ والا فالاقتداء

---

[۱] فلا تجب (الجماعة) علی مریض الخ ولا علی من حال بینه وبینها مطر وطین وبرد شدید وظلمة (الدر المختار علی هامش رد المحتار. باب الامامة ص ۵۱۹ / ۱) ظفیر۔ [۲] عن جابر بن سمرة قال کان بلال یؤذن ثم یمهل فاذا رأی النبی صلی الله علیه وسلم قد خرج اقام الصلوٰة (ابو داؤد۔ باب فی المؤذن ینتظر الامام ص ۸۶ / ۱) وینتظر المؤذن الناس (عالمگیری۔ مصری الباب الثانی فی الاذان۔ فصل ثانی ص ۵۳ / ۱) ظفیر۔

بالموافق افضل[1] الخ۔

اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حرم شریف میں جو متعدد جماعتیں ہوتی ہیں تو اگر کسی کو پہلی جماعت نہ ملے تو دوسری اور تیسری اور چوتھی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے یا نہیں اور جماعت ثانیہ حرم شریف میں جائز ہے یا نہیں اور جماعت ثانیہ وغیرہ میں شریک ہونا افضل ہے یا تنہا نماز پڑھنا افضل ہے تو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اکثر محققین حرم محترم میں بھی جماعت ثانیہ و ثالثہ وغیرہ کو مکروہ فرماتے ہیں۔ ان کے نزدیک ظاہر ہے کہ تنہا نماز پڑھنا اولیٰ ہے جماعت ثانیہ میں شریک ہونے سے جیسا کہ دیگر مساجد محلہ کا حکم ہے۔ اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ مسجد حرم شریف کا حکم مسجد محلہ کا سا نہیں بلکہ مسجد شارع کا سا ہے وہاں جماعت ثانیہ درست ہے۔ چنانچہ علامہ شامی نے بعد نقل قول علماء محققین جو کہ در بارۂ انکار جماعت ثانیہ ان سے منقول ہے، نقل کر کے فرمایا ہے لکن یشکل علیہ ان نحو المسجد المکی والمدنی لیس لهم جماعة معلومون فلا یصدق علیه انه مسجد محلة بل هو کمسجد الشارع وقد مرانه لا کراهة فی تکرار الجماعة فیه اجماعاً فلیتامل[2]۔ الخ۔ اور پھر علامہ موصوف نے جواز کو راجح سمجھا ہے لیکن فی الواقع قول محققین جو عدم جواز کے قائل ہیں راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ حرمین شریفین میں ائمہ و مؤذنین کا مقرر ہونا معلوم ہے اور ہمیشہ کے نمازیوں کی جماعت بھی معلوم ہے۔ اگرچہ موسم حج و زیارت میں اضافہ جماعت غیر معلومین کا ہو جاوے وعن هذا ذكر العلامة الشيخ السندي تلميذ المحقق ابن الهمام في رسالة ان ما يفعله اهل الحرمين من الصلوٰة بائمة متعددة وجماعة مترتبة مكروه اتفاقاً ونقل عن بعض مشائخنا انكاره صريحاً حين حضر الموسم بمكة سنة ۵۵۱ھ منهم الشريف الغزنوي وذكر انه افتى بعض المالكية بعدم جواز ذلك على مذهب

---

[1] رد المحتار۔ باب الامامۃ۔ مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ ص ۵۲۷ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی تکرار الجماعت فی المسجد ص ۵۱۷ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

العلماء الاربعة ونقل انکار ذلك ایضاً عن جماعة من الحنفية والمالكية حضروا الموسم سنہ ۵۵۱ھ اھ۔ واقرہ الرملی فی حاشیة البحر[1]۔ ثم نقل العبارة المذکورة سابقاً یعنی لکن یشکل علیہ الخ وقد مر الجواب عنها۔ فقط۔

بعد جماعت کیا ایک درجہ میں الگ الگ نماز پڑھ سکتے ہیں

سوال (۵۶۳) مشہور ہے کہ اگر عصر کی نماز ہو چکی اور بعد میں دو آدمی مسجد میں نماز کے لئے آویں تو ایک درجہ میں دونوں فرادیٰ فرادیٰ نماز نہیں پڑھ سکتے اور نماز نہ ہوگی۔ ہر آدمی علیحدہ درجہ میں نماز پڑھے اور۔ اور نمازوں میں اس طرح سے جائز ہے۔ یہ درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ یہ جو مشہور ہے غلط ہے جیسا کہ دوسری نمازوں میں اگر جماعت اولیٰ نہ ملی اور دو چار آدمی بعد میں آویں تو وہ مسجد کے ایک درجہ میں فرادیٰ نماز پڑھ سکتے ہیں اسی طرح کسی وقت میں پڑھ سکتے ہیں کوئی وجہ فرق کی نہیں۔

مقتدی و امام کے شروع اقامت سے کھڑا ہونے میں کیا مصلحت ہے

سوال (۵۶۴) مقتدی اور امام کا شروع اقامت سے کھڑے ہونے پر تعامل رہا ہے تو اس میں کیا مصلحت تھی۔

الجواب:۔ وہ خاص مصلحت یہ ہے کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے تسویۂ صفوف کر لیا جاوے۔ پس اگر حی علی الفلاح پر مقتدی کھڑے ہوئے اور قد قامت الصلوٰۃ پر امام نے تکبیر تحریمہ کہہ دی جیسا کہ روایت کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے۔ تو پہلے سے تسویہ صفوف وغیرہ کا انتظام نہ ہو سکے گا حالانکہ یہ اہم ہے[2]، اور حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کا

[1] رد المحتار باب الامامت مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد ص ۵۱۵ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔
[2] عن النعمان بن بشیر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا حتى كأنما يسوي بها القداح حتى رأى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يوماً فقام حتى كاد يكبر فرأى رجلاً بادياً صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم۔ وعن انس قال اقيمت الصلوٰة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال اقيموا صفوفكم وتراصوا الخ (مشکوٰۃ باب تسویۃ الصف ص ۹۷ و ص ۹۸) ظفیر

امر استحبابی ہے اور اس میں تاویل بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ اس سے تاخیر نکریں تقادیم میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

شیعہ اگر سنیوں کی جماعت میں آملے تو کیا اس کی وجہ سے کوئی نقص پیدا ہوگا

سوال (۵۶۵) جماعت میں اگر کوئی شیعہ درمیان میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو سنیوں کی نماز ہو جائے گی یا نہیں اور اس کو منع کرنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ سنیوں کی نماز میں اس صورت میں کچھ نقصان اور خلل نہ ہوگا۔ لیکن آئندہ اس رافضی سے کہدیں کہ یا وہ اپنے مذہب سے توبہ کرے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے اور اس کو مسلمان اپنے قبرستان میں دفن نہ کریں۔ فقط۔

جس کی جماعت چھوٹ جائے وہ تنہا مسجد میں نماز پڑھے یا گھر میں جماعت کرے

سوال (۵۶۶) رجل فاتته الصلوٰۃ بالجماعۃ ہل یصلی فی المسجد وحدہ او یصلی فی البیت مع الجماعۃ۔

الجواب:۔ ان امکن الصلوٰۃ بالجماعۃ فی البیت فہو اولیٰ واصوب کیف وھو مروی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کما نقلہ فی ردالمحتار[1]۔ فقط۔

مسجد میں جماعت ثانی اور دوبارہ جمعہ

سوال (۵۶۷) ایک شخص ضدًا اسی مسجد میں اپنی علیحدہ نماز پنجگانہ اور جمعہ کراتا ہے۔ جماعت ثانیہ اور جمعہ دوبارہ پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ جماعت ثانیہ مسجد محلہ میں کرنا مکروہ ہے اور جمعہ کی نماز دوبارہ اسی مسجد میں جس میں جمعہ ہو چکا ہے جائز نہیں۔ والظاہر انہ یغلق ایضاً بعد اقامۃ الجمعۃ لئلا یجمع فیہ احد بعدھا۔ شامی[2]۔ پس جو شخص ضد میں ایسا کرتا ہے وہ سخت گنہگار ہے

امام کے فسق کی وجہ سے گھر میں نماز

سوال (۵۶۸) امام فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہونے کے خیال سے اپنے گھر میں یا مسجد میں قبل جماعت یا بعد جماعت اکیلا نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اکیلا نماز پڑھنے والا تارک جماعت تو نہ کہلائے گا۔

---

[1] لانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اھل المسجد فرجع الی منزلہ فجمع اھلہ وصلی (ردالمحتار، باب الامامۃ ج ۱ صفحہ ۵۲۰) [2] ردالمحتار باب الجمعۃ تحت قول الماتن وافاد ان المساجد تغلق یوم الجمعۃ الا الجامع ص ۷۶۶ ج ۱ ظفیر۔

الجواب: در مختار میں ہے وفی النہر عن المحیط صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ [۱]۔ اس پر علامہ شامی نے لکھا ہے قولہ نال فضل الجماعۃ الخ افاد ان الصلوٰۃ خلفہما اولیٰ من الانفراد الخ [۲] پس معلوم ہوا کہ تنہا پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جماعت مذکورہ میں شامل ہو۔

جماعت میں مہتر کی شرکت

سوال (۵۶۹) ایک شخص قوم مہتر بغیر مسلمان ہوئے اگر نماز جماعت میں شریک ہو تو اس کو شریک کرنا چاہئے یا نہیں وہ اپنی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

الجواب: جماعت میں شریک ہونے سے اس کو نہ روکیں، ایسا نہ ہو کہ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ [۳] میں داخل ہو جاویں۔ نماز اور جماعت میں وہ اس وقت داخل ہونا چاہتا ہے کہ اس کے قلب میں اسلام ہوگا اور قوم مہتر بعض مسلمان بھی ہوتے ہیں۔ غالباً وہ بھی انہی میں سے ہوگا جو مسلمان ہیں۔

شہر کی غیر آباد مسجد میں اذان و نماز

سوال (۵۷۰) ایک مسجد جنگل میں لب دریا واقع ہے اور وہ مسجد غیر آباد ہے، اس میں نہ کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اگر کوئی شخص شہر یا کسی بستی سے اس میں جاکر رہے اور پانچوں اذان و تکبیر کہہ کر نماز پڑھے تو اس کو جماعت کا ثواب ملیگا یا نہیں۔ اور اس کے حق میں اس مسجد میں اکیلے نماز پڑھنا بہتر ہے یا ترک جماعت کی وجہ سے گناہ ہوگا۔

الجواب: اس مسجد میں اذان واقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھنے میں بھی جماعت کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس مسجد ویران کا آباد کرنا بعض وجوہ سے افضل ہے اور اسکی کچھ تفصیل کتب فقہ میں مسطور ہے [۴]۔

تجارت کی وجہ سے ترک جماعت

سوال (۵۷۱) زید تاجر ہے اور وہ اپنے نوکر یا کسی ساتھی پر اپنے کاروبار کا اعتماد نہیں کر سکتا کہ وہ ان لوگوں پر چھوڑ کر واسطے ادا کرنے نماز باجماعت مسجد میں جایا کرے اور اگر پڑھتا ہے تو خیالات منتشر ہوتے ہیں، اب اس بارے میں زید کے لئے کیا حکم ہے آیا وہ دوکان پر نماز پڑھے یا مسجد میں جائے اسلئے کہ مسجد جانے میں بہت تکلفات کرنے پڑتے ہیں۔

الجواب: اگر اندیشہ نقصان کا ہے اور دوکان کا بند کرنا دشوار ہے تو وہ شخص دوکان پر نماز پڑھ لیوے۔ کما فی الشامی۔ قولہ وخوف علی مالہ ای من لص ونحوہ اذا لم یمکنہ غلق الدکان والبیت مثلاً [۵] فقط۔

---

[۱] ردالمحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳۔ ظفیر [۲] سورۃ البقرہ رکوع ۱۴۔ ظفیر [۳] ... [۴] مؤذن مسجد لا یحضر مسجدہ احد فالصحیح انہ یؤذن ویقیم ویصلی وحدہ وذاک احب من ان یصلی فی مسجد آخر (ردالمحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۱) ظفیر

[۵] ... ۱ ص ۵۱۳ ... ظفیر

تارک جماعت کا حکم

سوال (۵۷۲) جو شخص مسجد میں باوجود جماعت قائم ہونے کے علیحدہ نماز پڑھے اور جماعت میں شریک نہ ہو اس کا کیا حکم ہے اس فعل سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں۔

الجواب: کفر لازم نہیں آتا مگر وہ شخص فاسق ہے توبہ کرے۔ ان تارکہا ای الجماعۃ بغیر عذر یعزر وترد شہادتہ ویاثم الجیران بالسکوت عنہ (غنیۃ المستلی ص۵۰۹)[1] فقط

امام سے جھگڑا ہونے کی وجہ سے ترک جماعت

سوال (۵۷۳) ایک شخص کا امام مسجد سے جھگڑا ہو گیا ہے اس شخص نے نماز جماعت سے پڑھنی چھوڑ دی ہے جس وقت نماز شروع ہو جاتی ہے وہ شخص علیحدہ نماز شروع کر دیتا ہے وہ شخص گنہگار ہے یا نہیں؟

الجواب: ایسی حالت میں جماعت چھوڑنا اور علیحدہ نماز پڑھنا سخت گناہ ہے وہ شخص گنہگار ہو گا۔[1]

ایک سلام پھیرنے کے بعد جماعت میں ملنا درست نہیں

سوال (۵۷۴) امام کے ایک سلام کے بعد زید تحریمہ کہہ کر جماعت میں شامل ہو گیا تو نماز صحیح ہو گی یا نہیں۔

الجواب: فی الدر المختار وتنقضی التحریمۃ بتسلیمۃ واحدۃ الخ[2] پس صورت مذکورہ اقتدا صحیح نہیں ہوئی اور وہ از سر نو تکبیر تحریمہ کہہ کر علیحدہ نماز پڑھے۔ فقط۔

مکہ مکرمہ میں چار مصلے کیوں ہیں

سوال (۵۷۵) مکہ شریف میں چار مصلے کیوں قائم کئے گئے ہیں اور تعدد جماعت کا وہاں کیا حکم ہے۔

الجواب: اس میں اختلاف علماء ہے جیسا کہ شامی میں نقل کیا ہے۔ لیکن آخر میں فرمایا کہ مسجد حرام میں متعدد جماعت مکروہ نہیں ہے۔[3] فقط۔

مسجد قارعۃ الطریق کی تشریح

سوال (۵۷۶) جماعت ثانیہ کا کیا حکم ہے۔ اور مسجد قارعۃ الطریق سے کیا مراد ہے۔

الجواب: مسجد قارعۃ الطریق سے مراد یہ ہے کہ اس میں امام و مؤذن مقرر نہ ہوں جس مسجد میں امام و مؤذن مقرر نہوں اسمیں جماعت ثانیہ جائز ہے مکروہ نہیں ہے اور مسجد محلہ میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے۔[4] فقط

---

[1] ان تارکہا ای الجماعۃ من غیر عذر یعزر وترد شہادتہ ویاثم الجیران بالسکوت (غنیۃ المستلی ص۵۰۹) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلوٰۃ ج۱ ص۴۹۰ ۱۲ ظفیر [3] ویکرہ تکرار الجماعۃ الخ (در مختار) وعن ہذا ذکر العلامۃ الشیخ رحمۃ اللہ السندی تلمیذ المحقق ابن الہمام ان ما یفعلہ اھل الحرمین من الصلوٰۃ بائمۃ متعددۃ وجماعات مترتبۃ مکروہ اتفاقاً ونقل عن بعض مشائخنا انکارہ صریحاً ونقل مرانہ لا کراھۃ فی تکرار الجماعۃ فیہ اجماعا (رد المحتار باب الامامت ج۱ ص۵۱۱) لکن نقل بعضہم عن الشیخ ابراھیم البیری شارح الاشباہ رسالۃ سماھا (الاقوال المرضیۃ) اثبت فیہا الجواز وکراھۃ الاقتداء بالمخالف الخ ولکن العلامۃ الشیخ علی القاری رسالۃ سماھا (دلالۃ ارفی ... قد ... ص اثبت بہا الجواز لکن نفی فیہا کراھۃ الاقتداء بالمخالف اذا راعی فی الشروط والارکان فقط (رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۳۵۰ مطلب فی تکرار الجماعت) ظفیر [4] قال فی الشامی ومقتضی ہذا الاستدلال کراھۃ التکرار ولو بدون اذان الخ ج۱ ص۵۱۰ جمیل الرحمٰن۔

جذامی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۵۷۷) جذامی آدمی جماعت میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں، اور دوسرے آدمیوں کو نفرت کرنی چاہئے یا نہیں۔

الجواب: ۔ جذامی سے جمعہ و جماعت ساقط اور معاف ہے اسی وجہ سے کہ وہ مسجد میں نہ آوے۔ پس جذامی کو نہ چاہئے کہ وہ جماعت میں شریک ہو اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں ان پر کچھ ملامت نہیں ہے کہ جذامی سے بھاگنے اور بچنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[1]۔ فقط۔

ایک مسجد میں جماعت نہ مل سکے تو کیا دوسری مسجد میں جائے

سوال (۵۷۸) اگر ایک مسجد میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جانا کیسا ہے۔

الجواب: ۔ ایک مسجد میں اگر جماعت ہو چکی ہو تو اگر امید دوسری مسجد میں جماعت کے ملنے کی ہو تو دوسری مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا بہتر اور موجب ثواب ہے سلف میں اکابر امت ایسا کرتے تھے کہ ایک مسجد میں جماعت ہو چکی تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں جاتے تھے[2] فقط۔

جماعت میں عجلت

سوال (۵۷۹) زید ایک مسجد کا امام ہے اور اس کا بھائی مؤذن ہے یہ جامع مسجد ہے۔ نمازی زیادہ جمع ہوتے ہیں۔ امام و مؤذن نے جو اصول جماعت کا ٹھیرایا ہے وہ خلاف مصلیان ہے۔ یہ کہ مؤذن نے اذان کہی۔ امام صاحب حاضر آئے۔ بمقدار چار رکعت توقف کیا، اس عرصہ میں دو چار آدمی آگئے۔ نماز شروع کر دی۔ نہ آئے تب بھی شروع کر دی

---

[1] واکل ثوم ویمنع منہ وکذا اکل مؤذ ولو بلسانہ (درمختار) وکذا الحق بعضہم بذالک من بفیہ بخر او بہ جرح لہ رائحۃ وکذا الک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولیٰ بالالحاق (رد المحتار۔ ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا مطلب احکام المسجد ص ۶۱۲۔ ظفیر[2] ولو فاتتہ ندب طلبہا فی مسجد آخر الا المسجد الحرام ونحوہ (درمختار) فذہب الطلب فی المساجد بلا خلاف بین اصحابنا بل ان اتی مسجد الجماعۃ فحسن وان صلی فی مسجد حیہ منفردا فحسن الخ (رد المحتار۔ باب الامامۃ جلد اول ص ۵۱۸) ظفیر۔

اور اس مقدار معینہ پر نمازیوں کا جمع ہونا غیر ممکن ہے اگر دس بارہ منٹ توقف کیا جاوے تو جمیع مصلین جمع ہوجاویں۔ اس کی تھوڑی دیر بعد لوگ جمع ہو کر ایک بہت بڑی جماعت سے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ امام صاحب سے یہ کہا بھی گیا کہ پندرہ منٹ انتظار کیجئے کہ سب نمازی جماعت میں آجایا کریں۔ مگر وہ اپنی حرکت سے باز نہیں آتے۔ اس صورت میں اس امام کا کیا حکم ہے اور جماعت ثانیہ کا کیا۔

الجواب:۔ مؤذن و امام کو ایسی عجلت نہ کرنی چاہئے جب کہ وقت نمازوں کا موسع ہے تو کوئی وجہ ایسی عجلت کی نہیں ہے اور انتظار نمازیوں کا بہت ضروری ہے نصف گھنٹے کے توقف میں تقریباً یہ کام ہوسکتے ہیں (یعنی استنجے وغیرہ سے فراغت) امام کو اس قدر توقف کرنا چاہئے اور نمازیوں کی رعایت کرنی چاہئے۔ اس خودرائی میں اور اہل محلہ کا انتظار نہ کرنے میں امام کو بجائے ثواب کے گنہگار ہونے کا اندیشہ ہے[1]۔ اہل محلہ اس کو معزول بھی کرسکتے ہیں۔ اہل محلہ اور نمازیوں کو چاہئے کہ اگر امام اس عجلت کو نہ چھوڑے تو اس کو موقوف کردیں اور دوسرا امام مقرر کریں۔ جماعت ثانیہ مکروہ ہے اس کا ارتکاب ہرگز نہ کریں۔ امام کا انتظار کریں۔ فقط۔

پاخانے کے تقاضے کے وقت پہلے اس سے فارغ ہولے پھر نماز پڑھے

سوال (۵۸۰) زید جب صبح کو اٹھا تو اس کو پاخانہ کی ضرورت ہے، اگر بیت الخلاء جاتا ہے تو نماز قضاء ہوتی ہے، تو اول پاخانہ سے فارغ ہو یا نماز ادا کرے۔

الجواب:۔ پہلے قضاء حاجت کرے پھر قضاء نماز پڑھے[2]۔ فقط۔

---

[1] ویجلس بینہما بقدر ما یحضر الملازمون مراعیا لوقت الندب الا فی المغرب فیسکت قائما قدر ثلاث آیات قصار ویکرہ الوصل اجماعا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب الاذان ص ۳۶۲ ج ۱) ظفیر

[2] فلا تجب (الجماعۃ) علی مریض الخ او مدافعۃ احد الاخبثین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب الامامۃ ص ۵۱۹ ج ۱ و ص ۵۲۰ ج ۱) کرہ الخ وصلاتہ مع مدافعۃ الاخبثین او احدہما او الریح للنہی (در مختار) الاخبثین ای البول والغائط قال فی الخزائن سواء کان بعد شروعہ او قبلہ فان شغلہ قطعہا ان لم یخف فوت الوقت وان اتمہا اثم الخ (رد المحتار باب ما یفسد الصلوۃ وما

امام مقرر کرنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بعض مسجدوں میں جماعت بند کردینا کیسا ہے

سوال (۵۸۱) اگر کسی شہر میں مسجدوں کی کثرت ہو اور نمازی کم ہوں ہر ایک مسجد میں امام مقرر کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اگر متصل محلہ والے مل کر ایک مسجد میں امام مقرر کریں اور دیگر مساجد چھوڑ کر ایک مسجد میں باجماعت امام مذکور کے پیچھے نماز ادا کریں تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ بہتر یہ ہے کہ حتی الوسع سب مسجدوں کو آباد کریں اور تھوڑے تھوڑے نمازی سب مسجدوں میں نماز پڑھیں۔ بحالت مجبوری جیسا موقع ہو کریں[1]۔ فقط۔

مسجد کا ترک درست نہیں ہے

سوال (۵۸۲) درچنیں حمام کہ چہار سو دراں دخان میباشد دراں نماز خواندن جائز است یا نہ۔ مثلاً بالائے حمام خانقاہ یا شد دراں نماز ادا کردن چیست از مسجد سابقہ کہ صرف پانزدہ قدم مسافت دارد دراں مسجد کسے نماز ادا نمی کند بلکہ از مدت نماز معطل نہادند چہ حکم است۔

الجواب:۔ مسجد را معطل داشتن و ویران کردن جائز نیست اگرچہ نماز در خانقاہ کہ فوق حمام است، ادا کردن جائز است ولیکن مسجد را گذاشتہ دراں خانقاہ نماز ادا کردن خوب نیست مسجد محلہ را آباد کردن بر اہل محلہ مستحق است شناعت ایں فعل کہ مسجد را ترک کنند و قریب حمام کہ مجمع دخان است نماز ادا کنند و بلا ضرورت التزام ایں فعل کنند بر کسے مخفی نیست[2]۔

گھر کی حفاظت کی وجہ سے ترک جماعت

سوال (۵۸۳) اگر بوجہ حفاظت گھر نہ ہونے

---

[1] ومسجد حیه افضل من الجامع (درمختار) ای الذی جماعته اکثر من مسجد الحی الخ بل فی الخانیة لولم یکن لمسجد منزله مؤذن فانه یذهب الیه ویؤذن فیه ویصلی ولوکان وحده لان له حقا علیه فیؤدیه (ردالمحتار۔ باب ما یفسد الصلوٰة مطلب احکام المسجد ص ۶۱۱/۱) ظفیر۔

[2] ثم الاقرب الخ ومسجد حیه افضل من الجامع (درمختار) بل فی الخانیة لولم یکن لمسجد منزله مؤذن فانه یذهب الیه ویؤذن فیه ویصلی ولوکان وحده لان له حقا علیه فیؤدیه (ردالمحتار۔ مطلب احکام المساجد ص ۶۱۱/۱) ظفیر۔

انتظام جماعت کے گھر نماز پڑھے تو کیا تارک الجماعت کا گناہ ہوگا ؟ ۔

الجواب :۔ جماعت کا ترک کرنا اور علی الدوام تارک جماعت ہونا کبائر میں سے ہے اور فسق ومعصیت ہے ۔ جماعت کا ضرور اہتمام کرنا چاہیئے[1] ۔

جماعت میں اشریر کی رعایت | **سوال** (۵۸۴) امام مسجد کسی کی رعایت کر سکتا ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ بعض مواقع میں کسی شریر شخص کی بھی امام رعایت کر سکتا ہے جب کہ اس سے کسی فساد کا اندیشہ ہے[2] ۔ فقط ۔

جماعت میں تاخیر | **سوال** (۵۸۵) اس موضع میں ایک گلی کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس میں صرف پانچ یا سات نمازی ہیں ۔ اس مسجد میں پنجوقتہ جماعت کے لئے اوقات کی پابندی بالکل نہیں کی جاتی عموماً انتہائی وقت پر نماز ہوتی ہے جس میں بعض اوقات وقت کے فوت ہوجانے کا احتمال رہتا ہے ورنہ کم سے کم جماعت کی فضیلت تو قطعاً جاتی رہی دسمبر اور جنوری کے مہینہ میں صبح کی نماز کا ۷ بجے سے تین چار منٹ پہلے سلام پھیرا جاتا ہے جس وقت کہ سائل کے خیال میں سورج کا کنارہ شاید افق سے نمودار ہونے لگتا ہو ۔ سرخی اور دن کی روشنی خوب اچھی طرح ظاہر ہوجاتی ہے ۔ چنانچہ رحمت اللہ رعد کا نپوری کی جنتری میں ۱۴ جنوری ۱۹۱۷ء کو چھ بجکر چھپا بیس منٹ پر آفتاب کا طلوع ہونا لکھا ہے ۔ ظہر کی نماز اکثر دو بجے یا دو بجے سے دو چار منٹ بعد اور دو بجے سے قبل بہت کم ہوتی ہے ۔ ایسی صورت میں سائل جو اول وقت نماز پڑھنی چاہتا ہے جماعت سے قبل نمازیوں کے جمع ہوچکنے پر اگر

---

[1] والجماعة سنة مؤكدة للرجال الخ وقيل واجبة وعليه العامة الخ قال في البحر وهو الراجح عند اهل المذهب الخ ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار ۔ باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱ ظفیر ۔ ۲ رئیس المحلة لا ينتظر ما لم يكن شريرا و الوقت متسع (الدر المختار على هامش رد المحتار ۔ باب الاذان ص ۳۷۲ ج ۱) ظفیر ۔

علیحدہ اپنی نماز پڑھ لیا کرے تو کیسا ہے۔

الجواب:- ریلوے ٹائم کے مطابق جنتری موجودہ ومعمولہ مدرسہ ہٰذا میں ۱۴ جنوری کو ۷ بجے ۲ منٹ پر طلوع آفتاب درج ہے بلکہ ۱۳ جنوری سے ۱۸ جنوری تک یہی وقت طلوع آفتاب کا ہے۔ اور جنتری مصدقہ ہے[ع] اور تجربہ اس کا سالہا سال سے ہے اور اول وقت عصر کا ۱۴ جنوری کو ۴ بجکر ۳ منٹ پر ہے اور اس سے پہلے پہلے آخر وقت ظہر کا موافق مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے رہتا ہے۔ پس جو گھڑی ریلوے ٹائم سے ملی ہوئی ہے اس میں اگر سات بجے تک جنوری میں صبح کی نماز پڑھی جاوے تو اس وقت تک صبح کی نماز کا وقت اچھا رہتا ہے اسی طرح دو سوا دو بجے تک ظہر کا وقت بھی اچھا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں ترک جماعت ہرگز درست نہیں ہے۔ اور واضح ہو کہ حنفیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں خوب اسفار یعنی چاندنا کر کے نماز پڑھنا افضل ہے۔ ہٰکذا فی الدر المختار[ل]۔ فقط۔

سلام پھیرنے کے وقت تکبیر تحریمہ اور شرکت جماعت

سوال (۵۸۶) زید نے تکبیر تحریمہ کہی اور امام نے سلام پھیر دیا۔ اور زید نے امام کی شرکت قعود میں بالکل نہیں کی، تو اب زید کو دوبارہ تکبیر تحریمہ کہنی چاہئے یا اول ہی کی تکبیر تحریمہ کافی ہے۔

الجواب:- پوری تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کہہ چکا ہے تو وہ شریک جماعت ہو گیا اب اس کو دوبارہ تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں ہے قال فی الحلیۃ عند قول المنیۃ ولا دخول فی الصلوٰۃ الا بتکبیر الافتتاح۔ شامی۔

امام متعین کی عدم موجودگی میں امامت

سوال (۵۸۷) فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ اگر چند اشخاص وقت معینہ پر امام متعین کی عدم موجودگی میں نماز جماعت سے ادا کریں تو امام متعین پھر دوبارہ جماعت بلا کراہت کر سکتا ہے۔ اور ثواب جماعت کا اس دوسری جماعت کو ہوگا

ل یستحب الاسفار بالفجر لقولہ علیہ السلام اسفروا فانہ اعظم للاجر ہدایہ کتاب الصلوٰۃ باب مواقیت ص۶۴ ج۱ ظفیر۔ ع حضرت مفتی علامؒ نے دیوبند کی جنتری کا حوالہ دیا ہے اور سوال کا جواب ۷ سلے بکا ہیور میں ساڑھے چھ بجے سے پہلے جماعت ختم ہو جانی چاہئے۔

نہ اول الذکر کو، مگر درمختار میں جہاں کراہت لازم آنے کی شرائط امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ نے بیان کی وہاں تعیین وقت یا امام کی کوئی شرط نہیں ہے۔ اس صورت میں کیا کیا جائے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: - شامی میں اس کی تصریح ہے کہ اگر پہلی جماعت غیر اہل مسجد نے کی ہے تو اس صورت میں دوسری جماعت مکروہ نہیں ہے بلکہ اس حالت میں دوسری جماعت ہی معتبر ہے اور پہلی جماعت کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی بدیں معنی کہ اہل مسجد کو حق جماعت کرنے کا ہے اگرچہ ثواب جماعت پہلی جماعت والوں کو بھی حاصل ہوگا۔ عبارت اس کی یہ ہے عبارتہ فی الخزائن اجمع مما ھھنا ونصھا ویکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بھا فیہ اولا غیر اھلہ[1]۔ الخ اور دیگر عبارات سے بھی یہ مفہوم ہوتا ہے دیکھئے درمختار میں ہے فقط ولو دخل جماعۃ المسجد بعد ما صلی فیہ اھلہ یصلون وحدانا وھو ظاھر الروایۃ[2] شامی۔ اس عبارت میں قید اہلہ سے غیر اہل مسجد کی جماعت خارج ہوگئی۔ اسی طرح باب الاذان میں ہے وحینئذ فلو دخل جماعۃ المسجد بعد ما صلی اھلہ فیہ فانھم یصلون وحدانا[3]۔ الخ۔ پس معلوم ہوا کہ جو کچھ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے صحیح ہے۔

فساد کے خوف سے مسجد کی جماعت کا ترک درست ہے یا نہیں

سوال (۵۸۸) ایک بانی مسجد نے امام مسجد کو ایک روز ما را اور گالی دی اسی وجہ سے ۲۰ مسلمان مکان میں جمعہ اور جماعت کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں بوجہ خوف فتنہ و فساد کے۔

الجواب: - اس حالت میں مکان میں جمعہ و جماعت کرنا درست ہے۔ فقط

تراویح میں عورتوں کی جماعت مکروہ ہے

سوال (۵۸۹) ایک عورت قرآن حافظ ہے

---

[1] ردالمحتار۔ باب الامامۃ ص۵۱۶ ج۱ ۱۲ ظفیر

[2] ردالمحتار باب الامامۃ ص۵۱۷ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

[3] ردالمحتار باب الاذان ص۳۶۷ ج۱ ۱۲ ظفیر

اگر وہ عورت کلام ربانی تراویح کے اندر پڑھنا چاہے تو عورتوں کی جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں

الجواب:۔ عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے نہیں کرنی چاہیے[1]۔

اکیلا نماز پڑھنے سے گھر میں زیادہ ثواب ہے یا مسجد میں

سوال (۵۹۰) زید مسجد میں اکیلا نماز پڑھتا ہے اور بکر گھر میں نماز پڑھتا ہے۔ دونوں کے ثواب میں کچھ فرق ہے یا نہ۔

الجواب:۔ جو شخص مسجد میں جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہے اور ترک جماعت پر مصر ہے وہ فاسق ہے۔ احادیث میں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے[2]۔ پس جو شخص مسجد میں آکر اکیلا نماز پڑھا کرے اور جماعت کا خیال نہ کرے اور اپنی عادت ترک جماعت کی کرے یا گھر میں اکیلا نماز پڑھنے کا عادی ہو اور ترک جماعت کرتا ہو دونوں فاسق اور دونوں مرتکب امر حرام کے ہیں۔ ان میں سے کس کو کہہ دیا جاوے کہ زیادہ ثواب فلاں کو ہے اور فلاں کو نہیں۔ وہ دونوں ہی گنہگار رہیں۔ دونوں کو یہ لازم ہے کہ جماعت کی پابندی کریں نہ گھر میں اکیلے نماز پڑھیں نہ مسجد میں اکیلے نماز پڑھیں۔ مجبوری سے اتفاقاً جماعت فوت ہو جائے تو یہ دوسری بات ہے[3]۔

---

[1] ویکرہ تحریما جماعۃ النساء ولو فی التراویح فی غیر صلاۃ جنازۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۸ ج ۱) ظفیر

[2] عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لا ما فی البیوت من النساء والذریۃ اقمت صلوٰۃ العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار رواہ احمد (مشکوٰۃ باب الجماعۃ فصل ثانی ص ۹۶) ظفیر

[3] قال محمد فی الاصل اعلم ان الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ لا یرخص الترک فیہا الا بعذر مرض او غیرہ الخ فی الغایۃ قال عامۃ مشائخنا انہا واجبۃ الخ وفی البدائع تجب علی العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الجماعۃ من غیر حرج انتہی والادلۃ تدل علی الوجوب الخ وکذا الاحکام تدل علی الوجوب من ان تارکہا من غیر عذر یعزر وترد شہادتہ ویاثم الجیران بالسکوت عنہ (غنیۃ المستملی فصل فی الامامۃ ص ۴۷۲) ظفیر

جنگل میں نماز پڑھنے کی فضیلت تنہا کے لئے ہے یا جماعت کیلئے

سوال (۵۹۱/۱) جنگل میں نماز پڑھنے کی جو بڑی فضیلت آئی ہے تو تنہا کی ہے یا جماعت سے؟ اور یہ ظاہر ہے کہ جنگل میں جماعت بہت دشوار ہے!۔

جماعت ثانیہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی

(۵۹۲/۲) جماعت ثانیہ میں کراہت تحریمی ہے یا تنزیہی۔ اور مکروہ تحریمی کا مرتکب گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے یا صغیرہ کا؟۔

مکان مسکونہ میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے یا نہیں

(۵۹۳/۳) مکان مسکونہ میں جماعت ثانیہ یا ثالثہ کرنا مکروہ ہے یا نہیں؟

محراب میں امام کس طرح کھڑا ہو

(۵۹۴/۴) مسجد کی محراب میں امام کو کس طرح سے کھڑا ہونا چاہئے۔ اگر بالکل اندر کھڑا ہو جائے تو مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔ کتنا قدم کا حصہ باہر نکال کر کھڑا ہو۔ مع حوالہ کتب تحریر فرماویں۔

الجواب: - (۱) جنگل میں نماز پڑھنے کی فضیلت ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسجدوں سے زیادہ اس میں فضیلت ہے۔ حدیث شریف سے مساجد کا خیر البقاع ہونا ثابت ہے[1]۔ بلکہ مطلب اس کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور وقت نماز کا آگیا ہو تو وہیں نماز پڑھ لے۔ اگر چند آدمی ہیں جماعت کرلیں، اگر ایک ہے تنہا پڑھے۔ ہر طرح فضیلت حاصل ہے۔ شامی میں ہے دروی فی الخبران من صلی علی ھیئۃ الجماعۃ ای باذان واقامۃ ولو کان منفرداً اصلت بصلوتہ صفوف الملٰئکۃ[2]۔ اھ۔

(۲) قال فی الشامی قولہ ویکرہ تکرار الجماعۃ الخ ای تحریما لقول الکافی لایجوز والمجمع لایباح وشرح الجامع الصغیرانہ بدعۃ اھ۔ شامی[3]۔

[1] فقال شر البقاع اسواقہا وخیر البقاع مساجدھا رواہ ابن حبان (مشکوٰۃ باب المساجد ظفیر ۲ ص ۶۸) فصل فی القراءۃ۔ [2] قولہ ولو منفردا لانہ ان اذن واقام صلی خلفہ من جنود ما لا یری طرفاہ رواہ عبد الرزاق رد المحتار باب الاذان ص ۳۶۲/۱ ظفیر۔ [3] رد المحتار مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد۔ باب الامامۃ ص ۵۱۶/۱ ظفیر۔

اس سے معلوم ہوا کہ جماعت ثانیہ میں کراہت تحریمیہ ہے۔

(۳) مکروہ نہیں ہے۔

(۴) درمختار میں ہے وقیام الامام فی المحراب لا سجودہ فیہ وقدماہ خارجہ لان العبرۃ للقدم[2] - الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو کراہت نہیں رہتی۔ اور شامی میں کہا وفی حاشیۃ البحر للرملی الذی یظہر من کلامہم انہا کراہۃ تنزیہیۃ فتامل[3] ص ۳۳۲ جلد اول۔

جماعت ہوتے وقت دوسری جماعت کی سعی

سوال (۵۹۵) ایک شخص مسمی زید نے باوجود جماعت ختم نہ ہونے کے تکبیر کہہ کر جماعت ثانیہ کرائی اور یہ جماعت صرف اس غرض سے کرائی کہ جماعت اولی کا امام غیر مقلد تھا یعنی اہل حدیث اس مسجد میں امام ہے۔ جب نماز ختم ہوئی تو امام غیر مقلد نے مقتدی جماعت ثانی سے کہا کہ تم نماز کا اعادہ کرو کیونکہ تمہاری نماز اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ حدیث شریف میں آیا ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت۔ اب سوال یہ ہے (۱) مذکورہ بالا صورت میں حدیث شریف موصوف سے اس نماز کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں جو جماعت اولی کے ختم ہونے سے پہلے شروع کی گئی ہو۔ اگر ثابت ہے تو اعادہ با جماعت چاہئے یا بلا جماعت چاہئے اور اگر نہیں ثابت ہے تو ایک مسجد میں ایک فرض کی دو جماعت بیک وقت کے ناجائز ہونے کی کیا دلیل ہے۔

[1] ویکرہ تکرار الجماعۃ باذان واقامۃ فی مسجد محلۃ، لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام لہ ولا مؤذن (درمختار) ولنا انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اہل المسجد فرجع الی منزلہ فجمع اہلہ وصلی الخ ردالمحتار باب الامامۃ مطلب فی تکرار الجماعت فی المسجد ظفیر [2] دیکھئے ردالمحتار باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا ۱۲ ظفیر۔

جماعت کے وقت دوسری جماعت والوں کی نماز ہوئی یا نہیں

(۵۹۶/۲) مذکورہ بالا صورت میں حدیث مذکورہ سے قطع نظر کر کے خاص حنفی مذہب کی رو سے وہ نماز ہوئی یا نہیں جو جماعت اولیٰ کے ختم ہونے سے پہلے شروع کی گئی ہے۔ اگر ہوگئی تو باکراہت تحریمی یا تنزیہی۔

ترک اقتدار

(۵۹۷/۳) سوال یہ ہے (الف) کہ باوجود قسم شرعی کھلنے کے ذاتی رنجش کی وجہ سے زید کا اقتدار ترک کرنا (ب) تفریق جماعت کی کوشش کرنی (ج) جماعت اول میں شریک نہ ہو کر اس کے ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت شروع کر دینی۔ حنفی مذہب کی رو سے جائز ہے کہ نہیں۔

دو آدمیوں سے جماعت ہوتی ہے یا نہیں

(۵۹۸/۴) حنفی مذہب میں جمعہ کے سوا اور نمازوں میں دو آدمی سے جماعت ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - (۵۹۵) تا (۵۹۸) حدیث شریف کے الفاظ جو مسلم شریف میں مروی ہیں یہ ہیں اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ[1] اس حدیث سے ممانعت اس امر کی ثابت ہے کہ جب وقت تکبیر نماز کی ہو جاوے اور جماعت شروع ہو جاوے تو اس جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے۔ سنت نفل وغیرہ کچھ نہ پڑھنا چاہئے۔ مگر دیگر احادیث کی وجہ سے سنت فجر کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ اس بحث کی اس وقت لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بہر حال اس حدیث سے بطلان دوسری نماز کا معلوم نہیں ہوتا۔ اس حدیث کا حاصل صرف یہ ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جاوے دوسری نماز نہ پڑھو۔ نہ یہ کہ دوسری نماز باطل ہوگی۔ یہ مفہوم اس حدیث کا نہیں ہے۔ یہ اس امام غیر مقلد کی غلطی ہے کہ دوسری نماز کے بطلان کا حکم کیا۔ بلکہ اس کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے دوسری

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ۔ باب الجماعت ص ۹۶، ظفیر۔

جماعت نہ کرنی چاہئے تھی۔ یہ فعل برا ہوا آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الغرض اعادہ اس نماز کا ضروری نہ تھا۔ غیر مقلد کو امام نہ بنایا جاوے کیونکہ غیر مقلد ایسی ہی خطا احادیث میں کیا کرتے ہیں اور ناواقفیت سے غلط مسائل بتلاتے ہیں اور ان کے عقائد میں فساد ہوتا ہے اس وجہ سے غیر مقلد کو امام نہ بنانا چاہئے اور اس سے بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ تعجب ہے کہ غیر مقلدین تقلید کو شرک اور حنفیہ کو مشرک کہتے ہیں اور پھر حنفیہ انہی کو اپنی نماز کا امام بنا دیں۔ چونکہ صورت مسئولہ میں امام غیر مقلد کی نسبت سوال ہے اس لئے ع۳ کے مضامین کا جواب ترک کر دیا گیا کہ جب کہ امامت غیر مقلد کی درست نہیں ہے اور اس کو معزول کر دینا ضروری ہے تو اس کے متعلق زید کے ترک کے اقتدار سے بحث نہ کی گئی (۴) ہو جاتی ہے[1]۔ فقط واللہ اعلم۔

پہلے سلام کے بعد جماعت میں ملا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۹) اگر کوئی شخص جماعت میں دوسرے سلام کے ختم ہونے سے پہلے اور پہلے سلام کے بعد شریک ہو جاوے تو اس کو جماعت کا ثواب ملیگا یا نہیں؟

الجواب:۔ وہ شخص جماعت میں شریک نہیں ہوا اور جماعت کا ثواب اس کو نہیں ملا۔ در مختار میں ہے تنقضی قدوۃ بالاول[2]۔ الخ۔ فقط۔

ناجائز کمائی کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز

سوال (۶۰۰) ایک رنڈی نے بعد نکاح اپنے شوہر کو روپیہ دیا۔ اس نے اس روپیہ سے مسجد بنوائی۔ اس مسجد میں نماز جائز ہے یا تنہا گھر میں نماز پڑھے!

الجواب:۔ اس مسجد میں نماز ہو جاتی ہے اور گھر میں تنہا نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ فقط۔

---

[1] واقلها اى الجماعة اثنان واحد مع الامام ولو مميزا الخ فى مسجد او غيره (در مختار) الحد اثنان فما فوقهما جماعة (رد المحتار باب الامامت ص۵۱۸ ج۱) ۔ [2] وتنقطع به التحريمة بتسليمة واحد برهان وقد مر (در مختار) حيث قال وتنقضى قدوة بالاول قبل عليكم الخ فلا يصح الاقتداء به۔ بعد ها لانقضاء حكم الصلاة (رد المحتار مطلب فى وقت ادراك فضيلة الافتتاح) ظفير مفتاحى۔

فصل ثانی

استحقاق امامت

امام کی موجودگی میں دوسرے کو امام بنانا

سوال (۶۰۱) امام مسجد باہر صحن میں ہو اور اندر مسجد میں دوسرے شخص کو بلا اجازت امام کے۔ امام بنا کر کھڑا کر دیں تو کیسا ہے۔

الجواب:۔ امام مسجد کی موجودگی میں دوسرے کو امام بنانا بلا ضرورت وبلا وجہ شرعی کے اچھا نہیں ہے۔ لیکن جس شخص کو اہل مسجد نے امام بنا دیا اس کے پیچھے بھی نماز صحیح ہے جیسا کہ درمختار میں ہے واعلم ان صاحب البیت ومثله امام المسجد الراتب اولی بالامامة من غیرہ مطلقا وقال قبیله والخیار الی القوم فان اختلفوا اعتبر اکثرهم ولو قدموا غیر الاولی اساؤا بلا اثم[1]۔ فقط۔

ایک شخص نے جنابت کا تیمم کیا اور دوسرے نے حدث کا توان میں کس کی امامت افضل ہے

سوال (۶۰۲) ایک شخص نے جنابت کا تیمم کیا اور دوسرے نے حدث کا اور دونوں علم اور ورع میں برابر ہیں تو امامت کس کی افضل ہوگی۔

الجواب:۔ دونوں برابر معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حالت حدث وجنابت میں نماز پڑھا دے تو کیا کرے

سوال (۶۰۳) اگر کسی امام نے حالت حدث یا حالت جنابت میں نماز پڑھائی ہو تو ان نمازوں کا کیا علاج ہو جب کہ یہ یاد نہ ہو کہ اس وقت کون کون نمازی تھے۔ اور ان کو کس طرح اطلاع دیوے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱۔ ظفیر۔ لہذا قوم کے ذریعہ فیصلہ ہو۔ یا قوم کی اکثریت جس کی طرف ہو۔ فان استووا یقرع بین المستوین او الخیار الی القوم فان اختلفوا اعتبر اکثرهم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ اگر امام نے حالت جنابت میں یا حالت حدث میں نماز پڑھا دی تو اس کو لازم ہے کہ مقتدیوں کو اطلاع کر دے[1]۔

پس امام مذکور کو چاہئے کہ حتی الوسع جو جو مقتدیوں میں سے یاد آ جاویں ان کو اطلاع کر دے کہ فلاں وقت کی نماز کا اعادہ کر لیں کیونکہ وہ نماز نہیں ہوئی تھی اور جو یاد نہ آوے اس کی نماز ہو گئی۔ اس کو اطلاع نہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اگر پھر کبھی یاد آ جاوے تو اس کو بھی اطلاع کر دی جاوے اور خود امام مذکور بھی اس نماز کا اعادہ کرے اور اس گناہ سے توبہ و استغفار کرے۔ فقط۔

بے وجہ شرعی امام کے پیچھے نماز کا ترک

سوال (۶۰۴) یہاں پر دو مخالف ہیں۔ ایک شخص نے دوسرے پر ناحق زبردستی کی۔ فریق ثانی نے اس شخص مظلوم کی جانب ہو کر مقدمہ فوجداری میں دائر کر دیا۔ مظلوم کو یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ظالم کو کچھ سزا ہو گئی تو مجھ کو ہمیشہ کے لئے دق کرے گا۔ امام مسجد سے اس مظلوم نے کہا کہ اگر آئندہ مجھے تنگ نہ کرے تو میں معافی دیتا ہوں۔ چنانچہ امام مسجد نے اس ظالم سے اقرار کرا لیا آئندہ کے لئے۔ فریق ثانی کو جب اس بات کا علم ہوا کہ امام مسجد نے ہمارے مخالف کو مقدمہ سے چھڑا دیا امام مسجد کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی تو وہ مرتکب گناہ کے ہوئے یا نہیں۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اگر امام بے قصور ہو اور لوگ اس کی اقتداء سے کراہت کریں تو گناہ ان تارکین پر ہے۔ اور اگر امام میں قصور ہو تو اس امام کو امامت کرنا ایسے لوگوں کی جو اس کی امامت سے ناخوش ہوں مکروہ ہے۔ مگر صورت مسئولہ میں امام کی خطا نہیں ہے لہذا وہ لوگ گنہگار ہیں جو اس کی اقتداء سے احتراز

---

[1] لم یلزم الامام اخبار القوم اذا امّهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن وهل علیهم اعادتها علیهم ان عدل لا نعم والا ندبت (الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الامامة ص ۳۸۸ ج ۱)

کرتے ہیں۔ آئندہ ان کو اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیئے[1]۔ فقط۔

اگر امام قرأت بہتر نہ کرسکے تو قاری کا انتظار مناسب ہے

سوال (۶۰۵) اگر جماعت تیار ہے اور امام مقررہ قرأۃ سے ناواقف ہے۔ ایک قاری وضو کر رہا تھا تو اس کا انتظار کیا جاوے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں انتظار قاری صاحب کا مناسب وبہتر ہے[2]۔

اکثریت اگر امام کو کسی وجہ سے معزول کر دے

سوال (۶۰۶) در جامع مسجد یک امام عرصۂ ہشت سال شد مقرر است درین ولا با امرد طالب علم بدمعاشی نمود۔ امرد مذکور از ممبران شکایت نمود چنانچہ متولی مسجد و پانزدہ ممبران مشورہ کردہ امام را معزول کردند۔ و دو ممبر ومصلی مسجد طرفدار امام اند واورا معزول نمی کنند۔ شرعاً چہ حکم دریں صورت دادہ شود۔

الجواب:۔ فقہاء نوشتہ اند کہ اختیار عزل ونصب امام بانی یا اولاد اوراست واگر اکثر افراد قوم بر امامت کسے راضی باشند وامام مقرر کنند وامام مقرر کردہ قوم اصلح باشد، پس آں اصلح امام خواہد شد۔ قال فی الدر المختار البانی للمسجد اولی من القوم بنصب الامام والمؤذن فی المختار الا اذا عین القوم اصلح ممن عینہ البانی الخ رقولہ لبانی نند

---

[1] لو امّ قوماً وھم لہ کارھون ان کان الکراھۃ لفساد فیہ الخ کرہ لہ ذالک الخ وان ھو احق والکراھۃ علیھم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۲ ج۱) فتسن او تجب الخ علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوٰۃ بالجماعۃ من غیر حرج (درمختار) فبالحرج یرتفع الاثم ویرخص فی ترکہا ولکن یفوتہ الافضل (رد المحتار باب الامامۃ ص۵۱۸ ج۱) ظفیر۔

[2] اگر امام قرأۃ میں کوئی ایسی غلطی نہیں کرتا ہے جو مفسد صلوٰۃ وغیرہ ہے تو حکماً امام مقرر دوسرے سے افضل ہے۔ واعلم ان صاحب البیت ومثلہ امام المسجد الراتب اولیٰ بالامامۃ من غیرہ مطلقاً الخ ای وان کان غیرہ من الحاضرین من اعلم واقرأ منہ (رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۲) البتہ امام بخوشی اس قاری کو امامت کی اجازت دے تو اس کے لئے اس کی اجازت ہے اور انتظار بہتر ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

وکذا ولدہ وعشیرتہ اولی من غیرھم الخ شامی۔ پس بصورت مسئولہ ہرگاہ اکثر قوم امام اول را بوجہ فسق وشرارت او معزول کردہ امام دیگر مقرر سازند معتبر خواہد شد وامام اول معزول خواہد شد ومتولی گر از جانب واقف ست وموجب شرط اوست پس آں متولی ہم قائم مقام خواہد شد۔ فقط۔

دعویٰ امامت اور مقتدی کا امام کا انکار

سوال (۶۰۷) ایک خانقاہ کا سجادہ بحیثیت سجادگی اگر امامت کا دعویٰ کرے اور باقی ورثہ جو کہ اس کے اہل برادری اور مقتدی ہیں اس کی امامت منظور نہ کریں تو دعویٰ امامت درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں ہے کہ بانی وواقف مسجد احق ہے ساتھ مقرر کرنے امام وغیرہ کے، اور اگر وہ نہ ہو تو اس کی اولاد واقارب احق ہیں۔ اس کے بعد اہل محلہ واہل مسجد جس کو امام مقرر کریں وہ امام ہوتا ہے۔ پس سجادہ نشین خانقاہ اگر اولاد واقف سے ہے تو بے شک اس کو حق ہے امام وغیرہ مقرر کرنے کا لیکن دیگر اہل قرابت واقف کو بھی یہ حق ہے سجادہ نشین کو کچھ ترجیح اور خصوصیت اس بارہ میں نہیں ہے[1]۔ فقط۔

امامت میں اختلاف ہو تو ترجیح کس کو دی جائے۔

سوال (۶۰۸) مسجد محلہ میں دو شخص کہتے ہیں کہ ہمارا مقرر کیا ہوا امام رہے گا۔ اور جماعت کے جو زیادہ شخص ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم جو امام مقرر کریں گے وہ امام رہے گا۔

الجواب:۔ جس کو جماعت کے زیادہ اشخاص امام مقرر کریں وہی امام رہے گا۔ لان[1] الاعتبار للاکثر۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار۔ کتاب الوقف بعد مطلب من سعی فی نقض ما تم من جہتہ ص ۵۴۳ ج ۳ ظفیر۔ ولایۃ الاذان والاقامۃ لبانی المسجد مطلقا وکذا الامامۃ لو عدلا (درمختار) وفی الاشباہ ولد البانی وعشیرتہ اولی من غیرھم وفی الوقف ان القوم اذا عینوا موذنا واماما وکان اصلح مما نصبہ البانی فھو اولی (ردالمحتار باب الاذان نوع ص ۳۶۲ ج ۱ ظفیر) او الخیار الی القوم فان اختلفوا اعتبر اکثرھم ایضاً۔ باب الامامت ص ۵۲۲ ج ۱ ظفیر۔

غیر معزز کی امامت

سوال (۶۰۹) امامت کا حق سوائے معزز قوم کے دوسری قوم کو ہوسکتا ہے یا نہیں۔ چند اشخاص یہ کہتے ہیں کہ نماز صرف مندرجہ ذیل قوم کے آدمی پڑھا سکتے ہیں، یعنی شیخ، سید، مغل، پٹھان۔ اور رذیل قوم کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوسکتی اور ان کو امامت کا حق حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: امامت کا استحقاق ہر ایک اس مسلمان کو ہے جو اہلیت امام ہونے کی رکھتا ہے۔ پھر جس قدر اوصاف امامت مثل علم مسائل و تجوید و قرأت و صلاح و تقویٰ کے ان میں زیادہ ہوگا اسی قدر وہ اولیٰ و احق بالامامت تصور ہوگا۔[1] جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے: والاحق بالامامة الاعلم باحکام الصلوٰة ثم الاحسن تلاوة وتجویداً للقراءة ثم الاورع الی ان قال ثم الاشرف نسباً[2] الخ۔ اس عبارت سے واضح ہوا کہ جس میں اہلیت امامت کی ہو وہ امام ہوسکتا ہے۔ اور احق بالامامت اولیٰ ہے۔ اس کے غیر سے اور اس حکم میں جملہ اقوام داخل ہیں اور برابر ہیں۔ البتہ اگر شرافت علمی وغیرہ کے ساتھ شرافت نسبی بھی ہو مثلاً یہ کہ وہ قریشی ہو، سید ہو، یا شیخ ہو، علوی ہو یا انصاری ہو تو وہ افضل ہوگا۔ ان کے غیر سے جیسا کہ جملہ اخیرہ ثم الاشرف نسباً کا حاصل ہے۔ پس قول ان لوگوں کا جو کہ کہتے ہیں کہ سوائے شیخ و سید وغیرہ کے کسی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی غلط ہے۔ کوئی قوم ہو، خواہ سید یا شیخ یا پٹھان وغیرہ۔ یا سفید باف یا نداف و حجام وغیرہ جو لائق امامت کے ہے اس کے پیچھے نماز صحیح ہے اور ان میں جو اعلم و اقرأ و اورع وغیرہ ہے وہ احق بالامامت ہے۔ اسی طرح جو اشرف ہے باعتبار نسب کے باوجود حصول صفت علم و تجوید و تقویٰ کے وہ افضل ہے اس کے

---

[1] والاحق بالامامة تقدیماً بل نصباً الاعلم باحکام الصلوٰة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض وقيل واجب وقيل سنة وعبارة الكافي وغيره الاعلم بالسنة اولى الا ان يطعن عليه في دينه لان الناس لا يرغبون في الاقتداء به۔ درمختار باب الامامة ص ۵۲۰ ج ۱ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۱ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگ تر وہ ہے جو متقی زیادہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ[۲] یعنی باوجود سعادت تقویٰ کے اگر شرافت نسبی بھی ہو تو نور علیٰ نور ہے۔ لیکن حقیر سمجھنا کسی مسلمان کو اور کسی پیشہ ور کو درست نہیں ہے۔ انما المومنون اخوۃ کو اس موقع پر ضرور یاد رکھنا چاہئے۔ فقط۔

عیدگاہ کی امامت

سوال (۶۱۰) ایک شخص نے عیدگاہ بنائی اور خود اس کا امام ہوا۔ چند برس تک جدا رہ کر کسی دوسرے کو امام بنا کر اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ اب امام اول مر گیا اس کا بیٹا زندہ ہے۔ اس صورت میں حق امامت کس کو ہے۔

الجواب: حق امامت اس صورت میں بانی عیدگاہ کو ہے[۳]۔ فقط۔

کیا امام بڑے عالم کے باوجود امامت کریگا

سوال (۶۱۱) جو امام کسی جگہ امامت پر متعین ہے اور اس جگہ دوسرا شخص اس سے علم میں زیادہ ہو تو بلا اجازت اس کے وہ امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کر سکتا تو بلا اجازت نکاح خوانی کس طرح کر سکتا ہے۔

الجواب: احادیث اور روایات فقہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جو شخص امام کسی مسجد و محلہ کا ہو اس کی موجودگی میں اس کی مرضی کے خلاف دوسرا امام نہ ہو[۴]۔ اور نکاح خوانی

---

[۱] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلاۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ الفواحش الظاہرۃ وحفظہ قدر فرض ثم الاحسن تلاوۃ وتجویدا ثم الاورع ثم الاسن ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجہا ای اکثرہم تہجدا ثم الاشرف نسبا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب الامامۃ ص ۵۲۲ و ص ۵۲۱ ج ۱) ظفیر۔ [۲] سورۃ الحجرات ۲-۲ ظفیر۔ [۳] ولایۃ الاذان والاقامۃ لبانی المسجد مطلقا وکذا الامامۃ لو عدلا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاذان ص ۳۶۷ ج ۱) ظفیر۔ [۴] واعلم ان صاحب البیت ومثلہ امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقا (درمختار) مطلقا ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ہو اعلم واقرأ منہ الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

کے لئے شارع علیہ السلام نے قاضی نکاح خواں کو متعین اور مقرر نہیں کیا بلکہ یہ کام اولیاء کے سپرد کیا گیا ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے پس نکاح خوانی کو امامت پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔ فقط۔

زیادہ علم والے اور کم علم والے میں سے افضل کون ہے

سوال (۶۱۲) ایک شخص مسائل سے اچھا واقف ہے دوسرا شخص کم علم ہے۔ ان دونوں میں مستحق امامت کون ہے اور کم علم والے کے پیچھے زیادہ علم والا اگر نماز پڑھ لیوے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ احق بالامامت وہ شخص ہے جو مسائل نماز کو زیادہ جانتا ہو لیکن اگر زیادہ علم والا کم علم والے کے پیچھے نماز پڑھ لے نماز ہو جاتی ہے[۱]۔

مندرجہ ذیل دو شخصوں میں امامت کا مستحق کون ہے

سوال (۶۱۳) زید کو اپنے والد سے کامل حق امامت وغیرہ ملا۔ اور زید میں خلاف شریعت ہرگز کوئی بات نہیں ہے، بلکہ نہایت متقی اور عالم کتاب وسنت ہے، اور قوم بھی زید کی امامت پر خوش ہے۔ اگر ایسے شخص کا حق جبراً ضبط کر کے خالد نماز پنجگانہ اور جمعہ زید کی موجودگی پڑھائے تو شرعاً خالد کو امامت کرنا اور لوگوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے واعلم ان صاحب البیت ومثلہ امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقا ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ھو اعلم واقرأ منہ الخ شامی[۲]۔ پس معلوم ہوا کہ اولی بالامامت اس صورت میں زید ہے

---

[۱] الاولی بالامامۃ اعلمھم باحکام الصلاۃ ھکذا فی المضمرات وھو الظاہر ھکذا فی البحر الرائق۔ ھذا اذا علم من القرأۃ قدر ما تقوم بہ سنۃ القراءۃ ھکذا فی التبیین ولم یطعن فی دینہ ویجتنب الفواحش الظاھرۃ وان کان غیرہ اورع منہ وان کان متبحرا فی علم الصلوۃ لکن لم یکن لہ حظ فی غیرہ من العلوم فھو اولی الخ دخل المسجد من ھو اولی بالامامۃ من امام المحلۃ فامام المحلۃ اولی کذا فی القنیۃ (عالمگیری مصری۔ کتاب الصلوۃ الباب الخامس فی الامامۃ الفصل الثانی ص ۸۳ ج ۱) ظفیر [۲] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱۔ ظفیر

و ایسی حالت میں کہ زید قدیم مقرر کردہ قوم ہے خالد کو امام بننا ناجائز و مکروہ ہے لحدیث ابی داؤد لا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوما وھم له کارھون ۔ درمختار[1]۔

امام کے بعد اس کے تمام لڑکوں کو استحقاق امامت ہے یا جسکو لوگوں نے مقرر کردیا

سوال (۶۱۴) ایک امام مسجد نے وفات پائی اسکے پانچ لڑکے ہیں، ان میں ایک بالغ تھا بقیہ تمام نابالغ تھے۔ اہل قریہ نے باتفاق بڑے بھائی کو امام بنادیا۔ وہ پندرہ سولہ سال سے امامت کرتا ہے اب چھوٹے بھائی بھی بالغ قابل امامت ہوگئے اور بڑے بھائی پر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم امامت میں شریک ہیں۔ اہل قریہ برادران خورد کے بارضامندی برادر کلاں امامت میں شریک کرسکتے ہیں یا نہیں۔ اور برادران خورد اگر بارضامندی برادر کلاں نماز پڑھادیں تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ نصب امام کا حق بانی یا اہل محلہ کو ہے، پس جملہ اہل قریہ نے جس کو امام مقرر کردیا وہ امام ہوگیا۔ چھوٹے بھائیوں کو بعد بلوغ کے دعویٰ امامت کا حق اس بنا پر کہ ان کا باپ امام تھا نہیں پہنچتا۔ البتہ اہل قریہ اگر ان کو بھی لائق امامت دیکھکر شریک امامت کردیویں تو درست ہے۔ برادر کلاں کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔ اور نماز ان سب کے پیچھے صحیح ہے بلاکراہت جن کو اہل قریہ نے مقرر کردیا[1]۔

امام کا ناغہ کرنا

سوال (۶۱۵) اگر کوئی امام باوجود تنخواہ پانے امامت کے کبھی کبھی مسجد سے غیر حاضر ہوجائے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ شامی جلد ثالث کتاب الوقف میں ہے امام یترك الامامة لزیارة اقربائه فی الرساتیق اسبوعا او نحوه او لمصیبة او لاستراحة لا باس به

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ صفحہ ۵۲۲ ج ۱ ظفیر۔ وفی الاشباہ ولد الباني اولی من غیرھم (وسیجیئ فی الوقف ان القوم اذا عینوا مؤذنا او اماما وکان اصلح مما نصبه الباني فهو اولی (رد المحتار۔ باب الاذان صفحہ ۳۷۲ ج ۱) ظفیر۔

ومثلہ عفو فی العادۃ والشرع[1]۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ امام کو اپنی ضروریات یا راحت کیلئے ایک ہفتہ یا اس کے قریب یعنی پندرہ دن سے کم تک عادتاً غیر حاضری عرفاً و شرعاً جائز ہے۔ آگے تصریح کی ہے کہ سال بھر میں ہفتہ دو ہفتہ غیر حاضر ہو تو معاف ہے۔ پس صورت مسئولہ کا حکم بھی اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ اتنے دنوں کی غیر حاضری امام کی معاف ہوگی۔

امامت میں وراثت نہیں

سوال (۶۱۶) زید ایک مسجد کا امام ہے اور مسجد ایک بزرگ کی خانقاہ کے متصل ہے۔ اس مسجد کے اخراجات تنخواہ وغیرہ اس کی برادری کے متولیان باشتراک کیا کرتے ہیں۔ زید اس خانقاہ کا سجادہ مقرر ہے۔ باقی متولیان اب تک اس کو اپنا امام مجوز کرکے اس کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ہیں۔ اب چونکہ اس میں بلحاظ شرعی و برادری بہت نقص پیدا ہو گئے ہیں۔ بدعتی بھی ہے اور وہ اپنی برادری سے بالکل بگاڑ کر چکا ہے جس کی وجہ سے بہت متقدیان اس سے برگشتہ اور ناراض ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور اپنی برادری سے ایک دوسرے شخص کو جو کہ اس سے علم میں برتر ہے اور بدعتی بھی نہیں ہے امام بنانا چاہتے ہیں تو اب وہ سجادہ امامت کو اپنی وراثت سمجھ کر علیحدہ نہیں ہوتا اور سجادگی اور تولیت حقوق کو اپنا ثبوت امامت پیش کرتا ہے۔ کیا اب وہ متولیان دوسرا امام بنا سکتے ہیں یا نہ۔ امام سابق کا منع مشروع ہے یا نہ۔

الجواب:۔ امامت میں وراثت نہیں ہے بلکہ امام کے مقرر کرنے کا حق اولاً بانی مسجد کو اور اس کی اولاد و اقارب کو ہے۔ اس کے بعد نمازیان و اہل محلہ کو حق ہے کہ وہ امام مقرر کریں۔ بلکہ اگر بانی مسجد نے کسی شخص کو امام بنا دیا اور وہ صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا اور نمازیوں نے اس سے لائق تر کو امام مقرر کیا تو وہی امام معتبر ہوگا جس کو نمازیوں نے مقرر کیا۔ در مختار میں ہے۔ البانی للمسجد اولی من القوم بنصب الامام والمؤذن فی المختار

[1] رد المختار۔ کتاب الوقف۔ مطلب فی غیبۃ التی یستحق بہا العزل عن الوظیفۃ وما لا یستحق ص ۵۱۴ ج ۳۔ ۱۲ ظفیر۔

الا اذا عین القوم اعلم ممن عینہ الباني[1]۔ الحاصل جب کہ وہ امام سابق بدعتی ہو گیا اور نمازیان مسجد اس سے ناخوش ہیں بسبب اس کی خرابی کے تو اس کو معزول کرنا اور دوسرے لائق تر اور عالم مسائل صلوٰۃ کو امام مقرر کرنا چاہئے[2]۔ امام سابق کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ بمقابلہ امام مقرر کردہ قوم کے اپنے کو مستحق امامت سمجھے۔

امام متعین کی اجازت کے بغیر دوسرے کو امامت کا حق نہیں

سوال (۶۱۷) ایک مسجد میں جب کوئی اہل آدمی امام مقرر ہو اور اس کی موجودگی میں کسی وقت اس سے زیادہ افضل شخص اس مسجد میں آجائے اور مسجد کے چند آدمی اس کو امام مقرر کی اجازت کے بغیر کسی نماز کے لئے امامت کی اجازت دیدیں تو ان کا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ امر جو مسلمہ ہے کہ چند لوگوں میں جو شخص زیادہ صاحب فضیلت ہو وہی امامت کا مستحق ہے تو کیا یہ استحقاق ان مساجد میں بھی حاصل ہے جن میں پہلے سے امام مقرر ہو اور اس وقت موجود ہو؟ نیز ایسے صاحب فضیلت کو مسجد کے مقرر امام سے اجازت لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ مسجد کا جو امام مقرر ہو اور اس میں امامت کی اہلیت ہے تو وہ امام مقرر ہی دوسرے شخص کی نسبت امامت کا زیادہ مستحق ہے اگرچہ دوسرا شخص افضل و اعلم اور اقرأ ہو۔ لیکن اگر چند مقتدیوں نے اس دوسرے شخص کو امام بنا دیا تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ درمختار اور شامی میں ہے واعلم ان صاحب البیت ومثلہ امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقاً۔ قال الشامی قولہ مطلقاً ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ھو اعلم واقرأ منہ وفی التاترخانیۃ جماعۃ اضیاف فی دار یرید ان یتقدم احدھم ینبغی ان یتقدم المالک فان قدم واحدا منھم لعلمہ وکبرہ فھو افضل الخ[3]۔ آخر عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر زیادہ فضیلت والے کو

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الوقف ص ۵۷۳ ج ۳ ۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] ویکرہ امامۃ الخ مبتدع۔
الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر۔ [3] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

کسی مقتدی نے امام بنا دیا ہے تو مضائقہ نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر اجازت امام معین کے امامت نہ کی جائے۔ فقط واللہ اعلم۔

غیر اصلح امام کی معزولی

سوال (۶۱۸) عمرو کہتا ہے کہ مدرسہ کے مہتمم یا مسجد کے متولی کو مال اوقاف کے وظیفہ خواروں کو بلا وجہ و بغیر عذر شرعی کے اپنے منصب تدریس و امامت سے علیحدہ کر دینے کا اختیار نہیں ہے اگرچہ متولی بنانے والے متولی کے اس فعل ناجائز سے ناراضی ظاہر کرتے ہوں اور اس کو منع کرتے ہوں اور عمرو دلیل میں ذیل میں یہ عبارت شامی کی پیش کرتا ہے: لا یملک الحاکم عزل المدرس والامام بدون جنحة اھ اقول وقع التصریح بذلك فی حق الامام والمؤذن والمدرس کذلك بلا فرق ففی لسان الحکام عن الخانیة اذا عرض للامام والمؤذن عذر منعه من المباشرة ستة اشهر للمتولی ان یعزله ویولی غیره ونقل ثم ما یدل علی جواز عزله اذا مضی شهر ثم قال اقول هذا العزل لسبب المقتضی والعدم عند عدمه قلت وسیذکر الشارح عند المؤید بة التصریح بالجواز لو غیره اصلح اھ۔ زید کہتا ہے کہ اس عبارت سے بھی عذر شرعی ثابت ہے کہ ۶ ماہ یا ایک ماہ بغیر رخصت کے یا اپنا قائم مقام مقرر نہ کرنے کے امام یا مدرس تکاسل و تساہل سے حاضر باش نہیں ہے جس کی وجہ سے سخت مضرت پہنچتی ہے، یہ کیا کم عذر ہے، بغیر عذر شرعی خارج کرنے کا ثبوت کہاں ہوا۔ اور خود عدمه میں ضمیر ہ راجع ہے عزل کی طرف یعنی ای عند عدم العزل۔ اور آخری عبارت خود شاہد اس امر کی ہے کہ متولی کو محض اپنی رائے سے اختیار معزول کرنے کا نہیں ہے۔ اس صورت میں کون حق پر ہے۔

الجواب:۔ عبارت مذکورہ و نیز دیگر عبارات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ بلا عذر شرعی کے متولی و مہتمم کو مدرس وغیرہ کے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ہاں شامی کی اس عبارت سے وقلت وسیذکر الشارح عند المؤید بة التصریح

بالجوانز لو غیرہ اصلح[1]) پس معلوم ہوتا ہے کہ مدرس وامام موجود سے لائق تر واصلح ملے تو اول کو معزول کر کے دوسرے کو مقرر کرنا جو کہ اصلح ہے درست ہے۔

امام باشاہرہ امام اجیر کے حکم میں ہے

سوال (۶۱۹) زید کہتا ہے کہ امام مسجد نہ تو اجیر ہے نہ نوکر کیونکہ اس کو مال وقف سے تنخواہ ملتی ہے۔ اور عمرو کہتا ہے کہ امام مسجد اجیر اور نوکر ہے۔ ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب:۔ جو امام تنخواہ امامت کی لیتا ہے اس کے اجیر ہونے میں کیا تامل ہے امامت پر اجرت لینا فقہاء نے جائز لکھا ہے اور مال وقف سے تنخواہ ملنا اس کو مقتضی نہیں ہے کہ وہ اجرت نہ ہو اور تنخواہ دار اجیر نہ ہو۔ کیا اگر وقف کی تعمیر کے لئے مال وقف سے معمار تعمیر مقرر کئے جاویں تو وہ اجیر نہ ہوں گے۔ قول عمرو ان میں صحیح ہے۔ فقط۔

امام کی اجازت کے بغیر دوسرے شخص کا امام ہونا

سوال (۶۲۰) باشندگان قصبہ نے ایک شخص پابند صوم و صلوٰۃ عالم صالح کو امام برائے پنجگانہ و جمعہ و عید و جنازہ مقرر کر رکھا ہے جو اپنے فرض برابر انجام دیتا ہے مگر غیر شخص بلا اجازت امام کے خطبہ عیدین منبر پڑھنے لگتا ہے، علم میں امام کے ہمسر برابر نہیں۔ نیز یہ زید پابند صوم و صلوٰۃ نہیں بلکہ ممنوعات شرع کا مرتکب ہے اور نفسانیت کی بنا پر یہ سب حرکتیں کرتا ہے۔ اب امام صالح کو چھوڑ کر خطبہ خوانی زید کی کہاں تک روا ہو سکتی ہے۔ جس شخص کا والد اپنے فرزند سے قطعی ناراض ہو اور اس کی صورت کو بھی دیکھنا روا نہ رکھتا ہو اور اس سے نفرت کر کے علیحدہ سکونت کر لی ہو کیا وہ خطبہ جمعہ و عیدین پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار واعلم ان صاحب البیت ومثله امام المسجد الراتب اولی بالامامة من غیرہ مطلقاً الخ ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ھو اعلم واقرأ منه[2] الخ۔ شامی۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام معین مسجد کی موجودگی میں دوسرے

---

[1] ردالمختار کتاب الوقف ص ۳۰ ۔ ردالمختار باب الامامت جلد اول ص ۵۲۲ ۱۲ ظفیر۔

شخص کو اگر وہ دوسرا شخص امام معین سے افضل ہو تو بلا اجازت امام معین کے امامت نہ کرنی چاہئے۔ پس جب کہ وہ دوسرا شخص لائق امامت بھی نہیں بلکہ فاسق ہے اور امام معین عالم و صالح ہے تو کسی طرح اس دوسرے شخص کو درست نہیں ہے کہ از راہ ضد و نفسانیت وہ امام بنے اور خطبہ پڑھے۔ یہ اس کی جہالت پر دال ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کما حققہ الشامی و شرح المنیہ وغیرھا۔ اور جو شخص پابند صوم و صلوٰۃ بھی نہیں ہے اس کا فاسق ہونا ظاہر ہے۔ اسی طرح نافرمان والد کا فاسق ہے لائق امام ہونے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے[1]۔ فقط۔

کوٹ پہن کر امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۶۲۱) امام اگر کوٹ پہن کر امامت کرے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ امامت اس کی بلا کراہت درست ہے[2]۔ فقط۔

ایام غیر حاضری کی تنخواہ امام لے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۶۲۲) کیا تنخواہ دار امام مسجد جس کی تنخواہ جائداد موقوفہ متعلق مسجد سے دی جاتی ہے کسی عذر سے یا بلا عذر نصف ماہ سے کم کار امامت انجام نہ دے تو وہ تنخواہ پورے ماہ کی پانے کا مستحق شرعاً ہے۔ امام مسجد یہ دلیل پیش کرتا ہے اور برابر غیبت کے زمانہ کی تنخواہ لیتا ہے فی القنیۃ عن باب الامامۃ امام ترک لزیارۃ اقربائہ فی الرساتیق اسبوعاً او نحوہ او لمصیبۃ او لاستراحۃ لا باس بہ عفو فی العادۃ والشرع وھذا مبنی علی ان القول بان خروجہ اقل من خمسۃ عشر یوماً بلا عذر شرعی لا یسقط معلومہ علی ھذا الاثبت اذون و مسارۃ بدا اجازۃ فیہم منجملہ سے استدلال کرتا ہے اور استدلال میں قنیہ کی عبارت پیش کرکے

[1] بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ (ای الفاسق) کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر۔ [2] یجب علی المصلی ان یقدم الطھارۃ من الاحداث والانجاس الخ ویستر عورتہ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد الخ ہدایہ باب شروط الصلوٰۃ ص ۷۸ ج ۱ ظفیر۔

تنخواہ غیبت لینا یا بنانا ہے یہ لینا اور دینا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- فی الشامی وقد ذکر فی الاشباہ فی قاعدۃ العادۃ محکمۃ عبارۃ القنیۃ ہذہ[1] وحملہا علی انہ یسامح، سیوعًا فی ۲ شہر[2] الخ وقد ذکر روایات جو از الاستنابۃ ایضًا فلیطالع ثمہ۔ حاصل جواب یہ ہے کہ المعروف کالمشروط پس جس قدر غیبت معروف ہو اس کی تنخواہ لینا درست ہے اور نائب بھی درست ہے[3] فقط

فاسق کو امام بنایا جائے

سوال (۶۲۳/۱) زید حاجی ہے اور بہت پابند پنجگانہ ہے اور زید کے تین لڑکے ہیں ایک داڑھی نہیں منڈاتا بلکہ لمبی داڑھی ہے شرعی لباس میں مثل زید کے ہے۔ اور دو داڑھی منڈاتے ہیں۔ زید اور تینوں لڑکے دوکانداری میں جھوٹ بول کر سودا بیچتے ہیں تو ایسی حالت میں زید اور اس کے لڑکے امامت کر سکتے ہیں یا نہیں۔

داڑھی کٹانے والے کی امامت

(۶۲۴/۲) زید حافظ ہے، پابند صوم وصلوٰۃ ہے مگر داڑھی قدرے کتروا دیتا ہے۔ ایک مٹھی کے اندازے سے رکھتا ہے۔ اس حالت میں زید کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ اگر کوئی مولوی اس کو مجمع میں کہے کہ یہ فاسق ہے اور مرتد ہے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- (۱) زید اور زید کے لڑکوں میں سے جو متشرع پابند صوم وصلوٰۃ ہیں وظاہرا کوئی علامت فسق کی ان میں نہیں ہے اس کی امامت بلا کراہت درست ہے۔ اور جو کوئی امر فسق کا ان میں ہے تو امامت اس کی مکروہ ہے[4]۔

(۲) ایک قبضہ سے کم داڑھی کو کتروانا یعنی اس قدر کتروانا کہ قبضہ سے کم رہ جاوے

---

[1] اس عبارت کی طرف اشارہ ہے جسے سائل نے سوال میں قنیہ کے حوالے سے نقل کیا۔ علامہ شامی نے بھی اس عبارت کو بعینہٖ اس سے پہلے نقل کیا ہے (دیکھئے رد المحتار کتاب الوقف ص ۶۴۴ ج ۳) ظفیر [2] رد المحتار کتاب الوقف مطلب فی الغیبۃ التی یستحق بہا العزل الخ ص ۵۶۴ ج ۳، ۱۲ ظفیر [3] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۳) ظفیر۔

ممنوع ہے۔ ایسے داڑھی منڈانے والے اور کتروانے والے پر فسق کا اطلاق صحیح ہے وہ فاسق ہے۔ مرتد اور کافر کہنا اس کو حرام اور ناجائز ہے[2]۔ اور مرتد کہنے میں سخت گناہ کہنے والے کو ہے اور فاسق کی امامت مکروہ ہے نماز اس کے پیچھے بکراہت ادا ہو جاتی ہے اور مرتد کہنے والا مولوی سخت معصیت اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ وہ اس کہنے سے فاسق ہو گیا توبہ کرے۔ فقط

قاضی نکاح کے ہوتے ہوئے دوسرے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۶۲۵) قاضی کے ہوتے ہوئے دوسرے شخص کو امامت کا حق ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس زمانہ میں قاضی شرعی نہیں ہیں۔ ان قاضیوں کو جو اب موجود ہیں امامت وغیرہ کا کوئی حق نہیں ہے۔ امام ومؤذن کا مقرر کرنا اولاً بانی مسجد اور واقف کا حق ہے اس کے بعد اس کی اولاد میں جو مناسب ہو اس کا حق ہے۔ ان کے بعد اہل محلہ یا اہل شہر جس کو امام مقرر کریں وہ امام ہوگا۔ کذا فی الدر المختار والشامی[3]۔ فقط۔

قاضی نکاح کو امامت کا کوئی شرعی استحقاق نہیں

سوال (۶۲۶) قاضی کی امامت سے چند لوگ منکر ہیں اور چند متفق ہیں اور قاضی مصر ہو تو قاضی حق پر ہے یا نہیں۔

الجواب:- قاضی عرفی کو اس بارہ میں کچھ استحقاق خاص نہیں ہے بلکہ موافق فقہ اول بانی یا اس کے ورثہ یا اہل محلہ کو اس کا استحقاق ہے کہ وہ جس کو چاہیں مقرر کریں[4]۔ فقط۔

---

(۱) ولا بأس بنتف الشيب وأخذ أطراف اللحية والسنة فيها القبضة ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته (الدر المختار على هامش رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع ص ۲۵۹ ج ۵) ظفير

(۲) وعزر الشاتم بيا كافر وهل يكفر إن اعتقد المسلم كافرا نعم وإلا لا، به يفتى (باب التعزير ص ۲۵۲ ج ۳) ظفير

(۳) ولاية الأذان والإقامة لباني المسجد مطلقا وكذا الإمامة لو عدلا (در مختار) وفي الأشباه ولد الباني وعشيرته أولى من غيرهم اھ وسيجيئ في الوقف أن القوم إذا عينوا مؤذنا وإماما وكان أصلح مما نصبه الباني فهو أولى وذكره في الفتح عن النوازل وأقره اھ (رد المحتار، باب الأذان ص ۳۶۰ ج ۱ ظفير)

(۴) ولاية الأذان والإقامة لباني المسجد مطلقا وكذا الإمامة لو عدلا (الدر المختار على هامش رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۱ باب الأذان) ظفير۔

کیا ہی سند قضا اس وقت کارآمد نہیں ہے	**سوال** (۶۲۷) قاضی کی سند میں امامت جمعہ وعیدین و جماعت و ترغیب و تحریص مردمان بطاعات و عبادات

مذکور ہے اس سے کیا مراد ہے۔

الجواب: جب کبھی سلاطین اسلام کی طرف سے قضاۃ مقرر ہوتے تھے یہ اس وقت لکھا جاتا تھا۔ اب ان کو کوئی خاص حق اس بارے میں نہیں ہے، وہ تحریص و ترغیب الیسوے طاعات و اعلان اسلام کرتے ہیں۔ فقط۔

امام و مؤذن سے انکار کے وقت کیا ہے	**سوال** (۶۲۸) اگر قاضی امامت سے اور خطیب

خطبہ سے اور مؤذن اذان سے انکار کرے تو قوم کو نصب نائب کا حق حاصل ہے یا کیا۔ اور متولی کو زمین وقف شدہ کے محل سے امام وغیرہ مقرر کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ حق بانی وغیرہ کے بعد اہل محلہ کو درست ہے[1] قاضی کو کچھ استحقاق اس کا نہیں ہے۔ البتہ جس کو بانی نے متولی بنایا یا نصب کیا، وہ واقف آمدنی کے انتظام کریگا۔ فقط

نابینا عالم اور بینا غیر عالم میں سے احق بالامامت کون ہے	**سوال** (۶۲۹) ایک شخص نابینا ہے لیکن عالم ہے اور محتاط ہے۔ دوسرا شخص بینا ہے مگر عالم نہیں، تو احق بالامامۃ کون ہے

الجواب: اگر اندھا عالم ہے تو حق امامت اس کو ہے۔ شامی جلد اول تبع فی ذلک صاحب البحر حیث قال قید کراھۃ امامۃ الاعمی فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلھم فھو اولیٰ۔[2]

مولوی احق بالامامت ہے یا حافظ قرآن	**سوال** (۶۳۰) عید کی نماز کے متعلق مسلمانوں میں

[1] البانی للمسجد اولیٰ من القوم بنصب الامام والمؤذن فی المختار الا اذا عین القوم اصلح ممن عینہ البانی (درمختار) وکذا اولادہ وعشیرتہ اولیٰ من غیرھم (ردالمحتار کتاب الوقف ص ۵۲۳)، والخیار الی القوم فان اختلفوا اعتبر اکثرھم (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱)

[2] ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

اختلاف ہوا۔ بعض کہتے تھے کہ عید کی نماز امام صاحب جو ہمیشہ سے پڑھاتے ہیں پڑھائیں گے اور بعض کہتے تھے کہ عید کی نماز حافظ صاحب پڑھاویں گے جنھوں نے رمضان شریف میں قرآن تراویح میں سنایا ہے اور کہتے ہیں کہ حافظ کے ہوتے ہوئے امام صاحب کے پیچھے نماز نہیں ہوئی۔ آخر کار امام صاحب نے نماز پڑھائی اور حافظ صاحب نیت توڑ کر چلے گئے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے۔

الجواب:۔ تفرقہ مسلمانوں میں برا ہے۔ نماز حافظ صاحب کے پیچھے بھی صحیح ہوتی ہے، اور امام صاحب کے پیچھے بھی۔ نفسانیت بری ہے۔ جو کوئی نفسانیت سے جماعت سے علیحدہ ہوا، اور نیت توڑ کر نماز سے چلا گیا اس نے برا کیا اور گنہ گار ہوا۔ توبہ کرے، اور سب کو باہم اتفاق سے رہنا چاہیے اور اتفاق کے ساتھ امام مقرر کرنا چاہیئے[1] (قاعدہ میں عالم احق بالامامت ہے) والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ الخ درمختار۔ ظفیر)

امام پر مقتدی کی رعایت

سوال (۶۳۱) جو امام بعد ختم قرأت رکوع میں جاتے وقت لفظ اللہ اکبر اس قدر لمبا کر کے کہتا ہے کہ اکثر نمازی اس سے پہلے رکوع میں چلے جاتے ہیں۔۔۔ کیا ایسی صورت میں مقتدیوں کی رعایت کے لئے معمولی قرأت اور دیر نہ لگانا رکوع میں جو جانا امام پر واجب ہے یا نہیں۔ اور مقتدیوں کی رعایت حتی الوسع کرنا مستحب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بے شک مقتدیوں کی رعایت ایسے موقع پر مناسب ہے اور تکبیر کو زیادہ طویل نہ کرے بلکہ مختصر کرے تاکہ مقتدیوں کی تکبیر پہلے ختم نہ ہو۔ اور مقتدیوں کو مناسب ہے

---

[1] بہتر تو یہی ہے کہ متفقہ طور پر امام کا انتخاب ہو تاکہ کوئی اختلاف راہ نہ پاسکے۔ لیکن اگر اختلاف پیدا ہی ہوجائے تو اکثریت پر فیصلہ کیا جانا چاہیئے اور پھر سبھوں کو اکثریت کا فیصلہ تسلیم کرلینا چاہیئے۔ فان استووا یقرع بین المستوین او الخیار الی القوم فان اختلفوا اعتبر اکثرھم ولو قدموا غیر الاولی اساؤا بلا اثم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر۔

کہ دیر تب تکبیر شروع کریں تاکہ امام پر سبقت نہ ہو جائے[1]۔

حافظ دیندار اور نیم ملا فاسق میں سے احق بالامامۃ کون ہے

سوال (۶۳۲) زید نے بچپن میں کلام مجید حفظ کیا ہمیشہ تلاوت کرتا ہے اور ما تجوز بہ الصلوٰۃ کو خوب جانتا ہے اور قواعد تجوید سے بھی واقف ہے اور نیک صالح ہے، اس کی امامت سے سب نمازی خوش ہیں اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ اور عمر مشکوٰۃ ہدایہ پڑھ کر بھول گیا اور نمازی اس کی امامت سے خوش نہیں اور شطرنج کھیلتا ہے۔ اور اکثر جمعہ کے دن جمعہ چھوڑ کر شکار کو چلا جاتا ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ان دونوں میں اول شخص کی امامت افضل ہے۔ اور دوسرے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ[2]۔

یہ غلط ہے کہ سادات ہی مستحق امامت ہیں

سوال (۶۳۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے سادات اور کوئی مستحق امامت نہیں ہے یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:۔ یہ غلط ہے کہ سوائے سادات کے اور کوئی شخص مستحق امامت نہ ہوگا امامت کا استحقاق علم وفضل وتقوی پر ہے۔ اور جو شخص مسائل سے واقف ہو وہ اگرچہ سید نہ ہو بہ نسبت سید کے جو مسائل سے ناواقف ہو احق واولی بالامامت ہے۔ کما فی کتب الفقہ[3]۔ فقط

---

[1] عن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلوٰتہ اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب ما علی الماموم من المتابعۃ ص ۱۰۱) ظفیر

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

[3] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۱۸ ج ۱) ظفیر

مندرجہ ذیل تین میں سے امامت کے لائق کون ہے

سوال (۶۳۴) زید۔ عمر۔ بکر تینوں ایک جگہ ملازم ہیں۔ زید سواروں میں۔ عمر سپاہیوں میں۔ بکر ستار بجانے میں۔ زید حافظ ہے، اور طوائف سے پیدا ہوا ہے، پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ ممنوعات شرعیہ سے بچتا ہے۔ اخلاق اچھا ہے۔ عمر کا تلفظ درست نہیں ہے۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی صحیح نہیں پڑھتا۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہے۔ اور بکر بھی پابند صوم وصلوٰۃ ہے مگر پیشہ ستار بجانے کا کرتا ہے۔ قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے۔ ان تینوں میں مستحق امامت کون ہے۔

الجواب:۔ ان تینوں میں زید احق بالامامت ہے اور اگر زید نہ ہو اور عمر و بکر موجود ہوں تو بکر اگرچہ فاسق ہے بوجہ پیشہ حرام کے۔ لیکن عمر اگر قرآن پڑھنے میں ایسی غلطی کرتا ہے کہ اس سے نماز فاسد ہو جائے تو بکر کو امام ہونا چاہئے کہ وہ قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے۔ گو امامت فاسق کی مکروہ ہے مگر اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے بخلاف عمر کے کہ اس کے پیچھے نماز فاسد ہونے کا خوف ہے[1]۔

افضل اپنے سے کم علم والے کی اقتداء کرے یا نہیں

سوال (۶۳۵) زید نماز پڑھا رہا ہے اور اس سے افضل لوگ آئے تو جماعت میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔ اور نماز مکروہ تو نہ ہوگی۔

الجواب:۔ نماز میں کچھ کراہت نہ ہوگی اور شریک جماعت ہو جانا چاہئے[2]۔

قوم کی مرضی کے خلاف امام بنانا

سوال (۶۳۶) کیا عدالت کو کوئی حق شرعی حاصل ہے کہ قوم کا ایسا امام زبردستی مقرر کرے کہ قوم اس کو امام بنانے پر رضامند نہیں ہے۔

الجواب:۔ عدالت کو یہ حق نہیں ہے کیونکہ اس کا نفع و نقصان قوم کو ہے

---

[1] والاحق بالامامة تقديما بل نصبا للامام باحكام الصلوٰة فقط صحة وفسادا الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۰ ج ۱) ومثله امام المسجد الراتب اولى بالامامة من غيره مطلقا (در مختار) اى وان كان غيره من الحاضرين من هو اعلم واقرأ منه (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱)

لہذا بارضامندی قوم کے ان کے لئے عدالت کوئی امام مقرر نہ کرے۔ اور عدالت کو اس میں کچھ حق نہیں ہے کما امر من ان منفعة ذلك ترجع اليهم[۱]۔ فقط۔

اذان وامامت ایک شخص انجام دے سکتا ہے

سوال (۶۳۷) اذان اور امامت اگر ایک ہی شخص کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایک ہی شخص اذان کہے اور امامت کرے، یہ شریعت میں درست ہے بلکہ اس میں ثواب زیادہ ہے[۲]۔

خطبہ میں مسئلہ نیابت

سوال (۶۳۸) پہلے خطیب نے اپنی زندگی میں بھائی کے ہوتے ہوئے اپنے بھتیجہ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ پانچ چھ سال تک خدمت نیابت بڑی دیانت کے ساتھ انجام دی۔ اب خطیب صاحب سابق کا انتقال ہو گیا اور ایک لڑکی چھوڑی وہ اپنی طرف سے نائب مقرر کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) خطیب نے بھائی کے ہوتے ہوئے بھتیجہ کو نائب مقرر کیا ہے اور جماعت نے منظور کیا۔ اب بھائی دعویدار ہے۔ دعویٰ اس کا صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جس کو خطیب سابق نے اپنی زندگی میں امام مقرر کیا اور قوم اور جماعت نے اس کو منظور کیا وہی امام مقرر ہو گیا کیونکہ درحقیقت اختیار نصب امام بعد بانی اور اسکی اولاد کے قوم اور جماعت کو ہے لہذا جس کو قوم نے امام تسلیم کر لیا وہ امام ہو گیا۔ اب کسی کا دعویٰ صحیح نہ ہوگا۔ نہ دختر کا نہ بھائی کا۔ کیونکہ اس میں میراث جاری نہیں ہوتی[۳]۔

---

[۱] والخيار الى القوم فان اختلفوا اعتبر اكثرهم الخ وام قوما وهم له كارهون لفساد فيه الخ كره له ذالك تحريما لحديث ابی داؤد لا يقبل الله صلوٰة من تقدم قوما وهم له كارهون (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱ ظفير)

[۲] الافضل كون الامام هو المؤذن وفي الضياء انه عليه السلام اذن في سفر بنفسه واقام وصلى الظهر وقد حققناه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الاذان ص ۳۶۲ ج ۱ ظفير)

[۳] والاية الاذان والاقامة لباني المسجد مطلقا وكذا الامامة لو عدلا (در مختار) سيجيء في الوقف ان القوم اذا عينوا مؤذنا واماما وكان صلح مما نصبه الباني فهو اولى (رد المحتار باب الاذان ص ۳۶۲ ج ۱ ظفير)

جو فرض سے پہلے سنت مؤکدہ نہ پڑھ سکا وہ امام ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۶۳۹) اگر امام جماعت سے پہلے سنت مؤکدہ نہیں پڑھ سکا تو امام ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مقتدیوں کی نماز میں کوئی فرق تو نہ ہوگا۔

الجواب: وہ شخص امام ہو سکتا ہے اور مقتدیوں کی نماز میں کچھ کراہت و خلل نہ ہوگا[1]۔ فقط۔

صبح صادق سے پہلے اذان اور بعد میں فوراً جماعت

سوال (۶۴۰) ایک غیر مقلد بے علم شرعی متن خود بے اسنے اہل محلہ نے مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی اور باوجودیکہ امام طالب علم ولائتی اور حنفی ہے مگر زید کے تقاضہ سے امام نماز میں رکوع و سجود و قومہ و جلسہ طویل تطویل کرتا ہے اور صبح کی اذان صبح صادق سے بیس منٹ پہلے کہلا کر صبح ہوتے ہی نماز تنہا یا ایک دو کوئی آگیا لیکر امام کو تقاضہ کر کے پڑھ لیتا ہے۔ دیگر مقتدیان کو کیا کرنا چاہئے وہ جماعت ثانیہ علیحدہ کریں یا دوسری مسجد میں جاویں۔

الجواب: صبح صادق سے پہلے عند الحنفیہ اذان صبح کی جائز نہیں ہے۔ الا روایۃً عن الامام الثانی ای ابی یوسف رحمہ اللہ[1]۔ اور اسفار نماز صبح میں سنت ہے[2]۔ پس

---

[1] والاحق بالامامۃ الخ الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ الخ ومثلہ امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱ ظفیر) فیعاد اذان وقع بعضہ وکذا کلہ بالاولی قبلہ کالاقامۃ خلافاً للثانی فی الفجر (درمختار) قولہ خلافاً للثانی ہذا راجع الی الاذان فقط فان ابا یوسف یجوز الاذان قبل الفجر بعد نصف اللیل (رد المحتار باب الاذان ص ۲۵۸ ج ۱ ظفیر) والمستحب للرجل الابتداء فی الفجر باسفار والختم بہ ہو المختار (درمختار) لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ الترمذی احسنہ وروی الطحاوی باسناد صحیح (رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ص ۳۳۹ ج ۱)

مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کو ان امور کی ہدایت کریں، اگر وہ نہ مانے تو اس کو علیحدہ کر دیں، اور اگر اس میں فتنہ ہو تو دوسری مسجد میں نماز پڑھیں۔ فقط۔

حافظ مسائل نماز سے ناواقف اور ناظرہ خواں واقف مسائل میں سے امامت کا اولیٰ کون ہے

سوال (۶۴۱) زید حافظ ہے اور اس کی عورتیں بے پردہ ہیں اور مسائل ضروری سے بھی واقف نہیں، عمرو ناظرہ خواں ہے، قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے اور مسائل ضروری سے بہ نسبت زید کے زیادہ واقف ہے اور اس کی عورتیں پردہ نشین ہیں۔ اس حالت میں احق امامت کون ہے۔

الجواب: اس حالت میں عمرو زیادہ تر لائق امامت کے ہے اگرچہ زید کے پیچھے بھی صحیح ہے مگر عمرو بہتر ہے، فقط[1]

فقیہ و نابینا میں سے احق بالامامت کون ہے

سوال (۶۴۲) ایک مسجد میں امام قوم کا فقیر ہے اس کے گھر میں پردہ نہیں ہے، دوسری مسجد میں امام سید ہے اور اس کے گھر میں پردہ ہے لیکن وہ نابینا ہے۔ نماز جمعہ میں کس امام کو ترجیح ہے۔

الجواب: امامت کے لئے افضل وہ شخص ہے جو مسائل نماز کے جانتا ہو، ورع و متقی ہو۔ اندھے ہونے سے امامت میں کچھ حرج نہیں جب کہ وہ نیک اور محتاط ہو، اور مسائل سے واقف ہو۔ پس اگر وہ امام نابینا مسائل داں ہے اور نیک ہے تو جمعہ کی امامت کے لئے بھی وہی افضل ہے[2]۔

امامت میں ترجیح

سوال (۶۴۳) زید مولوی، طبیب اور فقہ داں ہے۔ اور عمرو حافظ قاری سبعہ قرأت کا جاننے والا مشکوٰۃ اور جلالین پڑھا ہوا ہے۔ امامت کے واسطے کون افضل ہے

۱؎ والاحق بالامامة تقديماً بل نصباً الاعلم باحكام الصلوٰة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة الخ. الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۰ ظفير

۲؎ والاحق بالامامة تقديماً بل نصباً الاعلم باحكام الصلوٰة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة. الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۰ وقيد كراهة امامة الاعمى في المحيط وغيره بان لا يكون افضل القوم فان كان افضلهم فهو اولى. رد المحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۳ ظفير

الجواب :۔ ان دونوں میں عمر امامت تراویح وغیرہ کے لئے زیادہ مستحق ہے اور افضل ہے کہ وہ علم دین کے حصول کے ساتھ قاری بھی ہے[۱]۔ فقط۔

قاری خوش آواز کی امامت

سوال (۶۴۴) ایک شخص کہتا ہے قاری خوش آواز کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہے اور دھیان اس کی قرأت ہی میں رہتا ہے اور کسی کی طرف دھیان نہیں جاتا کہ خدا اور رسول کا بھی خیال نہیں رہتا، یہ کہنا اس کا صحیح ہے یا نہ؟

الجواب :۔ یہ کہنا اس کا غلط ہے۔ نماز قاری کے پیچھے پڑھنا افضل ہے اور خوش آوازی دوسری خوبی ہے کہ اس کی بھی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔

ان دونوں میں کس کی امامت افضل ہے

سوال (۶۴۵) جب کہ جامع مسجد میں ایک موروثی اور شریعت کی پابندی نہ کرنے والا اور دوسری مسجد میں پابند شریعت حافظ اور مسائل نماز سے بخوبی واقف آزاد امام نماز پڑھاوے تو کس جگہ نماز اکمل و افضل ہوتی ہے۔

الجواب :۔ امامت کے لئے افضل وہ شخص ہے جو مسائل نماز سے واقف ہے اور حافظ و صالح ہے[۲] لیکن جن لوگوں کے محلہ میں جو مسجد واقع ہے ان پر اپنے محلہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے اور ان اہل محلہ کے لئے مسجد محلہ میں نماز پڑھنا افضل ہے اور ان کو اسی مسجد میں ثواب جماعت کا حاصل ہوگا[۳]۔

---

[۱] والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة الخ ثم الاحسن تلاوة وتجويدا درمختار، افاد بذلك ان معنى قولهم اقرأ اى اجود لا اكثرهم حفظا ومعنى الحسن فى التلاوة ان يكون عالما بكيفية الحروف والوقف وما يتعلق بها قهستانى رد المحتار باب الامامة ص ٥٢١ ج ١ ظفير

[۲] والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض وقيل واجب وقيل سنة (درمختار) وهو الاظهر لان هذا التقديم

[۳] مسجد المحلة افضل من الجامع الا اذا كان امامه عالما (اشباه) لعل وجهه بالنسبة الى اهل المحلة دون غيرهم لئلا يؤدى الى تعطيل مسجد المحلة (شرح حموى للعقود فى كتاب الصلوة ص ...) ظفير

فصل ثالث

کس کی امامت درست ہے اور کس کی نہیں

اگر کوئی کسی کو حرام زادہ کہے تو اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۶۴۶) شخصے معروف النسب وثابت النسب را حرام زادہ گفت ودشنام ناسزا یافتہ داد شرعاً فاسق گردد وامامتش جائز است یا نہ۔

الجواب: در فسق وکراہت امامتش کلام نیست الا ان یتوب کذا فی کتب الفقہ[1]۔

غسال وذابح کی امامت

سوال (۶۴۷) غسال ورذابح کی امامت درست ہے یا نہیں؟

الجواب: غسال اور ذابح کی امامت درست ہے، نماز ان کے پیچھے جائز ہے کچھ کراہت نہیں ہے[2]۔ فقط۔

---

[1] ویکرہ تقدیم الفاسق ایضاً لتساهله فی الامور الدینیة فلا یؤمن من تقصیرہ فی الاتیان بالشرائط (غنیة المستملی ص ۳۵۱) ظفیر۔

[2] ذبح کرنا اور مردہ کو غسل دینا دونوں کام جائز ہیں، خواہ اجرت لے کر خواہ بلا اجرت مردہ کو غسل دینے کے سلسلہ میں در مختار میں ہے والافضل ان یغسل المیت مجاناً فان ابتغی الغاسل الاجر جاز، ان کان ثم غیرہ والالا، لتعینه علیه وان یکون حکم الحمال والحفار کذالک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الجنائز ص ۸۴۲ ج ۱) اور ذبح کے سلسلہ میں ہے ویجوز الاستیجار علی الذکاة لان المقصود منها قطع الاوداج دون ازهاق الروح وذالک یقدر علیه فاشبه القصاص فیما دون النفس کذا فی السراج الوهاج (عالمگیری کتاب الاجارہ باب سادس عشر ص ۴۳۸ ج ۴) ظفیر۔

مذاہب اربعہ کو جو گمراہی سے تعبیر کرے اسکی امامت

سوال (۶۴۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے حق میں جس کا عقیدہ ذیل کے اشعار میں درج ہے ؎

بجاں نفور ز اہل مذاہب ششتی　　کہ غرق بحر ضلال اند و حسرق نا بہوا

نہ شافعی نہ حنفی نہ مالکی مذہب　　نہ نقش بندی و چشتی و سے کذا و کذا

منم کہ غرۂ نامم بنام صاحب نشست　　علی ولی ملقب بختم الخلفاء

ایسے شخص کے پیچھے نماز میں اقتدار جائز ہے یا نہ ۔

الجواب :۔ اگر یہ واقعی اس کا عقیدہ ہے اور مذاہب ائمہ و طرق مشائخ اربعہ کو ضلال و گمراہی جانتا ہے اور اس کا معتقد ہے تو وہ فاسق و مبتدع ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور عجب نہیں کہ ایسا شخص بوجہ انکار نصوص قطعیہ کفر و ارتداد تک پہونچ گیا ہو۔ ایسی حالت میں اس کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی ۔ بہر حال اجتناب اس کی اقتدار سے لازم ہے اور معزول کرنا ایسے امام کا لازم و واجب ہے[1] ۔ فقط ۔

متعہ کرنے والے کی امامت

سوال (۶۴۹) ایک شخص حنفی عدالت میں بحلف بیان کرتا ہے کہ اس نے ایک مسماۃ کے ساتھ عقد کے وعدہ پر متعہ کر لیا ۔ ایسا شخص مذہب حنفی کے اندر داخل رہا یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس کی بیعت جو ایک بزرگ کے ہاتھ پر کی تھی قائم رہی یا نہیں اور ایسے شخص کی تجہیز و تکفین و نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں ۔

الجواب :۔ جو شخص مقر ہے اس فعل بد کا ، وہ فاسق و عاصی ہے ۔ امامت

[1] دیکھو امامۃ العبد الخ والفاسق الخ والمبتدع الخ (درمختار) اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اھانتہ شرعاً ولا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ فلا یبعد من ان یصلی بھم بغیر طھارۃ فھو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال ، بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لما ذکرنا (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر ۔

اس کی مکروہ ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو امامت اس کی درست ہے اور بیعت و حنفیت قائم ہے اور تجہیز و تکفین و نماز جنازہ ہر ایک مسلمان کی کرنی چاہیے اگرچہ وہ فاسق و بدکار ہو۔ کما فی الحدیث صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث[2] - فقط۔

زانی اور بیڑی پینے والے کی امامت | **سوال** (٦٥٠) دو شخص دو مسجد کے امام ہیں ایک نے اپنی سالی سے زنا کیا اور دوسرا بیڑی پیتا ہے۔ ان کی امامت درست ہے یا نہیں جبکہ یہ لوگ امامت سے روکے جائیں تو فساد عظیم ہونے کا اندیشہ ہے۔

الجواب:۔ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی مگر مکروہ[3] ہے۔ پس جبکہ امام فاسق کے علیحدہ کرنے میں فتنہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں۔ فقط

نابینا کی امامت | **سوال** (٦٥١) نابینا کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ؟

الجواب:۔ اگر نجاست سے محفوظ رہتا ہے اور مسائل صلوٰۃ سے واقف ہے تو امامت اس کی درست ہے[4]۔ فقط

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (درمختار باب الامامت ظفیر) [2] شرح فقہ اکبر ص۱۲۹ ظفیر

[3] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق الخ و فی المحیط صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ (درمختار) افاد ان الصلوٰۃ خلفہما اولی من الانفراد (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵/۱) اگر دوسری مسجد ہو تو وہاں چلا جائے وفی غیر الجمعۃ یجوز ان یتحول الی مسجد آخر ولا یأثم بہ (عالمگیری مصری باب خامس فصل ثالث ص ۸۱/۱ ظفیر) [4] ویکرہ تنزیہا امامۃ عبد الخ و اعمیٰ (درمختار) قید کراھۃ امامۃ الاعمیٰ فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلہم فہو اولی الخ ورد فی الاعمیٰ نص خاص ھو استخلافہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام مکتوم و عتبان علی المدینۃ وکان اعمیین لانہ لم یبق من الرجال من ھو اصلح منہما الخ (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔

جس کے لڑکے گناہ کے کام کرتے ہوں اسکی امامت

سوال (۶۵۲) ایک شخص کے چار لڑکے ہیں۔ ایک زنا کرتا ہے اور بعض شراب پیتے ہیں اور ایک ناٹک کا کام کرتا ہے۔ یہ شخص ان لڑکوں سے خلط ملط رکھتا ہے اور کھانا پینا سب ساتھ ہوتا ہے۔ اس شخص کی امامت جائز ہے یا نہ؟

شطرنج کھیلنے والے کی امامت

(سوال ۶۵۳) شطرنج کھیلنا کیسا ہے؟ اور شطرنج کھیلنے والے کی امامت جائز اور درست ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ (۱) اگر وہ شخص خود صالح اور لائق امامت ہے تو اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے بلکہ وہ در صورت حق بالامامت ہونے کے حق نسب ساتھ ہم بنانے کے قال اللہ تعالیٰ ولا تزر وازرۃ وزر اخری الآیۃ۔

(۲) شطرنج کے ساتھ کھیلنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے[1] پس عادت کرنے والا اس کا لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔

سائل کی امامت

سوال (۶۵۴) جو شخص سوال کرتا ہے اور مردہ کو غسل دیتا ہے اس کے پیچھے نماز درست و صحیح اور جائز ہوتی ہے یا نہ۔؟

الجواب:۔ حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل بر وفاجر۔ یعنی ہر ایک نیک بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ سائل اور مردہ شو وغیرہ کے پیچھے نماز صحیح ہے البتہ اولیٰ بالامامت وہ ہے جو مسائل نماز سے واقف ہو اور صالح ہو۔ خلاف شرع کوئی کام نہ کرتا ہو۔ فقط۔

بواسیر والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۶۵۵) ایک شخص کو مرض خونی بواسیر کا ہے اور ہر وقت اس کے جاری رہنے کا خوف رہتا ہے۔ ایسے شخص کی امامت باوجود تندرست امام کے

[1] ویکرہ تحریما اللعب بالنرد وکذا الشطرنج (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۴۷ ج ۵) ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) ظفیر۔

درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ خون جاری ہونے کے خوف سے وہ شخص معذور شرعاً نہیں ہو سکتا معذور شرعی اس وقت ہوتا ہے کہ اس کو تمام وقت نماز میں اتنا موقع نہ ہے کہ وضو کر کے بدون عروض حدث کے نماز پڑھ سکے جب کہ وہ ابھی معذور نہیں ہوا، امامت اس کی درست ہے۔ کچھ کراہت اس وجہ سے اس کی امامت میں نہیں ہے۔ اور جس وقت وہ معذور ہو گا اس وقت وہ امام تندرستوں کا نہیں ہو سکتا۔ اس وقت امامت اس کی بوقت عذر بسبب عذر کے ناجائز ہے۔ قال فی الدر المختار وصاحب عذر من به سلس البول الخ ان استوعب عذره تمام وقت صلوٰۃ مفروضۃ بان لا یجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث الخ وهذا شرط العذر فی حق الابتداء وفی حق البقاء کفی وجوده فی جزء من الوقت ولو مرة درمختار۔ شامی جلد اول ص ۲۰۳[1] وفی باب الامامت منه ولا طاهر بمعذور هذا ان قارن الوضوء الحدث الخ ولم توضأ علی الانقطاع وصلی کذلک کاقتداء بمفتصد من خروج الدم الخ۔ شامی جلد اول ص ۳۸۹۔ فقط۔

جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۶۵۶) ایک شخص احادیث جھوٹی بنا کر بیان کرتا ہے اور خلاف عقائد بہت باتیں بیان کرتا ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص کذاب یا مفتری یا دیوانہ ہے۔ جھوٹی روایات بیان کرتا ہے اور حق تعالیٰ اور رسول برحق پر بہتان لگاتا ہے اور مصداق اس وعید کا ہوتا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار[3] یعنی جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ اپنا

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار۔ باب الحیض مطلب فی احکام المعذور ص ۲۸۱ ج ۱ ظفیر۔ [2] ایضاً باب الامامت ص ۵۴۲ ج ۱۲ ظفیر

[3] مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۲

ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ وہ شخص مبتدع و فاسق ہے۔ اس کو امام بنانا درست نہیں ہے نہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں[1]۔ فقط۔

جس امام سے بعض مقتدی ناراض ہوں اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۷۵۷) امام نے نماز کے فرائض و واجبات وغیرہ اچھی طرح ادا کیے۔ جماعت مقتدی دو قسم کی ہیں۔ بعض امام کی امامت سے رضامند ہیں بعض ناخوش۔ کس طبقہ کا اعتبار ہوگا۔ اور حدیث ابوداؤد لا یقبل اللّٰہ صلوٰۃ من تقدم قوما فہم لہم کارہون کا کیا مطلب ہے۔

الجواب: کتب فقہ میں ہے کہ اگر امام میں کچھ نقصان نہیں تو مقتدیوں کی ناخوشی کا اثر نماز میں کچھ نہیں۔ امام کی نماز بلا کراہت درست ہے اور گناہ مقتدیوں پر ہے۔ اور اگر امام میں نقص ہو اور اس وجہ سے مقتدی ناخوش ہیں تو امام کو امام بننا مکروہ ہے اور اس کو امام ہونا مکروہ ہے اور مورد حدیث من تقدم قوما الخ وہی امام ہے جس کے اندر خلل و نقص ہو ورنہ مقتدی گناہگار رہیں کہ بے وجہ ناراض ہیں[2]۔ فقط۔

رعشہ والے کی امامت

سوال (۷۵۸) جس کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ ہو اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہ۔

الجواب: جس کے ہاتھ پیروں میں رعشہ ہو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق الخ و مبتدع ای صاحب بدعۃ (در مختار) اما الفاسق الخ ففی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] ولو ام قوما وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ او لانھم احق بالامامۃ منہ کرہ لہ ذالک تحریما لحدیث ابی داؤد لا یقبل اللّٰہ صلوٰۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون وان ھو احق لا والکراھۃ علیھم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲) ظفیر۔

[3] امامت کے لیے یہ عیوب میں داخل نہیں ہے۔ ۱۲ ظفیر۔

جسے سلسل البول کا شک ہوتا ہو اس کی امامت

سوال (۶۵۹) مرض سلسل البول تو نہیں ہے مگر ذکر کے دبانے سے پیشاب کا قطرہ نکل آتا ہے اور بعض وقت ایسا خیال ہوتا ہے کہ قطرہ پیشاب نے اپنی جگہ سے خروج کیا مگر دیکھنے سے ظاہر نہیں ہوتا ایسا شخص امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جس حالت میں خروج قطرہ نہ ہو امام ہو سکتا ہے، اور وہم و شک کا اعتبار نہیں[1]۔ فقط

جو امام اپنی دعوت میں شراب کا انتظام کرے اسکی امامت

سوال (۶۶۰) ایک حافظ کی دختر کی شادی ہوئی، اس جلسہ میں نوشہ بھی اور غیر مسلم بھی مدعو کئے گئے، ان کے لئے شراب منگا کر ان کو پلائی گئی ایسی حالت میں نکاح ہوا یا نہیں اور ایسے حافظ کی اقتدا کر سکتے ہیں یا نہ۔

الجواب:۔ نکاح ہو گیا لیکن وہ لوگ بسبب ارتکاب معاصی کے فاسق عاصی ہوئے توبہ کریں، اور ایسے حافظ قرآن کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ ہے تا وقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اس کو امام نہ بناویں[2]۔ فقط۔

بے نکاحی عورت رکھنے کی ترغیب اور اسکی امامت

سوال (۶۶۱) جو شخص دوسرے کو رغبت دلا کر بے نکاحی عورت اس کے گھر آباد کر دے اس کی امامت درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ایسا شخص لائق امام ہونے کے نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] الیقین لا یزول بالشک (الاشباہ والنظائر ص۷۵) ظفیر۔ [2] قال اللہ تعالیٰ "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" (الآیۃ، القرآن) ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی الخ، واما الفاسق فقد عللوا کراهۃ تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراهۃ تقدیمه کراهۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۳ ج۱) ظفیر۔ [3] ایضاً ۱۲ ظفیر۔

تقلید کو ناجائز اور قادیانی کو مسلمان کہنے والے کی امامت

سوال (۶۶۲) جس شخص کا عقیدہ مندرجہ ذیل ہو اس کو امام بنانا کیسا ہے۔ تقلید ناجائز اور بدعت ہے۔ مرزائی اور مرزا مسلمان ہیں۔ مقلدوں کا مذہب قرآن میں نہیں۔ ایسے شخص کو امام بنانا اور ترجمہ قرآن شریف اس سے پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب:- ایسے شخص کو امام بنانا جس کے عقائد سوال میں درج کئے ہیں درست نہیں ہے اور اس سے ترجمہ قرآن شریف بھی نہ پڑھنا چاہیئے[1]۔ فقط۔

سینے تک لمبے بال رکھنے والے کی امامت

سوال (۶۶۳/۱) جس شخص نے سر کے بال اس قدر بڑھائے ہوں کہ سینے تک پہنچتے ہوں اور وہ کسی مکر و فریب کے لئے نہیں رکھے گئے ہوں اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔

قبروں پر غلاف چڑھانے والے کی امامت

(۶۶۴/۲) انبیاء، اولیاء، غوث، قطب، دیگر بزرگان دین کے مزاروں پر جاروب کشی، روشنی کرنا، غلاف چڑھانا، لوبان وغیرہ سلگانا کیسا ہے۔ اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب (۱) درست ہے۔

(۲) قبور پر روشنی کرنا غلاف چڑھانا وغیرہ ممنوع و مکروہ ہے اور صاف رکھنا چاہیئے۔ ردالمحتار شامی میں ہے تکرہ الستور علی القبور[2] انتہی۔ فقط اس کی امامت مکروہ ہے[3]۔ ظفیر۔

فرض پڑھ چکنے کے بعد پھر فرض کی امامت

سوال (۶۶۵) زید نماز ظہر کے وقت مسجد میں داخل ہوا، عمرو نے کے بعد سنتوں سے قبل ایک شخص کو فرض پڑھتے دیکھ کر سنتوں کی نیت

---

[1] ویکرہ امامة عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع ای صاحب بدعة وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الموصول، لاذن انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها الخ فلا یصح الاقتداء به اصلاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔
[2] رد المحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۳۹ ج ۱۔
[3] ویکرہ امامة عبد و مبتدع ای صاحب بدعة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

زید نے فرض تب شریک ہوگیا۔ جب یہ سنتوں کو ختم کر کے دیگر اشخاص کا انتظار کیا مگر کوئی نہیں آیا تو تنہا فرض اور آخری سنتیں پڑھ لیں۔ نماز ختم کرنے کے بعد دو شخص اور آگئے اور جماعت مع اقامت کرنی چاہا۔ زید بھی ان کا شریک ہوا اور اقامت زید نے کہی اور فرض ظہر کی نیت کرکے نماز پڑھی۔ زید کہتا ہے کہ تنہا پڑھی ہوئی نماز کو نفل سمجھنا خطا رکھتا ہے اور فرض کی آخری دو رکعت خالی پڑھی جاتی ہیں اور نفلوں کی آخر دو رکعت میں بھی قرات مع فاتحہ واجب ہے اس لئے اگر نفل کی نیت کی جائے تو نفل ناقص رہتی ہیں۔ وہ اپنی پہلی نفل کے متعلق بھی یہ کہتا ہے کہ وہ ناقص ہی اگر دوسرے کو جماعت کا ثواب اور خود کو جماعت کا ثواب جو ناقص نفل سے بہت زیادہ ہے صرف پہلی صورت میں حاصل ہوا ہے۔ اور اگر بالفرض آخری جماعت میں فرض کا ثواب نہ ہوا تو نفلوں کا ثواب تو ضرور ہوگا۔ چونکہ یہ اختلافی مسئلہ ہے اس لئے فرض ہی کی نیت کرنی چاہئے اور تنہا پڑھے ہوئے فرض کو نفل سمجھ لینا چاہئے۔

(۶۶۶/۱) پہلی سنتیں کامل ہوئیں یا ناقص۔ کیونکہ امام نے قرات مع فاتحہ صرف پہلی دو میں پڑھی۔

(۶۶۷/۲) تنہا فرض پڑھنے کے بعد جماعت سے فرض پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اگر فرض نہ ہوں تو نفل کا ثواب ہوگا یا نہیں۔

(۶۶۸/۳) مکرر فرض کی نیت سے پڑھنے میں اختلاف ہے یا نہیں۔

(۶۶۹/۴) نفل کی تمام رکعتوں میں قراۃ مع فاتحہ واجب ہے یا نہیں۔ اگر واجب ہے تو پھر مقتدی نفل والے کی نماز ناقص رہے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ مسئلہ یہ ہے کہ جس نے فرض پڑھ لئے ہوں وہ پھر امام فرض پڑھنے والوں کا نہیں ہو سکتا۔ پس زید نے جب کہ اپنی نماز فرض تنہا پڑھ لی تو فرض اس کے ادا ہوگئے اب ان کو نفل نہیں کر سکتا۔ بلکہ دوبارہ اگر اسی نماز کو پڑھے گا تو وہ نفل ہوگی

اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز نہیں ہوتی[۱]۔ اور وہ جواس نے اول فرض پڑھنے والے کے پیچھے سنتوں کی نیت باندھ کر نماز پڑھی تھی وہ نفل ہوگئی[۲]۔ مگر سنتیں جو کہ وہ ظہر سے پہلے ہیں ادا نہیں ہوئیں کیونکہ ان سنتوں کو علیحدہ پڑھنا سنت ہے[۳]۔

(۱) وہ نفلیں ہوئیں سنتیں ادا نہیں ہوئیں[۴]۔

(۲) تنہا فرض پڑھ کر پھر امام فرض پڑھنے والوں کا نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر جماعت فرض ہو تو نفل کی نیت سے اقتدار امام کر سکتا ہے[۵]۔

(۳) مکرر فرض نہیں ہوتے جو پہلے فرض پڑھے وہ فرض ہوگئے بعد جب اگر پڑھے گا نفل ہوں گی[۶]۔

(۴) نفل جب تنہا پڑھے تو تمام رکعات میں قرات فرض ہے۔ البتہ اگر کسی مفترض کے پیچھے نیت نفل سے شریک ہو تو وہ نفل صحیح ہے۔ ناقص نہ ہوگی[۷]۔ فقط۔

غلط عقیدہ والے اور دیوانہ کی امامت

سوال (۱۷۰) ایک شخص حاجی محمد بیت علی قوم شیخزادہ کا یہ عقیدہ ہے کہ روح انسان کی بعد مرنے کے دوسرے قالب میں آجاتی ہے اور وہ اس کے ہم شبیہ ہوتی ہے۔ کسی کو کہتے ہیں کہ یہ میرے پردادا ہیں اور کسی کو کہتے ہیں کہ یہ میرے

---

[۱] ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۴۲ ج ۱ ظفیر

[۲] وصح اقتداء الخ متنفل بمفترض (ایضا ص ۵۵۲ ج ۱) ظفیر [۳] ولکن وضع المسألۃ في الخ لتصير الركعتان له نفلا الخ ۰۰۰ الركعتان لا تنوبان عن السنة الراتبة بعد الفرض في الاصح لان المواظبة عليها انما كانت متحريمة مبتدأة (رد المحتار على هامش رد المحتار باب سجود السهو ص ۷۰۱ ج ۱) ظفیر [۵] ولا مفترض بمتنفل (در مختار) واذا اتمها يدخل مع القوم والذي يصلي معهم نافلة (ہدایہ ص ۱۳۵ ج ۱) ظفیر [۶] واذا اتمها يدخل مع القوم ولا يصلي معهم نافلة لان الفرض لا يتكرر في وقت واحد (ہدایہ باب ادراك الفريضة ص ۱۳۵ ج ۱) ظفیر [۷] والقراءة واجبة في جميع ركعات النفل (ہدایہ باب النوافل فصل في القراءة ص ۱۳۱ ج ۱) ظفیر۔

دادا ہیں غرض کہ وہ ہمیشہ اسی طرح کے خیالات ظاہر کرتے ہیں جس سے تمام لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور وہ نماز پڑھانے کے بہت شوقین ہیں بلا کسی کے کہے نماز پڑھانے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

الجواب: - ان خیالات اور توہمات سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور کی عقل مختل ہے اور وہ دیوانہ ہے یا معتوہ ہے اور دیوانہ یا معتوہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی لہذا اس احتمال پر نماز اس کے پیچھے بالکل فاسد ہے[1]۔ اور اگر وہ دیوانہ اور مختل العقل اور معتوہ نہیں ہے بلکہ باوجود ہوش وحواس صحیح ہونے کے ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو یہ عقیدہ خلاف اہل سنت والجماعت بلکہ خلاف اہل اسلام کے ہے اس وجہ سے بھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ چاہیئے۔ اور نماز نہ ہوگی یا مکروہ تحریمی ہوگی کیونکہ مبتدع کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے[2]۔ اور جس کے اسلام میں شبہ ہو اور عقائد اس کے خلاف اسلام کے ہوں اس کے پیچھے نماز صحیح ہی نہیں ہوتی[3]۔ بہرحال ہر وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیئے اور اس کو امام بنانا حرام ہے۔ اس کو کہہ دیا جاوے کہ ہرگز امام نہ بنے اور اس کو اس فعل سے بالکل روک دیا جاوے کہ لوگوں کی نماز خراب نہ کرے یا اپنے عقائد باطلہ اور خیالات مجنونانہ سے توبہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس شخص کی نماز مقبول نہیں ہوتی کہ جو آگے بڑھ جاوے امامت کے لئے اور لوگ اس کی امامت سے کراہت کریں اور اس کو امام نہ بنانا چاہیئے۔ درمختار میں ہے ولو امّ قوماً وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ او لانھم احق بالامامۃ منہ کرہ لہ ذلک تحریماً لحدیث ابی داؤد۔ لا یقبل اللّٰہ صلوٰۃ من تقدم قوماً وھم لہ

---

[1] ولا یصح الاقتداء بالمجنون المطبق ولا بالسکران (عالمگیری مصری الباب الخامس فی الامامۃ ص ۸۴ ج ۱) ظفیر۔ [2] ویکرہ امامۃ عبد الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ [3] وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ الخ فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۶ ج ۱) ظفیر۔

کا ارتکاب کرنے والے کی امامت مکروہ ہے۔[1] فقط۔

مسجد میں زنا کرنے والے کی امامت

سوال (۶۷۱) ایک امام نے مسجد کے اندر زنا کیا۔ دو شخصوں نے بچشم خود دیکھا اور امام مذکور ہمیشہ ایسی حرکات کرتے رہتے ہیں۔ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ایسا شخص جو اس قسم کے فواحش میں مبتلا ہے فاسق ہے اور فاسق کی امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے لازم ہے کہ اس کو معزول کیا جاوے[2] اور دوسرا امام صالح و عالم مقرر کیا جاوے۔ اگر پورا عالم نہ ہو تو کم از کم اتنا ہو کہ مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو۔ فقط۔

مؤذن کی امامت

سوال (۶۷۲) مؤذن کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: حنفیہ تو مؤذن کا امام ہونا افضل لکھتے ہیں۔ درمختار میں ہے: والافضل کون الامام ہو المؤذن[3] دوسری جگہ باب الامامت میں ہے: وقول عمر رضی اللہ عنہ لولا الخلافۃ لاذنت ای مع الامامۃ اذ الجمع افضل[4]۔ فقط۔

امامت کے باوجود کار منصبی اذان ادا نہ کرنے والے کی امامت

سوال (۶۷۳) جو شخص کسی محکمہ میں ملازم ہو اور کار منصبی ادا نہ کرتا ہو اور ماہ بماہ تنخواہ لیتا ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسے شخص کی امامت بوجہ فسق کے مکروہ ہے۔[5] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱۔ ظفیر
[2] ویکرہ امامۃ عبد و اعرابی وفاسق (در مختار) قولہ وفاسق من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر
[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاذان ص ۳۶۲ ج ۱
[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۱۵ ج ۱۔ ظفیر
[5] ویکرہ امامۃ عبد و اعرابی وفاسق (در مختار) ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

رہن سے فائدہ اٹھانے والے کی امامت

سوال (۶۷۴) ایک شخص نے زمین گروی رکھی رہن کی کوئی نفع وغیرہ مجرا نہیں دیتا اور اس فعل کو جائز سمجھتا ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جس امام کی بات نہ مانیں اسکی اقتداء

(۶۷۵) امام نے اہل محلہ کو شریعت کی بات بتلائی چند آدمیوں نے منظور نہیں کیا اور یہ کہا کہ ہم اپنی رسم کو نہیں چھوڑتے تو ہمارا امام نہیں۔ اور پھر اسی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کی نماز اس امام کے پیچھے صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: (۱) شامی نے یہ تحقیق کیا ہے کہ نفع اٹھانا زمین مرہونہ سے سود ہے داخل ہے اور کل قرض جر نفعاً فہو ربوا میں داخل ہے۔ پس بنا بریں جو شخص مرتکب اس فعل حرام کا ہوگا وہ عاصی و فاسق ہوگا۔ اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔

(۲) نماز اس امام کے پیچھے صحیح ہے۔ باقی احکام شریعت کا نہ ماننا اور ان پر عمل نہ کرنا گناہ ہے اس سے توبہ کریں۔ فقط۔

توتلا آدمی کی امامت

سوال (۶۷۶) ایک توتلا آدمی نماز پڑھا رہا تھا اس کے پیچھے کئی ایک آدمی مقتدی تھے۔ بعد ایک رکعت کے ایک عالم نماز پڑھنے کی غرض سے آیا وہ جماعت میں شریک ہو یا نہ ہو۔ اگر شریک ہوگیا تو سب لوگوں کی نماز تو باطل نہ ہوجائے گی اور عالم کی نماز توتلے کے پیچھے درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب: وہ عالم جو بعد میں آیا اگر اپنی نماز علیحدہ پڑھے تو اس کی نماز بھی صحیح ہوگی۔ اور جو امی پہلے سے نماز پڑھ رہے تھے ان کی بھی نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر وہ عالم امی مذکور کے پیچھے اقتداء کرے گا تو پھر کسی کی نماز بھی صحیح نہ ہوگی۔ نہ اس عالم کی، اور نہ ان امیوں کی جو

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

اس طرح گروی رکھنا کہ جس کے پاس گروی ہے یعنی راہن وہ کچھ نہ لے صرف ضمانت کے طور پر اس نے رکھ لیا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اس کی امامت جائز ہے ۱۲ ظفیر۔

پہلے سے پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ عبارت درمختار واذا قتدی امی وقاری بامی تفسد صلوٰۃ الکل[1] الخ اس کو شامل ہے وصحت لوصلے کل من الامی والقاری وحدہ فی الصحیح[2] الخ درمختار۔

قاتل جس نے صرف توبہ کرلی اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۶۷۷) قاتل سے قصاص نہیں لیا گیا۔ مقتول سے خون معاف کرا نہیں سکتا فقط توبہ کرلی۔ اب بعد توبہ بوجہ ذمہ داری حق العبد فاسق قرار دیا جاوے گا یا نہیں اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے لا یصح توبۃ القاتل حتی یسلم نفسہ للقود[3] دھبانیہ۔ شامی میں ہے ای لا تکفیہ التوبۃ قال فی تبیین المحارم واعلم ان توبۃ القاتل لا تکون بالاستغفار والندامۃ فقط بل یتوقف علی ارضاء اولیاء المقتول[4] الخ۔ اس موقع پر شامی کو بھی دیکھ لیجئے۔ اتنی بات معلوم ہوئی کہ محض توبہ سے قتل کا گناہ معاف نہ ہوگا اور فاسق رہے گا اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہوگی فقط۔

لنگڑے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۶۷۸) ایک شخص کے پیر میں لنگ ہے اور مسجد کا امام ہے۔ لیکن قرآن شریف اچھا پڑھتا ہے۔ نماز ایسے امام کے پیچھے درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی میں ہے وکذا اعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولی تاتارخانیہ[5]۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ لنگڑے کے پیچھے نماز پڑھنے میں

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار۔ باب الامامت ص ۵۵۴ / ۱ ج ۱۲ ظفیر۔ [2] ایضاً ص ۵۵۶ ۱۲ ظفیر

[3] ردالمحتار کتاب الجنایات فصل فیما یوجب القود وما لایوجبہ ص ۴۸۲ / ج ۵ ۱۲ ظفیر۔ [4] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۳ / ج ۱) ظفیر

[5] ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ / ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

جو امام شراب خور کے گھر دعوت کھائے اس کی امامت

سوال (۶۷۹) جو شخص ماہ رمضان یا دیگر ماہ میں ہمیشہ علی الاعلان کھلا شراب خواری کرے۔ اس کے گھر کا کھانا پینا اور نکاح وجنازہ امام کو کرنا کرانا کیسا ہے اور جو امام کرے کرا دے اور کھانے پینے کا پرہیز نہ کرے اس کے واسطے کیا حکم ہے، اور یہ لوگ جس ممبر میں دعوت و نکاح وجنازہ میں جائیں یا خود ہی منبر ہو جاتے ہیں اس مجلس میں جانے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: شراب خوار اور ماہ صیام میں بلا عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق و عاصی ہے، اس سے مسلمانوں کو ترک سلام و کلام و ترک مواکلت و مشاربت لازم ہے[1] نماز جنازہ اس کی بے شک پڑھنی چاہیے، لیکن زندگی میں اس کے ساتھ میل جول رکھنا نہ چاہیے۔ اور جو امام بلا کسی ضرورت اور مجبوری کے ایسے لوگوں کی ساتھ میل جول رکھے اور بلا کراہت وانکار کے ان کے ساتھ کھاوے پیوے وہ بھی گنہگار ہے۔ لائق امام بنانے کے نہیں ہے[2]۔ فقط۔

مرتد عورت کی جو امام دعوت کھائے اس کا حکم

سوال (۶۸۰) ایک عورت مرتد ہو گئی مگر وہ حالت اسلام میں فاجرہ تھی اور حالت ارتداد میں بھی فاجرہ ہے۔ اس نے ایک ضیافت میں اپنے ہم مذہب لوگوں کو کھلایا اور دو مسلمانوں کے کھلانے کے لئے بھی ایک بکری وغیرہ دی اگر کوئی مولوی کھاوے تو اس کی اقتدا جائز ہوگی یا نہ۔

الجواب: امام کو ایسا کھانا نہ کھانا چاہئے تھا اسکو چاہئے کہ اس فعل سے توبہ کرے[3]

---

[1] وفی فصول العلامی ولا یسلم علی الشیخ الممازح والکذاب واللاغی ولا علی من یسب الناس او ینظر وجوہ الاجنبیات ولا علی الفاسق المعلن الخ (رد المحتار مطلب المواضع التی یکرہ فیہا السلام ص ۵۷۷ ج ۱ ظفیر)

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار باب الامامۃ) ظفیر

[3] سئل الفقیہ ابو جعفر عمن اکتسب مالہ من امراء السلطان وجمع المال من اخذ الغرامات المحرمات وغیر ذلک ہل یحل لمن عرف ذلک من طعامہ، قال احب الی ان لا یاکل منہ الخ (رد المحتار باب کراہۃ الخنثیٰ مطلب فی التصدق من المال الحرام ص ۲۳۵ ج ۵) ظفیر

اور بعد توبہ کے اقتدا اس کی درست ہے۔ فقط۔

حق نکاح خوانی اور امامت عیدین

سوال (١٦٨١) قاضی شہر مظفر نگر قاضی محمد ضیاء الدین تھے اور وہ پابند صوم وصلوٰۃ تھے بحیثیت قاضی شہر ہونے کے ان کے کچھ حقوق مقررہ تھے، اور دو کام سپرد تھے ایک نکاح خوانی دوسرے امامت عیدین جس سے نسلاً بعد نسل چھ سات پشت تک مستفید ہوتے رہے ہیں کیونکہ چھ سات پشت سے قضیات براہ راست انکے بزرگوں میں رہی ہے۔ ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ اب تین شخص دعویدار ہیں۔ قاضی ضیاء الدین کے صاحبزادہ جو پابند صوم وصلوٰۃ اور ارکان و مسائل نماز سے واقف ہیں اور نکاح خوانی وخطبہ خوانی کو انجام دے سکتے ہیں۔ ایک اور صاحب ہیں جن کے آباؤ اجداد سے کوئی قاضی نہیں ہوا، اور خود سود لیتے ہیں۔ تیسرے[3] صاحب، صاحب مذکورہ[2] کے بڑے بھائی ہیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں، عربی داں ہیں لیکن غیر مقلد ہیں۔ اور کل باشندگان مظفر نگر حنفی ہیں۔ ان تینوں صاحبان میں سے کس کا تقرر ہونا مناسب ہے۔

الجواب:۔ شریعت اسلام میں دونوں امور میں (جو کہ قاضی ضیاء الدین مرحوم کے سپرد تھے) یعنی امامت عیدین و نکاح خوانی وراثت نہیں ہے بلکہ جو شخص اہل ان امور کا ہو اور اس میں اوصاف امامت وقضاء پائے جاویں وہ امام وقاضی بنایا جاوے۔ اوصاف امامت یہ ہیں کہ امام مسائل نماز سے واقف ہو صالح ومتدین ہو۔ قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو فاسق ومبتدع نہ ہو۔ عام اہل اسلام کو بوجہ اس کے بد اعمال ہونے اور فساد عقیدہ کے اس سے نفرت نہ ہو کیونکہ یہ امر بھی باعث کراہت امامت ہوتا ہے[1]۔ اور چونکہ عام اہل شہر حنفی

---

[1] والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض الخ ولو ام قوما وهم له كارهون ان الكراهة لفساد فيه او لانهم احق بالامامة منه كره له ذالك تحريما لحديث ابي داؤد لا يقبل الله صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون. الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ٥٢٢ ج ١ ظفير

مقلد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہیں تو ایسے غیر مقلد اور بدعتی کو جن کا امام بنانا بوجہ بدعت کے اولاً بوجہ ترکِ تقلید یا بدعات کے وہ امامت کے لائق نہیں ہیں ثانیاً عام اہل اسلام کو اس سے نفرت ہوگی۔ پس ہر سہ صاحبان مذکورین میں سے جس کو امام وقاضی بنانا مناسب ہے تو قاضی صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں[1] جو کہ پابند صوم وصلوٰۃ اور مسائل نماز سے واقف ہیں۔ اور نکاح خوانی وغیرہ کر سکتے ہیں۔ امام وقاضی بنانے کے لئے لائق ہیں کیونکہ نمبر ۲ بوجہ سود خواری کے[1] اور نمبر ۳ بوجہ غیر مقلدی .... کے امام حنفیان اہل سنت بنانے کے لائق نہیں ہیں[2]۔ فقط۔

سوال (۶۶۲) ایک شخص قرآن شریف عمدہ پڑھتا ہے اور شریف آدمی ہے۔ غرض شہر بھر قریب امامت کے اس شخص کو جانتا ہے۔ صرف ایک شخص اس پر یہ الزام لگاتا ہے کہ یہ سفلی عمل پڑھتا ہے۔ وہ امام بالکل انکار کرتا ہے۔ اب یہ فرمائیے جو شخص ایسے نیک امام پر کہ جس کو تمام بستی کے آدمی اچھا جانتے ہوں الزام لگا دے اس کی کیا سزا ہے۔

اگر ایک شخص کسی امام پر الزام لگائے تو اس امام کی امامت کیسی ہے

الجواب:- جب کہ اس الزام وتہمت کا ثبوت نہ ہو جو امام پر لگایا تو امامت اس کی بلاکراہت صحیح ہے۔ جھوٹا الزام لگانے والا فاسق ہے اور عاصی ہے توبہ کرے[3]۔ فقط۔

سوال (۶۶۳) نابالغ کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں۔

نابالغ کی امامت

الجواب:- حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ نابالغ کی اقتدا بالغین کو فرض ونفل کسی میں

---

[1] ولکن انکرہ خلف مرد الخ وشارب الخمر واکل الربوا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر) [2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ الخ وراد بن ملک ومخالف کشافعی الخ (ایضاً ص ۵۲۵ ج ۱ ظفیر)۔

[3] یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا (الحجرات ۲) ظفیر۔

درست نہیں ہے۔ پس تراویح بھی نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی یہی مذہب صحیح حنفیہ کا ہے اور بلوغ پندرہ برس کی عمر میں ہے۔ لہذا تاوقتیکہ لڑکا بالغ ہو اس کو امام نہ بناویں۔ ویسے نفلوں میں قرآن شریف اس کا سنتے رہیں یعنی وہ لڑکا نفل کی نیت باندھ کر کھڑا ہو جاوے اور سننے والے ویسے ہی بیٹھ کر اس کا قرآن شریف سنتے رہیں۔ جب پندرہ برس کا پورا ہو جاوے امام تراویح بنا دیں قال فی الدر المختار ولا یصح اقتداء رجل بامرأۃ وخنثی وصبی مطلقاً ولو فی جنازۃ ونفل الخ اور شامی میں ہے والمختار انہ لا یجوز فی الصلوۃ کلھا[۱]۔ الخ۔ فقط۔

استاذ کی بے حرمتی کرنے والے کی امامت

سوال (۶۸۴) گل بابا نے مولوی ثناء اللہ سے ایک کتاب حدیث کی اور ایک فقہ کی پڑھی۔ اس کے بعد گل بابا نے کسی بات پر اپنے استاذ مذکور کو گالیاں دیں اور بہت الفاظ کہے۔ بعد چندے مولوی صاحب نے وفات کی اب گل بابا کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اب جب کہ گل بابا کا استاذ مذکور فوت ہو گیا ہے تو گل بابا سے کہا جاوے کہ اپنے استاذ مذکور کے لئے دعا کرے اور جو کچھ بے ادبی وگستاخی اس سے ہوئی اس سے توبہ کرے اور استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرما دیوے گا۔ اور استاذ بھی خوش ہو جاوے گا اور بعد توبہ کے امامت گل بابا کی بلا کراہت درست ہے درمختار میں ہے کہ اگر فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز پڑھے گا تو بزرگی اور ثواب جماعت کا مل جائے گا۔ اور شامی میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ عبارت درمختار کی یہ ہے صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ الخ قال فی الشامی افاد ان الصلوۃ خلفھما اولیٰ من الانفراد[۲] الخ۔ فقط۔

[۱] ردالمحتار باب الامامت ص ۵۳۹ ج ۱ وص ۵۴۰ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

[۲] ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

تخنوں سے نیچا پائجامہ پہننے والے کی امامت

سوال (۶۸۵) امام کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچا ہے۔ سجدہ میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے پاجامہ کو اوپر کو چڑھا لیتے ہیں اور پھر سجدہ میں جاتے ہیں۔ یہ فعل نماز میں ہر رکعت میں برابر جاری رہتا ہے۔ ان سے کہا گیا تو جواب دیا کہ قسم خدا کی اب دوناکروں گا۔ ایسی حالت میں نماز ہم مقتدیوں کی ہو جائے گی یا نہیں۔ اور ہم نماز ان کے پیچھے پڑھیں یا نہیں۔ یا علیحدہ پڑھ لیا کریں۔

الجواب:- امام مذکور کو ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ اول تو ٹخنوں سے نیچا پاجامہ خارج نماز سے پہننا بھی حرام اور ممنوع ہے۔ یہ امر موجب فسق امام ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے، اور امام بنانا فاسق کو بدون توبہ کے مکروہ ہے[1] اور ثانیاً نماز میں بار بار ایسی حرکت کرنا بھی نہیں چاہئے کہ اس میں بھی کراہت ہے[2]۔ اور بعض صورتوں میں خوف فساد صلوٰۃ ہے بہر حال امام مذکور کو فعل مذکور سے روکنا چاہئے اور اگر وہ باز نہ آوے تو اس کو معزول کر دینا چاہئے اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو اسی کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے اور جماعت کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے[3]۔ فقط۔

صرف پانی سے استنجا کرتا ہو اس کی امامت

سوال (۶۸۶) زید کہتا ہے کہ عمر پیشاب و پاخانہ کے بعد استنجاء بالحجر نہیں کرتا صرف پانی پر اکتفا کرتا ہے وہ امامت کرنے کے لائق نہیں کیونکہ استنجاء بالحجر سنت مؤکدہ ہے۔ عمر کہتا ہے کہ استنجاء بالحجر ضروری نہیں ہے آیا عمر کے پیچھے نماز پڑھنے میں کچھ حرج ہے یا نہیں۔

---

[1] دیکھئے امامۃ عبد الخ و فاسق (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)

[2] دیکھئے کفہ ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل وعبثہ بہ ای بثوبہ (الدر المختار علی ہامش رد مختار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ۵۹۸ ج ۱ ظفیر)

[3] وفی النہر عن المحیط صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ (در مختار) افاد ان الصلوٰۃ خلفہما اولی من الانفراد لکن لا ینال کما ینال خلف تقی و رع (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱ ظفیر)

اس پر ایک مفتی نے عمر کو فاسق لکھا تھا۔ اس پر مفتی صاحبؒ نے جواب ذیل تحریر فرمایا۔

الجواب: اقول باللہ التوفیق۔ شامی میں ہے ثم اعلم ان الجمع بین الماء والحجر افضل ویلیہ فی الفضل الاقتصار علی الماء ویلیہ الاقتصار علی الحجر وتحصل السنۃ بالکل وان تفاوت الفضل کما افادہ فی الامداد وغیرہ۔[1] اس تفصیل مذکور سے معلوم ہوا کہ صرف پانی پر اکتفا کرنے سے سنت استنجا حاصل ہوجاتی ہے۔ پس حکم فسق اس پر غیر موجہ ہے اور تارک افضل فاسق نہیں ہوتا۔ فالجواب فیہ سقم وغلط۔ فقط۔

اگر عورت کہے فلاں امام نے میرے ساتھ زنا کیا اس کی امامت

سوال (۶۸۷) ایک عورت اپنی زبان سے یہ کہتی ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ وہ شخص امام مسجد بھی ہے۔ اب اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ شخص زنا سے انکار کرتا ہے۔ وہ عورت فاحشہ ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔ عورت کا نکاح اس کے شوہر سے ٹوٹ گیا یا قائم ہے۔

الجواب: عورت کے کہنے سے مرد پر زنا کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔[2] اور اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں آتی اور عورت مذکور کا نکاح اس کے شوہر سے قائم ہے۔ فقط۔

سیاہ خضاب استعمال کرنے والے کی امامت

سوال (۶۸۸) جو شخص خضاب لگاوے اور سیاہ بال رکھے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: مکروہ ہے۔[3] فقط۔

---

[1] ردالمحتار فصل فی الاستنجاء ص ۳۱۳ ج ۱۔ ظفیر [2] جب تک چار عینی شاہدوں کی شہادت نہ پیش کرے قابل اعتبار نہیں۔ والشہادۃ علی مراتب منہا الشہادۃ فی الزناء یعتبر فیہا اربعۃ من الرجال لقولہ تعالیٰ واللاتی یاتین بفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم الایۃ کتاب الشہادات ص ۱۳۸ ج ۳۔ ظفیر [3] ویستحب للرجل خضاب شعرہ ولحیتہ ولو فی غیر حرب فی الاصح انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یفعلہ ویکرہ بالسواد وقیل لا (الدر المختار) قولہ ویکرہ بالسواد ای لغیر الحرب ... ون لیزین نفسہ للنساء ... وعلیہ عامۃ المشائخ وبعضہم جوزہ بلا کراہۃ روی عن ابی یوسف انہ قال کما یعجبنی ان تتزین لی یعجبہا ان اتزین لہا (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۶۲ ج ۵) اگر سیاہ خضاب مکروہ مانا جائے تو اس کی امامت مکروہ ہوگی ورنہ نہیں اسلئے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

ٹونکے وغیرہ پر اعتقاد رکھنے والے کی امامت

سوال (۶۸۹) زید ٹونکے کراتا ہے۔ بکرا بطور صدقہ مریض کے سر بانے بندھاتا ہے، اور مریض اگر کمسن ہو تو اس کو سوار کراتا ہے پھر اس بکرے کو دفن کراتا ہے۔ زید کے لئے کیا حکم ہے۔ آیا اس پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے یا نہیں۔ اس کو امام بناویں یا نہیں۔ اور اگر مسلمانوں سے کہا جاوے کہ ایسے شخص پر زجر کرنا چاہئے، اس کو کم از کم امامت سے معزول کر دو اور چند جاہل یہ کہیں کہ ہم تو زید پر ایمان لائے ہیں تو یہ کیسا ہے۔

الجواب:۔ ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہئے بلکہ امام عالم اور صالح اور متقی شخص کو بنانا چاہئے اور ایسے شخص کو امامت سے کہ جو جہلاء طرفدار ہیں وہ گنہگار ہیں کیونکہ مبتدع اور فاسق ہونے میں اس کے کچھ تردد نہیں ہے اور فاسق و مبتدع کی امامت مکروہ ہے اور معزول کرنا ایسے امام کا لازم ہے۔ کذا فی الشامی[1]۔ فقط۔

جو شخص مسجد کا سامان اپنے مکان میں استعمال کرے اس کی امامت

سوال (۶۹۰) جس شخص نے مسجد کو برباد کر کے اس کی مٹی اور پتھر اپنے رہنے کے مکان میں صرف کیا اور نماز روزہ ادا نہیں کرتا۔ اور کفار کے گھر کا کھانا کھاتا ہے اور سود دیتا ہے اور خطبہ غلط پڑھتا ہے۔ اس شخص کا ممبر پر کھڑا ہو کر وعظ اور خطبہ پڑھنا اور امامت کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مسجد کا سامان از راہ خیانت و غصب اپنے گھر لیجانا اور اپنے صرف میں لانا اور رمضان شریف کے روزے نہ رکھنا اور نماز ادا نہ کرنا اور کفار کو سود دینا یہ جملہ افعال حرام ہیں۔ مرتکب ان امور کا فاسق ہے اور امامت اس کی مکروہ ہے[2] اور کفار کے گھر کا کھانا

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

درست ہے۔ اس پر کچھ طعن کرنا بیجا ہے اور غلط خطبہ پڑھنے والے کو خطیب نہ مقرر کرنا چاہیئے۔ فقط۔

لوگوں کی خفگی کے خوف سے خلاف شریعت بات پر خموشی اختیار کرنیوالے کی امامت

سوال (۶۹۱) عالم خلاف شریعت بات سن کر منع نہ کرے اور اس وجہ سے خاموش رہے کہ لوگ مجھ سے رنجیدہ ہوں گے۔ ایسے عالم کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:- امر بالمعروف کے بارہ میں درمختار میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر گمان غالب یہ ہو کہ یہ شخص میرے کہنے کو اور حکم شرع کو مان لیگا تو اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب ہے[1] اور یہ گمان ہے کہ یہ شخص حکم شرعی کو نہ مانے گا تو واجب نہیں ہے[2]۔ پس ایسا ہی حکم صورت مسئولہ میں ہے کہ اگر کہنا نافع ہو کہدے ورنہ خاموش رہے اور یہ گمان عالم کی طرف کیوں جاوے کہ اس وجہ سے خاموش رہا ہے کہ لوگ رنجیدہ نہ ہوجاویں۔

مسئلوں کا جو انکار کرے اسکی امامت

سوال (۶۹۲) جو مولوی خلاف شریعت باتیں سن کر چپ رہے گویا لوگوں کے لحاظ سے۔ جو مسئلہ حق ہووے اس کو چھپاوے اور شریعت کی بے ادبی کرے اور یہ کہے کہ فتوی شریعت میرا کیا کرسکتا ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے جو کہ شریعت کے مسئلوں کو

---

[1] رای فی ثوب غیرہ نجسا مانعا ان غلب علی ظنه انه لو اخبرہ ازاله وجب والا لا فالامر بالمعروف علی هذا (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الاستنجاء ص ۳۲۴ ج ۱ ظفیر)

[2] فالامر بالمعروف علی هذا كذا فی الخانیة وفی فصول العلامی وان علم انه لا یتعظ ولا ینزجر بالقول ولا بالفعل ولو باعلام سلطان او زوج او والد له فله ترکه لا یلزمه ولا یاثم بترکه، لکن الامر والنهی افضل وان غلب علی ظنه انه یضربه او یقتله لانه یکون شهیدا (رد المحتار فصل فی الاستنجاء ص ۳۲۴ ج ۱ ظفیر)۔

نہ مانے اور بے ادبی کے الفاظ کہے[1]۔ فقط۔

(شرح فقہ اکبر ص۲۱۵ میں ہے من اهان الشريعة او المسائل التي لابد منها كفر ظفير)

جس کا عقیدہ یہ ہو کہ آنحضرت صلعم کو تمام چیزوں کا علم تھا اسکی امامت

سوال (۶۹۳) اگر کوئی شخص اس بات کا معتقد ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی یا جزئی تھا تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بعض مغیبات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلام حق تعالے ہونا مسلم و متفق علیہ ہے۔ البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمیع مغیبات کا علم آپ کو تھا یا آپ عالم الغیب بالاستقلال تھے خلاف عقیدہ اہل سنت وجماعت ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کرنا لازم ہے[1]۔ فقط۔

عالمگیری کو گرنتھ کہنے والے کی امامت

سوال (۶۹۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارہ میں جو کہ دوران گفتگو ایک مسئلہ کے بلا تحاشا و بلا خوف فتاوی عالمگیری کے حق میں جو کہ علم فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ہے گرنتھ مصنفہ گرونانک (جو کہ سکھوں کا پیر و مقتدا ہے) کہدیتا ہے اور پھر اس پر اس کا اصرار ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسا شخص فاسق ہے اور سخت عاصی ہے جب تک توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں[1] اور امام نہ بناویں۔ کتب فقہ کی توہین کو علماء نے کفر لکھا ہے[2]۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۳ ج۱ ظفیر) ۵ ویکرہ امامۃ عبد الخ و مبتدع ای صاحب بدعۃ وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۳ و ص۵۲۴ ج۱ ظفیر) ۶ ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامت ص۵۲۳ ج۱)

[2] وفی التتمۃ من اهان الشريعة والمسائل التي لابد منها كفر۔ (شرح فقہ اکبر ص۲۱۵ ظفیر)

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ فقط۔

جس کے منہ میں دانت نہ ہوں اس کی امامت | **سوال (۶۹۵)** جس شخص کو پائخانہ صاف نہ ہونے کی وجہ سے یا طفلی کی کسی علت کی وجہ سے تمباکو کی گاڑی مقعد میں رکھتا ہے اس کی امامت کیسی ہے یا منھ میں ایک بھی دانت نہ ہو جس کی وجہ سے حروف کی ادائیگی برابر نہ ہو یا جس کے پاؤں کی انگلیاں زمین سے ادھر رہتی ہیں اور اچھا شخص مل سکتا ہے تو امامت کیسی ہے۔

الجواب:۔ سب صورتوں میں نماز ہو جاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ امام ایسے شخص کو بنادیں جس سے مقتدیوں کو نفرت نہ ہو اور وہ امام صالح اور مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن شریف اچھا پڑھتا ہو[۱]۔ فقط۔

عاق کی امامت | **سوال (۶۹۶)** عاق کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث۔ پس عاق بھی چونکہ مسلمان ہے کافر نہیں ہے اس لئے نماز اس کے پیچھے صحیح ہے مگر مکروہ ہے کیونکہ عاق والدین و عاق استاذ فاسق ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے[۲]۔ کذا فی الشامی فقط۔

زکوٰۃ کا مال کھانے والے ہاشمی کی امامت | **سوال (۶۹۷)** ایک شخص ہاشمی صاحب نصاب زکوٰۃ لیتا ہے اور غزل خوانی کراتا ہے اور نقارہ بجواتا ہے۔ اور اپنے برادر حقیقی کو رسوا کرتا ہے۔ ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ غنی کو مال زکوٰۃ لینا اور رکھنا ناجائز ہے اور مزامیر و نقارہ وغیرہ امور حرام و معصیت ہیں سی طرح کسی مسلمان کو تہمت لگانا اور ذلیل کرنا اور عیب جوئی کرنا حرام

---

[۱] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ و فسادا بشرط اجتنابہ للفواحش ۔الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱) ظفیر۔

[۲] الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لما ذکرنا (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

مرتکب ایسے امور کا فاسق ہے لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ شامی وغیرہ کتب فقہ میں ہے کہ امام بنانا فاسق کا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ فاسق واجب الاہانۃ ہے اور امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے[1]۔ فقط۔

مریض کی امامت

سوال (۶۹۸) زید امام مسجد مقررہ کو تپ و لرزہ چڑھا ہوا ہے مگر ہوش درست ہیں اور اس کے ہمعصر علماء مسجد میں موجود ہیں تو ترجیح نماز پڑھانے میں کس کو ہے اور مقتدی علماء کی نماز میں مریض امام کے پیچھے کچھ کراہیت تو نہ آوے گی۔

الجواب:- نماز میں کچھ کراہیت نہ ہوگی[2]۔

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے والے کی امامت

سوال (۶۹۹) ایک امام مسجد نے ایک شخص کو چار سو روپے دیکر اس سے عورت کو طلاق دلوائی۔ اب وہ مطلقہ اور امام ایک کوٹھری میں اکیلے رہتے ہیں۔ کیا اب ان کا نکاح بعد میعاد عدت ہو سکتا ہے، نیز امامت اس کی جائز ہے یا نہیں۔ عورت مذکورہ کو وہ مثل لونڈی شمار کرے یا نہیں۔

الجواب:- بعد عدت کے نکاح ہو سکتا ہے اور قبل نکاح وہ عورت اجنبیہ ہے خلوت اس کے ساتھ حرام ہے[3] اور باندی سمجھنا اس کو غلط ہے اور جہالت ہے اور امام مذکور لائق امامت کے نہیں ہے اس کو امامت سے معزول کیا جاوے اسکے پیچھے نماز مکروہ ہے[4]۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) قولہ فاسق من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔ [2] ومثلہ امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقا (در مختار) ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ھو اعلم واقرأ منہ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲/۱) ظفیر۔ [3] وفی الاشباہ الخلوۃ بالاجنبیۃ حرام (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ص ۳۱۳/۵) ظفیر۔ [4] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔

پچیس سالہ امام جس کے داڑھی پوری نہ آئی ہو

سوال (۷۰۰) ایک مسجد میں امام پچیس چھبیس سالہ مقرر ہے مگر داڑھی پورے طور سے ظاہر نہیں ہوئی ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور شرائط امامت میں بلوغ شرط ہے یا داڑھی۔

الجواب:۔ اس کے پیچھے نماز درست ہے کیونکہ امامت کے لئے بالغ ہونا شرط ہے داڑھی نکلنا شرط نہیں[1]۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

الف و عین میں تمیز نہ رکھنے والے کی امامت

سوال (۷۰۱) جو شخص قرآن شریف کے الف و عین میں بوجہ بے علمی کے تمیز نہیں کر سکتا اور الف و ع و ت و ط وغیرہ میں فرق نہیں کر سکتا اور اعراب بھی باقاعدہ نہ پڑھ سکے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کے پیچھے نماز۔ صحیح پڑھنے والوں کی درست نہیں[2]۔ فقط۔

جس پر حج فرض ہو اور نہ ادا کرے اس کی امامت

سوال (۷۰۲) زید ایک محلہ کی مسجد میں امام ہے۔ زید پر بوجہ نصاب حج فرض ہے جس کو وہ ادا نہیں کرتا اور مانع شرعی بھی موجود نہیں۔ دیگر یہ کہ زید اپنی داڑھی خضاب سے سیاہ کرتا ہے اور حدیث ممانعت کی طرح طرح سے

---

[1] ولکن انکرہ خلف امرد (درمختار) الظاهر انها تنزیهیة ایضاً والظاهر ایضاً کما قال الرحمتی ان المراد به الصبیح الوجه لانه محل الفتنة وهل یقال هنا ایضا اذا کان اعلم القوم تنتفی الکراهة فان کانت علة الکراهة خشیة الشهوة وهو الاظهر فلا، وان کانت غلبة الجهل اونفرة الناس من الصلاة خلفه فنعم الخ سئل العلامة الشیخ عبد الرحمن بن عیسی المرشدی عن شخص بلغ من السن عشرین سنة وتجاوزحد الانبات ولم ینبت عذاره فهل یخرج بذلك عن حد الامردیة الخ فهل حکمه فی الامامة کالرجال الکاملین ام لا، اجاب سئل العلامة الشیخ المعروف بابن الشلبی من متاخری علماء الحنفیة عن مثل هذه المسئلة فاجاب بالجواز من غیر کراهة (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر۔

[2] ولا غیر الالثغ به ای بالالثغ علی الاصح کما فی البحر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة مطلب فی الالثغ ص ۵۴۴ ج ۱) ظفیر۔

تاویل کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ زید نے جشن صلح میں خوب دلچسپی سے حصہ لیا اور دیگر مخلوق کو اس میں شریک ہونے کی بہت کچھ ترغیب دی گویا اسلامی سلطنت اور خلافت کے مٹائے جانے پر ان کی طرف سے دل کھول کر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور اس کی اقتداء کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی تو گزشتہ نمازوں کا کیا ہونا چاہئے۔

الجواب:۔ درمختار و شامی میں ہے کہ اصح حج کے بارہ میں یہ ہے کہ فی الفور ادا کیا جائے یعنی جس سال فرض ہوا اسی سال ادا کیا جائے اور تاخیر سال اول سے گناہ صغیرہ ہے اگر کئی سال تک تاخیر کرے گا تو فاسق ہو جائے گا[1]۔ اسی طرح سیاہ خضاب کو بلا کسی داعی مشروع کے مکروہ لکھا ہے[2]۔ پس یہ ہر دو امر موجب کراہت امامت شخص مذکور ہیں۔ یعنی اگرچہ نماز اس کے پیچھے ادا ہو جاتی ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث نقلہ فی شرح المنیہ لیکن مکروہ ہوتی ہے اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھی گئی ہیں وہ بھی ہو گئیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کسی دوسرے صالح و عالم شخص کو امام بنانا چاہئے کیونکہ اس کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے[3]۔ اور جشن صلح کی شرکت کو اس سے علیحدہ رکھنا چاہئے کہ اس میں شرکت کرنے میں بوجہ حکم حکام فی الجملہ رعایا کو مجبوری ہے محض اس وجہ سے حکم فسق کا نہ کیا جاوے گا۔ فقط۔

جو سنی نہ ہو اور شیعہ سے متاثر ہو اس کی امامت | **سوال** (۳۰۷) ایک شخص جو کہ پہلے رافضی تھا وہ

---

[1] وهو فرض على الفور وهو الاصح فلا يباح له التاخير بعد الامكان الى العام الثانى فاذا اخره وادى بعد ذلك وقع اداء وكذا فى البحر الرائق (عالمگیری مصری کتاب المناسک ص ۲۰۲ ج ۱) [2] ويستحب للرجل خضاب شعره ولحيته الخ ويكره بالسواد وقيل لا (الدرالمختار على هامش ردالمحتار كتاب الحظر والاباحة ..... فصل فى البيع ص ۲۷۵ ج ۵) ظفیر [3] ويكره امامة عبد الخ وفاسق (درمختار) واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان فى تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا الخ بل مشى فى شرح المنية كراهة تقديمه كراهة تحريم (ردالمحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

درمیان قوم شیعہ و سنّی امام بن کرآیا اور چونکہ اکثر لوگ سنّی تھے اس نے اپنا طرز انداز نماز میں سنیوں کا سا رکھا، جو لوگ اس کے شیعہ ہونے پر خیال رکھتے ہیں نماز نہیں پڑھتے اور اطمینان قلب کے واسطے یہ سوال پیش کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص اگر امام اس فرقہ شیعہ پر جوام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ پر قذف لگاتے ہیں اور حضرت علیؓ کو خدا جانتے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام کا سہو نزول وحی میں اور صحابہ کرام کو لعن طعن کرتے ہیں بالخصوص شیخینؓ کو (جو بموجب روایات فقہیہ کافر ہیں) روا رکھتے ہیں اور قائل ہیں لعنت کہے، اور اپنا یہ عقیدہ بیان کرے جو اہل سنت والجماعت کا ہے کہ ایسے لوگ کافر ہیں۔ تب یقین کرکے نماز پڑھتے ہیں ورنہ ہمیں اطمینان نہیں ہوتا جب تک صفائی نہ دے۔ وہ شخص اس امر سے انکار کرتا ہے کہ یہ بات ہرگز نہیں کہوں گا۔ اس انکار سے اور شک پڑتا ہے اس کے شیعہ ہونے کا آیا ایسے پیچھے نماز پڑھنا ایسے شخص کی موجودگی میں جس کے پیچھے ایک عرصہ سے بلا عذر پڑھ رہے ہیں درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص سنی ہوتا تو غلاۃ روافض کو جن کا عقیدہ کفر کو بالیقین پہنچا ہوا ہے اور باتفاق اہل سنت وہ کافر ہیں، کافر کہنے اور ملعون کہنے میں اس کو کیا تامل ہوتا۔ پس جب کہ وہ شخص اس امر میں اہل سنت وجماعت کی موافقت نہیں کرتا تو ضرور وہ شخص شیعہ اور رافضی ہے[1]، یا رافضیوں کا طرفدار ہے۔ بہرحال لائق امام بنانے کے نہیں ہے[2] اور امام سابق جس میں کوئی وجہ عدم جواز وکراہت امامت کے نہیں ہے۔ اسی کو امام رکھنا چاہئے۔

[1] وبهذا ظهر ان الرافضي ان كان ممن يعتقد الالوهية في علي رض او ان جبرئيل غلط في الوحي اوكان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة (ردالمحتار كتاب النكاح فصل في المحرمات ص ۳۵۹ ج ۲) ظفير۔

[2] ويكره امامة عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشى في شرح المنية كراهة تقديمه كراهة تحريم (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفير۔

عورت کے حلفیہ بیان پر نکاح پڑھ دینا جرم نہیں

سوال (۷۰۴) ایک عورت نے حلفیہ بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دیدی اس پر قاضی نے اس کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھ دیا بعد کو معلوم ہوا کہ طلاق نہیں ہوئی۔ لوگوں نے نکاح خواں کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اس قسم کا نکاح پڑھنے سے نکاح خواں کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:- عورت کے حلفیہ بیان پر جب کہ وہ حلفیہ شوہر اول کا طلاق دینا بیان کرے نکاح کر دینا دوسرے شخص سے درست ہے[1] اور اس وجہ سے نکاح خواں امامت سے معزول کرنے کے قابل نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے لیکن جب محقق ہو گیا کہ وہ عورت غیر مطلقہ ہے تو اس وقت دوسرے نکاح کا باطل ہونا عام طور سے بیان کر دینا ضروری ہے اور علیحدگی کرا دینا شوہر ثانی سے لازم ہے پھر اگر طلاق ہو جاوے تو عدت کے گذرنے پر دوبارہ نکاح ہونا چاہئے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ قاضی صاحب کی زوجہ ان کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ فقط۔

ریش دراز اور خشخشی داڑھی والے میں سے امامت کے لئے کون بہتر ہے

سوال (۷۰۵) ہمارے گاؤں میں دو امام ہیں۔ ف۔ م ف۔ بعمر ۵۰ سالہ سفید پوش ریش دار حافظ قرآن پابند جماعت۔ م بعمر ۳۰ - ۴۰ سالہ خشخشی داڑھی ناظرہ خواں۔ مسجد سے تقریباً ہر وقت غائب اور ایک دفعہ بے وضو جماعت کرائی۔ تو اس حالت میں امامت کس کی بہتر ہے اور کون امام ہونا چاہئے۔

الجواب:- اس صورت میں ف احق بالامامت ہے اور م کے پیچھے بھی ادا ہو جاتی ہے مگر جب کہ وہ دین کے بارہ میں محتاط نہیں ہے اور داڑھی اس کی موافق شرع کے

---

[1] وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۱۰ ج ۵) لا تجوز خلف الرافضی والجہمی الخ (عالمگیری مصری باب الامامت ص ۸۶ ج ۱) ظفیر

نہیں ہے، اور کبھی اس نے بے وضو نماز پڑھائی ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔ فقط۔

(ایک قبضہ (مٹھی) ڈاڑھی رکھنا سنت ہے، اس سے چھوٹی کرانا ڈاڑھی کترنے کے حکم میں ہے اور یہ حرام ہے لا بکرہ دھن شارب ولا لحیۃ اذا لم یقصد الزینۃ وتطویل اللحیۃ اذا کانت بقدر المسنون وھو القبضۃ واما الاخذ منہا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلہا فعل یہود ہند ومجوس الاعاجم (رد المحتار کتاب الصوم۔ باب ما یفسد الصلوٰۃ مطلب فی الاخذ من اللحیۃ ص۱۵۵ ج۲ ظفیر)

| وہم کی وجہ سے امامت چھوڑے یا نہیں |

سوال (۶۰۶) میں عرصہ سے امامت کرتا ہوں، اب شبہ سا ہونے لگا ہے کہ وضو ٹوٹ گئی ہوگی اس شبہ سے قلب سے یہ تقاضا رہے کہ تو امامت سے علیحدہ رہ، اور جب لوگوں کو فرداً فرداً نماز پڑھتے دیکھتا ہوں تو جی بغیر امامت رہ نہیں سکتا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہم پر کچھ کاربند نہ ہونا چاہئے اور ایسے وسوسہ کو دفع کرنا چاہئے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اکثر پڑھتے رہیں اور جب تک یقین وضو کے ٹوٹنے کا نہ ہو اس وقت تک کچھ التفات اس طرف کو نہ کرنا چاہئے[2] اور امامت کرانا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب تک آواز حدث کی یا بدبو معلوم نہ ہو اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتی[3]۔ فقط۔

| رہن سے نفع اٹھانے والے کی امامت مکروہ تحریمی ہے |

سوال (۶۰۷) کوئی شخص زمین رہن پر لیوے اور نفع حاصل کرے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۳ ج۱ ظفیر)
[2] الیقین لا یزول بالشک (الاشباہ والنظائر قاعدۃ ثالثۃ ص۵۵ ظفیر)
[3] عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئاً فاشکل علیہ اخرج منہ شئی ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتاً او یجد ریحاً رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضوء ص۴۰ ظفیر)

الجواب: مکروہ تحریمی ہے۔ کذا فی الشامی[1]۔ فقط۔

عشاء کی فرض پڑھنے کے بعد پھر اسی نماز فرض کی امامت کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۷۰۸) زید نے ایک مسجد میں امام کے پیچھے فرض عشاء پڑھی بعد میں دوسری مسجد میں امام بن کر دوبارہ فرض عشاء پڑھائے تو یہ دوبارہ جو فرض پڑھائے یہ فرض ہیں یا نفل۔

الجواب: زید کی فرض نماز پہلے ہو گئی تھی دوبارہ جو پڑھی گئی وہ نفل ہوئی اس کے پیچھے دوسروں کے فرض ادا نہیں ہوئے[2]۔ فقط۔

منکرات سے نہ بچنے والے اور والدین [illegible] سے والے کی امامت

سوال (۷۰۹) بکر پہلوانوں کی کشتی میں جہاں ڈھول وغیرہ منکرات ہوں جاتا ہے، اور میلوں میں جہاں ہر قسم کے افعال قبیحہ ہوا کرتا ہے، تماشہ دیکھتا ہے۔ تارک جماعت ہے۔ اور بکر نے اپنے داماد عمر کو ورغلا کر اور بہکا کر اس کے والد زید کا عاق اور نافرمان بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ عمر نے اپنے والد کو مارا۔ حالانکہ نکاح سے پہلے عمر زید کا بہت تابعدار تھا۔ اور بکر نے اپنے داماد عمر کو باپ سے معافی مانگنے سے روکا اور علم دین حاصل کرنے سے بھی روک دیا۔ کیا بکر و عمر کو امام بنانا درست ہے یا نہیں اور عمر اپنے والد زید کا عاق ہے یا نہیں۔

الجواب: عمر اس صورت میں موافق بیان سائل کے اپنے باپ کا عاق اور نافرمان ہے اور فاسق و عاصی ہے پس امام بنانا اس کا حرام ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ اسی طرح بکر جو عمر کو عقوق والدین پر آمادہ کرتا ہے اور منکرات شرعیہ کا مرتکب ہے

---

[1] ویکرہ امامة عبد الخ و فاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه (ای الفاسق) کراهة تحریم۔ رد المحتار، باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱ (ظفیر)

[2] ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلاتین شرط عندنا وصح ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم نفلا وبقومه فرضا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۲ ج ۱) ظفیر

فاسق ہے اس کو امام بنانا حرام ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ علامہ شامی نے فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہونے اور فاسق کو امام بنانے کی حرمت کی دلیل میں یہ لکھا ہے کہ فاسق از روئے احادیث واجب الاہانت ہے اور اس کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اس لئے امام بنانا اس کو حرام ہوا، عبارت شامی کی یہ ہے اما الفاسق فقد علّلوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم بامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً[1] الخ۔ فقط۔

چھ گرہ چوڑا پائجامہ پہننے والے کی امامت

سوال (۷۱۰) اگر پائجامہ ۶ گرہ چوڑا اور ٹخنوں سے اونچا ہو، امام اس کو پہن کر نماز پڑھاوے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- نماز صحیح ہے۔ فقط اس لئے کہ چوڑے پونچوں کے پائجامے پہننا درست ہے۔ ظفیر)

جس کا نسب اگلی پشت میں خراب ہو اس کی امامت

سوال (۷۱۱) زید نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی ایک سال کے بعد پھر اس کے شوہر نے بلا عقد شرعی اپنی زوجیت میں رکھ لی اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس سے کسی مسلمان نے نکاح کر لیا۔ اس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر وہ اولاد صالح ہو اور قابل امامت ہو مثلاً یہ کہ عالم ہو مسائل شریعت سے واقف ہو تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے بلکہ افضل[2] ہے۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ / ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] وولد الزنا ھذا ان وجد غیرھم والا فلا کراھۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ / ج ۱) ویکرہ تقدیم الفاسق الخ وولد الزنا بناء علی ان الغالب فیہ الجھل ایضا اذ لیس لہ من یحمل علی التخلق بالاخلاق الحمیدۃ من العلم وغیرہ حتی لو تحقق منہ عدم الجھل لا یکرہ تقدیمہ کالعبد والاعرابی فانہ لا ذنب لہ بزنی ابویہ ولا تزر وازرۃ وزر اخری (غنیۃ المستملی ص ۳۵۱) اور سوال جس کے متعلق ہے وہ تو خود ولد الزنا سے بھی نہیں البتہ اس کی ماں ہے ۱۲ ظفیر۔

جس پر عورت تہمت لگائے اس کی امامت

سوال (۷۱۲) ہندہ بیوہ ایک بازاری عورت اپنا حمل حرام امام مسجد کا بتلاتی ہے اور امام انکار کرتا ہے کہ یہ مجھ پر ناحق الزام لگاتی ہے چند اشخاص امام کو معزول کرنا چاہتے ہیں۔ شرعاً اس امام کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب :۔ جب کہ کوئی شہادت زنا کی موجود نہیں ہے تو زنا اور حمل زنا سے ہونا ثابت نہیں ہے[1] اور محض اتہام ہے۔ پس امامت امام میں اس وجہ سے کچھ کراہت نہ ہوگی۔ فقط۔

کسبیوں سے پیسے لینے والے امام کی امامت

سوال (۷۱۳) امام مسجد ان مستورات سے آمدنی لیتا ہے جو ناجائز طور پر یعنی بطور پیشہ کسبیاں اپنا گذارہ کرتی ہیں۔ اور جب کوئی عورت دردزہ کی حالت میں فوت ہوجاتی ہے تو امام مذکور اس کو آہنی پریگون اور سرسوں سے کیلتا ہے کہ وہ چڑیل نہ ہوجاوے یہی اعتقاد متوفیہ کے ورثار کو ہوتا ہے۔ اس سے امام نقدی بطور اجرت کے لیتا ہے۔

زید مرگیا، بہ نیت ثواب پسماندگان نے امام کے سوا کسی دوسرے یتیم مسکین کو خیرات از قسم پارچہ وغیرہ دی تو کیا امام کو نہ دینے کا گناہ ہوا یا ثواب۔ یا حق اس امام کا تھا۔ ایسا امام قابل امامت ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ حرام آمدنی سے لینا کسی کو بھی درست نہیں ہے[2]۔ خصوصاً امام مسجد کو ایسے امور میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور جو عورت دردزہ یا نفاس میں مرے وہ شہید ہے

---

[1] الشهادة فی الزنا یعتبر فیها اربعة من الرجال لقوله تعالیٰ (ہدایہ کتاب الشہادات ص ۱۳۶/۳ ج ظفیر)

[2] الحرمة تتعدد مع العلم بها (درمختار) اما لو رأى المكاس مثلا یاخذ من احد شیئا من المکس ثم یعطیه اخر ثم یاخذ من ذالك الأخر فهو حرام (ردالمحتار کتاب البیوع باب البیع الفاسد مطلب الحرمة تتعدد ص ۱۸۰/۴ ج ظفیر۔

اسکی طرف چڑیل ہونے کا عقیدہ رکھنا غلط ہے۔ ایسے خیال سے توبہ کرنی چاہئے اور ایصال ثواب کیلئے غرباء یتامیٰ اور مساکین کو دینا موجب ثواب میت ہے امام کا کچھ خاص حق اسمیں نہیں ہے اگر وہ بھی محتاج وغریب ہے تو اسکو بھی دیدیا جاوے لیکن یہ سمجھنا کہ اسی کا حق ہے اور اسکے سوا دیگر محتاجوں، یتیموں کو دینا گناہ ہے بالکل غلط اور محض افتراء ہے ایسا امام لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔[1] فقط

امام کا رکوع وسجود لمبا کرنا کیسا ہے | **سوال (۱۴/۷)** امام رکوع وسجود کو طویل کرتا ہے باوجودیکہ مقتدی منع کرتے ہیں لیکن امام نہیں مانتا شرعاً ایسے امام کے متعلق کیا حکم ہے۔

قرأت لمبی کرنا | (۱۵/۷) امام قراءۃ آہستہ پڑھے اور سورۃ بھی بڑی ہو جس میں مقتدیوں کو تکلیف ہوتی ہو یہ جائز ہے یا نہیں۔

امام کی غیرحاضری | (۱۶/۷) کسی شخص کے کام کی وجہ سے امام پانچ سات مرتبہ ہفتہ میں غیرحاضر رہا اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

عشاء بعد امام کا گپ کرنا اور صبح کی جماعت میں حاضر نہ ہونا | (۱۷/۷) امام دوست احباب کو لیکر بیٹھے جس کی وجہ سے رات کو سونے میں دیر ہوئی اور صبح کی نماز کے لئے نہ اٹھا جاوے اور امام کا نائب مسجد کی طرف سے تنخواہ دیکر رکھا جاوے، اس امام کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب: - (۱) امام کو نماز میں اختصار اور تخفیف کرنی چاہئے۔ زیادہ دراز کرنا قراءۃ اور رکوع وسجود کو اچھا نہیں ہے۔ کما ورد فی الحدیث[2]۔

[1] دیکھئے امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱ ظفیر۔

[2] دیکھئے تحریما تطویل الصلوٰۃ علی القوم زائدا علی قدر السنۃ فی قراءۃ واذکار رضی القوم اولا، لاطلاق الامر بالتخفیف (درمختار) ما فی الصحیحین اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم الضعیف والسقیم والکبیر واذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء الخ (رد المحتار. باب الامامۃ ص ۵۲۷/۱ ظفیر۔

(۲) زیادہ طویل نہ کرے اور قراءۃ مسنونہ سے تجاوز نہ کرے[1]۔

(۳) بہتر یہ ہے کہ مقتدیوں کی رضامندی سے ایسا کرے، بلا رضامندی مقتدیوں کے ایسا کرنا اچھا نہیں۔

(۴) یہ اچھا نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پسند نہ فرماتے تھے[2]۔ فقط۔

اس کی امامت جو جوان بیوہ لڑکی کو نکاح سے روکے

سوال (۱۸۷) ایک شخص کی جوان بیوہ لڑکی نکاح کرنا چاہتی ہے مگر والد اس کا نہیں چاہتا اس کے پیچھے نماز کیسی ہوگی۔

الجواب:۔ نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن باوجود اچھا موقع کفو میں ملنے کے اپنی دختر کا نکاح نہ کرنا بہت برا ہے ایسا نہ کرنا چاہئے۔

(اس لئے کہ ارشاد ربانی ہے وانکحوا الایامیٰ منکم۔ ایامیٰ میں بیوہ بھی داخل ہے ظفیر)

خلافت کے مخالف کی امامت

سوال (۱۹۷) جو شخص خلافت سے قطع تعلق کرے اور اس کے متعلق نہ کوئی کوشش کرے نہ کسی جلسہ میں شریک ہو اور اگر اس سے سبب دریافت کیا جائے تو اس کو غیر اہم اور خلاف مصلحت بتلا دے اور اپنے زیر اثر اشخاص کو بھی اس کی تلقین کرتا رہے اور فرقہ بندی قائم کردے، کیا یہ شخص مسلمان ہے اگر ہے تو اس کی امامت جائز اور اولیٰ ہو سکتی ہے۔

الجواب:۔ وہ شخص غلطی پر ہے، اسلام اور سلطنت وخلافت اسلام کے

---

[1] ان التطویل هو الزیادة علی القراءة المسنونة فانه صلی اللہ علیه وسلم نهی عنه وقراءته هی المسنونة فلابد من کون ما نهی عنه غیر ما کان دابه الا لضرورة الخ (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۸/۱) ظفیر۔

[2] ویکره النوم قبلها والحدیث بعدها لنهی النبی صلی اللہ علیه وسلم عنهما الا حدیثا فی خیر لقوله صلی اللہ علیه وسلم لا سمر بعد الصلوٰة یعنی العشاء الاخیرة الخ وانما کره الحدیث بعدها لانه ربما یؤدی الی اللغو او الی تفویت الصبح او قیام اللیل لمن له عادة به واذا کان لحاجة مهمة فلا باس الخ (رد المحتار کتاب الصلوٰة تحت قوله وتاخیر عشاء الی ثلث اللیل ص ۳۴۱/۱) ظفیر۔

ساتھ ہمدردی مسلمانوں کا اولین فرض ہے۔ مسلمان ہو کر خلافت اسلامیہ سے ہمدردی نہ رکھنا سخت خطار ہے۔ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے بالاجمال یہ ہے کہ خیال مذکور اس شخص کا غلط ہے اور باطل ہے باقی تکفیر اس کی درست نہیں ہے اور جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور کچھ تعرض اس کے ساتھ نہ کیا جاوے اور فتنہ و فساد نہ بڑھایا جاوے۔ تدبیر سکون کے ساتھ اپنا کام کیا جاوے جو شریک ہو فبہا اور جو شریک نہ ہو وہ اس کے ذمہ ہے اس کے ساتھ کچھ تعرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط۔

سودی کاروبار میں ملازمت اور خود سود لینے والے کی امامت

سوال (۲۰۷) ایک شخص مہاجن کا بنک میں ملازم ہے اور سودی قرض کو لکھتا ہے اور خود بھی سود لیتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے یا نہیں اور نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب وغیرہم پر لعنت وارد ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہم سواء یعنی وہ سب برابر ہیں گناہ میں لہذا شخص مذکور کو بوجہ فاسق ہونے کے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے لائق امام بنانے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے کذا فی الشامی[1]۔ لیکن درمختار میں دوسری جگہ نقل کیا ہے صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ افاد ان الصلوٰۃ خلفہما اولی من الانفراد۔ شامی[2]۔ البتہ یہ قاعدہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کل صلوٰۃ ادیت مع کراہۃ التحریم تجب اعادتہا[3] اس میں یہ بھی بعض نے تفصیل فرمائی ہے کہ وقت کے اندر اعادہ واجب ہے اور وقت کے بعد مستحب ہے مگر شامی نے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) [2] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱ ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب صفۃ الصلاۃ۔ مطلب واجبات الصلوٰۃ۔ ص ۴۲۵ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

اس کو مرجوح کہا ہے اور کہا کہ راجح یہی ہے کہ وقت کے اندر اور بعد وقت کے اعادہ واجب ہے[1]۔ البتہ جو علماء اصل سے اعادہ کو مستحب ہی فرماتے ہیں وہ ہر دو حال میں مستحب ہی کہیں گے۔ فقط۔

مطلقہ ثلثہ کا بغیر حلالہ نکاح کرنے والا اور شرح وقایہ اٹھا کر پھینکدینے والا اور اسکی امامت

سوال (۲۱۷) جو امام جمعہ مطلقہ ثلثہ کا نکاح طلاق سے بدون تحلیل کر دیوے اور یہ کہے کہ میرے نزدیک تین طلاقیں بمنزلہ واحدہ رجعیہ کے ہیں مباحثہ کر لو۔ پھر ایک دیوبندی تعلیم یافتہ سے گفتگو ہونے پر شرح وقایہ پیش کیا گیا تو شخص مذکور نے شرح وقایہ اٹھا کر مسجد کے صحن میں پھینک دیا اور یہ کہا کہ مولوی دیوبندی اور جو لوگ اس مسئلہ میں اس کے ہمراہی ہیں سب منافق ہیں۔ ایسے شخص کی امامت کا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ مطلقہ ثلثہ سے بدون تحلیل کے شوہر اول سے نکاح کرنے والا فاسق ہے اور فقہ کی کتاب کو پھینک دینے والا اور علماء حقانی کو منافق کہنے والا اشد درجہ کا فاسق ہے بلکہ توہین کتب دینیہ سے خوف کفر ہے۔ ایسا شخص لائق امامت کے نہیں ہے۔ جب تک وہ توبہ نہ کرے اور تجدید ایمان نہ کرے اس کو امام نہ بنایا جاوے۔ شامی میں ہے واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان فی تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعاً ولا يخفی انه اذا كان اعلم من غيره لا تزول العلة فانه لا يؤمن ان يصلی بهم بغير طهارة فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال الخ ص ۳۷۶ ج ۱ وفی شرح فقه الاكبر عن التتمة من اهان الشريعة

[1] قيد فی البحر فی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادة فی اداء الصلاة مع كراهة التحريم بما قبل خروج الوقت اما بعده فتستحب وسياق الكلام فيه هناك الخ وترجيح القول بالوجوب فی الوقت وبعده، رد المحتار باب صفة الصلاة تحت مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم ص ۴۲۶ ج ۱ ظفير۔ [2] رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

وللمسائل التی لا یدین منہا کفراھ ص ۲۱۵ ۔ فقط ۔

خائن و غاصب کی امامت

سوال (۷۲۲) اولاد زید کے محلہ میں جو امام ہے وہ سالونٹ ہو یعنی لوگوں کا روپیہ مارنے کے خیال سے اپنے آپ کو گورنمنٹ میں نادار لکھوادیں اور حلف کریں۔ اگرچہ اس کے پاس بہت سامال ہو۔ اسی طرح اس امام کے پاس جمع معقول ہے ایسے خائن اور غاصب کی اقتدار درست ہے یا نہیں جب کہ مقتدی اس سے نفرت کرتے ہوں اور اولاد زید اس بات پر ہٹ کریں کہ ہم اسی امام سالونٹ سے نماز عید پڑھوادیں۔ فقط۔

الجواب:- جو شخص لوگوں کے حقوق و دیون باوجود استطاعت کے ادا نہ کرے اور مار لیوے وہ ظالم اور فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے کذا فی الشامی[1]

شیعہ کا حنفی لڑکی سے نکاح اور نکاح پڑھانے والے کی امامت

سوال (۷۲۳) لڑکی حنفی اور شیعہ لڑکے کا نکاح باہم ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہو سکتا تو جو شخص نکاح پڑھاوے اور اصرار کرے کہ ہو سکتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔ اگر وہ امام مسجد ہو تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہ۔

الجواب:- رافضی جو تبرا گو ہو اس سے مسلمان سنیہ حنفیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے اور اگر نکاح ہو گیا ہے تو علیحدہ کرادی جاوے[2]۔ اور امام مسجد جو ایسا نکاح کرے لائق امام بنانے کے نہیں ہے اگرچہ نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔

---

[1] بل فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (رد المحتار - باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] وفی النھر تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفرالخ (در مختار) وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر۔

ایسا امام اگر توبہ نہ کرے تو لائق معزول کرنے کے ہے[1]۔ فقط۔

نابینا کی امامت | **سوال (۷۲۴)** نابینا کی امامت کا کیا حکم ہے۔ اگر مکروہ ہے تو کیوں۔ اور جب کہ اس سے اعلم موجود ہوں اور اس کی امامت سے نفرت کرتے ہوں تو کیا حکم ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے تنہا نماز پڑھنا اولیٰ ہے یا نہ۔

الجواب:۔ صاحب ہدایہ نے اعمیٰ کی امامت کی کراہت کی دو وجہ لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ نجاست سے نہیں بچتا، دوسری یہ کہ لوگوں کو اس کی امامت سے تنفر ہو۔ پس اگر یہ دونوں وجہ نہ ہوں تو امامت اعمیٰ کی بلاکراہت درست ہے[2]۔ اور شامی میں امامت اعمیٰ بلاکراہت پر استدلال کیا ہے

عبداللہ بن ام مکتوم رضہ اور عتبان رضہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بنانے سے لکن ورد فی الاعمیٰ نص خاص ھو استخلافہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام مکتوم وعتبان علی المدینة وکانا اعمیین لانه لم یبق من الرجال من ھو اصلح منھم[3] الخ الغرض جب کہ اعمیٰ سے اعلم موجود ہیں اور لوگوں کو اعمیٰ کی امامت سے نفرت بھی ہے تو بہتر یہ ہے کہ اعمیٰ امام نہ ہو اور اگر ہوگیا تو نماز اس کے پیچھے پڑھنی چاہئے تنہا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے افضل ہے جیسا کہ مختار و شامی میں ہے صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة الخ قوله نال فضل الجماعة افاد ان الصلوٰة خلفھما اولی من الانفراد الخ[4] ص ۳۷۷/ج ۱ شامی۔ فقط۔

عید کی دوبارہ امامت | **سوال (۷۲۵)** ایک امام مسجد نے عید الفطر کی نماز پڑھا کر

---

[1] ویکرہ امامة عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیة ان کراھة تقدیمه کراھة تحریم (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۳/ج ۱) ظفیر۔ [2] ویکرہ تقدیم العبد الخ والاعمیٰ لانه لا یتوقی النجاسة الخ ولان فی تقدیم ھؤلاء تنفیر الجماعة فیکرہ (ہدایہ باب الامامة ص ۱۱۰/ج ۱) ظفیر۔ [3] ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۳/ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [4] ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۵/ج ۱ ۱۲ ظفیر

دوبارہ عورتوں کو عید کی نماز پڑھائی شرعاً اس میں کیا حکم ہے۔

الجواب: جو امام نماز عید کی ایک دفعہ پڑھا چکا پھر دوبارہ وہ نماز عید کی نہیں پڑھا سکتا۔ دوبارہ جو وہ نماز پڑھاوے گا وہ نفل ہے[1] اور نفل کی جماعت مکروہ ہے[2] لہذا وہ نماز مکروہ ہوئی اور تنہا عورتوں کو بھی نماز پڑھانا مکروہ ہے۔ کذا فی الدر المختار[3]۔ فقط

تصویر کھچوانے والے کی امامت بعد توبہ

سوال (۲۲۶) ایک لیڈر کی وجہ سے ایک مجلس قائم ہوئی اس میں امام صاحب بھی آئے بلانے کی وجہ سے تمام مجمع کے ساتھ امام صاحب کی بھی تصویر لی گئی اور امام صاحب نے باوجود مسئلہ جاننے کے اپنی تصویر کھچوائی تو ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جب کہ وہ اپنی غلطی کا اب اقرار کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔

الجواب: تصویر کھینچنا اور کھنچوانا شریعت میں حرام ہے۔ یہ سب سخت غلطی ہوئی اور گناہ ہوا۔ لیکن جب کہ وہ امام صاحب اب توبہ کرتے ہیں تو ان کے پیچھے بلا کراہت صحیح ہے[4]۔ فقط۔

بیٹا زنا کا مرتکب ہوا تو اس کے باپ کی امامت کیسی ہے

سوال (۲۲۷) زید نے اپنی پھوپھی سے زنا کر کے اس کو حاملہ کر دی۔ اس کا والد امام ہے اور نیز مسجد کا پانی بھرتا ہے زید کے باپ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ اور زید کے بھرے ہوئے پانی سے وضوء جائز ہے یا نہیں۔

۱؎ ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضاً آخر لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا۔ الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۲/۱ ظفير ۲؎ ولا التطوع بجماعة خارج رمضان اى يكره لو على سبيل التداعى بان يقتدى اربعة بواحد (ايضاً باب الوتر والنوافل ص ۶۶۳/۱) ظفير ۳؎ ويكره تحريماً جماعة النساء ولو فى التراويح (ايضاً باب الامامة ص ۵۲۸/۱) ظفير ۴؎ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التائب من الذنب كمن لا ذنب له (مشكوة باب التوبة والاستغفار ص ۲۰۶) ظفير۔

الجواب: - زید کی بدکاری کی وجہ سے زید کے باپ کی امامت میں کچھ کراہت نہیں۔ اور زید کے پانی بھرے ہوئے سے وضو جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے شخص کو تنبیہ کی جائے اور اس سے توبہ کرائی جائے۔ فقط۔

شراب پینے والے کی امامت

سوال (۷۲۸) زید شاہی خطیب ہے مگر پابند صوم وصلوٰۃ نہیں۔ رمضان المبارک میں ہوٹلوں میں بیٹھ کر چائے پینے اور عام گذرگاہوں میں پان کھانے اور بیڑیاں پیتے پھرنے کا عادی ہے۔ علاوہ اس کے دائم الخمر ہے، قماربازی روزمرہ کا مشغلہ ہے اور زانی ہے۔ باوجود ان حرکات کے جامع مسجد میں خطبہ پڑھتا ہے۔ ایسا شخص خطبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے اس کو معزول کرنا چاہئے اور تاوقتیکہ وہ افعال شنیعہ سے توبہ نہ کرے اس کو امام نہ بنایا جائے[۱]۔ فقط۔

امامیہ شیعہ کی امامت

سوال (۷۲۹) فرقہ امامیہ جو رافضی کہلاتے ہیں ان کے پیچھے اہل سنت کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر غلطی سے ان کے پیچھے عید کی نماز پڑھ لی ہو تو اسکو لوٹا سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: - رافضی کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی اس نماز کا اعادہ چاہئے[۲]۔ اور عید الفطر کی نماز کا اعادہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اہل سنت کی جماعت بعد میں ہو ورنہ تنہا عید کی نماز نہیں ہو سکتی۔

---

[۱] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ وکذا تکرہ خلف امرد الخ وشارب الخمر (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱) ظفیر

[۲] ولا تجوز الصلوٰۃ خلف الرافضی والجہمی والمشبہ ومن یقول بخلق القرآن (عالمگیری مصری باب الامامۃ ص ۸۴/۱) ظفیر۔

جس پر خائن ہونے کا شبہ ہو اسکی امامت

سوال (۷۳۰) اگر کسی شخص پر لوگوں کو شائد خائن ہونے کی بدگمانی ہو تو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ نماز صحیح ہے[1]۔ فقط۔

جو علماء دیوبند کو کافر کہے اسکی امامت

سوال (۷۳۱) جو شخص حسام الحرمین لیکر لوگوں کو علمائے احناف دیوبند کے برخلاف کفر تک کی و عدم جواز امامت علماء پر برانگیختہ کرتا رہتا ہے ایسے شخص کی امامت درست ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ ایسا شخص فاسق ہے لائق امام ہونے کے نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق الحدیث اور علماء اہل حق کو برا کہنے والا اور تکفیر کرنے والا بھی لائق امامت کے نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں[2]۔ فقط

سرکاری پرائمری اسکول میں بچیوں کو پڑھانے والے کی امامت

سوال (۷۳۲) سرکاری پرائمری اسکول میں بچی کو اردو اور حساب برائے کاروبار تجارت سیکھنا جائز ہے یا نہیں اور جس امام کا لڑکا پڑھتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس تعلیم و تعلم میں کوئی حرج نہیں ہے اور جس امام کا لڑکا پڑھائی مذکور پڑھتا ہے تو اس وجہ سے اس امام کی امامت میں کچھ حرج نہیں ہے اور کچھ فساد و کراہت نہیں۔ فقط۔

اس شخص کی امامت جسکی عورت آوارہ ہو۔

سوال (۷۳۳) زید امام مسجد ہے۔ ایک روز عمر نے دیکھا۔ زید کے گھر میں ایک اجنبی شخص گیا ہے۔ عمر نے زید سے کہدیا۔ زید نے مکان میں اس کو چھپا ہوا پایا۔ زید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا۔ زید کی زوجہ سے

---

[1] الیقین لا یزول بالشك (الاشباہ والنظائر القاعدۃ الثالثۃ ص۷۵) ظفیر

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔

ایک دوسرے شبہ کا اقرار کیا مگر فعل ناجائز سے انکار کرتی ہے۔ زید اس کو طلاق دے یا نہ دے زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ عمر بہت پشیمان ہے کہ پردہ فاش کرنے کی وجہ سے میں گنہگار ہوں گا۔ کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ طلاق دینا ضروری نہیں ہے۔ رکھنا اس عورت کا جائز ہے[1]۔ اور زید کے پیچھے نماز درست ہے[2]۔۔ اور عمر نے بھی اچھا کیا کیونکہ اب اس غیر شخص کو تنبیہ ہوگئی اور عورت بھی شاید ایسی حرکت پھر نہ کرے اس سے توبہ کرالی جاوے۔ فقط۔

آنریری مجسٹریٹ کی امامت | **سوال** (۳۴۷) ایک شخص جوکہ شہر کی سب سے بڑی جامع مسجد کا امام ہے علاقہ کا مفتی اور اہل اسلام کے محکمہ نکاح وطلاق کا قاضی ہے۔ اسلام اہل اسلام اور شعائر اسلام اماکن مقدسہ جزیرۃ العرب وغیرہ کے موجودہ نازک ترین حالات اور دامداراسلام کی اسلام کے مٹانے میں پوری کوشش وسرگرمی کو دیکھتے ہوئے اور عدم موالات بالکفار کے حکم الٰہی سے واقف ہوتے ہوئے بھی موجودہ حکام کی طرف سے ملی ہوئی آنریری مجسٹریٹی کو کسی موہوم نفع یا ضرر کے احتمال سے چھوڑنا پسند نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے لئے اس کے ترک کو باعث ذلت ورسوائی اور اس کے وجود کو موجب عزت وفخر تصور کرتا ہے۔ ہر چند کہ مسلمانوں نے زور سے نرمی ومحبت سے تنہائی میں مجالس میں سمجھایا اور تقریراً وتحریراً بارہا اس سے آگاہ کیا اور اسی امر کا مطالبہ کیا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ کیا ایسا شخص قابل امامت ہے اور کیا اس کے صلوٰت وجمعات کا ادا کرنا شرعاً صحیح ودرست ہے۔ اور کیا شرعی مسائل میں

---

[1] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیہا تسریح الفاجر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۲ ج۲) ظفیر۔ [2] جب زید کی مرضی کے خلاف اس کی بیوی نے یہ حرکت کی ہے تو زید کا اس میں کوئی جرم نہیں ہے۔ البتہ زید کا فرض ہے کہ وہ بیوی کو تنبیہ کرے اور ایسا انتظام کرے کہ اس کی بیوی کو نہ اس طرح کی حرکت پر جرأت ہو اور نہ اسے کوئی ایسا موقع مل سکے۔ زید کی طرف سے اس سلسلہ میں چشم پوشی ہوگی تو اسے دیوث کہا جائے گا اور اس کی امامت مکروہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ظفیر۔

ایسے آدمی کا فتویٰ اور معاملات نکاح وطلاق میں اس کا فیصلہ قابل اعتماد ہو سکتا ہے ـــ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ۔ نہیں ہو سکتا اور جماعت کا فرض ہے کہ اس منصب سے اسے معزول کر دیں۔ دستخط مولانا ابوالکلام آزادؒ۔

الجواب:۔ ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے کیونکہ آنریری مجسٹریٹی میں حکم خلاف شریعت کرنا لازم ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور بمصداق آیۂ کریمہ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ[۱]۔ فسق ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے۔ کما فی کتب الفقہ[۲]

قادیانی سے لڑکی کی شادی کرنے والے کی امامت	**سوال** (۷۳۵) جس کا داماد احمدی ہو اور وہ اس سے تعلق رکھے اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے تا وقتیکہ اس کا داماد توبہ و تجدید ایمان کرکے دوبارہ نکاح نہ کرے یا وہ شخص اپنی دختر کو اس سے علیحدہ کرے[۳] فقط۔ (احمدی۔ قادیانی) متفقہ طور پر کافر ہے۔ لہٰذا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہے اور نہ اس سے اپنا دینی تعلق ہی قائم رکھنا درست ہے۔ ظفیر)

غیر متعصب غیر مقلد کی امامت	**سوال** (۷۳۶) ایسے غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز ہے

یا نہیں جو متعصب اور بزرگوں کی شان میں بے ادب نہ ہوں اور ائمہ اربعہ کو حق جانتے ہوں اور ان شرائط کا بھی خیال رکھتے ہوں جن سے امام صاحبؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوتی ہے۔

---

[۱] المائدہ ـ ۷ ـ ۱۲ ظفیر [۲] ویکرہ امامة عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیة ان کراھة تقدیمه ای الفاسق کراھة تحریم (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر [۳] ویکرہ امامة عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیة ان کراھة تقدیمه ای الفاسق کراھة تحریم (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

الجواب: ایسے غیر مقلدین کے پیچھے نماز صحیح ہے[1] بشرطیکہ ان کے عقائد موافق اہل سنت والجماعۃ کے ہوں۔ فقط۔

کوئی دن متعین کر کے موت کا دعویٰ کرنے والے کی امامت

سوال (۴۳۷) ایک شخص اس امر کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ۲۵ ذی الحجہ سے عشرہ محرم تک ضرور مر جائے گا لیکن وہ اب تک زندہ ہے۔ ایسا دعویٰ کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں، اس کا نکاح بحال ہے یا نہیں امامت اس کی درست ہے یا نہیں۔

الجواب: وہ شخص کافر نہیں ہوا مسلمان ہے اور نکاح اس کا قائم ہے مگر ایسا ادعا اس کو کرنا نہ چاہئے تھا، یہ اس کی غلطی تھی، ایسا دعویٰ کرنا گناہ ہے اس کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسا دعویٰ نہ کرے[2]۔ اگر وہ توبہ کر لیوے تو نماز اس کے پیچھے بلا کراہت صحیح ہے[3]۔ فقط۔

غلط خواں امام کی امامت

سوال (۴۳۸) جو شخص سورہ فاتحہ کو اس طرح پڑھتا ہے کہ الرحمٰن کی ح اور میم کو اور الرحیم کی ح کو مشدد پڑھتا ہے اور ایاک نعبد کو ایاگ بنون غنہ دگاف پڑھتا ہے اور ایاک نستعین کو ان یگ بنون غنہ اور گاف پڑھتا ہے اور مستقیم کو مستقیم، اور مشدد کو مخفف اور مخفف کو مشدد اور ممدود کو مقصور اور مقصور کو ممدود پڑھتا ہے ایسے شخص کے پیچھے اقرار ودرست پڑھنے والے کی موجودگی میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: اس شخص کی امامت جائز نہیں ہے۔ باوجود موجود ہونے اقرأ وصحیح خواں کے۔ اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ نہ اس کی نماز ہوتی ہے، اور

---

[1] و مخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ والتفصیل فی الشامی (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الامامۃ ص ۵۲۶ ج ۱) ظفیر

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ (المشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۲) ظفیر

[3] التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (المشکوٰۃ باب التوبہ ص ۲۰۶) ظفیر۔

نہ مقتدیوں کی[1]۔ فقط۔

والدہ کو زدو کوب کرنے والے کی امامت

سوال (۳۹۷) جو شخص والدۂ خود کو گھر سے نکال دے اور زدو کوب کرے اور گالیاں دے اور بے ادبی کرے وہ شخص امام ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ایسا شخص سخت ظالم اور فاسق وبدکار خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہے ہرگز لائق امام بنانے کے اور پیرو مقتدی بنانے کے نہیں ہے[2] اور مصداق ضلوا واضلوا اور شعر مولانا رومی قدس سرہ السامی کا ہے ؎

ای بسا ابلیس آدم روئے ہست + پس بہر دستے نباید داد دست۔ فقط

(اس لئے کہ قرآن پاک میں صراحت ہے لا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما الآیۃ۔ ظفیر)

گورنمنٹ کے خطاب یافتہ کی امامت

سوال (۴۰۷) ایک شخص کو گورنمنٹ سے خطابات ملے ہوئے ہیں اور انگریزوں سے ملتا جلتا رہتا ہے اور ورگروٹ بھی بھرتی کرایا ہے لیکن خلافت اسلامیہ سے بھی اس کو دلی ہمدردی ہے۔ کیا ایسا شخص مسلمان نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ خلاصہ جواب اس صورت میں یہ ہے کہ اس شخص کی تکفیر نہ کرنی

---

[1] ولا غیر الالثغ بہ ای بالالثغ علی الاصح کما فی البحر عن المجتبی وحرر الحلبی وابن الشحنۃ انہ بعد بذل جہدہ دائما حتما کالامی فلا یؤم الا مثلہ ولا تصح صلاتہ اذا امکنہ اقتداء بمن یحسنہ او ترک جہدہ او وجد قدر الفرض مما لا لثغ فیہ ہذا ہو الصحیح المختار فی حکم الالثغ وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف او لا یقدر علی اخراج الفاء الا بتکرار (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۴۴/۱ و ص ۵۴۵/۱) ظفیر۔ [2] ان کراہۃ تقدیمہ ای الفاسق کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔

چاہئے اور گروہ مفسدین سے تائب ہوا ور اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ سچے دل سے ہمدردی کرے اور ان کی خیر خواہی اور اعانت کسی قسم کی ان کے ظلم میں نہ کرے تو اس کی امامت وغیرہ درست ہے اور نماز اس کے پیچھے درست ہے[1]۔ فقط۔

متہم فاسق کی امامت

سوال (۴۱۷) ایک لڑکی کا خسر بدنیت ہے۔ اپنے بیٹے کی زوجہ کی عزت خراب کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ لڑکی کا بیان ہے کہ میں نے سر دھو کر کرتہ اتارا تھا کہ میرا خسر دیوار کود کر مکان میں آیا میں نے شور مچایا وہ بھاگ گیا اور کوئی بات نہیں ہوئی۔ پس اس شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں اور زوجہ اپنے شوہر کے نکاح سے خارج ہوگئی یا نہیں ایسی باپ کے ساتھ بیٹا کیا برتاؤ کرے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ جب کہ کوئی بات موجب حرمت مصاہرت نہیں ہوئی جیسا کہ عورت کا بیان ہے تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی۔ لیکن ایسے متہم فاسق شخص کو امام نہ بنانا چاہئے اگرچہ نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے مگر اس کو امام بنانا مناسب نہیں ہے جب کہ اس کی شرارت معلوم ہوگئی[2] اور بحالت موجودہ بیٹے کو باپ کے ساتھ کوئی گستاخی نہ کرنی چاہئے لیکن اپنی زوجہ کو علیحدہ رکھنے کا انتظام کر سکے تو کرے۔ فقط۔

تارک نماز فجر کی امامت

سوال (۴۲۷) امام مسجد کو وقف سے پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے لیکن وہ ہمیشہ فجر کی نماز پڑھانے کے لئے حاضر نہیں ہوتے کیونکہ آٹھ بجے تک سوتے ہیں کیا ایسا شخص فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایک وقت کی امامت نہ کرنے سے بوجہ نوم وغیرہ کے اس کو

---

[1] التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ باب التوبہ والاستغفار ص ۲۰۶) ظفیر

[2] ان کراهة تقديمه ای الفاسق کراهة تحريم (ردالمحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱)

ویکره تقديم العبد الخ والفاسق لانه لا يهتم لامر دينه الخ وان تقدموا جاز لقوله عليه السلام صلوا خلف كل بر وفاجر (ہدایہ باب الامامۃ ص ۱۰۱ ج ۱) ظفیر۔

تنخواہ لینا ممنوع نہیں ہے ورنہ یہ وجہ کراہت امامت کی ہوسکتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظۃ. الحدیث[1]۔ البتہ اگر ترک صلوٰۃ فجر ہونا محقق ہوجاوے تو پھر وہ فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2]۔ لیکن اگر وہ کہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں تو پھر تکذیب جائز نہیں ہے۔ فقط۔

صاحب ہدایہ کو مشرک کہنے والے کی امامت

سوال (۴۳) جو شخص صاحب ہدایہ کو مشرک کہتا ہے اور ہدایہ کو منطق فلسفہ بتلاتا ہے اور صاحب مذہب کو بدعتی کہتا ہے اور نیز اس کو لقب ہٰذا کے ساتھ خط لکھتا ہے۔ السلام علیکم من اتبع بہدایۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ وہ شخص فاسق ہے نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے کما صرح بہ فی الشامی ان امامۃ الفاسق مکروہ تحریماً[3]۔ فقط۔

لنگڑے کی امامت

سوال (۴۴) ایک شخص لنگڑا ہے بدون تھمے چل نہیں سکتا نہ سیدھا کھڑا ہوسکتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو لنگڑا نہ ہو لائق امامت کے موجود ہو تو اس کو امام بنایا جاوے وکذا ایکرہ خلف اعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولیٰ الخ شامی[4]۔ فقط۔

جس کو متہم کیا جائے اس کی امامت

سوال (۴۵) زید کی والدہ نے چند مرتبہ یہ کہا ہے کہ زید کی زوجہ سے میرا شوہر صحبت کرتا ہے۔ اور زید کو والدہ کے کہنے کا بالکل یقین نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے زید کو امام بنا سکتے ہیں یا نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ۔ باب تعجیل الصلوٰۃ ص۶۱ ظفیر۔ [2] وتارکہا (ای الصلوٰۃ) عمداً مجانۃ ای تکاسلاً فاسق الدر المختار مع الشامی کتاب الصلوٰۃ ج۱ ظفیر۔ [3] فی ان کراہۃ تحریمیہ الدر المختار باب الامامۃ ص۵۲۳ ظفیر۔ [4] رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۵ ج۱ ظفیر۔

الجواب: زید کی والدہ کے اس کہنے سے زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی[1]۔ اور ایسی خبر کا یقین نہیں کرنا چاہئے[2] اور زید کو امام بنانا صحیح ہے۔ فقط۔

بواسیر والے کی امامت

سوال (۴۶۶) جس کو بواسیر کا مرض ہو اور کبھی کبھی خون ٹپکتا ہو ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: جس وقت خون نہ آتا ہو اور وضو ہو اس وقت نماز اس کے پیچھے صحیح ہوگی[3]۔ فقط۔

امر حق کے اتباع سے گریز کرنے والے کی امامت

سوال (۴۶۷) دو فریق مدعی اہل حدیث کا تقریباً چار پانچ برس سے ایک امر میں تنازعہ ہو چکا ہے۔ ان میں سے ایک فریق تو نرم اور متبع اسلام و اہل اسلام ہے اور فریق ثانی اشد ضدی و سنگدل ہے اور امر حق کا اتباع نہیں کرتے ان کے لئے کیا حکم ہے اور امامت ان کی کیسی ہے۔

الجواب: ظاہر ہے کہ فریق ضدی جو نفسانیت سے امر حق کا اتباع نہیں کرتا باطل پر ہے اور عاصی و فاسق ہے اور امامت ان کی مکروہ ہے[4] باقی پوری بات پورا واقعہ معلوم ہونے سے ہوگی۔ فقط

ترتیل سے نہ پڑھنے والے کی امامت

سوال (۴۶۸) زید جس کے تالو میں بسبب بیماری سوراخ پڑ گیا ہے اور حروف کی ادائیگی پوری نہیں ہوتی اور ترتیل سے نہیں پڑھ سکتا اور زید سے زیادہ خوبی سے پڑھنے والے کی موجودگی میں زید کی امامت درست اور نماز اس کے پیچھے

---

[1] تزوج بکرا فوجدھا ثیبا وقالت ابوک فضنی ان صدقہا بانت بلا مہر والا ۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر۔
[2] منہا الشہادۃ فی الزنا یعتبر فیہا اربعۃ من الرجال (ہدایہ کتاب الشہادات ص ۱۳۸ ج ۳) ظفیر۔
[3] اس لئے کہ یہ معذور کے حکم میں نہیں ہے ۱۲ ظفیر۔
[4] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

صحیح ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ نماز اس کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے جب تک کوئی غلطی مفسد صلوٰۃ نہ ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ دوسرا شخص جو صحیح پڑھتا ہو اور قرآن شریف کو ترتیل و تجوید سے پڑھتا ہے اس کو امام بنایا جاوے[1]۔ فقط۔

شیعوں کی نماز جنازہ پڑھنے والے کی امامت

سوال (۴۹) ایک شخص جو جامع مسجد کا امام ہو اور شیعوں کے جنازہ و تجہیز و تکفین میں برابر شامل رہے اور لوگوں کو ترغیب دیوے تو اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ ایسا شخص عاصی و فاسق ہے اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے[2]۔ فقط۔

نومسلم کی امامت

سوال (۵۰) نومسلم کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ جائز ہے[3]۔ فقط۔

معذور کی امامت

سوال (۵۱) تین چار شخص معذور ہیں لائق امامت نہیں ہیں ایسی حالت میں فرداً فرداً نماز پڑھیں یا ان میں سے کوئی امامت کرائے۔

الجواب: ۔ معذورین کا امام معذور ہو سکتا ہے[4]۔ فقط۔

---

[1] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ بشرط اجتنابہ بفواحش الظاہرۃ وحفظہ قدر فرض وقیل واجب وقیل سنۃ ثم الاحسن تلاوۃ وتجوید القراءۃ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱ و ص ۵۲۰ ج ۱) ظفیر [2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر [3] والاحق بالامامۃ الخ الاعلم باحکام الصلوٰۃ الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار ص ۵۲۰ ج ۱) [4] وطاہر بمعذور الخ وصح لو توضأ علی الانقطاع وصلی کذٰلک کاقتداء بمفتصد امن خروج الدم وکاقتداء امرأۃ بمثلہا وصبی بمثلہ ومعذور بمثلہ (درمختار) ای ان اتحد عذرھما واختلف لم یجز (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۴۱ ج ۱) ظفیر۔

امام کا انتخاب

سوال (۷۵۲/۱) ایک مسجد جولاہوں کے نام سے مشہور ہے، جولاہوں نے امام کو نکال دیا اور حافظ ہم قوم کو بلا کر رکھ لیا۔ کیا دوسرے مسلمانوں کا حق اس مسجد میں ہے۔

افیون استعمال کرنے والے کی امامت

(۷۵۳/۲) امام مسئلہ سے واقف ہیں، نماز میں قرآن شریف زیادہ سے پڑھتے ہیں اور الفاظ پورے طور سے ادا کرتے ہیں مگر افیون کھاتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

غلط خواں کی امامت

(۷۵۴/۳) امام مسئلہ سے واقف نہیں قرآن شریف غلط پڑھتے ہیں، کپڑا بنتے فروخت کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱) جن مقتدیوں کی جماعت زیادہ ہے ان کی رائے سے امام مقرر ہو سکتا ہے مگر بہر حال امام لائق امامت کے ہونا چاہئے خواہ کسی قوم کا ہو۔[۱]

(۲) افیون کھانے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے اس کو امام نہ بنانا چاہئے۔[۲]

(۳) کپڑا بننے کی وجہ سے اس کی امامت میں کچھ نقصان نہیں ہے لیکن اگر قرآن شریف ایسا غلط پڑھتا ہے کہ جس سے نماز میں نقصان یا فساد آتا ہے تو اس کو امام نہ بنایا جائے۔[۳] فقط

منکوحہ کا نکاح پڑھانے والے کی امامت

سوال (۷۵۵/۱) ایک عورت کا خاوند تین سال سے نام پر ہے عرصہ تین ماہ کا ہوا اس کا خط آیا تھا۔ اب معلوم نہیں وہ زندہ ہے یا مر گیا نیز عورت کو پانچ ماہ کا حمل ہے اس عورت کا نکاح ایک شخص نے پڑھا دیا ہے باوجود لوگوں کے منع کرنے کے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ

۱؎ (و) الخیار الی القوم فان اختلفوا اعتبر اکثرھم ولو قدموا غیر الاولی اساءوا الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱ ظفیر۔ ۲؎ وکذا تکرہ خلف الامرد وسفیہ ومفلوج وابرص شاع برصہ وشارب الخمر واکل الربوا ونمام ومراء متصنع الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱ ظفیر۔ ۳؎ ولا غیر الالثغ بہ ای بالالثغ علی الاصح (ایضاً ص ۵۲۴ ج ۱) ظفیر۔

شوہر والی عورت کا جو دوسرے سے نکاح کرے اس کی امامت

سوال (۷۵۶) ایک شخص نے ایک عورت کا نکاح کیا جس کا خاوند دام پر گیا ہوا تھا اور شخص مذکور نے یہ کہا کہ جس وقت اس کا خاوند آوے گا اس کو واپس کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چھ ماہ تک اس خاوند کے گھر ہی بعد میں خاوند اول آیا اور عورت کو لے گیا۔ ایسے نکاح پڑھانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱) اس حالت میں اس کا دوسرا نکاح شرعاً درست نہیں ہوا اور جس نے باوجود علم کے اس کا نکاح ثانی پڑھا وہ فاسق ہے اسکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[1]

(۲) ایسے نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے یہ فعل حرام ہے اور مرتکب اس کا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔[2] فقط۔

معالج امام کی امامت

سوال (۷۵۷) اگر امام محلہ بعیادت معالجہ مصروف مانده اہتمام آں نماید در ضمن آں بعض نساء مریضہ را ہنگام درد ناف دست بر ناف نہادہ عزائم وافسونہا بدمد پس ایں چنیں مبتدع نماز جائز است یا نہ۔

مبتدع کی امامت

(۷۵۸) در کشمیر بعض جہال شیوع ساختہ اند کہ بوقت ختنہ اذان میگویند وایں را از قبیل سنن پندارند اگر امام محلہ ایں بدعات را ترویج دہد خلف وی نماز قوم درست است یا مکروہ۔

الجواب:- (۱) فقہاء طبیب را لغرض علاج دست بر اعضاء اجنبیہ نہادہ درست داشتہ اند ولیکن در عزائم وافسونہا جواز این یافتہ نشدہ۔[3] پس این چنین امام فاسق

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار- باب الامامۃ) [2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان یم کراہۃ تقدیمہم کراہۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر [3] ولا یجوز النظر الیہ بشہوۃ ای الا لحاجۃ کقاض الخ وکذا مرید شرائہا ومداواتہا الی موضع المرض بقدر الضرورۃ (ردالمحتار باب شروط الصلوٰۃ ستر العورۃ ص ۳۷۷ ج ۱) ظفیر۔

باشد وامامت او مکروہ باشد وتقرر ش برامامت تا وقتیکہ او توبہ از بدعات نہ کند جائز نیست[۱]۔

(۲) بوقت ختنہ اذان گفتن مشروع نیست وسنت پنداشتن او را جہل است و امامتش مکروہ است[۲]۔ فقط۔

بدعتی کی امامت

سوال (۵۹) جو بدعت میں شریک ہو یا کوشش کرے اور برہنہ ہو کر کھیلے اس کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:۔ ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے[۳]۔ فقط۔

بارات میں باجہ لیجانے والے کی امامت

سوال (۶۰) اگر کوئی امام اپنے لڑکے کی شادی میں باجہ لیجاوے اور یہ عذر بیان کرے کہ لڑکی والے نے کہا ہے کہ اگر باجہ لا دے گا تو نکاح کروں گا یہ عذر شرعاً جائز ہے یا نہ۔ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ یہ عذر شرعاً مسموع نہیں ہے اور اس عذر کی وجہ سے باجا لیجانا درست نہیں ہے۔ اگر امام مذکور نے ایسا کیا تو وہ فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[۴]۔ فقط۔

---

[۱] یکرہ امامۃ عبد الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

[۲] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

[۳] ایضاً۔ ۱۲ ظفیر [۴] وکرہ کل لھو لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کل لھو المسلم حرام الا ثلاثۃ ملاعبتہ اھلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ بقوسہ (در مختار) قولہ کرہ کل لھو ای کل لعب وعبث الخ شامل لنفس الفعل واستماعہ کالرقص والسخریۃ والتصفیق وضرب الاوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق فانھا کلھا مکروھۃ لانھا زی الکفار واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذالک حرام وان سمع بغتۃ یکون معذوراً ویجب ان یجتھد ان لا یسمع قہستانی (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۴۷ ج ۵ و ص ۳۴۸ ج ۵) ظفیر۔

خدمتگار مسجد کی امامت

سوال (۱۲۶۱) بکر مسجد کا خدمتگار ہے۔ یہ امام کی عدم موجودگی میں نماز پڑھا دیتا ہے آیا نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب: اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ فقط۔ (اگر وہ لائق امامت ہے یعنی مسائل نماز سے واقف ہے اور قرأت صحیح کرتا ہے۔ ظفیر)

ناظرہ خواں کے پیچھے عالم کی نماز

سوال (۱۲۶۲) امام مسجد جو ناظرہ خواں اور نہایت نمازی ہے بوقت مغرب نماز پڑھا رہا تھا۔ ایک رکعت ہوگئی تھی اتنے میں ایک عالم آگئے۔ انھوں نے امام سے زبردستی نیت تڑوا کر خود نماز پڑھائی اس صورت میں شرعی کیا حکم ہے۔

الجواب: یہ فعل اس مولوی کا نہایت قبیح اور معصیت ہے وہ سخت گنہگار ہوا۔ کوئی وجہ بظاہر ایسی معلوم نہیں ہوتی کہ فرض نماز امام اور مقتدیوں کی تڑوائی جائے شاید اس کو یہ خیال ہو کہ ناظرہ خواں کے پیچھے عالم کی نماز نہیں ہوتی حالانکہ یہ غلط ہے[1]۔ فقط

شمس العلماء کی امامت

سوال (۱۲۶۳) سرکار کی طرف سے جو شمس العلماء کا خطاب یافتہ ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز اس کے پیچھے بتاعدہ صلوا خلف کل بر و فاجر ہو جاتی ہے لیکن بغرض تنبیہ ایسے شخص کو امام مقرر کرنا نہ چاہئے۔ فقط۔

بیوہ کے نکاح میں خلل ڈالنے والے کی امامت

سوال (۱۲۶۴) بیوہ عورت کے نکاح کرنے پر رضامند ہو اس کے نکاح میں جو شخص خلل ڈالے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: بیوہ عورت جو کفو میں نکاح کرنا چاہے اس کو کسی ولی یا غیر ولی کو نکاح سے روکنا نہ چاہئے ورنہ بے وجہ شرعی کے کسی عورت کو نکاح سے روکنا گناہ ہے۔ فقط۔

---

[1] واعلم ان صاحب البيت ومثله امام المسجد الراتب اولى بالامامة من غيره مطلقا (درمختار) اى وان كان غيره من الحاضرين من هو اعلم واقرأ منه (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر۔

(اور اس پر اصرار فسق ہے۔ لہٰذا اس کی امامت مکروہ ہے۔ قرآن میں ہے وانکحوا الایامیٰ منکم۔ ظفیر)

جوڑا لینے والے امام کی امامت | **سوال** (۶۵) ایک گروہ اہل اسلام کا جو ظاہرا نماز نہیں پڑھتے اور پوشیدہ عبادت کرتے ہیں اور اشیاء نشلی وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں ان لوگوں نے ایک جلسہ کیا اور پنجایت میں ایک حافظ جی صاحب نے ان کی معافی پر دعوت قبول کرلی اور شریک شادی ہوئے جب کہ انھوں نے اقرار کیا کہ ہم نماز بھی پڑھیں گے امام کو جوڑا دیا تو امام قصور مند ہے یا نہ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ وہ گروہ اہل اسلام میں سے ہے اور نماز پڑھنے کا وعدہ کیا اور نماز شروع کردی اور تمام فرائض مذہبی کے ادا کرنے کا وعدہ کیا تو اس کی شادی میں شرکت درست ہے[۲] اور کھانا کھانا جائز ہے اور امام صاحب جنھوں نے وہاں کھانا کھایا اور جوڑا لیا وہ کچھ قصور مند نہیں ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ فقط۔

گورنمنٹ کے پنشن خوار کی امامت | **سوال** (۶۶) جو شخص گورنمنٹ کا پنشن خوار ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- امامت اس کی صحیح ہے اور نماز اس کے پیچھے درست ہے[۳]۔ فقط

نمائش میں دوکان بیجانیوالے کی امامت | **سوال** (۶۷) ایک شخص نمائش میں دوکان لے گیا

---

[۱] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المختار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

[۲] التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ باب التوبۃ) [۳] گورنمنٹ سے معاوضہ میں امداد قبول کرنا کوئی شرعی جرم نہیں، اس وقت اور بھی جب کہ وہ اپنی ملازمت کی مدت پوری کرکے پنشن کا مستحق بنا ہو۔ وجاز تعمیر کنیسۃ وحمل خمر ذمی بنفسہ او دابتہ باجر الخ (درمختار) قال فی الخانیۃ ولو آجر نفسہ لیعمل فی الکنیسۃ ویعمرہا لا باس بہ لانہ لا معصیۃ فی عین العمل (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۴۵ ج ۵) ظفیر۔

اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: اس شخص کے پیچھے نماز صحیح ہے[1]۔

غیر مقلد کی امامت | **سوال** (۷۶۸/۲) زید امام ہے اور مقتدی ہر جماعت میں تکبیر جب کہتے ہیں تو امام اس وقت کھڑا ہوتا ہے کہ جب تکبیر میں حی علی الفلاح یا اللہ اکبر کہا جاتا ہے اس سے پیشتر تمام تکبیر بیٹھا ہوا سنتا ہے اور ایک مقتدی بھی ایسا کرتا ہے، امام کے ساتھ ہی اٹھتا ہے۔ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے اس وقت امام اللہ اکبر کہتا ہے۔

امام کا ثنا چھوڑنا کیسا ہے | (۷۶۹/۲) امام کبھی کبھی سبحانک اللہم الخ نہیں پڑھتا اور سورہ الحمد فوراً شروع کر دیتا ہے۔

جو امام وتر کی ایک رکعت پڑھے اس کی اقتدار | (۷۷۰/۲) امام ایک رکعت وتر کی پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب: (۱) فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ آداب نماز میں سے ہے یہ کہ جس وقت تکبیر میں حی علی الفلاح کہے اس وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں اور جس وقت قد قامت الصلوٰۃ کہے اس وقت امام نماز شروع کر دے اور اگر ختم تکبیر کے بعد شروع کرے تو یہ اچھا ہے[2]۔

(۲) یہ خلاف سنت ہے[3]۔

(۳) اس شخص کا امام بنانا اچھا نہیں ہے وہ غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اس کے پیچھے نماز

---

[1] نمائش میں دوکان لگانی جائز ہے جس طرح بازار میں دوکان ہوتی ہے اور سارے ہنگامے ہوتے رہتے ہیں

[2] ظفیر۔ والقیام للامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح الخ ان کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظہر وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ الخ وشروع الامام فی الصلوٰۃ مذ قیل قد قامت الصلوٰۃ ولو اخر حتی اتمھا لا باس بہ اجماعا وھو قول الثانی والثلاثۃ وھو اعدل المذاھب الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار آداب الصلوٰۃ ص ۴۴۶ / ج ۱) ظفیر۔

[3] وسننھا الخ رفع الیدین للتحریمۃ الخ والثناء والتعوذ والتسمیۃ (ایضاً سنن الصلوٰۃ ص ۴۴۲) ظفیر۔

حتی الوسع نہ پڑھیں، دوسرے شخص حنفی عالم اور متقی کو امام بنادیں۔[1]

عورت کی اقتدار شوہر تراویح میں کرے یا نہیں | **سوال** (۱۷۷) زوجہ زید حافظ قرآن ہے اگر اس رمضان شریف میں اس کا شوہر اور ابن اور بنات اس کی اقتدار فرض وتراویح میں کریں تو جائز ہے یا نہیں اور اگر وہ تنہا تراویح پڑھے تو جہر کے ساتھ قراءۃ قرآن درست ہے یا نہیں

الجواب: ولا یصح اقتداء رجل بامرأۃ وخنثی وصبی مطلقاً الخ درمختار[2] ویکرہ جماعۃ النساء ولو فی التراویح۔ درمختار[3] ولا تجہر فی الجہریۃ بل لو قیل فی الفساد بجہرھا لامکن بناءً علی ان صوتہا عورۃ۔ شامی۔[4] صفحہ ۳۴۹/۱ ۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ مرد کی نماز عورت کے پیچھے نہیں ہوتی اور تنہا عورتوں کی جماعت بھی مکروہ تحریمی ہے اور عورت تنہا بھی جہریہ نماز میں جہر نہیں کرسکتی۔ فقط۔

شطرنج کھیلنے والے کی امامت | **سوال** (۱۷۲) جو حافظ شطرنج کھیلے کہ نماز بھی قضا ہو جاوے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اس کی امامت مکروہ ہے[5]۔ فقط۔

امن سبھا کے ممبر کی امامت | **سوال** (۱۷۳) منجانب گورنمنٹ جو امن سبھا قائم ہوئی ہے اس میں چندہ دینا اور ممبر بننا کیسا ہے اور جو لوگ ممبر بن چکے ان کے لئے کیا حکم ہے اور نماز ان کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] ولکن الکرہ خلف امرد الخ زاد ابن ملک ومخالف (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ صفحہ ۵۲۶/۱) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ صفحہ ۵۳۹/۱ ۱۲ ظفیر [3] ایضاً صفحہ ۵۲۸/۱ ۱۲ ظفیر [4] رد المحتار فصل تالیف الصلوٰۃ تحت قولہ وتلصق بطنہا الخ صفحہ ۴۷۱/۱ ۱۲ ظفیر [5] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ صفحہ ۵۲۳/۱) اس وجہ سے کہ شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے وکرہ تحریماً اللعب بالنرد وکذا الشطرنج (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع صفحہ ۳۴۷/۵) ظفیر۔

الجواب: اس میں چندہ دینا اور ممبر بننا اور کوشش کرانا مذہب درست نہیں ہے اور وہ در حقیقت شوکت اسلام و ضعف اسلام کو منانے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کا حال نہایت خطرناک ہے اور ان کو امام بنانا مکروہ ہے[1]۔ فقط۔

عنین کی امامت

سوال (۷۷۴) عنین کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: عنین کے پیچھے نماز درست ہے[2]۔ فقط۔

اصلاح سازی کی امامت

سوال (۷۷۵) ایک شخص متقی پرہیزگار متبع شریعت صوم و صلوٰۃ کے پابند ضروری مسائل سے واقف ہیں، ان کا پیشہ صلاح سازی فی الوقت ہے اور اصلاح سازی میں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس سے اہل و عیال کی بسر اوقات کرتے ہیں آیا شرعاً یہ پیشہ جائز ہے یا نہیں اور امامت ایسے شخص کی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: پیشہ مذکورہ حلال ہے اور امامت اس کی درست ہے اور بوجہ اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں۔

جس کی لڑکی طوائف کا پیشہ کرتی ہو اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۷۷۶) شخص صاحب صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے اس کی لڑکی پیشہ طوائف کا کرتی ہے اور وقتاً اس کے پاس رہتی ہے امامت اس کی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسی حالت میں اگر لوگوں کو اس کی امامت سے کراہت ہے تو اس کو امام ہونا مکروہ ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (قرآن پاک) ویکرہ تقدیم الفاسق ایضاً لتساہلہ فی الامور الدینیۃ (غنیۃ المستملی ص ۵۱۴) ظفیر۔ [2] عنین ہونے سے امامت پر کوئی اثر نہیں پڑتا یہ کوئی ظاہری اور نمایاں عیب نہیں ہے جو باعث کراہت ہو۔ واللہ اعلم ظفیر۔ [3] فلو ام قوماً وہم له کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ او لانہم احق بالامامۃ منہ کرہ لہ ذلک تحریماً لحدیث ابی داؤد لا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوماً وہم لہ کارھون (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲) ظفیر۔

گالی بکنے والے کی امامت

سوال (۷۷۷) ایک شخص اولاد کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے حرامی بچہ اور حرامی کی اولاد کہتا ہے اور نطفہ میں فرق ہونا بتاتا ہے، ایک دختر جوان ہے جس کا پردہ بالکل نہیں کراتا ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔ امامت اس کی کیسی ہے۔

الجواب: شخص مذکور کے اکثر افعال خلاف شریعت اور حرام اور معصیت ہیں لہذا اس پر حکم فسق عائد ہوتا ہے۔ وہ فاسق ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے[1] فقط

سجدہ پر جو قدرت نہ رکھتا ہو اس کی امامت

سوال (۷۷۸) جو شخص سجدہ سے عاجز ہو اور باقی تمام ارکان رکوع قومہ وغیرہ بخوبی ادا کرتا ہو اور کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ۔

الجواب: اس کے پیچھے نماز ان لوگوں کی جو سجدہ کر سکتے ہیں صحیح نہیں۔ در مختار میں ہے ولا عبرة للعجز عن السجود حتی لو عجز عنه وقدر علی الرکوع أومأ[2] الخ۔

جو غلط مطالبہ نہ مانے اس کی امامت جائز ہے

سوال (۷۷۹) اگر استاد شاگرد کو کہے کہ تم اپنے استاد کی بیوی کو جو فی الحال تمہاری منکوحہ ہے طلاق دیدو ورنہ تم مجھ سے عاق ہو۔ اگر شاگرد طلاق نہ دے تو یہ وجہ عاق ہونے کی ہو سکتی ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ اور عاق کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ وجہ شاگرد کے عاق ہونے کی نہیں ہو سکتی اور اس وجہ سے[3] شاگرد کو عاق کرنا صحیح نہیں ہے اور اس وجہ سے اگر استاد اس کو عاق کرے تو وہ درحقیقت عاق نہیں ہو

---

[1] ویکرہ امامة عبد ... الخ وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) حدیث نبوی ہے "سباب المسلم فسوق وقتاله کفر" رواه مسلم ۱۲ ظفیر۔

[2] در مختار باب الامامة ص ۵۴۲ ج ۱۔ ظفیر

[3] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطلاق ابغض المباحات (مشکوٰة کتاب الطلاق)۔ بے وجہ طلاق دینے کا حکم فعل ناجائز ہے اسکا اتباع جائز نہیں ۱۲ ظفیر۔

اور نماز اس کے پیچھے صحیح و درست ہے۔ فقط۔

بدچلن بیوی کو قتل کرنے والے کی امامت

سوال (۷۸۰) ایک شخص نے اپنی عورت کو بوجہ بدچلنی کے قتل کردیا، اسی وجہ سے گیارہ سال قید میں رہا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قتل کرنا اس کو جائز نہ تھا اور اس قتل کی وجہ سے وہ فاسق مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا۔ توبہ کرنا اور وارثوں سے معاف کرانا اس کے ذمہ لازم ہے[۱]۔ اگر اس نے توبہ کرلی اور وارثوں سے ان کا حق معاف کرالیا تو امامت اس کی صحیح ہے[۲]۔ فقط۔

غلط عقائد والے کی امامت

سوال (۷۸۱) ایک شخص امام مسجد ہے اور وہ بعد نماز عشاء ایک بھنگ نوش قوال سے حضرت پیر صاحب قدس سرہ کی اس قسم کی تعریف سنتا ہے کہ پیر صاحب نے ایک دفعہ اپنے مرید کے لئے قبر میں۔ من ربک۔ کے سوال ہونے پر منکر اور نکیر کو قید کردیا اور ایک دفعہ انھوں نے بہت سے مُردوں کی ارواح ملک الموت سے جب کہ وہ آسمان چہارم سے گزر رہا تھا چھین لیں۔ اور وہ قوال یہ سب باتیں بالفاظ بلند مسجد میں بصیغہ خطاب پڑھتا ہے۔ سجدہ کو مخصوص پیر ہی کے لئے کہتا ہے۔ اور امام مسجد اس کو ذرا بھی منع نہیں کرتا بلکہ اس کی تائید میں کہتا ہے کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور عاشق کے لئے تو بالکل جائز ہے۔ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے اور روکنے والے منکر اولیاء اللہ ہیں یا نہ۔

الجواب:۔ ایسا امام جو ایسے قصص واہیہ کاذبہ سنتا ہے اور تحسین کرتا ہے اور ان قصص کی تصدیق کرتا ہے فاسق ہے۔ لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ اور نماز

---

[۱] وعن معاویۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا الرجل یموت کافرا، والرجل یقتل مومنا متعمدا (کتاب الترغیب والترہیب کتاب الحدود لابن حجر ص۲۲۳) ظفیر۔ [۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ فصل ثالث ص۲۰۶) ظفیر۔

اس کے پیچھے مکروہ ہے[1]، اور رو کنے والے ایسے قصص باطلہ کے پڑھنے اور سننے سے حق پر ہیں ان کو منکر اولیاء اللہ کہنا اور بد عقیدہ سمجھنا فسق اور معصیت ہے اور افترار و کذب صریح ہے فقط

دوکاندار کی امامت | **سوال** (۸۲۷) ایک دوکاندار کی نظر سودا فروخت کرتے وقت مردوں اور عورتوں پر پڑتی ہے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ امامت اس کی جائز ہے[2]۔ فقط۔

غلط خواں کی امامت | **سوال** (۸۳۷) ایک شخص امام ہے مگر الفاظ صحیح نہیں پڑھتا کھڑے پڑے الفاظ کی تمیز نہیں۔ ہا روحا میں کچھ فرق نہیں کرتا ایسے شخص کے پیچھے حافظ کی نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو شخص لفظ صحیح ادا نہ کرے اور ہا روحا اور تا اور طا وغیرہ میں فرق نہ کر سکے اس کے پیچھے صحیح خواں حفاظ کی نماز صحیح نہیں ہوتی[3]۔ فقط۔

موچی اور غسال کی امامت | **سوال** (۸۴۷) موچی اور غسال کی امامت میں کوئی کراہت

---

[1] ویکرہ امامۃ الخ وفاسق (درمختار) ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ [2] نگاہ پڑنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا، اولاً تو اس وجہ سے کہ یہ ضرورت کی وجہ سے ہے، جو جائز ہے، ثانیاً اس وجہ سے کہ چہرہ ستر میں داخل بھی نہیں۔ فتنہ کی وجہ سے البتہ روکا گیا ہے۔ ثالثاً نگاہ کا پڑ جانا جس میں قصد و ارادہ کو دخل نہیں، معاف ہے۔ گھورنا البتہ منع ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا:۔ یا علی لا تتبع النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الآخرۃ (مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبۃ ص ۲۶۹) ستر کے سلسلہ میں فقہاء لکھتے ہیں وللحرۃ ولو خنثی جمیع بدنھا الخ خلا الوجہ والکفین الخ والقدمین وتمنع المرأۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لا لانہ عورۃ بل لخوف الفتنۃ الخ ولا یجوز النظر الیہ بشھوۃ الخ اما بدونھا فیباح ولو جمیلا الخ الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب شروط الصلوٰۃ ص ۳۷۶ ج ۱ و ص ۳۷۷ ج ۱ ظفیر۔ [3] ولا غیر الالثغ علی الاصح الخ الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۴۴ ج ۱ ظفیر۔

ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ موچی اور غسال کے پیچھے نماز درست ہے اور محض اس وجہ سے ان کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی دوسری وجہ کراہت کی ہو تو نماز ان کے پیچھے مکروہ ہوگی اور بہتر امامت کے لئے وہ شخص ہے جو مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو اور صالح ہو[1]۔ فقط۔

کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے کی امامت

سوال (۸۵۷) ایک شخص بلا اجازت امام مسجد کے کسی اشارے پر نماز پڑھانے اور وہ اکثر کسی کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتا۔ جماعت ہوتی دیکھ کر یا تو واپس چلا جاتا ہے یا وضو وغیرہ میں اتنا وقت صرف کرتا ہے کہ جماعت ختم ہوجاتی ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ نماز اس کے پیچھے صحیح ہے اور یہ فعل اس کا برا ہے اور شرعاً قبیح ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے[2]۔ فقط۔

جمعیۃ علماء ہند کے فیصلے کو غلط کہنے والے کی امامت

سوال (۸۶۷) جو شخص جمعیۃ علماء ہند کے متفقہ فتویٰ کو جھوٹا سمجھتا ہو۔ فتویٰ مذکورہ پر مہر کرنے والے علماء کو اور اسکے ماننے والوں کو کافر کہتا ہو۔ انگریزی اسکول میں پڑھاتا ہو اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے کذا حققه في الشامي ان الصلوٰة خلف الفاسق مكروه بكراهة التحريم[3]۔ اور امام بنا

---

[1] الاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض وقيل واجب وقيل سنة وهو الظاهر (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۱ ج ۱) [2] لان مضى الاجنب تمرته تظهر في الاحق بترتيبه مرة (البحر ص ۵۱۸ ج ۱) ظفیر [3] دیکھیے رد المحتار شامی باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱۔ ظفیر۔

ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے۔ فقط۔

ختنہ کرنے والے کی امامت | **سوال** (۸۷) ختنہ کرنے والے کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:۔ جائز ہے[1]۔ فقط۔

معذور عالم کی امامت | **سوال** (۸۸) عالم معذور جس سے مقتدی کراہت کرتے ہوں اس کے پیچھے امام تندرست کی موجودگی میں نماز صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولا طاهر بمعذور الخ ولا قادر على ركوع وسجود بعاجز عنهما الخ[2] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ غیر معذور کی نماز معذور کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور جس شخص کی امامت سے مقتدی کراہت کرتے ہوں اس کو امام ہونا مکروہ ہے[3]۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوماً وهم له كارهون۔ الحدیث[4]۔

عالم سیاح کی امامت | **سوال** (۸۹) جو عالم سیاح دوسرے ملک سے آتے ہیں ان کا عقیدہ پوری طرح معلوم نہیں ہوتا حتیٰ کہ اشتہاری تک ہوتے ہیں اور امامت کراتے ہیں۔ اگر کوئی امام مقرران کے سامنے امامت کرا دیتا ہے تو اس میں اپنی بے عزتی خیال کرتے ہیں حالانکہ خطبہ تک صحیح نہیں پڑھتے ایسے سیاح لاپتہ کی امامت درست ہے یا نہیں۔

---

[1] یعنی جائز کام ہے اس کی وجہ سے کوئی عیب نہیں لگتا۔ وقیل فی ختان الکبیر اذا امکنه ان یختن نفسه فعل الخ والظاهر فی الکبیر انه یختن (درمختار) ای یختنه غیره (درالمختار کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء ص ۳۳۷ ج ۵) ظفیر۔ [2] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱ ظفیر۔ [3] ولو أم قوما وهم له كارهون ان الكراهة لفساد فيه اولانهم احق بالامامة منه كره له ذالك تحريما لحديث ابي داؤد ولا يقبل الله صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر۔ [4] مشکوٰۃ باب الامامة فصل ثانی ص ۱۰۰ ۱۲ ظفیر۔

الجواب: ۔ قول اور خیال اس سیاح کا غلط اور باطل ہے اور جو شخص خطبہ غلط پڑھے اور مسائل نماز سے پوری طرح واقف نہ ہو اور اس کے صحیح العقیدہ ہونے کا اطمینان نہ ہو اس کو امام نہ بنانا چاہئے بلکہ عالم متبع شریعت کو امام بنا دیں۔ فقط۔

انگریز کے مخالف کو کافر سمجھنے والے کی امامت

سوال (۷۹۰) زید گورنمنٹ اسکول میں کورس پڑھاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص میری ملازمت کو حرام جاننے میں اپنے عقیدہ میں اس کو کافر جانتا ہوں. تو اس صورت میں زید کے پیچھے نماز درست ہے یا حرام۔

الجواب: ۔ انگریزی اسکول کی ملازمت اگرچہ کسی درجہ میں بعض صورتوں میں جائز بھی ہو مگر اس کے قبیح ہونے میں تو کچھ کلام ہی نہیں ہے۔ لہٰذا زید جو کہ انگریزوں کی غلامی کو حرام جاننے والوں کو کافر سمجھتا ہے سخت غلطی میں ہے اور عاصی و فاسق ہے لہٰذا اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور امام بنانا اس کو حرام ہے[1]۔ فقط۔

جاہل ومبتدع کی امامت

سوال (۷۹۱/۱) ایک شخص ملا جمال الدین سے بیعت ہے وہ محض ایک پارہ عم کا پڑھا ہوا ہے اور جمال الدین کے کہنے سے نماز تنگ وقت کر کے پڑھتا ہے حتی کہ نماز جمعہ بوقت تین بجے آجکل پڑھتا ہے اور عشاء ۱۱ بجے۔ اور کہتا ہے کہ عشاء کی نماز سے پہلے سونا فرض ہے اور اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر تین سو روپے میں فروخت کر دی۔

(۷۹۲/۲) حافظ مولا بخش کو اردو فارسی اور مسئلہ مسائل سے خوب واقفیت ہے اکثر بوجہ کاروبار کے ایک دو وقت کی نماز قضا بھی ہو جاتی ہے۔ قصداً نماز قضا نہیں کرتا۔ دونوں شخصوں میں سے کس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

الجواب: ۔ (۱) وہ شخص جو ملا جمال کا مرید ہے اور نمازوں میں تاخیر کرتا ہے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونا فرض بتلاتا ہے اور دیگر امور خلاف شریعت کرتا ہے جاہل اور

[1] وکراهة تقديمه اى الفاسق كراهة تحريم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔

مبتدعانہ و فاسق ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور امام بنانا اس کو ناجائز اور حرام ہے۔ اور دوسرا شخص جو حافظ قرآن اور مسئلہ مسائل سے واقف ہے اور پابند نماز ہے اگر وہ شخص نماز فوت شدہ کو قضا کر لیتا ہے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے بمقابلہ اول شخص کے مولا بخش کو امام بنانا چاہئے[۲] ۔ فقط۔

(۲) اور مولا بخش کو لازم ہے کہ اگر کسی وقت کی نماز اتفاق سے فوت ہو جاوے تو اس کو ضرور قضا کر لیا کرے کیونکہ ایک وقت کی نماز بھی قصداً بالکل ترک کر دینے والا فاسق ہے[۳]۔ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط۔

شرابی کے مکان میں جو رہتا ہے اس کی امامت

سوال (۷۹۳) جو امام مسجد شرابی کے مکان میں رہتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- جائز ہے[۴]۔ فقط۔

باری باری نماز پڑھانے والے امام جو درمیان کی نماز نہ پڑھیں

سوال (۷۹۴) ایک مسجد میں چار بھائی نمبر وار نماز پڑھاتے ہیں اور اپنی باری پر نماز پڑھاتے ہیں بعد میں نماز چھوڑ دیتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

---

[۱] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔ [۲] والاحق بالامامۃ نصبا بل تقدیما الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۱/۱) ظفیر۔ [۳] اذ التاخیر بلا عذر کبیرۃ لا تزول بالقضاء بل بالتوبۃ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب قضاء الفوائت ص ۶۷۶/۱) ظفیر۔ [۴] صرف کسی شرابی کے مکان میں رہنے سے فسق لازم نہیں آتا۔ فقہاء لکھتے ہیں وجاز تعمیر کنیسۃ وحمل خمر ذمی بنفسہ او دابۃ باجر لا عصرھا لقیام المعصیۃ بعینہ وجاز اجارۃ بیت الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ج ۵ ص ۳۴۵) ظفیر

الجواب: - مکروہ ہے۔ فقط۔

انگریزوں کے نام قرآن پڑھکر ایصال ثواب کرنے والے کی امامت

سوال (۷۹۵) ایک جامع مسجد کے امام [illegible] نے جارج اور قیصر ہند کے لئے قرآن شریف پڑھکر بخشا اور خطبہ میں دعا کی اور جب سلطان معظم کے لئے دعا کرنے کو کہا گیا تو علماء کے فتویٰ عبث کرتا ہے۔ خلافت والوں پر تبرا کہتا رہتا ہے اور عوام کو بہکاتا رہتا ہے کہ خلافت کمیٹی کچھ دینی بات نہیں ہے۔ ایسے امام کے پیچھے جو رنڈیوں کے یہاں دعوت کھا لیتا ہے۔ نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - ایسا شخص فاسق ہے لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ اسکو امامت اور وعظ گوئی سے معزول کرنا اور روکنا چاہیے۔ ترک موالات فرض شرعی ہے اور خلافت کی ہمدردی مسلمانوں کو ہر طرح لازم و واجب ہے۔ اس میں کوتاہی کرنا حرام اور معصیت ہے۔ اور جو امام رنڈیوں کے گھر کی دعوت کھا دے وہ بھی لائق امام بنانے کے نہیں[2] فقط

فتوی کی خلاف ورزی کرنیوالے کی امامت

سوال (۷۹۶) امام جامع مسجد نے جمیع علمائے کرام کے فتوے کے خلاف اور تمام مسلمانوں کی مرضی کے خلاف جامع مسجد میں دشمنان اسلام کی خوشی کے لئے روشنی کی جس سے تمام مسلمانان شہر کی بدنامی ہوئی (۲) خطبہ سے پیشتر منبر پر چڑھ کر مغلظات فاحشہ بکی ہوں (۳) تمام نمازیوں کے روبرو جامع مسجد میں صرف اپنی برارۃ کے لئے حلفیہ بیان کیا اور وہ بالکل غلط اور جھوٹ ثابت ہوا۔ ایسے

---

[1] تارک نماز فاسق و عاصی ہے و تارکہا عمداً مجانۃ ای تکاسلاً فاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ص ج ۱) اور فقہاء نے فاسق کی امامت کے سلسلہ میں صراحت کی ہے ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ اس کو معزول کر کے دوسرا امام مقرر کرنا ضروری ہے یا نہیں

الجواب: ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے بلکہ معزول کرنے کے لائق ہے۔ نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔[1] پس اس کو معزول کر کے دوسرا امام صالح و عالم مسائل شریعت مقرر کرنا چاہئیے۔ مگر یہ کہ وہ امام اپنی حرکات شنیعہ سے باز آوے اور توبہ کرے تو اس کو امامت پر قائم رکھ سکتے ہیں۔[2] فقط۔

شرک و بدعت کا حامی کی امامت

سوال (۹۷) جو حنفی شہر اپنی طمع سے نماز پڑھاوے اور ہو اسکی امامت کرتہ گھٹنوں سے اوپر اور کوٹ استعمال کرتا ہو اور کانا ہو اور اسلام کے خلاف شرک و بدعت خود کرنے کے لئے کہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے کذا فی ردالمحتار۔[3] فقط۔

جس کا ایک بازو کٹا ہو اور نابینا ہو اسکی امامت

سوال (۹۸) جس شخص کے ایک بازو نہ ہو اور وہ نابینا بھی ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز اسکے پیچھے ہو جاتی ہے لیکن دوسرا امام جو بینا ہو اور دونوں ہاتھ پیر اسکے صحیح و سالم ہوں اور مسائل نماز سے واقف ہو اور نیک شخص ہو بہتر ہے۔[4] فقط۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد و فاسق (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (مشکوٰۃ باب التوبۃ والاستغفار ص ۲۰۶) ظفیر۔ [3] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق الخ و مبتدع (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ [4] ویکرہ تنزیھا امامۃ عبد الخ و اعمی (درمختار) قال قید کراھۃ امامۃ الاعمی فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلھم فھو اولی الخ (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) وکذا اکرہ خلف امرد و مفلوج (درمختار) وکذا الاعرج یقوم ببعض قدمہ الخ وکذا اجذم الخ ومن لہ ید واحدۃ الخ (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر۔

جس کی بیوی کبھی کبھی جھانکا کرے اس کی امامت

سوال (۷۹۹) زید پیش امام کی اہلیہ اپنے سکنائی مکان کے درجوں میں سے شاہراہ عام کی آمد و رفت کو اپنا منظر رکھتی ہے اور ممانعت پر امام مذکور کہتا ہے کہ کونسی عورت ہے جو تماشہ باجہ کے وقت دروازہ پر آکر نہ دیکھتی ہو۔ ایسے امام کے پیچھے سب کی نماز درست ہے یا نہیں۔ یا جن لوگوں نے بچشم خود واقعہ مذکورہ دیکھا ہے ان کی نماز ناجائز یا مکروہ ہوگی۔

الجواب: اس کے پیچھے سب کی نماز صحیح ہے لیکن اس امام کو اس میں احتیاط کرنی چاہئے اور اپنی اہلیہ کو اس فعل منکر سے روکنا چاہئے۔ منع کرنے کے بعد اگر وہ نہ مانے تو گناہ اس پر ہے۔ شوہر بری الذمہ ہے[1]۔ فقط

دھوتی پہنکر امام بننا کیسا ہے

سوال (۸۰۰) دھوتی اور دوپلی ٹوپی اور اونچا کرتہ پہن کر امامت کرنا مسجد میں درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر ستر عورت پورا ہے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عمامہ ولباس شرعی کے ساتھ نماز پڑھاوے[2]۔ فقط۔

اگر مسجد میں امام کے نیچے کی منزل خالی ہو

سوال (۸۰۱) مسجد کے نیچے دو ایک منزل مکان ہے اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ٹھوس نہیں ہے بلکہ خالی ہے۔ اس میں کچھ حرج ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر امام کی جگہ نیچے سے خالی ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔ ٹھوس ہونا اس جگہ کا ضروری نہیں ہے۔ فقط۔

---

[1] اس لئے عورتوں کا غیر محرم کو دیکھنا درست نہیں ہے اور شوہر بیوی کا نگراں ہے، ارشاد نبوی ہے "والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عن رعیته (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۲۰) واللہ اعلم ظفیر

[2] والرابع ستر عورته، الخ وهی للرجل ما تحت سرته الی ما تحت رکبته (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب شروط الصلوٰۃ ص ۳۷۴ ج ۱) والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب ازار وقمیص وعمامة ولو صلی فی ثوب واحد متوشحا به جمیع بدنه کما یفعله القصار فی المقصرة جاز من غیر کراهة مع تیسیر وجود الثوب الزائد ولکن فیه ترک المستحب (غنیة المستملی ص ۳۳۰) ظفیر

جذامی کی امامت **سوال** (۸۰۲) جذامی شخص کو امام بنانا جب کہ مسائل شرعی سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہے روا ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز اس کے پیچھے صحیح ہے جب کہ خون وغیرہ اس کے جاری نہ ہو اور وہ بحکم معذور نہ ہوا ہو لیکن بایں ہمہ اس کو امام بنانا اچھا نہیں ہے اور اس کو مسجد میں آنے سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ کذا حققہ فی کتب الفقہ۔ قال فی الشامی وکذا القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی۔ بالالحاق (ای بالقوم وغیرہ) وقال سحنون لا (ای الجمعۃ علیہما) واحتج بالحدیث[1]۔ فقط۔

زنا کار دھوکہ باز کی امامت **سوال** (۸۰۳) زید نے اپنی چچا زاد بہن ہندہ نوجوان کو جس کی شادی دوسری جگہ ہو چکی تھی ورغلا کر کچھ دنوں اپنے ساتھ رکھا۔ پھر ایک اسٹامپ ہندہ کے شوہر کے نام سے خریدا اور طلاق نامہ لکھ کر دھوکہ سے ہندہ کے شوہر کا انگوٹھا لگوالیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں جب کہ دوسرے لوگ قابل امامت موجود ہوں۔

الجواب: زید کی اگر کچھ خیانت ثابت ہو جاوے اور بے وجہ تفریق مابین الزوجین میں وہ ساعی ہوا ہے[2] تو بحالت موجودہ وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے[3] کسی دوسرے شخص صالح و عالم کو امام بنادیں۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا مطلب فی المسجد ص ۶۱۹ ۱۲ ظفیر۔ [2] قولہ فاسق من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان الحدیث (مشکوٰۃ باب الکبائر ص ۱۷) ظفیر۔

[3] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ (ای الفاسق) کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

حرام نکاح خواں کی امامت

سوال (۸۰۴) زید نے تین نکاح ناجائز جن کی ممانعت قرآن شریف سے ثابت ہے پڑھے۔ دو نکاح عدت طلاق کے اندر اور ایک نکاح بہن حقیقی سے (حالانکہ دوسری بہن نکاح میں موجود تھی) پڑھا، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسا جاہل شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے اس کو امامت سے معزول کرنا چاہئے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ کیونکہ وہ فاسق ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے۔ کذا فی الشامی ان کراھۃ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم[۱]۔ فقط۔

جھوٹ بولنے والے اور فریب دینے والے کی امامت

سوال (۸۰۵) مولوی عبدالحق نے جلسہ عام میں اعلان کیا کہ میں نے اسکول کھونٹہ کی ملازمت ترک کردی اس کے بعد استعفاء بھی دیدیا اور ملک لعل خانصاحب نے مولوی صاحب موصوف کو مفتی امور شرعیہ بمشاہرہ ۳۰ روپے ماہوار مقرر کیا۔ چار پانچ روز کے بعد اس نے استعفاء واپس لے لیا۔ تو مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے، اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں۔

الجواب: اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اس نے یہ برا کیا کہ نوکری مذکورہ چھوڑ کر پھر اس کو اختیار کیا۔ ایسے شخص کے مقتدار بنانے اور امام بنانے میں مسلمانوں کی اور سب کی توہین ہے۔ پس اس کو امام نہ بنایا جاوے۔ فقط۔

اندھے کی امامت کی تفصیل

سوال (۸۰۶) جو مسئلہ شرح وقایہ کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۱۱۲ میں دربارہ ممانعت نماز پیچھے اندھے کے لکھا ہے اس کی تشریح درکار ہے کیونکہ اکثر مساجد میں حافظ قرآن اندھے امام ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: درمختار میں ہے: ویکرہ تنزیھًا امامۃ عبد واعرابی وفاسق واعمی الا ان یکون ای غیر الفاسق اعلم القوم[۲]۔ الخ۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ

---

[۱] ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [۲] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

اندھے وغیرہ کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ ہے اور بہتر نہیں ہے۔ لیکن اگر اندھا مسائل نماز سے واقف ہے اور محتاط ہے تو پھر کچھ کراہت نہیں ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ابن ام مکتوم جو نابینا تھے ان کو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مقرر فرمایا تھا[1]۔ فقط۔

دو وقت ایک مسجد میں امامت کرے اور تین وقت دوسری مسجد میں

سوال (۸۰۷) جو امام تین وقت کی نماز ایک مسجد میں پڑھاوے اور دو وقت کی ایک مسجد میں تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کوئی وجہ ممانعت کی اس میں نہیں ہے۔ فقط۔

ٹوپی سے امامت اور اس میں بحث

سوال (۸۰۸) ایک کتاب الامامۃ بالعمامۃ والصلوٰۃ بالمروحۃ میں ایک بزرگ نے بہت زور سے ثابت کیا ہے کہ ٹوپی سے نماز نہیں ہوتی اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین میں سے کسی نے ٹوپی سے نماز نہیں پڑھی۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ کے فتاویٰ میں تحریر ہے کہ اگر ہر اشت بھی ٹوپی سے کرنی جائے تو مکروہ نہیں۔ آیا واقعی نماز ٹوپی سے پڑھنا خلاف سنت ہے۔

الجواب:۔ امامت ساتھ عمامہ کے افضل و بہتر و مستحب ہے لیکن صرف ٹوپی سے بلا عمامہ کے مکروہ نہیں ہے کما فی شرح المنیۃ الکبیر والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثۃ اثواب ازار وقمیص وعمامۃ ولو صلی فی ثوب واحد متوشحا

---

[1] قید کراھۃ امامۃ الاعمٰی فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فان کان افضلھم فھو اولی اھ الخ لکن ورد فی الاعمٰی نص خاص ھو استخلافہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام مکتوم وعتبان علی المدینۃ وکان اعمیین لانہ لم یبق من الرجال من ھو اصلح منھما وھذا ھو المناسب لاطلاقھم واقتصارھم علی استثناء الاعمٰی (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

به جمیع بدنه کما یفعله القصار فی المقصرة جاز من غیر کراهة مع تبیین وجود الطاهر الزائد الخ۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ بلا عمامہ وغیرہ کے صرف ٹوپی سے نماز پڑھنا اور امامت کرانا مکروہ نہیں ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ عمامہ کے ساتھ ہو۔

بلا طلاق دیئے جو بیوی کو چھوڑ رکھے اسکی امامت

سوال (۸۰۹) جو شخص اپنی بیوی کو بلا طلاق کے چھوڑ دے اور اس کی خبر نہ لے اس کا کیا حکم ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اپنی زوجہ کو کالمعلقہ رکھنا کہ نہ اس کو طلاق دے اور نہ خبر گیری کرے حرام اور ناجائز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ الآیۃ[۲]۔ پس ایسا شخص عاصی وظالم ہے اور امامت اس کی مکروہ ہے یعنی اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے[۳]۔ فقط۔

آنحضرتؐ کو غیب داں جاننے والے کی امامت

سوال (۸۱۰) زید جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں جانتا ہے اور یہ آیۃ کریمہ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ اور حدیث شریف اوتیت علم الاولین والآخرین وغیرہ سے استدلال کرتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔ اگر خوف فتنہ سے نماز پڑھ لی تو اعادہ واجب ہے یا نہ۔

الجواب:- شرح فقہ اکبر میں ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیهم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم اللہ تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیه السلام یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ کذا فی المسایرة ص۱۸۵

[۱] غنیۃ المستملی ص۳۳۷ ۱۲ ظفیر [۲] النساء رکوع ۱۹۔ ۱۲ ظفیر [۳] ان کراهة تقدیمه ای الفاسق کراهة تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص۲۳/۱۲۔ ظفیر۔

شرح فقہ اکبر۔ پس معلوم ہوا کہ زید کا عقیدہ باطل اور غلط ہے اور استدلال اس کا صحیح نہیں ہے۔ اور بمقابلہ نصوص صریحہ قطعیہ کے مسموع نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے اور اس میں پوری احتیاط کرنی چاہئے اور اگر کسی وجہ سے پڑھ لی تو اس کا اعادہ کرنا چاہئے[1]

جو شخص لڑکی کی شادی نہ کرے اور اس کے ناجائز بچے ہوں اسکی امامت

سوال (۸۱۱) زید نے اپنی بالغہ لڑکی کو گھر میں بٹھا رکھا ہے نکاح نہیں پڑھتا۔ لڑکی کے دو بچے زنا سے پیدا ہو چکے ہیں زید کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید نے اگر بلا عذر ایسا کیا ہے تو وہ گنہگار ہے[1]۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2]۔

کم تولنے والے کی امامت

سوال (۸۱۲) جو شخص کم تولے اور جھوٹ بولے اور کبھی کبھی نماز بھی قضا کرے اور قراءۃ بھی صاف نہ پڑھے اور سودی دستاویز بھی لکھتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے بحالت مذکورہ مکروہ ہے[3]۔ پس اہل محلہ و اہل مسجد کو چاہئے کہ اس کو معزول کر کے کسی لائق بالامامۃ کو امام بنادیں[4]۔ فقط۔

ا؎ ویکرہ امامۃ عبد الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

ع؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ الحدیث (مشکوٰۃ باب الولی ص ۲۷۱) ظفیر

۲؎ ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر

۳؎ وان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

۴؎ نعم اخرج الحاکم فی مستدرکہ مرفوعا ان سرکم ان یقبل اللہ صلوٰتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر

زانی امام کی اقتدار

سوال (۸۱۳) امام مسجد زنا کرتے ہوئے پکڑا گیا ور وہ مسئلہ شرعیہ میں اجماع کے خلاف اجتہادی فتاوی دیتا رہتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا یا فتوے پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ ایسا شخص جو کہ فاسق ہے اور خلاف اجماع وخلاف قول امام مجتہد جس کا وہ مقلد ہے مسئلہ بتلاتا ہے، ور غیر مفتی بہا مسائل پر فتوی دیتا ہے لائق امامت کے نہیں ہے اس کو امام نہ بنایا جاوے اور معزول کر دیا جاوے[1]۔ فقط۔

ہندو کی میت میں شریک ہونے والے کو امام بنانا کیسا ہے

سوال (۸۱۴) جو شخص ہندو کی میت کے ساتھ جاوے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ (۲) اور منع کرنے پر شخص مذکور جواب دیوے کہ ہنود سے ہمیشہ سے رسم ہے وہ ہماری اموات میں شریک ہوتے ہیں ہم ان کے یہاں۔ یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ (۱) اس کے پیچھے نماز صحیح ہے (۲) کافر کی عیادت اور تعزیت کی فقہاء نے اجازت دی ہے[2]۔ پس بضرورت یا بہ نیت مکافات ان کی میت کے ساتھ جانا بھی جائز ہے۔ خصوصاً جب کہ اس کی ضرورت کسی دوسری وجہ سے بھی ہو۔ فقط

تیمم والے کی امامت

سوال (۸۱۵) تیمم والے کی امامت جائز ہے یا نہ۔

الجواب :۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے جس میں تیمم جائز ہے تیمم کرے تو اس کے پیچھے وضو کرنے والوں کی نماز صحیح ہے اور امام ہونا اس کو جائز ہے جیسا کہ کتب فقہ میں لکھا ہے[3]۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) قولہ فاسق معنی الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی الخ بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظ

[2] وفی کتب الشافعیۃ ویعزی المسلم بالکافر اعظم اللہ اجرک وصبرک (ردالمحتار۔ باب صلوٰۃ الجنائز ص ۸۴۳ قبیل مطلب فی زیارۃ القبور ظفیر ج ۱)

[3] وصح اقتداء متوضئ لا ماء معہ بمتیمم (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۵۰ ج ۱) ظفیر۔

کہ تیمم طہارت مطلقہ حنفی کے ہاں ہے۔ فقط۔

ہیجڑہ کی امامت | **سوال** (۸۱۶) ہیجڑہ اگر عالم باعمل نہایت دیندار ہو اور سب کے سب جاہل ہوں تو ہیجڑہ کو امام بنایا جاوے یا کسی دوسرے کو۔

الجواب:۔ ہیجڑہ جب عالم باعمل ہو اور باقی سب جاہل ہوں تو اس کی امامت جائز ہے کما قال والاعرابی ولد الزنا والامرد هذا (ای الکراهة) اذا وجد غیرهم والا فلا۔ درمختار[1]۔ قال الله تعالیٰ انما یتقبل الله من المتقین[2]۔ فقط۔

ایک ایسے شخص کی امامت جس کی بیوی کے نام دوسرے کا خط نکلا | **سوال** (۸۱۷) زید و بکر دونوں بھائی ہیں۔ زید کی شادی ہو گئی ہے، دونوں بھائی پردیس میں ملازم ہیں بوقت رخصت دونوں زید کی زوجہ کے مکان پر قیام کرتے ہیں۔ زید نے ایک کتاب میں ایک خط رکھا ہوا دیکھا جو زید کی زوجہ کے نام ہے اور اس پر دستخط بکر کے نہیں ہیں۔ جب زید نے اپنی زوجہ سے دریافت کیا تو اس نے حنفیہ خط سے لاعلمی ظاہر کی تو اس صورت میں زید کی بیوی و بھائی شرعاً مجرم ہیں یا نہ اور زید اگر امام ہو تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ اور بھائی پر کچھ جرم ثابت نہیں ہے اور زید کی امامت درست ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ فقط۔

جو امام سچی گواہی سے کترائے | **سوال** (۸۱۸) ایک امام مسجد نے ایک شخص کا نکاح پڑھایا تھا، بعد میں زوجین کے اقربا میں ناچاقی ہو گئی اور مقدمہ شروع ہوا۔ جس وقت گواہ کی ضرورت ہوئی امام صاحب چھپ گئے اور عورت کو سکھا دیا کہ تم یہ کہنا کہ یہ نکاح نہیں ہوا۔ قاضی اور گواہ کے نہ ملنے سے وہ شخص ہار گیا۔ اس امام کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ۵۲۳/۱ ۱۲ ظفیر۔

[2] سورۃ المائدۃ رکوع ۵ — ۱۲ ظفیر۔

الجواب: ایسا شخص جو جان بوجھ کر حق کو چھپا دے فاسق ہے[۱]۔ لائق امام بنانے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ کذا فی الشامی وصرح فیہ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم[۲]۔ فقط۔

منکرین حدیث کی امامت | **سوال (۸۱۹)** جو فرقہ حدیث کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہ۔

الجواب: قادیانی فرقہ جو کہ حدیث کا منکر ہے وہ کافر ہے ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اور غیر مقلدوں کا فرقہ جو کہ اپنے کو اہل حدیث کہتا ہے وہ بھی در حقیقت اہل حدیث نہیں ہیں ان کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے۔ امام عالم سنی حنفی کو مقرر کرنا چاہیے[۳]۔ فقط۔ (فرقہ منکرین حدیث کی امامت بھی درست نہیں بہ علمائے انکے کافر ہونیکا فتویٰ دیدیا ظفیر)

جس امام پر شبہ ہو کہ اس نے زنا کیا | **سوال (۸۲۰)** ایک شخص امام مسجد ہے اس نے اپنی زوجہ کی والدہ سے زنا کیا ہے حالانکہ وہ چار سال سے بیوہ تھی۔ اس کو حمل بھی ہوا۔ اگرچہ شہادت زنا ثابت نہیں مگر وہاں بسبب پردہ اور کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا اس کی اہلیہ نابالغہ تھی۔ دو گاؤں کا اس کے اس برے فعل پر پورا شک ہے۔ ایسا شخص قابل امامت ہے یا نہیں۔

الجواب: جب کہ امام مذکور کی طرف ایسا شبہ ہے تو اس کو امام نہ بنانا چاہیے اور اس کو بھی چاہیے کہ امام نہ بنے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من ام قوماً وھم لہ کارھون[۴]۔ فقط۔

---

[۱] ومتی اخر شاھد الحسبۃ شھادتہ بلا عذر فسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ص ۵۱۴ ج ۴) ظفیر۔ [۲] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ظفیر۔ [۳] وحاصلہ ان کان ھوی لا یکفر صاحبہ تجوز الصلوٰۃ خلفہ مع الکراھۃ والا فلا ھکذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذا فی البدائع (عالمگیری کشوری باب الامامۃ ص ۸۳ ج ۱) ظفیر۔ [۴] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر

جس نے غلطی سے حالت جنابت میں نماز پڑھا دی

سوال (۸۲۱) زید نے ختم نے جنابت میں نماز پڑھا دی اور اپنی خطا پر نادم ہے اور تائب ہے۔ تو اب زید قابل امامت رہا یا نہیں۔

الجواب: اس نماز کی قضا کر لیوے۔ اور توبہ کے بعد گناہ اس کا معاف ہو گیا وہ قابل امامت ہے[1]۔ فقط ارشاد نبوی ہے" التائب من الذنب کمن لا ذنب له" (مشکوٰۃ۔ باب الاستغفار ص۲۰۶۔ ظفیر)

جس امام میں مندرجہ ذیل عیوب ہوں اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۲۲/۱) زید نے مسجد کی سفیدی اور صفائی کے لئے پیشہ ور طوائفوں سے ان کی حرام کمائی میں سے چندہ لیا۔

(۸۲۳/۲) زید مذکور چند پیسوں اور گلگلوں کے لالچ سے رنڈیوں کو منت کا طاق بھرنے کے لئے نماز فجر کے وقت محراب کے اندر کا طاق بھرنے کے لئے مسجد کے اندر جانے دیتا ہے اور ان کے تبعہ و لحقہ ویسے ہی برہنہ پاؤں نے بے طہارت مسجد کے فرش اور نماز کی صفوف کو پامال کرتے ہوئے ممبر تک پہنچتے ہیں

(۸۲۴/۳) زید مذکور جوان ہے اور اس کے کمرۂ خاص میں اکثر مسلمان اور بیشتر ہندو جوان عورتیں گنڈے تعویذ لینے کے واسطے آتی ہیں اور علاوہ دیگر نسوانی تمناؤں کے اکثر آس اولاد کی بھوکی بھی ہوتی ہیں اور ہنود میں ایک مسئلہ نیوگ کا ہے یعنی اگر کسی عورت کا شوہر نامرد ہو اور اولاد پیدا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ عورت کسی اور شخص سے استقرار حمل کرا سکتی ہے

(۸۲۵/۴) زید نے ایک غیر کی منکوحہ عورت کو کار خدمت کے حیلہ سے بلا منظوری اس کے شوہر کے اپنے گھر میں ڈال لیا ہے اور اس کے شوہر کے پاس جانے نہیں دیتا ایسی صورت میں زید کو امام مسجد مقرر کرنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس سے نکاح

---

[1] کما یلزم اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن الخ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۵۳/۱ (ظفیر)

پڑھوانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: زید کی حرکات قبیحہ اس صورت میں ایسی درج ہیں جن کی وجہ سے زید کی امامت مکروہ تحریمی ہے[1]۔ زید کو خود لازم ہے کہ جب کہ مقتدیان اس کے افعال قبیحہ کی وجہ سے اس کی امامت سے ناخوش ہیں تو وہ امام نہ بنے۔ کما فی الدرالمختار ولوام قوماً وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ، ولانھم احق بالامامۃ منہ کرہ لہ ذلک تحریماً لحدیث ابی داؤد۔ ولا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوماً وھم لہ کارھون[2]۔ اھ۔ اور نیز ظاہر ہے کہ زید بوجہ ان افعال قبیحہ کے فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور فاسق کو امام نہ بنانا واجب ہے جیسا کہ شامی میں ہے کہ فاسق کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے۔ واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لایھتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً الی ان قال فرھو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لماذکرنا قال ولذا لم تجز الصلوٰۃ خلفہ اصلاً عند مالک ورواےۃ عن احمد الخ شامی[3] ص ۳۷۶ جلد اول فقط۔ (یہ صفحات اس کتاب کے ہیں جو حضرت مفتی صاحب نے کہیں کہیں ڈالے ہیں وہ شامی مطبوعہ مجتبائی دہلی کے ہیں اور حاشیہ کے صفحات شامی مطبوعہ دارالکتب العثمانیہ کے ہیں۔ ظفیر)

سوال (۱۲۵) اگر کوئی شخص موئے زیر ناف بوجہ کم فرصتی کے نہ مونڈے اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں۔	اس کی امامت جو موئے زیر ناف نہ مونڈے

[1] ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱)۔ ظفیر

[2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱۔ ظفیر

[3] ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ظفیر

الجواب: ۔ نماز اس کی صحیح ہے اور اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے[1]۔ فقط۔

لنگڑے کی امامت

سوال (۱۲۲۶) لنگڑا آدمی اگر عالم ہو اور دوسرا آدمی مسائل نماز سے واقف ہو تو اس حالت میں اس لنگڑے عالم کی امامت جائز ہے یا نہیں۔ صاحب ہدایہ نے امامت اعمیٰ کو مکروہ کہا ہے، باوجودیکہ عبداللہ بن ام مکتوم کو حضرتؐ نے امام بنایا ہے لوگوں کی نفرت کی وجہ سے مکروہ فرمایا ہے۔

الجواب: ۔ ایسا لنگڑا جو بعض قدم پر کھڑا ہوتا ہے اس کی امامت کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے کہ اگر غیر اعرج عالم مسائل نماز سے واقف موجود ہو تو وہ اولیٰ ہے، شامی میں ہے وکذا اعرج یقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغیرہ اولیٰ[2]۔ اگر دوسرا عالم مسائل نماز موجود نہ ہو اور لنگڑا عالم موجود ہو تو وہی افضل ہے امامت کے لئے جیسا کہ اعمیٰ کے بارہ میں بھی فقہاء نے ایسا ہی لکھا ہے۔ شامی۔ قیدکراہۃ امامۃ الاعمیٰ فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلهم فهو اولیٰ[3] اور اسی طرح قوم کی نفرت اس وقت موجب کراہت ہے کہ امام میں کوئی عیب شرعی یعنی فسق وغیرہ ہو درمختار میں ہے ولو ام قوما وهم له کارهون ان الکراهة لفساد فیه اولانهم احق بالامامة منه کره له ذلک تحریما لحدیث ابی داؤد الخ وان هو احق لا والکراهة علیهم الخ[4]۔ فقط۔

---

[1] اگر معقول عذر نہ ہو تو ہر جمعہ کو صاف کرنا چاہئے اور چالیس دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا مکروہ تحریمی ہے ویستحب حلق عانته وتنظیف بدنه بالاغتسال فی کل اسبوع مرة والافضل یوم الجمعة وجاز فی کل خمسة عشر وکره ترکه وراء الاربعین (درمختار) ای تحریما لقول المجتبى ولا عذر فیما وراء الاربعین ویستحق الوعید ۱ھ (ردالمحتار. کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع ص ۳۵۸ / ۵) ظفیر۔ [2] ردالمحتار باب الامامت ص ۵۲۵ / ۱ ۱۲ ظفیر۔ [3] ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۳ / ۱ ظفیر۔ [4] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۲ / ۱ ۱۲ ظفیر۔

بعد وفات اولیاء کی حیات کا جو قائل نہ ہو اس کی امامت

سوال (۸۲۷) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اولیائے کرام بعد از وفات حیات نہیں رہتے اور ان سے امداد طلب کرنے والے مشرک ہیں اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد ممات بھی ثابت ہیں[1] اس کو شرک کہنا بھی غلط ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے مدد نہ مانگی جاوے جیسا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین[2] میں مذکور ہے۔ فقط۔

جو امام مسجد کا مال اپنی ذات پر خرچ کرے اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۸۲۸) طاعون کے زمانہ میں لوگوں نے امام مسجد کو زیور و روپیہ و نقد مسجد میں لگانے کے لئے دیا لیکن امام نے اس کو مسجد میں صرف نہیں کیا بلکہ اپنے مصارف میں خرچ کر لیا اس امام کے لئے کیا حکم ہے، وہ لائق امامت ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ صریح خیانت ہے اور ضمان اس کے ذمہ لازم ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور ضمان ادا نہ کرے تو امام رکھنے کے لائق نہیں[3]۔ فقط۔

جھوٹ بولنے والے گھڑی ساز کی امامت

سوال (۸۲۹) ایک مولوی صاحب نے ایک حافظ امام مسجد کو جو گھڑی ساز بھی ہیں اپنی گھڑی دی کہ اس میں نیا فنر ڈال دو اور ایک روپیہ اس کی قیمت بھی دیدی، حافظ مذکور نے اسی فنر کو جوڑ دیا نیا فنر نہیں ڈالا اس وجہ سے گھڑی

---

[1] وقيل ببقاء الكرامة بعد الموت لعدم الانعزال عن الولاية بالموت وقيل لا لظاهر نحو اذا مات ابن آدم انقطع عمله الخ ويجوز التوسل الى الله تعالى والاستغاثة بالانبياء والصالحين بعد موتهم لان المعجزة والكرامة لا تنقطع بموتهم وعن الرملي انه افتى بعدم انقطاع الكرامة بالموت وعن امام الحرمين ولا ينكر الكرامة ولو بعد الموت الا رافضي (النبراس ص ۲۷۱) ظفير۔ [2] سورة الفاتحة ۱۲ ظفير۔ [3] ان كراهة تقديمه اى الفاسق كراهة تحريم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفير۔

بند ہوئی۔ پھر دوسرے شخص کی ساز سے ایک روپیہ دیکر فرض دیا۔ اس حافظ کے لئے کیا حکم ہے نماز اس کے پیچھے ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔ فقط۔

بغیر ثبوت جس امام پر تہمت لگائی جائے اس کی امامت۔

سوال (۸۳۰) یہاں کے مہتمم صاحب کے نام کسی شخص نے ایک خط لکھکر مسجد کے پیش امام پر یہ الزام لگایا کہ تمہارے امام نے اپنی پہلی منکوحہ کی لڑکی سے نکاح کیا ہے۔ بھیجنے والے نے اپنا نام و پتہ خط میں نہیں لکھا۔ اس خط کے سوا کوئی ثبوت اور گواہ نہیں ہے اور امام مذکور کو اس معاملہ سے صاف انکار ہے تو شرعاً ایسے خط پر اعتبار کر کے مذکورہ امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں۔

الجواب:۔ بے نام اور تحریر کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور جب کہ امام مذکور واقعہ مذکورہ سے انکار کرتے ہیں تو محض اس تحریر غیر ثابت کی بنا پر امام صاحب موصوف کو متہم بفعل مذکور نہیں کر سکتے اور ان کو امامت سے معزول نہیں کر سکتے۔ اور خیرات و مبرات سے ان کو محروم نہیں کر سکتے قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم[2] الآیۃ۔ فقط۔

شریعت کو حکم نہ تسلیم کرنیوالے کی امامت

سوال (۸۳۱) جو شخص مولوی اور واعظ ہو کر اپنے تنازعات کو بروئے شریعت حقہ تصفیہ کرانے سے گریز کرتا ہے لیکن عوام کے دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ میں شریعت پر فیصلہ کرنے پر تیار ہوں اور موقع پر کہتا ہے کہ اگر میں شریعت کو حکم مقرر کر لوں تو میرا نقصان ہے لہٰذا ایسے شخص کے ایمان اور امامت کا کیا حکم ہے اور اس سے تعلق رکھنا اور امداد کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ قال اللہ تعالیٰ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد اعرابی وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱)

ظفیر [2] سورۃ الحجرات ۔ ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا[1]۔ پس جو شخص حکم شریعت پر رضامند نہ ہو اور دل سے اس کو قبول نہ کرے اس کے مومن نہ ہونے کی خبر جناب باری تعالیٰ نے دی ہے۔ اور دوسری جگہ حکم الٰہی کے نہ ماننے والوں پر کفر و فسق کا حکم فرمایا ہے۔ پس وہ شخص جو فیصلہ شریعت کو تسلیم نہیں کرتا اور اس کے مقابلہ میں فیصلہ عدالت کو جو کہ خلاف شریعت ہے ناطق سمجھتا ہے ظالم و فاسق ہے اور اس کے کفر کا خوف ہے۔ لہٰذا شخص مذکور لائق امامت و تولیت کے نہیں ہے[2]۔ اور یہ شخص اگر تائب نہ ہو تو اس سے ارتباط و اختلاط حرام ہے اور قطع تعلقات واجب ہے اور مدد کرنا کسی عاصی و فاسق کی اس کی معصیت اور فسق پر حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[3]۔ فقط۔

شریعت پر رواج کو ترجیح دینے والے کی امامت و تولیت

سوال (۱۳۲۲) جو شخص مدعی اہل حدیث ہو کر اپنی بہنوں کو باپ کے ترکہ سے حصہ نہ دے اور کہے کہ ہم رواج کے پابند ہیں اس لئے ہم شرعی حصص تقسیم نہیں کرتے بلکہ اس کے ایماء سے اس کے جاہل بھائی نے عدالت میں بیان کیا ہے کہ چونکہ عورتیں ناقص العقل ہیں اس لئے ان کے لئے کوئی حصہ اور ترکہ نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ۔

نیز ایک عالم کے دریافت کرنے پر کہ اگر تم اسی خیال پر مر گئے تو نجات کی کوئی صورت ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ ہم جہنم کو جائیں گے مگر یہ کام نہیں کریں گے۔ ایسے شخص کی امامت و تولیت مسجد یا اس سے رشتہ وغیرہ کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ عورت کا حصہ نصف مذکر سے نص قطعی سے ثابت ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ[4]۔ پس عورتوں کے

---

[1] سورۃ النساء۔ رکوع ۹۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم، رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [3] سورۃ المائدۃ رکوع ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [4] سورۃ النساء رکوع ۲۔ ۱۲ ظفیر۔

حصہ سے انکار کرنا نص قطعی سے انکار ہے جو کہ کفر ہے اور آیۃ ولا تؤتوا السفہاء اموالکم الآیۃ[1] سے اس بارہ میں استدلال کرنا سخت جہالت ہے اور گمراہی ہے اور مقابلہ ہے نص قطعی کا اپنے خیال باطل سے اور یہ قول اس کا کہ ہم جہنم میں الخ کفر صریح ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے ومن قال لمن یامر بالمعروف وینھی عن المنکر ماذا اعرف العلماء وماذا عرف اللہ انی وضعت نفسی للجحیم اوقال اعددت نفسی للجحیم الخ کفرای لانہ اھان الشریعۃ اوایس من الرحمۃ فکلاھما کفر شرح[2] فقہ اکبر۔ پس شخص مذکور کو امام اور متولی بنانا اور اس سے تعلق رکھنا اور رشتہ قائم رکھنا سب حرام اور ناجائز ہے فقط

خشخشی ڈاڑھی والے کے پیچھے نماز

سوال (۸۳۳) زید کی ڈاڑھی کٹی ہوئی ہے بمقدار ایک دو انگل کے باقی ہے پوری چار انگل نہیں ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: در مختار میں ہے کہ چار انگشت سے کم داڑھی کا قطع کرانا حرام ہے واما قطعھا وھی دونھا فلم یبحہ احد[3] الخ اور نیز در مختار میں ہے ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ[4]۔ پس شخص مذکور کے پیچھے نماز مکروہ ہے اگرچہ بحکم صلوا خلف کل برو فاجر اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے شخص کو امام بنانا نہ چاہیئے لان فی امامتہ تعظیمہ و تعظیم الفاسق حرام۔ شامی[5]۔ فقط۔

مرزائی سے تعلق رکھنے والے کی امامت

سوال (۸۳۴) اگر کوئی مرزائی مسجد کے حجرہ میں امام سے کے پاس بیٹھ کر نمازیوں میں نفاق پیدا کرا کر گروہ بندی کرائے اور

---

[1] النساء۔ رکوع ۱۔ ۱۲ ظفیر [2] شرح فقہ اکبر قبیل فصل فی الکفر صریحۃ وکنایۃ ص ۲۱۵ ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ کتاب الصوم۔ باب ما یفسد الصوم مطلب فی الاخذ من اللحیۃ ص ۱۲۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[4] ایضاً کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۲۵۹ ج ۵ اس سے پہلے " والسنۃ فیھا القبضۃ

[5] رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

امام جو اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے نمازیوں کے روکنے پر بھی نہ مانے تو ایسا امام مسجد میں رکھنے کے لائق ہے یا نہیں۔

الجواب:- امام مذکور سے صاف کہا جاوے کہ اگر تو نے مرزائی کے ساتھ تعلق اور ربط رکھا اور اس کو اپنے پاس رکھا تو تجھکو امامت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اگر وہ پھر بھی باز نہ آوے تو اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا جاوے[1] اور اس مرزائی کو مسجد کے حجرہ میں نہ رکھا جاوے فوراً نکال دیا جاوے[2]۔ فقط۔

بہرہ کی امامت

سوال (۸۳۵) جو شخص بہرہ ہو، و بالکل نہ سنتا ہو اس کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:- بہرہ کی امامت درست ہے۔ فقط۔

جس امام پر شبہ ہو جائے

سوال (۸۳۶/۱) امام کے افعال پر مسلمانوں کو شبہات پیدا ہو جائیں تو ایسے شخص کو امام رکھا جائے یا علیحدہ کر دیا جائے۔

جس کی وجہ سے گروہ بندی ہو اس کی امامت

(۸۳۷/۲) کسی امام کی وجہ سے مسلمانوں میں گروہ بندی و جھگڑے ہو جاویں اس کو امامت پر رکھنا اولیٰ ہوگا یا علیحدہ کر دیا جائے۔

الجواب:- (۱) ایسے شخص کو امامت نہ کرنی چاہئے اس کو علیحدہ ہو جانا چاہئے اور امامت اس کی مکروہ ہے لحدیث من ام قوماً وھم لہ کارھون۔ الحدیث[3]

(۲) ایسے شخص کا علیحدہ ہو جانا امامت سے بہتر ہے[4]۔ فقط۔

[1] اس لئے کہ وہ اپنے افعال کی وجہ سے فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے وکراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

[2] اس لئے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کو پناہ دینا بالخصوص اس طرح کہ مسلمانوں کو اس سے نقصان پہنچے درست نہیں ہے ۱۲ ظفیر [3] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱ ۱۲ ظفیر [4] ولو ام قوماً وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ او لانھم احق بالامامۃ منہ کرہ الخ (ایضاً ص ۵۲۲ ج ۱) اور کچھ نہ ہو تو یہی بات کافی ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں باہم اختلاف ہے جو نہایت بری چیز ہے واللہ اعلم۔ ظفیر۔

(اس لئے کہ امامت کا منشاء باہم رشتۂ اتحاد و تفق کا مضبوط کرنا ہے اور یہاں وہی منشاء ختم ہو رہا ہے* ومن حکمها نظام الالفة وتعلم الجاهل من العالم۔ الدرالمختار باب الامامۃ علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۱۵/۱ ۔ ظفیر)

ادنیٰ حال کی مراد | **سوال** (۸۳۸) امام کو مقتدی سے ادنیٰ حالاً نہ ہونا چاہئے۔ اگر امام ادنیٰ حالاً ہے تو اقتداء صحیح نہیں۔ ادنیٰ حالاً سے کیا مراد ہے۔

الجواب:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام نفل پڑھے مثلاً اور مقتدی فرض پڑھے تو متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز صحیح نہیں ہے۔ باقی مطلب یہ نہیں ہے جو سائل نے لکھا ہے بلکہ ان صورتوں میں نماز دونوں کی صحیح ہے یعنی امام کی بھی اور مقتدی کی بھی۔ مثلاً امام اگر عالم نہیں اور مقتدی عالم ہے[1]، یا امام کے سر پر عمامہ نہیں اور مقتدی کے سر پر عمامہ ہے تو اس طرح نماز سب کی صحیح ہے۔ فقط۔

پابند نماز حافظ کی امامت جو اپنا شامیانہ کرایہ پر دیتا ہو درست ہے یا نہیں | **سوال** (۸۳۹) زید حافظ ہے، پنجوقتہ نماز کا پابند ہے یعنی ہر صورت میں وہاں کے باشندوں سے افضل ہے، مگر وہ ہندو مسلمانوں میں اپنا شامیانہ کرایہ پر دیتا ہے اور اس کو موقع پر لگانے بھی جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

الجواب:۔ بعض مواقع غیر مشروعہ مثلاً ناچ رنگ کی محفل کے لئے شامیانہ کرایہ پر دینا اور جا کر نصب کرنا اعانت علی المعصیت ہے جو کہ بموجب حکم خداوندی جل شانہ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[2] حرام ہے اس لئے اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے[3]۔ اگر کوئی دوسرا شخص صالح لائق امامت موجود ہو تو اس کو

[1] ومثله امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقاً (درمختار) ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ھو اعلم واقرأ منه (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲/۱) ظفیر۔ [2] سورۃ المائدۃ رکوع ۱ ۔ ظفیر۔ [3] ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق (درمختار باب الامامۃ) ظفیر۔

امام بنایا جائے ورنہ اسی کے پیچھے نماز پڑھ لیں کہ انفراد سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے۔ درمختار[1]۔ فقط۔

جسے پیشاب کا شبہ ہو اس کی امامت

سوال (۸۴۰) زید کو اکثر بلا احساس قطرۂ پیشاب آجاتا ہے اور کبھی آتا بھی نہیں مگر زید ہر وقت متشکک رہتا ہے کہ شاید قطرہ آگیا ہو اور وہ پانی سے استنجا کرنے کے بعد کپڑے سے خشک کر کے پھر ڈھیلے سے خشک کر کے وضو کر لیتا ہے اور لنگوٹ بھی باندھتا ہے اس ترکیب سے اس کو قطرہ کم آتا ہے اور جب قطرہ آجاتا ہے تو پھر صرف ڈھیلے سے صاف کر کے وضو کر کے نماز پڑھتا ہے، قطرہ کے بعد پانی سے صاف نہیں کرتا اس حالت میں زید کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اور وہ امام بھی ہے اس کی امامت صحیح ہے اور آئندہ بھی صحیح ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس حالت میں زید کی نماز ہو جاتی ہے اور اس کی امامت بھی صحیح ہے اور آئندہ بھی اس کی امامت میں کچھ حرج نہیں ہے[2]۔ فقط۔

جو شخص آنحضرت صلعم کو مشرک کی اولاد کہے اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۴۱) ایک شخص علانیہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بت پرست یعنی مشرک کی اولاد سے ہیں اور کافر کے مکان میں پیدا ہوئے ہیں۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایک حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کا اور آپؐ کے باپ کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا

---

[1] وفی النھر عن المحیط صلی خلف فاسق اومبتدع نال فضل الجماعۃ (درمختار) افادان الصلوٰۃ خلفھما اولی من الانفراد (ردالمحتار، باب الامامۃ ص ۵۵۲ ج ۱) ظفیر۔
[2] ثم اعلم ان الجمع بین الماء والحجر افضل ویلیہ فی الفضل الاقتصار علی الماء ویلیہ الاقتصار علی الحجر وتحصل السنۃ بالکل وان تفاوت الفضل (ردالمحتار فصل فی الاستنجاء ص ۳۱۳ ج ۱) ظفیر۔

ان ابی و اباک فی النار[۱]۔ یعنی میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے۔

اور ایک روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کے لئے طلب مغفرت کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور زیارت قبر کی اجازت چاہی تو دیدی[۲]۔ ظاہر ان روایات کا یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین نے بحالت کفر وفات پائی اس میں علماء نے کچھ تفصیل اور تحقیق بھی فرمائی ہے اور بحث کی ہے اور بعض روایات ایسی بھی نقل کی ہیں جن سے آپ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہو کر ایمان لانا ثابت کیا ہے۔ بہرحال اس میں بحث کرنے کو علماء نے منع فرمایا ہے۔ پس سکوت اس میں اسلم ہے[۳]۔ فقط۔

جو اجرت لیکر مسئلہ شرعی بتلائے اس کی امامت

سوال (۸۴۲) ایک امام مسجد اجرت لیکر مسئلہ شرعی بتلاتا ہے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے جب تک وہ تائب نہ ہو[۴]۔ فقط۔

بدعت کے خلاف بولنے والے کی امامت

سوال (۸۴۳) زید متبع سنت اور صالح ہے

---

[۱] ردالمحتار باب نکاح الکافر مطلب فی الکلام علی ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۳۴ ج ۲۔ ظفیر۔ [۲] ردالمحتار باب نکاح الکافر مطلب فی الکلام علی ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۳۴ ج ۲۔ ظفیر۔ [۳] الا ترى ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہ حتی امنا بہ الخ (ردالمحتار باب المرتد مطلب فی احیاء ابوی النبی ص ۴۰۳ ج ۳) روایات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ جو شخص مذکورہ کلمات کہتا ہے اس کی امامت درست ہے۔ گو اسے سکوت کرنا بہتر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے و والدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر (ص ۱۳۰) ظفیر۔ [۴] لان اخذ الاجرۃ علی بیان حکم الشرعی لا یحل عندنا وانما یحل علی الکتابۃ لانہا غیر واجبۃ علیہ۔ واللہ اعلم (ردالمحتار کتاب القاضی مطلب فی حکم الہدیۃ للمفتی ص ۴۳۲ ج ۴) ظفیر۔

ایک قوم کا امام ہے اور حافظ قرآن ہے۔ قوم نے ایک موقعہ پر زید پر یہ زور دیا کہ وہ قرآن مجید قبر پر پھیرے اور دیگر رسومات کا مرتکب ہو۔ زید نے تنگ آکر یہ کہہ دیا کہ قرآن مجید پھیرنے کی بات نکالنے والے کی ایسی تیسی یعنی گالی دی۔ مقتدیوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور داد و دہش بند کر دی۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :۔ یہ ظاہر ہے کہ غرض زید کی اس جملہ مذکورہ کے کہنے سے رسم مذکورہ کے ایجاد کرنے والے کی مذمت کرنا اور اس کو سب و شتم کرنا ہے۔ اور یہ رسم قبور پر قرآن خوانی اور اس پر اجرت لینے دینے کی بلا شبہ ناجائز اور خلاف شریعت ہے۔ لہٰذا زید رسم مذکورہ کی نسبت کلمہ مذکورہ کہنے کی وجہ سے مرتکب کسی گناہ کا یا کافر و فاسق نہیں ہوا، کیونکہ رسوم خلاف شرع کا انکار کرنا عین اتباع سنت ہے جو موجب اجر و ثواب ہے۔ لہٰذا وہ بدستور لائق امامت ہے، مقتدیوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے ترک نہ کرنا چاہیئے اور اس کی تذلیل و تحقیر کرنا حرام اور ناجائز ہے اور اس وجہ سے معزول کرنا اس کا امامت سے درست نہیں ہے اور اس کے حقوق کو روکنا درست نہیں ہے[۱]۔ فقط

جو یہ کہے کہ آں حضرتؐ کا جسم بوقت معراج خدا کے جسم سے متصل ہو گیا

سوال (۶۴۳) ایک شخص یہ کہتا ہے کہ بوقت معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کا جسم بالکل یکجا ہو گیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ قول اس شخص کا غلط ہے اور خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت و عقیدہ اہل اسلام ہے۔ لہٰذا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں[۲]۔ فقط۔

---

[۱] ولو ام وھم کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ، لا کرہ لہ ذالک الخ و ان ھو حق لا والکراھۃ علیہم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ / ۱ ظفیر)

[۲] ویکرہ امامۃ عبد و مبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ / ۱ ظفیر۔)

اولاد کی شادی میں ڈھول بجانے والے کی امامت

سوال (۱۴۵) زید نے اپنے پسر کی تقریب نکاح میں پندرہ بیس یوم پیشتر ڈھول بجوایا اور دیگر رسوم بھی کی گئیں زید افیون بھی کھاتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید اس صورت میں فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور وہ امامت کے لائق نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے[1]۔ فقط۔

تصویر و پتلہ بنانے والے کی امامت

سوال (۱۴۶) ایک امام جو تصویر پتلے وغیرہ بناتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2]۔ فقط۔

نماز میں سونے والے کی امامت

سوال (۱۴۷) شخص جو امام ہے بوا کثر اوقات نائم رہتا ہے حتی کہ حالت نماز میں بھی سوتا رہتا ہے دوسرے کے فتح سے ہوش میں آتا ہے اور تعویذ گنڈہ بھی کرتا ہے و قرآن شریف بھی ٹھیک نہیں کرتا اور کذب وغیرہ بھی بولتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں اور وہ شخص قابل امامت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز میں سو جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور نماز میں کچھ خلل نہیں آتا۔ البتہ اگر کوئی غلطی قراءۃ میں ایسی کرے جس سے معنی بدل جائیں وہ غلطی مفسد صلوٰۃ ہے ہو تو نماز فاسد ہو جاوے گی مگر اس میں سونے والا اور غیر سونے والا برابر ہے۔ اسی طرح تعویذ گنڈہ کرنا آیات قرآنیہ سے اور ادعیہ ماثورہ سے درست ہے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون متفق علیہ (مشکوٰۃ باب التصاویر ص ۳۸۵) ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار باب الامامۃ) ظفیر

اس میں بھی کچھ گناہ نہیں ہے اور اس وجہ سے اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے البتہ کذب و افترا پردازی کی خصلت موجب فسق و معصیت ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور ایسا شخص اگر تائب نہ ہو تو لائق امام بنانے کے نہیں ہے[1]۔ فقط۔

عدم طہارت میں امامت

سوال (۸۴۸) اگر کسی نے عدم طہارت کی حالت میں امامت کی ہو اور اس کو تعداد نمازوں اور مقتدیوں کی یاد نہ ہو تو اس کو علاوہ اپنی نماز قضاء کرنے کے مقتدیوں کے لئے کیا تدبیر کرنی چاہئے۔

الجواب:۔ اگر اس کو کچھ یاد نہیں ہے اور تعیین نمازوں کی اور مقتدیوں کی نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ اطلاع کرنا دشوار ہے اس لئے ان مقتدیوں کے اوپر اس صورت میں کچھ مواخذہ نہیں اور ان کو چونکہ علم فساد نماز کا نہیں ہوا تو ان پر اعادہ بھی واجب نہیں ہے۔ کما فی الشامی واما صلوتہم فانھا وان لم تصح ایضاً لکن لا یلزمہم اعادتہا لعدم علمہم[2]۔ پس شخص مذکور اپنی نمازوں کو لوٹا لیوے اور اس گناہ سے استغفار و توبہ کرے جو اس سے بے طہارت نماز پڑھنے کا ہوا، اور مقتدیوں کے لئے استغفار کرنا بھی اچھا ہے۔ فقط۔

---

[1] وان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔

[2] رد المحتار واذا ظھر حدث امامہ وکذا کل مفسد فی رأی مقتد بطلت فیلزم اعادتہا لتضمنہا صلاۃ المؤتم صحۃ وفسادا کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امہم وھو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۵۲/۱) صلی جماعۃ الخ مع امام الخ فمن تیقن مخالفتہ امامہ فی الجہۃ الخ لم تجز صلاتہ الخ ومن لم یعلم ذالک فصلاتہ صحیحۃ (ایضاً باب صفۃ الصلوۃ ص ۴۰۶/۱) ظفیر۔

شیعہ تبرائی کی امامت

سوال (۸۴۹) ایک شخص مذہب اہل تشیع کا رکھتا ہے۔ اور حدیث شریف و فقہ کو نہیں مانتا اور اصحاب کبارؓ کی توہین کرتا ہے سب تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور مجالس شیعہ میں مرثیہ خوانی کرتا ہے ایسے شخص کے پیچھے تراویح اور نماز پنجگانہ میں اقتدار کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ شخص رمضان شریف سے ہفتہ عشرہ پہلے تائب ہوجاتا ہے بعد رمضان کے پھر افعال مذکورہ کرنے لگتا ہے۔

الجواب:۔ ایسے شخص کی اقتدار تراویح اور فرائض میں نہ کی جائے۔ لیکن جس وقت وہ توبہ کرلیتا ہے اس وقت اس کی اقتدار درست ہوجاتی ہے۔ اور اگر تجربہ اور بار بار کی اس کی اس حرکت سے یہ ظاہر ہو کہ اس کا عقیدہ وہی سب ہے جو کہ یہ بعد رمضان شریف کیا کرتا ہے تو اس کو کبھی امام نہ بنایا جاوے تاوقتیکہ اس کی توبہ صادقہ کا یقین نہ ہوجاوے۔[1]

غیر اللہ کے سجدہ کے قائل کی امامت

سوال (۸۵۰) زید کا یہ عقیدہ ہے کہ سجدہ سوائے اللہ تعالیٰ کے خواہ قبور ہوں یا اور کچھ حرام ہے شرک نہیں۔ اگر معبود سمجھ کرے گا تو شرک ہوگا۔ اور اگر شرک ہوتا تو حضرت آدم و حضرت یوسف علیہما السلام کو سجدہ نہ کرایا جاتا۔ آیا اس بارہ میں شرک ہوا یا نہیں۔ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار اور شامی میں منقول ہے کہ غیر اللہ کو تعظیماً اور عبادۃً

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول (درمختار) اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ / ۱) قال المرغینانی الخ لا تجوز الصلوٰۃ خلف الرافضی (عالمگیری کشوری باب الامامۃ ص ۸۳ / ۱) ظفیر

سجدہ کرنا حرام ہے اور کفر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تعظیماً سجدہ کرنا بھی عبادت میں داخل ہے اور سجدہ تعظیمی عین سجدہ عبادت ہے جو کہ باتفاق کفر ہے البتہ سجدہ تحیۃ جو بجائے سلام کی جگہ ہوتا ہے اختلاف ہے کہ کفر ہے کہ نہیں مگر حرمت میں اور گناہ کبیرہ ہونے میں اس میں بھی اختلاف نہیں ہے اور سجدہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اس شریعت میں منسوخ ہو گیا ہے پس زید مذکور کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔ در مختار میں ہے وھل یکفر ان علی وجہ العبادۃ والتعظیم کفر وان علی وجہ التحیۃ لا وصار آثماً مرتکبا للکبیرۃ کبیرۃ۔ انتہیٰ[1] ملخصاً وفی الشامی ذکر الصدر الشہید انہ لا یکفر بھذا السجود لانہ یرید بہ التحیۃ وقال شمس الائمۃ السرخسی ان کان لغیر اللہ تعالیٰ علی وجہ التعظیم کفر قال القہستانی وفی الظہیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقاً۔ شامی[2] جلد ۵۔ پھر اس کے بعد شامی نے یہ تحقیق فرمائی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو سجدہ ملائکہ نے کیا تھا وہ منسوخ ہو گیا۔[3] اس حدیث سے لو امرت احداً ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا۔[4] الخ پھر لکھا ہے وکان جائزاً فیما مضی کما فی قصۃ یوسف علیہ السلام قال ابو منصور الماتریدی وفیہ دلیل علی نسخ الکتاب بالسنۃ الخ۔ شامی[5]

پس اس عبارت سے سب شبہات رفع ہو گئے۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء ص ۳۳۷ ج ۵ وص ۳۳۸ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب ایضاً ص ۳۳۸ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔ [3] اختلفوا فی سجدۃ الملائکۃ قیل کان للہ تعالیٰ والتوجہ الی آدم للتشریف کاستقبال الکعبۃ وقیل بل لآدم علی وجہ التحیۃ والاکرام ثم نسخ بقولہ علیہ السلام لو امرت احداً ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء ص ۳۳۸ ج ۵) ظفیر۔

[4] رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء وغیرہ ص ۳۳۸ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔ [5] ایضاً ۱۲ ظفیر۔

جس بچہ کی طوائف کے یہاں پرورش ہوئی اسکی امامت

سوال (۱۵۱) ایک لڑکے کے والدین بچپن میں مر گئے اس نے طوائف کے یہاں پرورش پائی قرآن شریف بھی پڑھ لیا، وہ امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ لڑکا جس نے طوائف کے گھر پرورش پائی ہے اگر اس نے قرآن شریف پڑھ لیا ہے اور مسائل نماز سے واقف ہے تو اس کی امامت بلا کراہت درست ہے۔[1]

اس کی امامت جس کی بیوی سود خوار ہو

سوال (۱۵۲) جس شخص کی بیوی سود خوار ہو اور اس کو علم ہو تو وہ امام ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر اس کو اس فعل سے منع کرتا ہے تو شوہر کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے۔[2]

جو چمار بچپن میں مسلمان ہو جائے اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۵۳) ایک لڑکے کو ذات کا چمار تھا اور عمر سوا برس کی تھی ایک سید نے اس کو خرید کر مسلمان طریقہ پر لاکر پرورش کیا۔ اب وہ لڑکا بالغ ہے اور طریقہ اسلام پر قائم و متقی ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص امامت کر سکتا ہے نماز اس کے پیچھے صحیح ہے[3] فقط

جو مقتدی کو منافق بتائے اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۵۴) جو پیش امام مسلمانوں کو عموماً اور اپنے مقتدیوں کو منافق بتائے اور یہ بھی کہے کہ آجکل تمام نمازیوں کے دل بوجہ منافق ہونے کے ٹیڑھے ہو چکے ہیں اس لئے صف سیدھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس امام کے لئے کیا حکم ہے۔

---

[1] اس لئے کہ اس میں پھر کوئی عیب نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲ ظفیر [2] قال اللہ تعالیٰ "لا تزر وازرۃ وزر اخری" (القرآن) ظفیر [3] قال اللہ تعالیٰ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الحجرات) ظفیر۔

الجواب :- یہ اس امام کی بڑی جہالت ہے اور وہ سخت عاصی ہے۔ ایسے امام کو معزول کر دینا چاہئے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔

عشاء کوئی پڑھائے اور تراویح کوئی، تو یہ جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۵۵) زید نے عشاء کے فرض پڑھائے اور عمر نے تراویح پڑھائی اور عمر ہی نے وتر بھی پڑھائے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ صورت جائز ہے۔ تراویح پڑھانے والا وتر بھی پڑھا سکتا ہے جب کہ وہ بالغ ہو، کیونکہ نابالغ کے پیچھے نہ تراویح درست ہے اور نہ وتر درست ہیں[2]۔

تکبیرات انتقال میں جہر واجب ہے یا سنت

سوال (۸۵۶) تکبیرات انتقال کا جہر سے کہنا امام کو واجب ہے یا سنت۔ اگر امام ایک آدھ تکبیر سہواً جہر سے نہ کہے تو کیا سجدۂ سہو لازم آئے گا۔

الجواب :- سنت ہے اس کے ترک سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا[3]۔ فقط

مسجد کی بے ادبی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۵۷) ایک شخص امام مسجد ہے اس پر خیانت وغیرہ کا الزام ہے۔ اور ایک شخص نے امام مذکور سے

---

[1] ویکرہ تقدیم العبد الخ والاعرابی الخ والفاسق (ہدایہ باب الامامۃ ص ۱۱۱ ج ۱) ظفیر۔

[2] ولا یصح اقتداء رجل بامرأۃ وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازۃ ونفل علی الاصح (درمختار) والمختار انہ لا یجوز فی الصلوٰۃ کلہا (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۳۹ ج ۱ وص ۵۴۱ ج ۱) ظفیر۔

[3] وسننہا، ترک السنۃ لا یوجب فسادا ولا سہوا، بل اساءۃ لو عامدا الخ رفع الیدین للتحریمۃ الخ وجہر الامام بالتکبیر بقدر حاجتہ للاعلام بالدخول والانتقال وکذا بالتسمیع والسلام الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ مطلب فی سنن الصلاۃ ص ۴۴۳ ج ۱) ظفیر۔

کہا کہ آپ مسجد کی صفائی وغیرہ کا خیال رکھیں، امام نے کہا میں تو یہاں موتوں گا۔ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب: ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے اس کو معزول کرنا چاہئے اور دوسرا امام عالم وصالح مقرر کیا جاوے جس میں اوصاف امامت موجود ہوں امام مذکور کا یہ کلمہ کہ میں تو یہاں موتوں گا کلمہ کفر کا ہے کیونکہ اس میں توہین مسجد کی ہے¹ لہٰذا اگر اس نے اس سے توبہ نہ کی تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے² اور باقی امور جو خیانت کے متعلق ہیں ان سے وہ فاسق ہو گیا اس وجہ سے اس کی امامت مکروہ ہے³ بہرحال امام مذکور کا عزل کرنا واجب ہے اور مؤذن رکھنا بھی اس کو بحالت مذکورہ درست نہیں ہے۔ فقط۔

زانی توبہ کرنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۵۸) ایک شخص عرصہ سے امام مسجد ہے اس نے اپنی بھاوج سے ناجائز تعلق رکھا اور اس کو لیکر دوسری جگہ چلا گیا۔ عورت کو اس کا شوہر لے آیا اور امام مذکور بھی آگیا اب اس کی امامت کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب: وہ شخص اگر تائب ہو جائے اور پہلے فعل شنیعہ سے توبہ کرے اور اکثر نمازی اس کی امامت سے راضی ہوں تو اس کو امام بنانا درست ہے اور اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے⁴۔ فقط۔

¹ وفی تتمة الفتاوی من استخف بالقرآن او بالمسجد او نحوه مما یعظم فی الشرع کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۵) ² اس لئے کہ جو حکماً کافر ہو گیا اس کی امامت جائز نہ ہوگی وقید به الخ بان لا تکون بدعته تکفره فان کانت تکفره فالصلوٰة خلفه لا تجوز (البحر الرائق باب الامامة ص ۳۷۰ ج ۱) ظفیر ³ ان کراهة تقدیمه (ای الفاسق) کراهة تحریم (رد المختار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر ⁴ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ باب التوبه والاستغفار ص ۲۰۶) ظفیر۔

کیا سن رسیدہ کی امامت مکروہ ہے

سوال (۸۵۹) ایک شخص چالیس سال سے امامت کرتا ہے لیکن اب تین چار سال سے اس کی نظر میں کچھ فرق آگیا ہے لیکن پاکی و ناپاکی کو خود دیکھ سکتا ہے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ صورت مذکورہ میں امام مذکور کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہے بلا کراہت نماز صحیح ہے۔ فقط۔

حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۶۰) حنفی کی نماز شافعی المذہب والے کے پیچھے صحیح ہے یا نہیں۔ اور اگر شافعی المذہب رعایت حنفی کی نجاست و وضو وغیرہ میں نہ کرے تو پھر کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ حنفی کی نماز شافعی المذہب والے کے پیچھے صحیح ہے لیکن اس امام کو چاہئے کہ رعایت حنفی کی دربارہ نجاست و وضو وغیرہ کے کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو حنفی کو اس کے پیچھے نماز پڑھنی نہ چاہئے۔ اور اگر یقیناً یہ معلوم ہو کہ اس امام سے کوئی امر ناقض وضو وغیرہ باعتقاد حنفی سرزد ہوا ہے تو پھر اس کے پیچھے حنفی کی نماز نہ ہوگی[۱]۔ فقط

کانے لولے اور چغل خور کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۶۱) کانا، اندھا، چغل خور، کوڑھی، لولا اور جس کی مستورات پردہ نہ کرتی ہوں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ اور جھوٹ بولنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ یک چشم کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہے اور اندھا اگر نجاست سے

---

[۱] ولكن ا نكره خلف امرد الخ ومخالف كشافعي لكن في وتر البحر ان تيقن المراعاة لم يكره او عدمها لم يصحها وان شك كره (الدر المختار) وبحث المحشي انه ان علم انه راعى في الفروض والواجبات والسنن فلا كراهة وان علم تركها في الثلاثة لم يصح وان لم يدر شيئا كره الخ (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۶ ج ۱) ظفير

نہ بچتا ہو اور غیر ختنہ ہو اور اعلم قوم نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور اگر وہ اعلم و افضل ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ اور جو زانی اور لوطی اور غیر ختنہ کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور جس کی مستورات پردہ نہ کرتی ہوں اور وہ ان کو منع نہ کرے اور ان کی بے پردگی سے راضی ہو تو اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے اور اگر وہ اپنے گھر والوں کو بے پردہ پھرنے سے منع کرے اور اس کو برا سمجھے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت صحیح ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے[1] فقط۔

زانی کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۶۲) ایک شخص اپنے حقیقی پسر کی زوجہ سے زنا کرتا ہے اور برضامندی دیگر اشخاص سے زوجہ پسر کو زناکاری کی اجازت دیتا ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ اور اپنی دختر بالغہ کا منہ چومنا کیسا ہے۔

الجواب:- اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2] اور اپنی دختر کا بوسہ لینا از راہ محبت و رحمت درست ہے اور از راہ شہوت حرام ہے۔ اور موجب حرمت مصاہرت ہے اور احتراز کرنا اس سے پہلی صورت

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق واعمی ونحوہ الاعشی الا ان یکون غیر الفاسق اعلم القوم فهو اولی الخ وکذا تکرہ خلف امرد وسفیہ ومفلوج وابرص شاع برصہ وشارب الخمر وآکل الربوا ونمام (درمختار) قولہ فاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد من یرتکب الکبائر قولہ غیر الفاسق تبع فی ذالک صاحب البحر حیث قید کراهة امامة الاعمی فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلهم فهو اولی اھ قولہ ومفلوج الخ وکذا اعرج یقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغیرہ اولی وکذا اجذم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ وص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر

[2] وان کراهة تقدیمه ای الفاسق کراهة تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

میں بھی احوط ہے[1]۔ فقط۔

غلط عقیدہ رکھنے والے کی امامت کیسی ہے

سوال (۸۶۳) بعض جگہ رواج ہے کہ جب کسی مرد کی شادی تیسری ہوتی ہے اور رشتہ کی بات کی جاتی ہے تو لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ پہلے گڑیا سے نکاح ہو اور اس گڑیا کو دروازہ کے سامنے دہلیز کے نیچے دفن کی جاوے۔ یہ رسم اس لئے کرتے ہیں کہ تیسرے نکاح کو بہت منحوس سمجھتے ہیں اگر ایسا نہ کریں گے تو لڑکی مر جاوے گی۔ یہ عقیدہ کیسا ہے۔ اور جس امام کا یہ عقیدہ ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ فعل درست نہیں ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں ہے اور جس امام کا ایسا عقیدہ ہو اس کو امام بنانا نہ چاہئے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2]۔ فقط

غیر مختون حافظ کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۶۴/۱) ایک حافظ قرآن کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے ختنہ نہیں ہوئی۔ لوگ امامت پر اعتراض کرتے ہیں کیا ان کو ختنہ کرانا جائز ہے اور امامت درست ہے یا نہیں۔

سبز و نارنجی عمامہ باندھنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

(۸۶۵/۲) اماموں کو سبز یا نارنجی عمامہ باندھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: (۱) اس کو ختنہ کرا لینا ضروری ہے کہ یہ شعائر اسلام ہے[3]۔ اور

---

[1] وما حل نظره مما مر من ذكر او انثى حل لمسه اذا امن من الشهوة على نفسه وعليها لانه عليه السلام كان يقبل راس فاطمة الخ وان لم يامن ذالك او شك فلا يحل له النظر والمس (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحظر والاباحة فصل فى النظر والمس ص ۲۲۳ ج ۵) ظفير۔

[2] ويكره امامة عبد الخ ومبتدع اى صاحب بدعة (درمختار) اى محرمة (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفير

[3] وقيل فى ختان الكبير اذا امكنه ان يختن نفسه فعل والا لم يفعل الا ان لا يمكنه النكاح او شراء الجارية والظاهر فى الكبير انه يختن ويكفى قطع الاكثر (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء ص ۳۳۷ ج ۵) ظفير۔

امامت اس کی درست ہے۔

(۲) سبز اور نارنجی رنگ کی شرعاً ممانعت نہیں ہے، لہذا اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ البتہ نارنجی رنگ کا عمامہ اچھا نہیں ہے[1]۔ فقط۔

جو شخص امام کو زبردستی ہٹا دے اور خود دعوی امامت کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۶۶) ایک مولوی صاحب بیس سال سے قرآن شریف سنانے آیا کرتے تھے۔ تین سال سے بالکل ترک موقوف کر دیا تھا گویا ناپید تھے، ہم لوگوں نے رمضان شریف سے چھ مہینے پہلے ایک مولوی صاحب کو ملازم رکھ لیا تھا۔ شروع رمضان میں پہلے مولوی صاحب نے آکر دوسرے مولوی صاحب کو مسجد سے نکال دیا اور ان کو مارا اور ان کا حق خود لے لیا ان کو کچھ نہیں دیا۔ اس بارہ میں شرعی فیصلہ کیا ہے۔

الجواب: جو مولوی صاحب تین برس سے نہ آتے تھے اور دوسرے صاحب مقرر ہو گئے تھے ان کو یہ جائز نہ تھا کہ امام جدید کو جس کو نمازیوں نے اور اہل محلہ نے مقرر کر لیا تھا امامت سے منع کریں اور محلے سے ہٹا دیں، یہ فعل ان کا حرام اور ناجائز تھا اور ظلم صریح ہے، وہ فاسق ہو گیا اور اس کا کچھ حق اس میں نہیں ہے جبکہ امام ثانی کے تقرر سے منع کیا گیا۔ پس امام سابق ظالم و غاصب ہے۔ اس کا اپنا حق سمجھنا غلط ہے[2]۔ فقط۔

شخص واحد کا اذان و امامت انجام دینا کیسا ہے

سوال (۸۶۷) شخص واحد کا اذان و امامت علی الدوام کرانا مشروع ہے یا مکروہ۔

---

[1] وكره لبس المعصفر والمزعفر الاحمر والاصفر للرجال مفاده انه لا يكره للنساء ولا باس بسائر الالوان (درمختار) وفي مجمع الفتاوى قال ابوحنيفة والشافعي ومالك يجوز لبس المعصفر وقال جماعة من العلماء مكروه بكراهة التنزيه (رد المحتار كتاب الحظر والاباحة فصل في اللبس ص ۳۱۲ ج ۵) ظفير۔

[2] والخيار الى القوم فان اختلفوا اعتبر اكثرهم الخ وامام الراتب اولى (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱) ظفير۔

الجواب:- اس کو فقہاء نے افضل لکھا ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے اور فضل کون الامام ھو المؤذن[1] الخ۔ فقط۔

جوامام مارنے کی دھمکی دے اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۸۶۸) ایک مسجد کا امام یہ کہتا ہے کہ جو اس مسجد میں نماز پڑھنے آوے گا اس کو ماردوں گا تو ایسے شخص کی امامت جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- ایسا امام فاسق ہے اس کو معزول کردینا چاہئے۔ نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے[2]۔ فقط۔

جس کی ایک انگلی کٹی ہو۔ اسکی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۶۹) یہاں پر ایک حافظ عمر علم سے خوب آگاہ ہے اور اس کی ایک انگلی داہنے ہاتھ کی نہیں ہے اور لوگ بھی اس سے خوش ہیں تو اس کی امامت درست ہے یا نہ۔

الجواب:- درست ہے[3]۔ فقط۔

ظالم کے لئے دعائے خیر کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۷۰) جو ہندہ اپنی رعیت پر ظلم وستم کرتا ہے وہ اگر بیمار ہو جائے اور کوئی مسلمان بطمع دنیاوی اسکے لئے دعائے خیر اور ختم جلالی پڑھ کر شفاء کی دعاء کرے اس کے لئے کیا حکم ہے۔ نماز اس کے پیچھے جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- ظالم کے لئے دعائے خیر جائز نہیں ہے اور ظالم کی مدد کرنا ظلم ہے حرام اور گناہ کبیرہ ہے وعن اوس بن شرحبیل انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الاذان ص ۳۷۲/۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] ان کراھة تقدیمہ (ای الفاسق) کراھة تحریم (ردالمحتار باب الامامت ص ۵۲۳/۱) ظفیر۔ [3] انگلی کا نہ ہونا شرعاً کوئی ایسا عیب نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے امامت میں کوئی کراہت یا فساد پیدا ہوتا ہو ۱۲ ظفیر۔

یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام رواہ البیہقی[۱]۔ پس جو شخص جان بوجھ کر ظالم کے لئے دعائے خیر کرتا ہے اور اس ظلم میں اس کی مدد کرتا ہے وہ فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[۲]۔ الا ان یتوب۔ فقط۔

معذور کی امامت غیر معذور کے لئے درست نہیں

سوال (۸۷۱) ایک امام مسجد کو مرض بواسیر کا ہے ہر وقت بدبو دار پانی جاری رہتا ہے، مقتدی تندرست ہیں۔ بعض قرآن شریف صحیح پڑھتے ہیں اور مسائل نماز سے خوب واقف ہیں ایسے معذور امام کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ امام مذکور شرعاً معذور ہے اور درمختار وغیرہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ معذور کے پیچھے غیر معذور کی نماز نہیں ہوتی لہذا اس کو امام نہ بنایا جائے[۳]۔ تندرستوں میں جو شخص مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو اس کو امام بناویں۔ فقط۔

جذامی کی گری ہوئی لاش کو نکال کر جلانے کا حکم دے اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۷۲) ریاست میں ایک قاضی کے فتویٰ دینے سے ایک جذامی مسلمان کی نعش کو دفن کرنے کے بعد نکال کر جلا دیا گیا اس کے متعلق کیا حکم ہے اور جس قاضی نے جلانے کا فتویٰ دیا اور درمختار و عالمگیری وغیرہ کا حوالہ دیتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا اس سے مقاطعہ کر دیا جاوے۔ فقط۔

الجواب:۔ مسلمان کی نعش کو جلانا جائز نہیں ہے بالکل حرام ہے۔ جس قاضی نے مسلمان جذامی کی نعش کو جلانے کا حکم کیا وہ جاہل اور فاسق ہے کسی کتاب میں جلانے کا حکم نہیں لکھا ہے اس نے غلط حوالہ دیا شخص مذکور چونکہ بدعقیدہ بھی ہے درناحق

---

(۱) مشکوٰۃ باب الظلم فصل ثالث ص ۴۳۶۔ ظفیر (۲) ص ۵۲ ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) وان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳) ظفیر

(۳) ولا یصلی الطاھر خلف من ھو فی معنی المستحاضۃ (ہدایہ باب الامامۃ ج ۱ ص ۱۱۳)

اس لئے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور اس کو پیش امام بنانا حرام ہے کیونکہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم بدعتی اور فاسق کی حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام[1]۔ یعنی جس نے بدعتی کی تعظیم کی اور توقیر کی اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی والعیاذ باللہ تعالی۔ پس شخص مذکور کو توبہ کرنی چاہیئے اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو امامت سے اس کو علیحدہ کر دینا چاہیئے ایسا شخص لائق فاسق و مبتدع ہونے کے نہیں ہے۔ فقط۔

چور کو امام بنانا کیسا ہے

سوال (۱۸۷۳) پیش امام نے مسجد کے فرش چرائے ہوں اور پکڑا آیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسے فاسق شخص کو امام بنانا مکروہ ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے لہذا اس کو معزول کر کے دوسرا امام متقی و صالح مقرر کرنا چاہیئے[2]۔ فقط۔

جو جماع پر قادر نہ ہو سکے امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۸۷۴) خنثی امام نہیں ہو سکتا لیکن اگر کوئی شخص بوجہ حدوث مرض ناقابل جماع ہو جاوے تو امام ہو سکتا ہے یا نہیں جب کہ جماعت میں یہی شخص صاحب فضل وکمال ہے۔

الجواب: عنین یعنی نامرد کی امامت صحیح ہے۔ عنین کا حکم خنثی کا سا نہیں ہے لہذا مریض معذور مذکور کی امامت صحیح ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثالث ص ۳۱ ۔ ۱۲
[2] ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) اخرج الحاکم فی مستدرکہ ان سرکم ان یقبل اللہ صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر
[3] خنثی کی امامت تو اس لئے درست نہیں ہے کہ اس کے عورت ہونے کا احتمال ہوتا ہے "والخنثی البالغ لا تصح امامتہ للاخنثی مطلقاً لا للرجل ولا لمثلہ لاحتمال الانوثیۃ وذکورۃ المقتدی (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱) اور عنین میں اس طرح کا کوئی احتمال نہیں ہوتا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

سفید بال اکھڑوانے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۵۷۶) زید امام مسجد اپنی داڑھی کے سفید بال اکھڑوا دیتا ہے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ فعل اچھا نہیں ہے مکروہ ہے[1] اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے مگر ایسا نہ کرنا چاہئے۔ فقط۔

جس کا دایاں ہاتھ کان کی نوک تک نہ جائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۵۷۷) میرا داہنا ہاتھ کان کی نوک تک نہیں جاتا ایسی حالت میں میری امامت نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ میں جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں سائل کی امامت نماز پنجگانہ و جمعہ وغیرہ میں بلا کراہت صحیح ہے کوئی وجہ کراہت امامت کی نہیں ہے کیونکہ جو فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ انگوٹھوں کو بوقت تحریمہ کانوں کی لو تک لے جاوے وہ اصل میں محاذاۃ حاصل کرنے کے لئے ہے جیسا کہ تحقیق فقہاء اور روایات حدیث سے ظاہر ہوتا ہے پس اگر کسی عذر کی وجہ سے چھونا کان کی لو کا نہ ہو سکے اور محاذاۃ یعنی انگوٹھوں کی زمین کانوں سے حاصل ہو جاوے تو یہ سنت ادا ہو جاوے گی۔ درمختار میں ہے ورفع یدیہ ماسا بابہامیہ شحمتی اذنیہ ہو المراد بالمحاذاۃ لانہا لا تتیقن الا بذلک الخ قولہ ہو المراد بالمحاذاۃ ای الواقعۃ فی کتب ظاہر الروایۃ وبعض روایات الاحادیث کما بسطہ فی الحلیۃ ووفق بینہا وبین روایات الرفع الی المنکبین بان الثانی اذا کانت الیدان فی الثیاب للبرد کما قالہ الطحاوی اخذا من بعض الروایات وتبعہ صاحب الہدایۃ وغیرہ واعتمد ابن الہمام التوفیق بانہ عند محاذاۃ الیدین

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانہ ما من مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام الا کان لہ نورا یوم القیامۃ رواہ ابوداؤد کتاب الترغیب والترہیب لابن حجر ص ۱۹۲ ظفیر

للمنکبین من الرسغ تحصل المحاذاۃ للاذنین بالابھامین وھو صریح روایۃ ابی داؤد وشامی[1]۔ جلد اول۔ اور صاحب ہدایہ نے صرف محاذات کو لیا یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ابہامین (انگوٹھوں) کو محاذی اذنین (کانوں) کے کرے۔ ویرفع یدیہ حتی یحاذی بابھامیہ شحمتی اذنیہ[2]۔ ہدایہ اور اس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کی ہے ولنا روایۃ وائل بن حجرؓ والبراءؓ وانسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر رفع یدیہ حذاء اذنیہ الخ۔ ہدایہ[3]۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل عند الحنفیہ یہ ہے کہ ابہامین کو محاذی اذنین کے کرے پس اگر کسی وجہ سے ہاتھ کان کی لو تک نہ پہنچے اور محاذات حاصل ہوجاوے تو یہ سنت ادا ہوگی۔ فقط۔

بے نکاحی عورت کو رکھنے والے کی امامت درست ہے

سوال (۱۰۷۷) زید اور ہندہ نامحرم ایک گھر میں مثل یگانہ رہتے ہیں اور نکاح کے متعلق استفسار کرنے پر زید کہتا ہے کہ ہم نے باہم ایجاب وقبول کرلیا ہے نکاح ثابت نہیں ہے تہمت کو ثابت ہے ایسا شخص امامت کے قابل ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایجاب وقبول اگر روبرو شاہدین کے ہو تو نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ مثلاً خود مرد اور عورت دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرلیں اور کوئی تیسرا شخص نکاح پڑھنے والا نہ ہو تب بھی نکاح ہوجاتا ہے۔ پس اگر زید یہ کہے کہ خود ہم نے ایجاب وقبول دو گواہوں کی موجودگی میں کرلیا ہے تو ان کا نکاح ثابت ہے ان کو زوجین سمجھنا چاہئے اور بے نکاحی عورت کے رکھنے کا الزام اس پر نہ لگانا چاہئے اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ شامی[3] جلد ثانی۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ فصل تالیف الصلوٰۃ ص ۲۰۵ / ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] ہدایہ باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۹۴ / ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [3] ہدایہ باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۹۴ / ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [4] وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الاخر وشرط کل من العاقدین لفظ الاخر لیتحقق رضاھما وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولھما معا علی الاصح (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ / ج ۲) ظفیر۔

نومسلمہ کے جائز لڑکے کی امامت درست ہے

سوال (۱۷۸) زید نے ہندہ نومسلمہ سے حسب شریعت حقہ نکاح کیا، بعد نکاح نومسلمہ کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ وہ شرعی احکام سے بخوبی واقف ہو کر بعد بلوغ نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کی امامت جائز ہے تو ناجائز کہنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کی امامت بلاکراہت صحیح ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس کے پیچھے نماز جائز نہیں وہ غلطی پر ہے اس کو مسئلہ معلوم نہیں ہے[1]۔ فقط۔

مونڈھوں تک بال رکھنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۹) جس کے بال مونڈھوں تک ہوں اس کی امامت جائز ہے یا نہیں: بکر کہتا ہے کہ ایسے شخص کی امامت جائز نہیں ہے۔

الجواب:۔ بکر کا قول غلط ہے، زید کی امامت اس وجہ سے مکروہ نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک مونڈھوں تک پہنچ جاتے تھے۔ چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں والجمع بین ہذہ الروایات فی قدر شعرہ اختلاف الاوقات فاذا غفل عن تقصیرھا بلغت المنکب واذا قصرھا کانت الی انصاف الاذنین[2]۔ فقط۔

جس کے زخم سے پیپ آتی ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۸۰) جس شخص کی سیون مقعد کے اگلے حصے میں پھوڑا ہوا اور اس میں سے پانی پیپ نکلتی رہتی ہو کبھی بند بھی ہو جاتی ہو ایسا شخص مستقل امام مسجد ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] والاحق بالامامة تقدیماً بل نصباً الاعلم باحکام الصلوٰة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرة وحفظہ قدر فرض وقیل واجب وقیل سنة (درمختار) ای وان کان غیر متبحر فی بقیة العلوم وهو اولیٰ من المتبحر (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۰ ج ۱) ظفیر

[2] شرح نووی للمسلم باب صفة شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۵۸ ج ۲ ۱۲ ظفیر

جس کے باپ کا حال معلوم نہ ہو اسکی امامت درست ہے یا نہیں

(سوال ۸۸۱) جس شخص کے باپ کا حال معلوم نہ ہو، آیا وہ مسجد کا مستقل امام ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ (۱) جس حالت میں کہ پیپ وغیرہ بہتی ہو اس حالت میں اس کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی اور جس حالت میں بند ہو اس وقت اس کے پیچھے نماز صحیح ہے اور اس میں قول اس امام کا معتبر ہے۔

(۲) اگر وہ خود لائق امام بنانے کے ہے مثلاً مسائل نماز سے واقف ہے اور قرآن صحیح پڑھتا ہے اور فسق و فجور سے مجتنب ہے تو وہ امام بنایا جا سکتا ہے۔ شامی میں ہے کہ اگر ولد الزنا خود صالح و عالم وغیرہ ہو تو اس کی امامت بلا کراہت صحیح ہے۔ فقط۔

شافعی المذہب کی اقتداء

سوال (۸۸۲) شافعی المذہب کی اقتداء حنفی المذہب کے پیچھے درست ہے یا نہ؟ ایک شخص اقتداء شافعی المذہب کی حنفی کے پیچھے ناجائز بتلا کر عدم جواز پر عبارت ذیل کا حوالہ درج کر کے ایک تحریر بھیجا ہے جس سے آپس میں تفرقہ پڑ گیا ہے۔ وہ عبارت یہ ہے قال شیخنا ابن حجر الهیثمی تبعا لشیخه السرکریا الانصاری وکذا لو کان الامام لا یعتقد وجوب بعض الارکان او الشروط وان اتی بها لانه یقصد بها النفلیة وهو مبطل عندنا کما فی فتح المعین الخ۔

له ولا یصلی الطاهر خلف من فی معنی مستحاضة الخ باب الامامة ص [illegible] ظفیر ولد الزنا هذا ان وجد غیرهم والا فلا کراهة، در مختار، وفی الشامیة ای علة الکراهة بان کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشدة والاعمی من البصیر فالحکم بالضد الخ ولعل وجهه ان تنفیر الجماعة بتقدیمه یزول اذا کان افضل من غیره بل التنفیر یکون فی تقدیم غیره، رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱ و ص ۵۲۵ ج ۱ ظفیر۔

الجواب: مذہب حنفیہ میں اس بارہ میں تحقیق یہ ہے کہ اقتدار حنفی بامام شافعی المذہب جائز ہے[1] اور معتبر عند الشافعیہ بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ انکے نزدیک بھی اقتدار شافعی بامام حنفی درست ہے۔ اور جس قسم کی روایات اس شخص منکر نے لکھ کر بھیجی ہیں اس قسم کی روایات مذہب حنفیہ میں بھی ہیں مگر وہ معتبر نہیں ہیں۔ اسی قبیل سے یہ روایت معلوم ہوتی ہے کیونکہ علمائے حرمین کا عمل اس کے خلاف ہے وہاں برابر شوافع حنفیہ کا اور حنفیہ شوافع کا اقتدار بلا انکار کرتے ہیں۔ باقی روایات ہر قسم کی ہوتی ہیں مگر اعتبار محققین کے قول کا ہے۔ پس ایسی روایات سے کچھ تردد جواز اقتدار شافعی بامام حنفی میں نہ ہونا چاہیئے۔ پوری تفصیل کتب مذہب شافعیہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے جو زیادہ یہاں موجود بھی نہیں ہیں اور دیکھنے کی فرصت بھی نہیں ہے[2]۔ فقط۔

شوہر کی اقتدار

سوال (۸۸۳) کوئی عورت تخلیہ میں خاوند کے پیچھے فرض نماز پڑھ سکتی ہے یا نہ۔؟

الجواب: اگر زوجہ اپنے شوہر کے پیچھے اقتدار کرے نماز صحیح ہے مگر اس کو برابر میں نہ کھڑا ہونا چاہیئے پیچھے کھڑی ہو۔ اور اگر سجدہ کی نیت باندھے تو پھر خواہ برابر ہو یا پیچھے ہر طرح نماز صحیح ہے۔ در مختار میں ہے واما الواحدۃ فتتأخر وفیہا اما اذا کان معہن واحد ممن ذکر ای اختہ او زوجتہ او امہن فی المسجد لا یکرہ بحر[2]۔ فقط۔

---

[1] ولکن اتکرہ خلف مردانی قوله، وزید بن ملك ومخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ۔ واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منہ ما یفسد الصلاۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی الکراہۃ در مختار مطلب فی الاقتداء بشافعی ص ۵۲۶ ج ۱ رد المحتار

[2] ص ۱۳۰ ج ۱ ظفیر۔

صرف تہبند اور رومال کے ساتھ نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۸۸۴) امام کو ایک تہبند اور ایک رومال اوڑھ کر امامت کرانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے[1]۔ فقط۔

مصنوعی دانت والے کا امام ہونا کیسا ہے۔

سوال (۸۸۵) ایک شخص امام مسجد ہے اس کے دانت مصنوعی ہیں تو مصنوعی دانت لگا کر قرآن شریف پڑھنا و امامت کرانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے، فقط۔ (اس لئے کہ دانت لگوانا فقہاء نے درست لکھا ہے خواہ وہ چاندی کا ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ امام محمدؒ سونے کا دانت لگوانا بھی درست کہتے ہیں" اذا جدع الفه او اذنه او سقط سنه فاراد ان يتخذ سنة اخر فعند الامام يتخذ ذالك من الفضة فقط. وعند محمدؒ من الذهب ايضا۔ رد المحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس ص۳۱۸/۵ ۔ ظفیر)

دھوکہ دینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۸۶) میں نے ایک شخص کو ایک تولہ سونا دیا تھا کہ اس کا کشتہ کر دو۔ خلاصہ یہ کہ اس نے سونا رکھ لیا اور تانبہ کا کشتہ مجھکو دیا اور وہ امام ہے لہذا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اس کو امامت سے معزول کر دینا چاہئے[2]۔ یا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔ فقط۔

---

[1] والمستحب ان يصلى الرجل فی ثلثة اثواب ازار وقميص وعمامة ويصلی فی ثوب واحد متوشحا به جميع بدنه كما يفعله القصار فی المقصرة جاز من غير كراهة تيسير وجد الطاهر الزائد ولكن فيه ترك الاستحباب (غنية المستملی فصل فيما يكره فی الصلوٰة ص۳۴۰۔ ظفیر عفی عنہ)

[2] ويكره امامة عبد الخ وفاسق (در مختار) بل مشى فی شرح المنية ان كراهة تقديمه رای الفاسق، كراهة تحريم (رد المحتار باب الامامة ص۵۲۳/۱ ظفیر۔

دفع ظلم کے لئے جو شخص جھوٹ بولے اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۸۸۷) خلاصہ یہ کہ زید نے عمر پر جھوٹا دعویٰ عدالت میں دائر کیا۔ حال یہ ہے کہ زید کو عمر نے کسی بات پر مجبور ہو کر روپے دیے تھے۔ مگر دعویٰ دوسرے عنوان سے اور دوسرے پیرایہ میں کیا گیا۔ عمر کے وکیل نے عمر کی طرف سے قطعی انکار کیا کیونکہ اقرار سے سزا ہو جانے کا اندیشہ تھا ایسی صورت میں عمر کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ دفع ظلم کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے الکذب مباح لاحیاء حق ودفع الظلم والمراد التعریض[1] الخ لہذا اس صورت میں عمر کی امامت صحیح ہے اور نماز اس کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ فقط۔

عورتیں امام مسجد کی اقتدا نزدیک کے مکان میں کرسکتی ہیں

سوال (۸۸۸) مستورات جو مسجد کے نزدیک مکان ہو اس میں کھڑے ہو کر نماز جمعہ و عیدین امام کی تکبیر پر ادا کرسکتی ہیں یا نہ۔

الجواب:۔ کرسکتی ہیں[2]۔ فقط۔

جن کی ٹانگیں کٹی ہوئی ہوں ان کا امام ہونا کیسا ہے

سوال (۸۸۹) ایک شخص کی دونوں ٹانگیں گھٹنوں تک کٹی ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے رکوع و جلسہ کما حقہ ادا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۲۷ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔

[2] والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبہ حال امامہ بسماع او رؤیۃ ولو من باب مشبک یمنع الوصول ولم یختلف المکان حقیقۃ کمسجد و بیت فی الاصح الخ ولو اقتدی من سطح دارہ المتصلۃ بالمسجد لم یجز الخ لکن تعقبہا الشرنبلالیۃ ونقل عن البرہان وغیرہ ان الصحیح اعتبار الاشتباہ فقط (درمختار) ای ولا عبرۃ باختلاف المکان الخ والذی یصحح ہذہ الاختیار ما روینا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی حجرۃ عائشۃ والناس یصلون بصلاتہ الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۴۸ ج ۱ و ص ۵۵ ج ۱) ظفیر۔

نہیں ہوتا اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے ایسے شخص کی امامت صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ دوسرا امام مقرر کیا جاوے جس کے ہاتھ پیر صحیح و سالم ہوں اور وہ عالم و صالح متصف بصفات امامت ہو۔ شامی میں ہے وکذا اعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولیٰ تاتارخانیہ وکذا اجذم الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقطوع الرجلین کی امامت بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہے اگرچہ نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ دوسرا امام مقرر کریں۔ فقط۔

سچی گواہی دینے والے کے پیچھے نماز درست ہے

سوال (۸۹۰) جو شخص بوجہ کسی نہ ورت کے سچی گواہی دے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا مکروہ۔

الجواب: سچی گواہی دینا موجب ثواب ہے اور بعض مواقع میں ضرورت ہو جاتی ہے۔ پس نماز اس کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ فقط۔

آیات قرآنی سے عمل کرنے والے کی امامت

سوال (۸۹۱) ایسے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں جو آیات قرآنی سے عمل کرتا ہو اور اجرت لیتا ہو۔

سفلی عمل سے توبہ کرنے والے کی امامت

(۲) جو شخص سفلی عمل کرتا ہو اور پھر توبہ نما دفعہ کر لیوے اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔

الجواب: (۱) درست ہے[۱] (۲) بعد توبہ کے امامت اس کی

ف: مختار باب الامامت ص ۵۲۵/۲ ۱۲ نمبر ۵۲ آیات قرآنی سے جھاڑ پھونک [illegible] جائز ہے۔ لان المتقدمین المانعین الاستیجار مطلقا جوزوا الرقیۃ بالاجرۃ ولو بالقرآن کما ذکرہ الطحاوی لانہا لیست عبادۃ محضۃ بل من التداوی (رد المختار۔ کتاب الاجارۃ مطلب فی الاستیجار علی الطاعات ص ۵۷/۴۸) ظفیر۔

درست ہے[۱]۔ فقط۔

جو مسلمان بھنگی کی نماز جنازہ پڑھائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۸۹۳) ایک شخص چوہڑوں کا جنازہ پڑھاتا ہے۔ جب چوہڑے کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان دیتا ہے۔ کیا ایسا شخص امامت کے قابل ہو سکتا ہو ایسے شخص کے لئے شریعت کیا سزا تجویز کرتی ہے۔

الجواب:۔ اگر وہ بھنگی مسلمان ہیں تو ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے اذان کے بچہ کے کان میں اذان کہنا بھی مشروع ہے لہذا اس شخص پر اعتراض نہیں ہے[۲] اور اگر وہ بھنگی کافر ہیں اسلام کا کلمہ نہیں پڑھتے تو پھر یہ امور ناجائز ہیں[۳]۔ اس امام کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور بعد توبہ کے وہ امام رہ سکتا ہے۔ فقط۔

امام مکروہ وقت میں جماعت کرے تو مقتدی کیا کریں

سوال (۸۹۴) درگاہ کے متعلق ایک مسجد ہے اسکا سجادہ نشین ، اخیر وقت مکروہ میں نماز پڑھتا ہے اور امام و مؤذن بھی اس کی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں کیا اہل محلہ کو یہ حق ہے کہ اول وقت میں نماز ادا کریں اور اس امام کو موقوف کر کے دوسرا امام مقرر کریں یہ درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب:۔ واضح ہو کہ ہر ایک نماز کا اول وقت ادا کرنا عندالحنفیہ مسنون و مستحب نہیں ہے بلکہ صبح کی نماز میں اسفار مستحب ہے۔ اسی طرح گرمیوں میں ظہر میں تاخیر مسنون ہے اور عشاء کی نماز میں ثلث لیل تک تاخیر مستحب ہے[۴] اور یہ بھی واضح ہو کہ وقت مکروہ

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (مشکوٰۃ باب الاستغفار فصل ثالث ص۲۰۶ ظفیر) [۲] وھی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعۃ الخ۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صلاۃ الجنائز ص۸۱۴ ج۱ ظفیر) [۳] وشرطھا ستۃ اسلام المیت (ایضاً ص۸۱۴ ظفیر) [۴] ویستحب الاسفار بالفجر والابراد بالظھر فی الصیف وتقدیمہ فی الشتاء وتاخیر العصر مالم تتغیر الشمس فی الصیف والشتاء ویستحب تعجیل المغرب وتاخیر العشاء الی ما قبل ثلث اللیل (ہدایہ مختصراً ص۶۵)

صرف عصر میں ہے کہ عصر کو اس قدر مؤخر کرے کہ آفتاب میں تغیر آجاوے اور زردی آجاوے باقی اور نمازوں میں تمام وقت کامل ہے۔ وقت مکروہ ان میں نہیں ہے البتہ عشاء کو بعد نصف شب کے دوسری وجہ سے کہ وہ تقلیل جماعت ہے پڑھنا مکروہ ہے[1]۔ الغرض ہر ایک نماز کو مؤخر کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ عصر کو قبل غروب تک مؤخر کرنا اور عشاء کو مابعد نصف لیل کے پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کے بعد جواب ظاہر ہے کہ اگر سجادہ صاحب اور امام صاحب ایسا نہیں کرتے کہ عصر کو قریب غروب کے پڑھتے ہوں اور عشاء کو بعد نصف شب کے پڑھتے ہوں تو صرف صبح کی نماز و ظہر کی اور عشاء کی نماز اور عصر کی نماز میں تاخیر کرنے کی وجہ سے مخالفت ان کی نہ کیجاوے اور امام سابق کو موقوف نہ کیا جاوے البتہ حتی الوسع اوقات مستحبہ عند الحنفیہ کی رعایت کی جاوے لیکن اگر کوئی نماز وقت مکروہ میں نہ ہوتی ہو تو پھر مخالفت کرنا اور نزاع کرنا درست نہیں ہے۔ فقط۔

برص والے کی امامت | **سوال (۸۹۵)** جو شخص سید اور مسائل سے واقف ہو اور پرہیزگار ہو لیکن اس کے پیر میں دو تین انگلی پر برص کا داغ ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ امام مذکور کے پیچھے نماز بلاکراہت درست ہے برص کے اس قدر داغ سے امام مذکور کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہوتی۔ کذا فی الشامی[2]۔ فقط۔

قادیانی کی امامت درست نہیں ہے | **سوال (۸۹۶)** فرقہ قادیان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں

الجواب:۔ درست نہیں ہے کیونکہ ان کے کفر پر فتوی ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] (وتاخیر عشاء الی قولہ) فان اخرها الی ما زاد علی النصف کرہ لتقلیل الجماعۃ اما الیہ فمباح واخر العصر الی اصفرار ذکاء (الدر المختار کتاب الصلاۃ) ظفیر۔ [2] ولکن اتکرہ خلف امرد الخ وابرص شاع برصہ (درمختار) والظاہر ان العلۃ النفرۃ ولذا قیدہ الابرص بالشیوع لیکون ظاهرا (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۵) ظفیر۔ [3] وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا الخ فلا یصح الاقتداء بہ اصلا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۴) ظفیر۔

جاہل کی عالم اقتدار کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۹۷) اگر ایک جاہل نماز پڑھا رہا ہے اور ایک عالم یا عالم مسائل بخت ضرورت آگیا تو وہ عالم اس کے پیچھے اقتدار کرے یا نہ کرے۔ اگر اقتدار کی تو نماز میں کچھ قصور تو نہیں آیا۔

الجواب:۔ اقتدار کرے نماز میں کچھ قصور نہیں ہے[1]۔ فقط۔

استنجا میں جو شخص صرف پانی استعمال کرے اس کی امامت

سوال (۱۹۸) ایک شخص عادتاً ڈھیلا نہیں لیتا پیشاب کر کے حشفہ دھو ڈالتا ہے۔ پس اس وجہ سے اسکی طہارت ناقابل اعتبار ہے اور وہی شخص نماز پڑھا رہا ہے تو اب محتاط شخص جب بعد کو آیا تو اس کے پیچھے یہ اقتدار کرے یا نہیں۔ اگر اقتدار نہ کرے تو کیا علیحدہ تنہا فرض پڑھے یا اس کی فراغت کے انتظار میں کھڑا رہے۔ جب جماعت ختم ہو جائے تب پڑھے۔

الجواب:۔ اقتدار کرلے اور کچھ وہم نہ کرے[2]۔ فقط۔

صاحب ترتیب کی اقتدار اس کے پیچھے جس کی نمازیں فوت ہوتی رہتی ہیں

سوال (۱۹۹) صاحب ترتیب کی اقتدار امام کے پیچھے ہو سکتی ہے یا نہیں جس کی نماز فوت ہوتی رہتی ہو۔

الجواب:۔ جب کہ امام صاحب ترتیب نہیں ہے تو اس کی نماز صحیح ہے پس اس کے پیچھے صاحب ترتیب کی نماز بھی صحیح ہے کیونکہ مقتدی کی نماز تابع امام کی نماز کے ہے صحۃً و فساداً[3]۔ فقط۔

---

[1] فاذا اخرجها الحروف اخرجها على الصحة لا يكره ان يكون اماما (عالمگیری مصری ص ۸۱ ج ۱) ظفیر

[2] اليقين لا يزول بالشك (الاشباه والنظائر القاعدة الثالثة ص ۷۵) ثم اعلم ان الجمع بين الماء والحجر افضل ويليه فى الفضل الاقتصار على الماء ويليه الاقتصار على الحجر وتحصل السنة بالكل وان تفاوت الفضل (رد المحتار فصل فى الاستنجاء ص ۳۱۲ ج ۱) ظفیر

[3] فلا يلزم به الترتيب اذا ضاق الوقت المستحب حقيقة الخ او نسيت الفائتة لانه عذر او فاتت ستة اعتقاد لدخولها فى حد التكرار المقتضى للحرج (رد المحتار على هامش رد المحتار باب قضاء الفوائت ص ۶۸۹ ج ۱) ظفیر

مسبوق کی اقتداء

سوال (۹۰۰) ایک شخص جماعت میں اس وقت شریک ہوا جب کہ امام ایک رکعت پڑھ چکا تھا، جماعت ختم ہونے پر شخص مذکور اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر رہا تھا اتنے میں دو شخص اور وضو کر کے پہلے شخص کے پیچھے نیت باندھ کر کھڑے ہوگئے۔ پہلا شخص اپنی رکعت پوری کر چکا دو شخص جو بعد میں آئے تھے ان کی ایک رکعت باقی رہ گئی اس کے بعد ایک یا دو شخص اور وضو کر کے ان کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ اسی طرح پانچ دفعہ شامل ہوتے رہے اس طریقہ سے اقتداء درست ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ وہ شخص جس کی ایک یا دو رکعت فوت ہو جاوے اور بعد میں آکر جماعت میں شامل ہو وہ مسبوق کہلاتا ہے جس وقت امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو تو اس کے پیچھے کسی کو اقتداء کرنا درست نہیں ہے ان مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح آخر سلسلہ تک ان لوگوں کی نماز نہ ہوگی جو کہ شامل ہوتے رہے جیسا کہ درمختار میں مسبوق کے حال میں ہے لا یجوز الاقتداء بہ[1] فقط

ترک واجب کی وجہ سے جو اعادہ جماعت کرے اس کی دوسرا اقتداء نہیں کر سکتا

سوال (۹۰۱) ترک واجب کی وجہ سے جماعت ثانیہ میں اگر کوئی نیا ایسا شخص آملا کہ جس کے ذمہ فرضیت باقی ہے یا جماعت اولیٰ کا مسبوق کہ جن کی جماعت اولیٰ میں ملنے سے پہلے ترک واجب ہو چکا تھا وہ اپنی نماز پوری کر کے جماعت ثانیہ میں ملے یا جماعت اولیٰ میں ملنے کے بعد امام سے ترک واجب ہوا اور پھر مسبوق نماز پوری کر کے جماعت ثانیہ میں ملا ان تینوں صورتوں میں کس کی نماز ہوگی اور کس درجہ کی ہوگی اور کس کی نہ ہوگی اور ایک شکل یہ ہے کہ مسبوق اپنی نماز ادا کر رہا ہے اور جماعت ثانیہ شروع ہوگئی تو اس کا ملنا مناسب ہے یا نہ۔

الجواب:۔ صحیح یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھنا ترک واجب کی وجہ سے جبر ول

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار مطلب فی المسبوق واللاحق ص ۵۵۵/۱ ۱۲ ظفیر۔

کی گئی ہے۔ یعنی فرضیت پہلے ادا ہو چکی پس جو نیا شخص جماعت ثانیہ میں شریک ہوگا اسکی نماز فرض ہوگی۔ یہی مختار محقق ابن ہمام رحمہ اللہ کا ہے اور یہی اصح ہے۔ پس مسبوق کو چاہیئے کہ اپنی نماز پوری کرکے پھر جماعت ثانیہ میں ملے اور اگر پہلی نماز کو توڑ کر دوسری جماعت میں ملیگا تو اس کی نماز نہ ہوگی در مختار میں ہے والمختار انہ جابر للاول لان الفرض لا یتکرر الخ۔ فقط۔

تراویح پڑھنے والے کے پیچھے فرض والے کی نماز درست نہیں

سوال (۹۰۲/۱) زید کا دعویٰ ہے کہ نماز تراویح ہو رہی ہے بکر جو پیچھے سے پہنچا ہے نماز فرض عشاء علیحدہ نہ پڑھے بلکہ امام کے پیچھے کہ جس حالت میں امام ہے خود بکر بہ نیت نماز فرض عشاء کرکے جماعت میں شامل ہو جائے بکر کے فرض ہو جائیں گے۔

عصر پڑھنے والے کی اقتداء ظہر پڑھنے والا نہیں کر سکتا

(۹۰۲/۲) زید کا دعویٰ ہے کہ نماز عصر کی جماعت ہو رہی ہے۔ بکر کہ جس نے ظہر اس روز کی ابھی تک ادا نہیں کی بعد میں آیا ہے امام کے ساتھ نماز ظہر کی نیت کرکے شامل ہو جائے اس کی ظہر ہو جائیگی عصر بعد میں ادا کرے۔

الجواب:۔ (۱) زید کا دعویٰ غلط ہے تراویح پڑھنے والے کے پیچھے فرض ادا نہ ہوگی[1]۔

(۲) یہ دعویٰ بھی زید کا غلط ہے عصر پڑھنے والے کے پیچھے ظہر کی نماز ادا نہ ہوگی[2] فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلوٰۃ مطلب واجبات الصلوٰۃ ص ۴۲۶/۱ ظفیر

[2] لا یصح اقتداء رجل بامرأۃ الخ ولا مفترض بمتنفل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۴۲/۱) [3] ولا یصح اقتداء رجل بامرأۃ الخ ولا مفترض بمتنفل ولا بمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلاتین شرط عندنا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۴۲/۱) ظفیر۔

کھڑے رہتے ہیں۔

الجواب:۔ کھڑے ہونے والے کی نماز بیٹھنے والے کے پیچھے درست ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وقائم بقاعد یرکع ویسجد لانہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی آخر صلاتہ قاعدا وھم قیام[۱] الخ پس اگر امام معذور ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھانا درست ہے اور اس کے پیچھے کھڑے ہونے والوں کی نماز درست و صحیح ہے۔

غیر مقلد کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۹۰۴) جو شخص غیر مقلد ہو مگر ائمہ دین کو برا نہ کہتا ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر عقائد بھی اس کے موافق اہل سنت و جماعت کے ہوں اور سلف کو برا نہ کہتا ہو تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے[۲]۔

جو مردے کو غسل دے اس کی امامت و گواہی درست ہے یا نہیں

سوال (۹۰۵) جو شخص غسل میت کا پیشہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور گواہی اس کی شرعاً جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو فتاوی خیریہ والے نے جو غاسل میت کی امامت کو مکروہ اور گواہی کو غیر معتبر لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہوگا۔

الجواب:۔ غسل میت کی اجرت لینے کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے درمختار میں ہے والافضل ان یغسل المیت مجانا فان ابتغی الغاسل الاجر جاز ان کان ثمہ غیرہ والا لا وفیہ تفصیل ذکرہ الشامی وعبارتہ الفتح ولا یجوز ان یستاجر الرجل لغسل المیت ویجوز علی الحمل والدفن واجازہ بعضہم فی الغسل

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ... ۲ اور اگر برا کہتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ فاسق قرار دیا جائے گا۔ سباب المسلم فسوق ... اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے وان کراھۃ تقدیمہ ... الفاسق کراھۃ تحریم ... ظفیر

ایضاً ۱۲ شامی۔

پس مجوزین قائل بجواز امامت بلا کراہت و قبول شہادت ہیں۔ و غیر مجوزین قائل کراہت امامت و عدم قبول شہادت ہیں۔ پس قول صاحب فتاوی خیریہ یعنی قول عدم جواز پر ہے۔

(جو مطلقہ مغلظہ عورت کو بلا حلالہ رکھے اسکی امامت درست ہے یا نہیں)

سوال (۹۱۰) پیش امام مسجد نے اپنی زوجہ کو تین چار مرتبہ طلاق دیکر گھر سے نکالدیا اورپھر بلا حلالہ کے اسکو گھر میں رکھ لیا اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ کو رکھنا اور اس کو زوجہ بنانا حرام ہے وہ شخص فاسق و زانی ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔

(جو کپڑے کے ٹکڑے بنا کر اور اس کا کرتب دکھا کر کمائے اسکی امامت جائز ہے یا نہیں)

سوال (۹۱۱) ایک شخص کپڑے کے ٹکڑے بنا کر ناچتا ہے اور اس سے کماتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ وہ شخص فاسق و مبتدع ہے[2]۔

(تعزیہ پرست کی امامت کیسی ہے)

سوال (۹۱۲) ایک شخص امام مسجد تعزیہ پرستی بہت کرتا ہے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا ہے۔ اور جو چڑھاوا چڑھتا ہے اس کو اپنے صرف میں لاتا ہے اور ایک تصویر دکھا کر کہتا ہے یہ تصویر امام حسین کی ہے۔ لوگوں سے روپیہ پیسہ لیکر اس کی زیارت کراتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] در مختار باب صلاۃ الجماعۃ ص ۵۰۲ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق الخ وفاسق الخ (در مختار) من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ۔ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربوا ونحو ذلک (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱)

[2] ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق واعمی ومبتدع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۵۲۳ ج ۱)

الجواب :- وہ شخص فاسق اور بدعتی ہے اس کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ایسا شخص اگر امام ہے تو اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو امامت سے معزول کر دینا چاہیئے۔

نابینا حافظ کی امامت درست ہے

سوال (۹۱۳) ایک حافظ نابینا جو کہ قرآن شریف خوب پڑھتے ہیں اور مسائل شرعیہ سے بخوبی واقف ہیں مگر ختم تراویح کے علاوہ پنجگانہ نماز وغیرہ میں ان کی اقتدار کرنے سے مردمان دیہ انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نابینا کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ آیا اس حافظ کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- حافظ نابینا جو کہ مسائل شرعیہ سے واقف ہے اور صالح و متقی ہے تو اس کی امامت میں کچھ کراہیت نہیں ہے بلا کراہت اس کے پیچھے نماز صحیح ہے بلکہ شامی میں تحقیق کیا ہے کہ ایسے نابینا کی امامت اس بینا سے افضل ہے جس میں اوصاف مذکورہ نہ ہوں اور احادیث سے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کا امام ہونا ثابت ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سفر میں جاتے ہوئے اہل مدینہ کا امام مقرر کیا تھا۔ وکفی بہ حجۃً[1]۔

رہن شدہ زمین سے فائدہ اٹھانے والے کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۱۴) قاضی امام مسجد نے زمین زیر رہن لے رکھی ہے اور اس زمین کا منافع کھاتا ہے۔ یہ منافع سود میں داخل ہے یا نہیں اور ایسے شخص کے پیچھے اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ ... بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) قولہ ... کراہۃ امامۃ ... فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلہم فہو اولی الخ لکن ورد فی الاعمی نص خاص ہو استخلافہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام مکتوم وعتبان علی المدینۃ وکانا اعمیین الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

الجواب: زمین مرہونہ کو شئ مرتہن کو لینا صحیح نہیں ہے کہ سود میں داخل ہے و ایسے شخص کو امام بنانا ممنوع ہے نماز اس کے پیچھے اگرچہ مع کراہت ادا ہو جاتی ہے لیکن امام اس کو نہ بنانا چاہئے۔ کذا فی الشامی۔[1]

شیخ و سید کی موجودگی میں دوسرا امام بن سکتا ہے یا نہیں اور تاجر کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۱۵) شیخ سید کی موجودگی میں بڑھئے کو امام بنانا کیسا ہے اور دوکاندار جو شریف و متقی ہے وہ امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے شیخ و سید کی تخصیص نہیں ہے۔ شیخ و سید کی نماز غیر شیخ و سید کے پیچھے ہو جاتی ہے امام کو لائق امامت ہونا چاہئے نسب کی اس میں کچھ قید نہیں ہے۔ جو شخص مسائل نماز سے واقف ہو اور متقی ہو وہی احق بالامامت ہے سید ہو یا دوکاندار ہو یا پیشہ ور ہو بڑھئی ہو یا جولاہا ہو۔[2]

جسے قطرہ کا عارضہ ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۱۶) امام کو عارضہ قطرہ کا ہے جس وقت نیت توڑ کر وضو کرتے ہیں اور سنتیں معاف کرتے ہیں جب کہ اس سے بہتر شخص موجود ہو تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب: اگر وہ معذور شرعی نہیں ہے کہ کبھی کبھی قطرہ آ جاتا ہے تو جس حالت میں اس کو قطرہ نہ آوے نماز اس کے پیچھے درست ہے۔[3] فقط۔

---

[1] ویکرہ امامة فاسق (الدر المختار) المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربا ونحو ذلک. رد المحتار ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر

[2] والاحق بالامامة تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰة فقط صحة وفسادا. الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۰ ج ۱ ظفیر

[3] ولو حکم معذور وهذا ان قدر علی الوضوء الحدث وطرأ علیه بعده ... علی الانقطاع۔ ایضاً ص ۵۲ ظفیر۔

چڑھاوے کی چیز کھانے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۱۷) جو شخص چڑھاوے کی اشیاء کھاوے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور اس کو وقت شی بنایا جاوے یا نہ۔

الجواب: ایسا شخص جو کہ پابند شریعت نہ ہو اور بدعات میں مبتلا ہو اور چڑھاوے سے پرہیز نہ کرتا ہو لائق امام بنانے کے نہیں ہے[1] اور اس کو قاضی بھی نہ بنایا جاوے۔

رافضی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۱۸) جو شخص غیر متشرع پابند صوم صلوٰۃ نہ ہو اور رافضی ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے کیونکہ وہ فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے[2]۔

قاتل اور قمار باز کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۱۹) کسی شخص نے ایک آدمی کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا یا دوسرے سے قتل کرایا تھا اور قمار بازی کا بھی عادی تھا مگر چند روز سے سنا جاتا ہے کہ قمار بازی وغیرہ ترک کردی ایسے شخص کو کسی مسجد کا امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا مکروہ۔

الجواب: یہ حکم ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له[3]۔ جب کہ مرتکب کبیرہ نے گناہ سے توبہ کرلی اور فسق اس کا مرتفع ہوگیا۔ امامت اس کی بلا کراہت درست ہے۔

سودی قرض لینے والے اور وعدہ ایفا نہ کرنیوالے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۲۰) زید مقروض کر

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الی قولہ ومبتدع ای صاحب بدعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ مطلب البدعۃ خمسۃ اقسام ج ۱ ص ۵۲۳ ظفیر) [2] ویکرہ امامۃ عبد الی قولہ وفاسق (در مختار) اما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ ... بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳ ظفیر) [3] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبۃ فصل ثالث ص ۲۰۶ ظفیر

و قرضہ مع سود و بلا سود دونوں قسم کا ہے دعدہ ہر قسم کو کرتا ہے مگر ایفاء کسی کا نہیں ہوتا ایسی صورت میں زید کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ لیکن اگر سودی قرض لیتا ہے تو گناہگار ہے اس حالت میں نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے[1]۔

جس پر زنا کی تہمت دی جائے مگر گواہ کوئی نہ ہو اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۲۱) زید ایک مسجد میں امام ہے بعام لوگوں نے یہ شہرت دی ہے کہ زید نے منارہ کیساتھ زنا کیا ہے۔ عینی شہادت کوئی نہیں دیتا سنا سنائی کہتے ہیں اس صورت میں زید کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہ اور جن لوگوں نے تہمت لگائی ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

الجواب:۔ بدون کسی ثبوت کے زید پر ایسا اتہام لگانا حرام اور ناجائز ہے تہمت لگانے والے گناہگار اور عاصی ہیں وہ توبہ کریں[2]۔ اور زید کی امامت درست ہے بے تأمل اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔

مشرک تعزیہ پرست کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۹۲۲) مشرک تعزیہ پرست، جھنڈا پرست وغیرہ کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں اور ذبیحہ ان کا حلال ہے یا نہیں جب کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں ہے صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ (الحدیث) ہذا تعزیہ پرست چونکہ کلیۃً حقیقۃً مشرک نہیں ہیں اس لئے اگر نماز ان کے پیچھے پڑھی گئی تو ہو گئی اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اس نماز کا اعادہ کر لیا جاوے اور حتی الوسع ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے[3]۔ یہی حکم ان کے ذبیحہ کا ہے کہ حلال ہے۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ ان سے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر واکل الربا ونحو ذلک (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)

[2] القذف ہو لغۃ الرمی وشرعا الرمی بالزنا وہو من الکبائر بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب حد القذف ص ۲۳۰ ج ۳ ظفیر)

[3] ویکرہ امامۃ عبد الخ الی قولہ) ومبتدع ای صاحب بدعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱ ظفیر)

ذبح نہ کرایا جاوے۔

زانی اور لوطی کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۲۳) ایک شخص امام ہے اور وہ زنا بھی کرتا ہے اور لڑکوں کے ساتھ برا فعل بھی کرتا ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ اور امامت اس کی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسا شخص جو زانی اور لوطی ہو امامت کے قابل نہیں فاسق اور عاصی ہے اگر وہ توبہ کرے فبہا ورنہ اس کو امام نہ بنایا جاوے کہ نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے[1]۔

عنین کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں اور پیدائشی نامرد اور عارضی میں فرق ہے یا نہیں

سوال (۹۲۴) عنین کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں اور پیدائشی نامرد اور عارضی نامرد میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ عنین یعنی نامرد سست کے پیچھے بلا کراہت نماز درست ہے خواہ وہ پیدائشی نامرد ہو یا بوجہ عارض کے ہوگیا ہو۔

امام جو چاہے سو پڑھے یا مقتدی کی ہدایت کے مطابق اور گانے بجانے والے کی امامت کیسی ہے یا نہیں

سوال (۹۲۵) تابعداری مقتدی کو کرنی چاہیئے یا امام کو اور امام جو چاہے قرأت پڑھے یا مقتدیوں کے کہنے کے مطابق پڑھے۔ امام اگر گانا بجانا سنے یا جھوٹی گواہی دے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے یا نہ۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں ہے الامام ضامن۔ پس نماز امام کی متبوع ہے اور مقتدی تابع امام کے ہیں اور قرأت میں امام رعایت مقتدیوں کی رکھے[2]۔

---

[1] واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه (ای قوله من مشی فی شرح المنیة) علی کراهة تقدیمه کراهة تحریم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ / ۱ ظفیر)

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم والکبیر واذا صلی لنفسه فلیطول ما شاء (رد المحتار عن الصحیحین باب الامامة ص ۵۲۷ / ۱) ظفیر

امام اگر گانا بجانا سنے اور جھوٹی گواہی دے تو وہ فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے مگر نماز ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل بر و فاجر اور فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ امام فاسق کو معزول کر دینا چاہئے[۱] کیونکہ امام صالح کے پیچھے نماز پڑھنے میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

خلاف مسلک امام کی اقتداء

سوال (۹۲۶) زید جماعت میں شریک ہوا اور یہ معلوم نہ تھا کہ امام کا مذہب کیا ہے نماز میں معلوم ہوا کہ امام کا مذہب زید کے خلاف ہے تو اب زید نماز پڑھے یا نماز توڑ دے۔

الجواب:۔ اگر مذہب زید کا مثلاً حنفی ہے اور امام کا مذہب معلوم ہوا کہ شافعی ہے یا مالکی تو نماز زید کی اس کے پیچھے صحیح ہے توڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ نماز کا توڑنا ایسی حالت میں ممنوع ہے[۲]۔

محتاط حافظ قرآن نابینا کی امامت درست ہے

سوال (۹۲۷) زید نابینا نیز محتاط اور نماز روزہ کے مسائل سے بہ نسبت اور قوم کے بخوبی واقف ہے اور حافظ قرآن ہے اور قوم مسائل دین کے جاننے اور قرآن شریف کے پڑھنے میں اس سے کمتر ہے ایسی صورت میں اس نابینا کا امام بنانا افضل ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں نابینا کا امام بنانا افضل ہے کما فی الشامی عن البحر قید کراھۃ امامۃ الاعمیٰ فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلھم فھو اولیٰ[۳]۔

---

[۱] واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ (الیٰ قولہ) بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

[۲] ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۶ ج ۱)

[۳] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۲ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

اس شخص کی امامت کا کیا حکم ہے جو عورتوں کو بے حیائی کی تلقین کرتا ہے

سوال (۹۲۸) زید کو امام مسجد بنانا جس کے چال چلن مندرجہ ذیل ہیں کیسا ہے۔ زید عورتوں کو ورغلاتا ہے اور بے حیائی کی طرف بلاتا ہے اور مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے اور شریعت کی ہتک کرتا ہے کیا حکم ہے۔

الجواب: ایسے مبتدعین کی صحبت اور پاس بیٹھنے سے احتراز واجب و لازم ہے اور امام بنانا اس کو ممنوع اور ناجائز ہے ہرگز اس کو امام نہ بناویں کیونکہ فاسق کو امام بنانا حرام ہے[1]۔

مفسد صلوٰۃ جیسی غلطی کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۲۹) جو شخص نماز میں ایسی غلطی کرے جس سے نماز فاسد ہو جاوے اس کے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں اور اس کو امام بنانا کیسا ہے۔

الجواب: اگر نماز میں ایسی غلطی کرے جس سے نماز فاسد ہو جاوے تو اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔ بہتر ہر حال میں یہی ہے کہ امام ایسے شخص کو بنایا جاوے جو قرآن شریف صحیح پڑھے اور مسائل نماز سے واقف ہو اور صالح و پابند شریعت ہو کیونکہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور قرآن شریف غلط پڑھنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر غلطی ایسی کرے جو مفسد صلوٰۃ ہو تو اس کو امام نہ بناویں اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے اور اگر ایسی غلطی نہیں کرتا جو مفسد صلوٰۃ ہو تو نماز ہو جاتی ہے مگر بہتر نہیں ہے[2]۔

بنک میں روپیہ رکھنے والے کی امامت

سوال (۹۳۰) جو شخص بنک میں روپیہ داخل کرتا ہے اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔

[1] بل مشى فى شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا (رد المحتار ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر
[2] ولا غير الالثغ به اى بالالثغ على الاصح (در مختار) ولكن الاحوط عدم الصحة (رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۴ ج ۱ مطلب فی الالثغ) ظفیر۔

الجواب: ــ اس کی امامت بھی مکروہ ہے[1] - (مگر اس زمانہ میں جب کہ چوری ڈکیتی عام ہے اور روپیہ کی حفاظت کا ذریعہ سوائے بینک دوسرا نہیں - بینک میں بغرض حفاظت رکھنا درست ہے اور اس کی امامت بھی درست ہے - واللہ اعلم ظفیر)

امامت بغیر عمامہ

سوال (۹۳۱) مشہور ہے کہ بلا عمامہ امام نماز پڑھاوے تو نماز مکروہ ہوتی ہے - یہ صحیح ہے یا غلط -

الجواب: ــ بے عمامہ نماز مکروہ نہیں ہوتی لیکن عمامہ کے ساتھ بہتر و افضل ہے ثواب زیادہ ہو جاتا ہے[2] -

قادیانی کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۳۲) جو لوگ مرزا قادیانی کے مرید ہوں یا اسکو اچھا سمجھتے ہوں ان کی امامت جائز ہے یا نہیں - ان کے پیچھے ادا کردہ نماز کا اعادہ واجب ہے یا کیا کچھ -

الجواب: ــ جائز نہیں[3] -

جو شخص خلفائے ثلثہ کو جاہل بتائے اسے امام بنانا کیسا ہے

سوال (۹۳۳) بکر یہ کہتا ہے کہ خلفائے ثلثہ جاہل تھے وہ کیا فیصلہ کرتے وغیرہ الفاظ کہتا ہے ایسے شخص کی امامت کیسی ہے -

الجواب: ــ ایسا عقیدہ رکھنے والا اور الفاظ نازیبا کہنے والا سخت عاصی

---

[1] و کذا تکرہ خلف امرد (الی قولہ) و اکل الربا و نمام (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الامامۃ ص ۵۲۵ / ج ۱) ظفیر

[2] و المستحب ان یصلی الرجل فی ثلثۃ ثواب ازار و قمیص و عمامۃ و لو صلی فی ثوب واحد متوشحا بہ جمیع بدنہ الخ جاز من غیر کراھۃ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۷) ظفیر

[3] و ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الامامۃ ص ۵۲۴ / ج ۱) ظفیر

اور فاسق ہے اور ظالم و جاہل ہے، قابل امامت کے نہیں ہے[1]۔ والتفصیل فی المذہب (جو رافضی خلفائے ثلثہ کو گالیاں دیتا ہے وہ بعض فقہاء کے نزدیک کافر ہے ورنہ فاسق بالاتفاق ہے نقل فی البزازیۃ عن الخلاصۃ، ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر۔ رد المحتار باب المرتد صفحہ ۴۰۵/۳۔ ظفیر)

میلوں میں شریک ہونے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۲۴) ایک شخص میلوں و عرسوں میں شریک ہو کر قوالی و ڈھولک سنتا ہے اور مسجد میں امامت بھی کرتا ہے۔ آیا اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

داڑھی منڈے کے پیچھے تراویح درست ہوگی یا نہیں

(۹۲۵) ایک شخص داڑھی منڈاتا ہے اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی نہیں کرتا اور تراویح پڑھاتا ہے آیا اس کے پیچھے تراویح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱) اس شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے، در شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بھی شامی نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسے امام کا معزول کرنا واجب ہے[2]۔

(۲) وہ شخص فاسق ہے اور فاسق کی امامت جیسے فرائض میں مکروہ تحریمی ہے تراویح میں بھی مکروہ ہے۔

---

[1] اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ (الی قولہ) بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ صفحہ ۵۲۳/۱) [2] مسجد کی بے حرمتی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ روکا ہے۔ ایک امام نے ایک مرتبہ قبلہ کی طرف تھوک دیا تھا تو آپ نے اسے امامت سے علیحدہ کرنے کا حکم دیدیا عن السائب بن خلاد وھو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذالک ان یصلی لہم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللہ صلعم فذکر ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ ورسولہ رواہ ابو داؤد (مشکوٰۃ باب المساجد فصل ثالث ص ۷۱) اس طرح جھوٹی گواہی پر بڑی وعید آئی ہیں۔ ظفیر

مسجد کی بے حرمتی کرنے اور جھوٹی گواہی دینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۲۶) ایک شخص قاضی ہے اور وہ اپنا گھوڑا احاطہ مسجد میں چراتا ہے اور گھوڑا وقتاً فوقتاً مسجد کے حوض میں پانی پیتا ہے اور صحن مسجد میں بول و براز کرتا ہے باوجود منع کرنے کے وہ قاضی مسلمانوں کے ساتھ ضد کرتا ہے اور باز نہیں آتا حرام حلال مال کے استعمال کرنے میں باوجود واقف ہونے کے دریغ نہیں کرتا۔ مقدمات میں جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ ایسا شخص قضا کے قابل ہے یا نہ۔ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: وہ شخص فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور معزول کرنا اس امام کا لازم ہے اور قاضی بنانے کے وہ لائق نہیں ہے۔

جو مرد اپنی لڑکی کی شادی کرنے کو تیار نہ ہو اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۲۷) ایک شخص امام مسجد ہے اور اسکی لڑکی بالغہ جوان ہے وہ اس کی شادی نہیں کرتا۔ کہتا ہے کہ میں ہرگز اس کی شادی نہ کروں گا چاہے یہ کسی شخص کے ساتھ فرار ہو جائے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: مشکوٰۃ شریف میں ابو سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه واذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه[۱] ۔ اور دوسری روایت میں عمر بن الخطاب اور انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی دختر بارہ سال کی ہو گئی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا پس وہ گناہ کو پہنچی تو وہ گناہ اس کے باپ پر ہے[۲] ۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ

۱؎ مشکوٰۃ کتاب النکاح باب الولی فی النکاح ص۲۷۱ ۱۲ ظفیر ۲؎ عن عمر بن الخطاب وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى التوراة مكتوب من بلغت ابنته اثنتي عشرة سنة ولم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذالك عليه رواهما البيهقي فى شعب الايمان (مشکوٰۃ باب الولی فی النکاح ص۲۷۱ ظفیر)۔

لڑکی جب بالغہ ہو جاوے اور نکاح کا مناسب موقعہ ملے تو ضرور ہے کہ اس کے نکاح میں دیر نہ کرے اور ایسا ارادہ رکھنا کہ ہرگز اس کا نکاح نہ کروں گا برا ہے اور خلاف حکم خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے، چاہئے کہ اس ارادہ سے باز رہے اور نکاح اس کا کرے خصوصاً امام مسجد کو زیادہ اتباع شریعت کا خیال چاہئے اور برے خیال سے توبہ کرنی چاہئے نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

خائن، بے نمازی اگر عیدین کی امامت کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۹۳۸) زید نماز پنجگانہ کا پابند و عادی نہیں شاید کبھی پڑھتا ہو مگر جدی حق موروثیت کے سبب عیدین کی نماز پڑھاتا ہے اور غلط بھی پڑھتا ہے اور متدین نہیں امانت میں خیانت کرتا ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور ایسے امام کو موقوف کرنا نمازیوں پر واجب ہے یا نہ؟

الجواب: حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی نماز پڑھو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک ہے کہ نماز فاجر و فاسق کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ البتہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے لیکن اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں فتنہ ہو تو اسی کے پیچھے پڑھ لیں۔ فتنہ کو نہ اٹھا دیں۔ قال اللہ تعالیٰ — والفتنۃ اشد من القتل[1]

ناجائز دباؤ سے بچنے کی کوشش کرے اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۳۹) امام مسجد پر ایک جھوٹا مقدمہ ڈگری کرایا ہے۔ مولوی صاحب امام مسجد نے اپنی عزت بچانے کے لئے عدالت میں یہ عرض کیا کہ میں ڈگری شدہ روپیہ کے ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس صورت میں مولوی صاحب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل بر و فاجر نماز پڑھو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے۔ پس نماز اس امام کے پیچھے صحیح ہے۔ اتنا ہے کہ جھوٹی گواہی

---

[1] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۴ — ۱۲ ظفیر۔

جیب کترے والے وغیرہ کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ظلم سے بچنے کے لئے جھوٹ بولنا درست ہے پس وہ شخص جو کہ مظلوم ہے فاسق نہ ہوگا اور اس کے پیچھے نماز مکروہ نہ ہوگی۔ [illegible] الکذب مباح لاحیاء حقہ ودفع الظلم عن نفسہ۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۲۷ ج ۵۔ ظفیر)

غیر مطلقہ سے نکاح پڑھانے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۴۰) ایک شخص نے جو عہدۂ قضا رکھنے کے علاوہ امام مسجد بھی ہے ایک ایسی منکوحہ کا جس کو نہ اس کے خاوند نے طلاق دی تھی نہ کوئی اور سند تھی صرف اس کے والدین کے ایک پرچہ لکھ دینے پر کہ بوقت ضرورت ہم دیکھ لیں دوسرے شخص سے نکاح پڑھا دیا کیا ایسا شخص جو مذہبی معلومات میں اس قدر واقفیت نہ رکھتا ہو یا جان بوجھ کر یہ جرأت کرے اور بلا کسی تحریک یا گواہی کے ثبوت کے۔ خلاف احکام شریعت ایسا کرے تو کیا ایسا شخص امامت کے لائق ہے۔؟

الجواب: اگر فی الواقع امام مذکور نے غیر منکوحہ کا نکاح بلا طلاق شوہر اور جان بوجھ کر دوسرے شخص سے پڑھا دیا تو وہ فاسق ہے مرتکب کبیرہ کا ہوا[1]۔ لہذا نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور وہ شخص لائق امامت کے نہیں ہے جبتک توبہ نہ کرے[2]۔

رشوت خور اور کذاب کی امامت کا کیا حکم ہے

سوال (۹۴۱) زید حد درجہ کا رشوت خور اور کذاب ہے نماز پنجگانہ کا بہت محافظ نہیں بلا وجہ ترک کرتا ہے اور بزرگان دین کی شان میں کلمات گستاخانہ کہتا ہے اس کی امامت سے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب: قال فی رد المحتار واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ

---

[1] واما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب المهر ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر۔

[2] اما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ الخ۔ واجب علیهم اہانتہ شرعاً (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

بانہ لایھتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اھانتہ شرعاً ولا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لاتزول العلۃ فانہ لا یومن ان یصلی بہم بغیر طہارۃ فہو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لما ذکرنا وقال لذا لم یجز الصلوٰۃ خلفہ اصلاً عند مالک وروایۃ عن احمد الخ[1] جلد اول شامی ص۳۷۶ باب الامامۃ (معلوم ہوا اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے) ظفیر۔

استاذ کی موجودگی میں شاگرد کی امامت درست ہے

سوال (۹۴۲) امام کا لڑکا نابالغ ہوا اور اہل محلہ کے والد کی وفات کے بعد اور کسی کو امام بنالیں۔ اور وہ لڑکا واسطے تعلیم علم دین کے چلا جاوے پھر علم حاصل کرکے واپس آئے اور وہ امام ثانی متعدد مرتبہ گناہ کبیرہ کرچکا ہو اور لوگوں نے اس کو معزول کردیا مگر کہیں گیا نہیں نماز پڑھاتا رہا۔ اب لوگ چاہتے ہیں کہ بوجہ استحقاق اول اور فسق ثانی کے امام کو معزول کرکے لڑکے کو اپنا امام بنالیں۔ اگر معزول کہے کہ یہ لڑکا میرا شاگرد ہے میری جگہ کھڑا ہوکر نماز پڑھا وے اس کی نماز جائز نہ ہوگی یہ کیسا ہے اگر معزول نے اس لڑکے عالم سے کچھ مسائل شرعی سیکھ لئے تو اس کا شاگرد بن سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ قوم کو اختیار ہے کہ امام ثانی کو معزول کرکے امام اول کے پسر کو جو کہ اب بالغ ہوگیا ہے اور اب عالم ہے بنادیں اس میں قوم پر کچھ مواخذہ نہیں بلکہ یہ فعل ان کا شرعاً مستحسن ہے۔ اس لڑکے کا استحقاق اگرچہ باپ کے امام ہونے کی وجہ سے نہیں مگر بوجہ علم کے قوم اس کو امام بنا سکتی ہے[2]۔ اور معزول کا یہ قول غلط ہے اور جس سے مسائل

---

[1] ردالمحتار باب الامامۃ ص۵۲۳ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

[2] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاھرۃ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص۵۲۰ ج۱) ظفیر۔

شرعیہ سیکھے جاویں وہ استاد ہے۔

زانی اور بدعتی کی امامت جائز نہیں

سوال (۹۴۳) امام مسجد عرس میں جانے اور قبر پر طواف کرنے اور کلمات شرکیہ کو حلال سمجھتا ہے اس وجہ سے نمازی ناراض ہیں۔ آیا ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں اور نیز امام نے ایک عورت مشرکہ غیر منکوحہ بھی رکھ لی ہے۔

الجواب:۔ بے تحقیق بات کا تو اعتبار نہیں لیکن عرس وغیرہ میں شریک ہونا اور قبر پر طواف کرنا اور بوسہ دینا افعال حرام و بدعت ہیں خصوصاً طواف قبر کرنا کفر ہے کہ یہ عبادت خاص بیت اللہ کے ساتھ مخصوص ہے لہذا نارضی نمازیوں کی بجا اور باموقع ہے اس حالت میں اس کو امام بنانا جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔[1]

جو بکری ذبح کرتا ہو اسکی امامت

سوال (۹۴۴) ایک شخص امام مسجد ہے اور مسائل نماز سے واقف ہے لیکن بکری وغیرہ ذبح کرتا ہے بعض اس کی امامت پر بوجہ ذابح ہونے کے اعتراض کرتے ہیں ایسے امام کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ذبح ہونا کسی شخص کا مانع اس کے امام ہونے کے نہیں ہے[2] امامت کے لئے احق اعلم باحکام الصلوٰۃ ہے۔ کما فی کتب الفقہ۔ پس جب کہ شخص مذکور مسائل نماز روزہ سے واقف ہے تو امامت اسکی جائز بلکہ درصورت نہ ہونے اس سے زیادہ اعلم کے افضل و بہتر ہے اور ذابح ہونا اس کا موجب کراہت امامت نہیں ہے۔ چنانچہ کراہت

---

[1] ولا یمسح القبر ولا یقبلہ فان ذالک من عادۃ النصاری الخ (عالمگیری کتاب الکراھیۃ الباب السادس ص ۳۶۲/۵ ج) اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المختار باب الامامت ص ۵۲۳/۱ ج) ظفیر۔

[2] اس لئے کہ ذبح جائز ہے خواہ اجرت پر یا بلا اجرت۔ لہذا یہ پیشہ درست ہوا۔ ویجوز الاستیجار علی الذکاۃ لان المقصود منھا قطع الاوداج دون افاتۃ الروح الخ (عالمگیری مصری کتاب الاجارۃ باب سادس متفرقات ص ۲۳۸/۴ ج) ظفیر۔

امامت میں جن اسباب کو فقہاء نے شمار کیا ہے ان میں ذابح ہونا کسی نے نہیں لکھا

تاجر عالم اور حافظ کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۴۵) کوئی عالم یا حافظ تجارت کا پیشہ کرتا ہو تو کیا ان کے پیچھے نماز ہو جاوے گی۔

الجواب:۔ وہ عالم یا حافظ تجارت پیشہ نماز پڑھا سکتے ہیں اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ نماز فرض و جمعہ سب میں وہ امام ہو سکتے ہیں۔[1]

فقیر کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۹۴۶) ایک شخص خواندہ۔ نماز بھی پڑھتا ہے۔ قوم فقیر ہے اور مویشی ذبح کرتا ہے فرد و زیادہ کا مال کھاتا ہے اور زہد کی خدمت بھی کرتا ہے اور یہاں کے لوگ نام کے مسلمان ہیں اکثر ہنود کی رسومات کرتے ہیں۔ اگر اس شخص کے پیچھے لوگ نماز پڑھا کریں تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس شخص کے پیچھے نماز درست ہے نماز پڑھتا رہے اور ان جاہلوں کو سمجھاتا رہے کہ رفتہ رفتہ رسوم کفار چھوڑ دیں۔[2]

جس کی شیعوں میں شادی ہو اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۴۷) جو شخص کہ شیعوں میں شادی شدہ ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ سُنّی ہے اور مبتدع اور فاسق نہیں تو نماز اسکے پیچھے ہو جاوے گی۔

مرثیہ خواں تعزیہ والے کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۴۸) جو محرم میں تعزیہ کے روبرو بیٹھ کر مرثیہ خوانی کرے سنیوں کی اس کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں۔

الجواب:۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے ایسے فاسق و بدعتی کو امام نہ بنایا جاوے۔[3]

---

[1] تجارت جائز پیشہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے احل اللّٰہ البیع وحرم الربوٰ (البقرۃ) ۱۲ ظفیر

[2] والاحق بالامامۃ الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاھرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۰)

[3] ویکرہ امامۃ عبد الخ و مبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا یکفر بہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳) ظفیر۔

اس کا غلط ہے کہ میرا والد یا بھائی اس مسجد میں امام رہا ہے۔ البتہ اگر اہل محلہ اس کی امامت سے راضی ہوں اور وہ لائق امامت ہو تو اس کی امامت صحیح ہے ورنہ اس کے پیچھے درست ہے[1] فقط

فتنہ پرداز کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۵۳) ایسے مفسد شخص کو جو مسلمان لوگوں کے آپس میں جھگڑا کرا دے اور غلط مسئلہ بتا دے امام بنانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایسے مفسد کو امام نہ بنایا جاوے[2]۔

جو نہ مقلد ہو نہ غیر مقلد اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۵۴) زید حنفی کہتا ہے۔ وہ بعض وقت غیر مقلدوں کے ساتھ ہو جاتا ہے اور فاتحہ خلف الامام کو درست کر غیر مقلدوں کے مسائل کا معتقد ہے۔ الغرض نہ پورا حنفی ہے نہ پورا غیر مقلد ہے۔ اور عرصہ آٹھ دس سال سے اس کے گھر میں ایک جوان لڑکا رہتا ہے اس کی بیوی اس لڑکے سے پردہ نہیں کرتی اور لوگ اس کے ساتھ متہم کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے کہ نہیں۔

الجواب:- یہ شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے اس کو امام مقرر نہ کیا جاوے[3] فقط

جھوٹے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۵۵) ایک شخص مولوی کہہ کر جھوٹ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ میں حاجی ہوں۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا۔ کبھی چندہ مسجد کے نام سے وصول کر لیتا ہے اور کھا جاتا ہے۔ ان افعال سے توبہ بھی کرائی گئی لیکن پھر بھی باز نہ آیا اور لوگوں سے کہتا ہے کہ میرے پیچھے نماز جمعہ پڑھ کرو۔ کیا ایسے شخص جھوٹے کے پیچھے نماز صحیح ہے۔

---

[1] والولایۃ الاذان والاقامۃ لبانی المسجد مطلقا وکذا الامامۃ لو عدلا (در مختار) وفی الاشباہ ولد البانی وعشیرتہ اولیٰ من غیرھم اھ وسیجئ فی الوقف ان القوم اذا عینوا مؤذنا واماما وکان اصلح مما نصبہ البانی فھو اولیٰ (رد المحتار ص ۳۷۲ ج ۱ باب الاذان ظفیر) [2] اس لئے کہ یہ فاسق ہوا، اور فاسق کی امامت مکروہ ہے ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر) [3] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) لعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربوا ونحو ذلک (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)۔

الجواب: ایسا شخص جو امور دین میں صریح جھوٹ بولے یا چندہ دھوکہ دیکر مسجد کے نام سے وصول کر کے خود کھا جائے فاسق کذاب ہے اس کے پیچھے نماز جمعہ و پنجگانہ مکروہ ہے یعنی نماز ہو جاتی ہے مگر ایسے شخص کو عمداً امام بنانا نہ چاہئے[1]۔ فقط۔

سوال (۹۵۶) ایک شخص ہماری مسجد میں امام مقرر ہے لیکن کچھ دیندار آدمی نہیں اور نہ مسائل وضو نماز و امامت سے پورا واقف

(مسائل سے ناواقف غیر دیندار کی امامت کیسی ہے)

ورنہ قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے اور نماز میں امیر و غریب میں فرق کرتا ہے یعنی امیروں کے انتظار میں دیر کر دیتا ہے اور غریبوں کو حقیر جانتا ہے اور تمباکو کی دوکان بھی کرتا ہے اس لئے کپڑے بھی خراب رہتے ہیں۔ تو ایسے شخص کو امام بنانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل بر وفاجر الحدیث[2]۔ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو اور نیز تصریحات فقہاء سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے لیکن افضل امامت کے لئے وہ شخص ہے جو مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہو منہیات شرعیہ سے بچتا ہو متقی پرہیزگار ہو[3]۔ پس حتی الوسع ایسے امام کو مقرر کریں اور جب تک ایسا نہ ملے اسی موجودہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے رہیں کہ نماز اس کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اور جو افعال و اقوال اس سے خلاف شریعت صادر ہوئے ہوں اس سے توبہ کرا لیں۔ فقط۔

سوال (۹۵۷) جب زید سے صبح کو یہ بات کہی

(جو امام جاہلانہ جواب دے اس کی امامت کیسی ہے)

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (درمختار) بل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی و آکل الربوا و نحو ذالک (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ [2] غنیۃ المستملی ص ۳۵۱ ۱۲ ظفیر۔ [3] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ و فسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ و حفظہ قدر فرض (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۰ ج ۱) ظفیر۔

کہ رات تم نے کواڑ کیوں نہیں کھولے، تو زید نے غصہ ہو کر جواب دیا کہ نماز پڑھنا مسجد ہی پر منحصر نہیں ہے گھر پڑھ لی ہوتی اور جب زید کو وہ حدیث سنائی جس میں یہ ارشاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر مجھکو اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم کرتا کہ جو لوگ گھروں میں مسجد کے ہوتے ہوئے اور تندرست ہوتے ہوئے نماز پڑھتے ہیں ان کے گھروں میں آگ لگا دو۔ زید نے کہا کہ ایسی حدیثیں بہت سی میں نہیں سنتا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- زید کا جواب جاہلانہ ہے ایسا شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں[1]۔

خود غرض امام کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۵۸) زید کا کام جس سے نکلتا ہے اس کی خوشامد کرتا ہے اور جس سے کام نہ نکلے اس سے حسد کرتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب:- ایسا شخص بھی لائق امام بنانے کے نہیں ہے[2]۔

زانی کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۵۹) ایک شخص امام مسجد ایک شخص کی منکوحہ کو لیکر بھاگ گیا اور اس سے زنا کیا اور ولد الزنا بھی پیدا ہوا۔ اسی بنا پر لوگ اس کو بہت برا و مکروہ جانتے ہیں۔ ایسے شخص کو امامت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں لکھا ہے ولو أم قوماً وهم له كارهون إن [illegible][3]

---

۱ التائب من الذنب كمن لا ذنب له (مشكاة باب التوبة ص ۲۰۶) ظفیر۔ ۲ امام متقی دیندار ہونا چاہئے۔ والأحق بالإمامة تقديماً بل نصباً الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة (در مختار) كذا في الدر [illegible] وعبارة الكافي وغيره الأعلم بالسنة أولى إلا أن يطعن عليه في دينه لأن الناس لا يرغبون في الاقتداء به (رد المحتار باب الامامة ص [illegible]) ظفیر۔

لفساد فیہ، اولانھم احق منہ بالامامۃ کرہ لہ ذلک تحریمًا لحدیث ابی داؤد لا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قومًا وھم لہ کارھون[۱] الخ۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں اس شخص زانی و بدکار کو امام ہونا مکروہ تحریمی ہے اور اس کا کچھ حق امامت میں نہیں ہے۔

شیعہ سے جس نے اپنی لڑکی کی شادی کردی اس کی امامت کا کیا حکم ہے

سوال (۹۶۰) زید حنفی نے اپنی لڑکی کی شادی دانستہ شیعہ سے کردی ہے اور مجالس شیعہ میں شریک ہوتا ہے اس کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ فعل اس کا برا ہے اور مجالس روافض میں شامل ہونا شیوہ فسق کا ہے، ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہئے۔[۲]

قائل فاتحہ خلف الامام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۹۶۱) جو شخص امام کے پیچھے قرارۃ فاتحہ کا قائل ہو اس کے پیچھے حنفیہ کو شرعًا نماز پڑھنا ممنوع ہے تو اکثر علماء احناف و صوفیاء کرام جو قرارت خلف امام کے قائل تھے ان کی اقتداء بھی جائز تھی یا نہیں۔

الجواب:۔ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ شافعیہ بھی پڑھتے ہیں اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کی اقتداء کو کوئی حنفی منع نہیں کرتا۔ جھگڑا تمام عدم تقلید پر ہے۔ چونکہ تقلیب نہ کرنے والے گروہ یہ یوں کہو کہ مقلدین ائمہ کو مشرک کا خطاب دینے والا فریق باعتبار

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [۲] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) فاسق من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربا ونحو ذالک الخ وفی المعراج قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق الخ اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لامر دینہ وبان تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لما ذکرنا (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳) ظفیر

عقاید کے اہل سنت وجماعت کے طریق سے بطرف منظر آتے ہیں اور سب سلف صالحین خصوصاً امام ہمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جو کہ بشارت والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان الآیۃ میں بالیقین داخل ہیں۔ طعن کرنے کو اپنا دین بنایا ہے اس لئے علمائے احناف احوط سمجھتے ہیں کہ غیر مقلد کو امام نہ بنایا جاوے، کاش گروہ شافعی ہو کر ویسا ہی خلاف امام کرتا جیسا کہ خطرہ میں نہ پڑتا تو کچھ اعتراض و حرج نہ ہوتا۔ فقط

تعزیہ دار بدعتی کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۶۲) ایک شخص بدعتی ہے اور تعزیہ دار ہے اور یہ شخص اس بکری کا گوشت جو قبر پر چڑھایا جاتا ہے سب شخص کھاتا ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنائیں یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے شخص بدعتی تعزیہ پرست کو امام بنانا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور شامی میں ہے کہ فاسق کے امام بنانے میں اسکی تعظیم ہوتی ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے اور ظاہر ہے کہ بدعتی فاسق ہے[۲]۔ فقط۔

صرف پانی سے استنجا کرنے والے کی امامت کیسی ہے

سوال (۹۶۳) اگر کوئی شخص کلوخ سے استنجا نہ کرتا ہو بلکہ صرف پانی سے کرتا ہو اس کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ امامت اس کی صحیح ہے کتب فقہ میں ہے کہ صرف پانی یا صرف ڈھیلے سے استنجا کرنے سے بھی سنت استنجا حاصل ہو جاتی ہے لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ ڈھیلے اور پانی دونوں سے استنجا کرے، شامی میں ہے ثم اعلم ان الجمع بین الماء والحجر افضل ویلیہ فی الفضل الاقتصار علی الماء ویلیہ الاقتصار علی الحجر وتحصیل السنۃ

---

[۱] زاد ابن ملک وبمخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ / ۱ ظفیر)

[۲] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ (در مختار) واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لامر دینہ الخ وقد وجب اھانتہ شرعاً الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ / ۱ ظفیر)

الحدیث[1]۔ فقط۔

شطرنج کھیلنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال ۹۶۴، اگر امام مسجد شطرنج کھیلنے والوں کے پاس بیٹھا رہے یا طریقہ کھیلنے کا بتلاتا رہے تو کیا حکم ہے اور امامت اسکی کیسی ہے۔

الجواب: در مختار میں ہے وکرہ تحریماً اللعب بالنرد وکذا الشطرنج[2] الخ پس جب کہ شطرنج سے کھیلنا حرام ہوا تو اس کی تعلیم دینا اور بتلانا ظاہر ہے کہ حرام ہے اور کھیلنے والوں کے پاس بیٹھنا اور دیکھنا بھی حرام ہے پس امامت اس کی مکروہ ہے[3]۔

فحش گو اور نقال کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال ۹۶۵، زید ہمیشہ فحش بکتا ہے بلکہ کبھی مسجد کے اندر بھی الفاظ فحش کا استعمال کرتا ہے اور گالیاں بھی بکتا ہے اور غیبت کرتا ہے اور دوسرے نمازیوں کی نیت نماز کی نقلیں کرتا ہے جس سے نمازیوں کو نماز میں ہنسی آجاتی ہے اور بعض دفعہ نماز میں ہنستا ہے آیا یہ شخص قابل امامت ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز اس کے پیچھے ادا ہوجاتی ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا خلف کل بر وفاجر لیکن وہ لائق امامت کے وہ شخص ہے کہ عالم و قاری ہونے کے ساتھ صالح و متقی ہو کیونکہ فاسق کے پیچھے نماز اگرچہ صحیح ہے مگر مکروہ تحریمی ہے اور شامی میں ہے کہ فاسق کو امام مقرر کرنا ممنوع ہے کیونکہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی ممنوع ہے[4]۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار فصل فی الاستنجاء ج ۱ ص ۳۱۳ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ج ۵ ص ۳۲۷ ظفیر۔ [3] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ ای الفاسق کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳) ظفیر۔

[4] واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ، وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً ولا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ فانہ لا یؤمن ان یصلی بہم بغیر طہارۃ فہو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال، بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم لما ذکرنا قال ولذا لم تجز الصلوٰۃ خلفہ اصلاً عند مالک وروایۃ عن احمد (رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳) ظفیر۔

بدعتی کی امامت کا کیا حکم ہے

سوال (۹۶۶) جو شخص بالکل جاہل ہو اور قرآن مجید کو سوائے چند سورۃ کے پوری طرح نہ پڑھ سکتا ہو اور قبر پرستی کو اچھا خیال کرتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر کہتا ہو۔ بلکہ علی الاعلان کہتا ہے کہ اللہ اور رسول میں کوئی تمیز نہیں۔ ناچ وغیرہ میں شامل ہوتا ہے اس کو امام بنانا جائز ہے یا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسا شخص امام بنانے کے لائق نہیں ہے امام بنانا اس کا حرام ہے اور امامت سے معزول کرنا اس کا لازم ہے سب مسلمانوں کو چاہئے کہ اتفاق کر کے اس کو امامت سے علیحدہ کر دیں[1]۔ اور کسی دوسرے عالم و صالح و متقی کو امام بناویں۔ فقط۔

ڈاڑھی منڈے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۶۷) جو مسلمان ڈاڑھی منڈاتے ہیں یا ایک مشت سے کم کترواتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو مسلمان ڈاڑھی منڈواتے ہیں یا ایک مشت سے کم کترواتے ہیں وہ فاسق ہیں ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2]۔

ہنود کی تہذیب اختیار کرنے والے کی امامت

سوال (۹۶۸) اگر کوئی مسلمان ہنود کے یہاں اس قسم کی نوکری کرے کہ ہنود کو پوجا کے واسطے بت کے مکان پر پہنچا دیوے اور اپنی صورت ہنود کی سی رکھے تا کہ ہنود اس کو موقوف نہ کر دیں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو مسلمان ایسا فعل کرے وہ فاسق ہے اور سخت گنہگار ہے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ ومبتدع ای صاحب بدعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) ذکر الشارح هذا بعد نبه کراهة تحریم (رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۳ ج ۱) ولا باس بنتف الشیب واخذ اطراف اللحیۃ والسنۃ فیہا القبضۃ الخ ولذا قال یحرم علی الرجل قطع لحیتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار. کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۵۹ ج ۵) ظفیر۔

اور اس فعل کو اچھا سمجھنے والا بھی فاسق ہے لائق امام بنانے کے نہیں ہے[1]۔ فقط۔

تعزیہ دار اور سیاہ خضاب کرنے والے کی امامت

سوال (۹۶۹) تعزیہ دار کے پیچھے اور سیاہ خضاب کرنے والے کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- تعزیہ دار فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اور سیاہ خضاب کہ بعض فقہاء نے جائز فرمایا ہے اور بعض نے مکروہ اور یہی صحیح ہے[2]۔ لہذا سیاہ خضاب کرنے والے کو امام بنانا اچھا نہیں ہے اگرچہ نماز ہو جاتی ہے۔

جن کے گھر غلط رسمیں کی جاتی ہوں اور وہ منع نہ کریں ان کی امامت

سوال (۹۷۰) بہت سے لوگوں کے یہاں شادی بیاہ میں گھر کی عورتیں ڈھولک بجاتی ہیں، گاتی ہیں اور دوسروں کی گھر کی عورتیں آکر باہم کافی بجاتی ہیں۔ ان کے مرد ان کو اس کام سے منع نہیں کرتے ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بہت سے لوگ تیرہ تیزی بارہ وفات اور تیجہ و تیرہ و تیئیس ۲۳ و آٹھ و اٹھارہ و اٹھائیس ۲۸ تاریخ کو منحوس جانتے ہیں۔ ان تاریخوں میں بیاہ شادی نہیں کرتے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- جو لوگ اپنی عورتوں کو افعال مذکورہ سے منع نہیں کرتے گنہگار ہیں ان کو امام بنانا اچھا نہیں ہے اگرچہ نماز ہو جاتی ہے۔ اور جو لوگ تواریخ مذکورہ کو منحوس جانتے ہیں اور ان تاریخوں میں نکاح وغیرہ نہیں کرتے یہ بے اصل ہے سب دن اور تاریخ مبارک ہیں اور ایسے برے عقیدہ والے لائق امام ہونے کے نہیں ہیں[3]۔ فقط۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) وکراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم رد المحتار ص۲۲۳ ج۱ باب الامامۃ ظفیر۔

[2] ویستحب للرجل خضاب شعرہ ولحیتہ ولو فی غیر حرب فی الاصح والاصح انہ علیہ السلام والصلوٰۃ لم یفعلہ ویکرہ بالسواد وقیل لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب فی البیع ص۳۷۲ ج۵) ظفیر۔

[3] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) وکراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم رد المحتار ص۵۲۳ ج۱ باب الامامۃ ظفیر۔

بدکار وفاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے

سوال (۹۷۱) جو ولد الزنا ہو، فاسق ہو، لڑکوں سے نا جائز فعل میں پکڑا گیا ہو، بدعتی جاہل ہو، مسجد کی آمدنی خورد کئے گیا ہو وغیرہ ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب: وہ شخص جس کے یہ افعال ہیں جو سوال میں مذکور ہیں فاسق ہے لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اور شامی میں نقل کیا ہے کہ فاسق کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے بلکہ وہ واجب الاہانت ہے لہذا فاسق کو امام نہ بنایا جاوے خصوصاً امام راتب ہرگز ایسے شخص کو مقرر نہ کیا جاوے[1] فقط

والد کے دین میں مجبوراً سود ادا کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۷۲) میرے والد نے کچھ زمین بنیئے کے پاس رہن کر دی تھی۔ والد فوت ہو گئے اور میرے پاس روپیہ اس کے چھڑانے کو نہیں ہے میں مجبور ہوں اور مجبوراً سود دیتا ہوں مجھ پر کچھ مواخذہ ہے یا نہیں اور میرے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: چونکہ تم مجبور ہو اس وجہ سے تم پر مواخذہ نہیں ہے اور نماز تمہارے پیچھے بلا کراہت صحیح ہے[2]۔ فقط۔

بائیس سالہ کوسج کی امامت مکروہ ہے یا نہیں

سوال (۹۷۳) ایک شخص عاقل بالغ بیس بائیس سال عمر والا، مسائل وغیرہ سے بھی خبردار ہے لیکن ابھی اس کی ڈاڑھی مونچھ نکلی نہیں ہے اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ اسکی اذان واقامت بھی درست نہیں ہے اس کا شمار عورت میں ہے۔ صحاح ستہ کی احادیث میں مذکور ہے اگر عمر دراز تک ڈاڑھی مونچھ نہ نکلے تو امامت کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یا کوئی حد

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) وکراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (ردالمحتار ص ۵۲۳ ج ۱ باب الامامۃ) ظفیر۔ [2] الضرورات تبیح المحظورات (الاشباہ والنظائر ص ۔۔) ظفیر۔

مقرر ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ قول اس شخص کا غلط ہے۔ بے داڑھی مونچھ والے شخص کے پیچھے جبکہ عمر اس کی بیس بائیس سال کی ہو اور وہ مسائل نماز سے بھی واقف ہو نماز بلا کراہت درست ہے۔ شامی جلد اول صـ۳۷۵ باب الامامت میں ہے سئل العلامة الشیخ عبد الرحمن بن عیسی المرشدی عن شخص بلغ من السن عشرین سنة وتجاوز حد الانبات ولم ینبت عذاره الی ان قال فهل حکمه فی الامامة کالرجال الکاملین ام لا۔ اجاب سئل العلامة الشیخ احمد بن یونس ۔۔۔ عن مثل هذه المسئلة فاجاب بالجواز من غیر کراهة وناهیك به قدوة[1]۔ فقط۔

سوال (۹۷۴) اگر امام ایسا شخص ہے جو احکام نماز سے پوری طرح واقف نہیں بلکہ مفسدات صلوٰۃ کو بھی نہیں جانتا اگر اس کی موجودگی میں دوسرا شخص نماز پڑھائے تو امام موصوف کا نمازیوں سے یہ کہنا کہ میری بلا اجازت نماز نہیں ہوئی کیا حکم رکھتا ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

جو مسائل سے ناواقف ہو اس کی امامت درست ہے یا نہیں

الجواب:۔ یہ قول اس کا کہ میری اجازت نہیں تھی لہٰذا نماز نہیں ہوئی غلط ہے[2] اور نماز کی امامت کے لئے اعلم بمسائل الصلوٰۃ اولیٰ واحق ہے لیکن نماز غیر عالم کے پیچھے بھی صحیح ہے بشرطیکہ اس سے کوئی امر مفسد صلوٰۃ سرزد نہ ہو۔ فقط۔

سوال (۹۷۵) کریم اور کلو دو لڑکے تھے

جس سے طوث ہو اس کی اقتدا درست ہے یا نہیں

---

[1] ردالمحتار باب الامامت صـ۵۲۵ ج۱ ظفیر۔
[2] واعلم ان صاحب البیت ومثله امام المسجد الراتب اولی بالامامة من غیره مطلقا الا ان یکون معه سلطان او قاض فیقدم علیه لعموم ولایتهما وصرح الحدادی بتقدیم الوالی علی الراتب الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامة صـ۵۲۳ ج۱ ظفیر۔
[3] والاحق بالامامة تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة الخ ایضا صـ۵۲۰ ظفیر۔

کریم نے کلو سے اغلام کیا تو کریم کی نماز کلو کے پیچھے جو امام مسجد ہے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: کریم کی نماز کلو کے پیچھے صحیح ہے۔

عمامہ والوں کی نماز بے عمامہ امام کے پیچھے صحیح ہے یا نہیں

سوال (۹۷۶) اگر مقتدیان ہمہ یا بعض بعمامہ و امام بے عمامہ یا بالعکس نماز گزارند در وی چہ نقص افتد بینوا بحدیث الصحیحۃ توجروا بالنعماء العظیمۃ۔

الجواب: دراں نماز ہیچ نقص نیست در ہر دو صورت لیکن اولیٰ [illegible] توبین وفی شرح المنیۃ والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثۃ اثواب ازار وقمیص وعمامۃ ولو صلی فی ثوب واحد متوشحاً بہ جمیع بدنہ کما یفعلہ القصار فی المقصورۃ جاز من غیر کراہۃ مع تعبیر وجود الظاہر الزاید ولکن فیہ ترک الاستحباب الخ ص ۳۳۷۔ فقط واللہ اعلم۔

خائن و فاسق کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۷۷) ایسے شخص کی امامت جس کے ولد الزنا ہونے کا یقین کامل ہو فاسق و فاجر جاہل بدعتی بھی ہو اور عدالت میں خائن بھی ثابت ہو چکا ہو امامت جائز ہے یا نہ۔

الجواب: ایسے ولد الزنا کی امامت جس کا حال وہ ہے جو سوال میں مذکور ہے مکروہ ہے اور چونکہ علاوہ ولد الزنا ہونے کے وہ فاسق بھی ہے تو امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے اور ایسا امام لائق معزول کرنے کے ہے جیسا کہ علامہ شامی نے تحریر فرمایا ہے واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً الخ[2] ص ۳۷۶ مصری جلد اول شامی وفی الدر المختار وولد الزنا الخ قولہ وولد الزنا اذ لیس لہ اب یربیہ

۱؎ یہ حدیث دارقطنی میں ہے جو اوپر پہلے گزر چکا ہے۔ اس سلسلہ کی اور بہت ساری حدیثیں ہیں۔ دیکھئے مشکوۃ باب الستر ص ۷۲ ۱۲ ظفیر۔ ۲؎ رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

یجوز ویعلمه فیغلب علیه الجهل ولنفرة الناس عنه۔ شامی[1] ص ۴۱۵ جلد ۱۔ فقط۔

بدعتی کی امامت میں جو نماز پڑھی اس کا اعادہ کیا ضروری ہے

سوال (۹۷۸) حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب نے لکھا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر حضرت مولانا رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ نے مکروہ تحریمی واجب الاعادہ تحریر فرمایا ہے۔ لہذا اختلاف ہونے کی صورت میں کیا طرز عمل اختیار کیا جائے۔

الجواب: در مختار میں ہے وفی النہر عن المحیط صلی خلف فاسق ومبتدع نال فضل الجماعة الخ اور شامی میں ہے قوله نال فضل الجماعة افاد ان الصلوٰة خلفهما اولی من الانفراد لکن لا ینال کما ینال خلف تقی ورع الخ[2]۔ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے بلکہ تنہا نماز پڑھنے سے اولیٰ ہے۔ باقی چونکہ بدعتی بدعتی میں فرق ہوتا ہے۔ بعض بدعات تا کفر و شرک تک پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اگر ایسے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو اعادہ کرنا ضروری ہے۔ یہی صورت تطبیق کی ہو سکتی ہے یا جیسے اعادہ کا حکم (دیا) احتیاط ہو یا اختلاف روایات اور بدعت فی العقیدہ میں بھی تفاوت درجات ہے۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ عقیدہ اس کا حد کفر کو پہنچا ہوا ہے اس وقت تک اس کے پیچھے فساد نماز کا حکم نہ کیا جاوے گا۔ کذا فی الدر المختار[3]۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار، باب الامامة ص ۵۲۵/۱ ۱۲ ظفیر۔

[2] ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۵/۱ ۱۲ ظفیر۔

[3] وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها الخ فلا یصح الاقتداء به اصلاً۔ الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ص ۵۲۶/۱ ۱۲ ظفیر۔

جو ہندوستان میں جمعہ جائز نہیں کہتا اس کی امامت جمعہ درست ہے یا نہیں

سوال (۹۷۹) ایک شخص امام مسجد یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ہندوستان میں جمعہ نہیں ہوتا ہے بوجہ اس کے کہ بادشاہ اور اس کے نائب کی شرط مفقود ہے اور سب نمازیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جمعہ ہوجاتا ہے پس ایسے نمازیوں کی نماز جمعہ ایسے امام کے پیچھے ہوجاتی ہے یا نہیں۔

الجواب: صحیح یہ ہے کہ بلاد ہند میں جمعہ صحیح ہے۔ بادشاہ مسلمان کی شرط فقہاء نے لکھدیا ہے کہ ساقط ہے[1] پس امام مذکور کا عقیدہ غلط ہے اور اس کا یہ عقیدہ رکھنے سے جمعہ میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ یہ عقیدہ اس کا غلط ہے۔ لہذا ان مقتدیوں کی نماز جمعہ کی فرضیت کے قائل ہیں امام مذکور کے پیچھے صحیح ہے۔ فقط۔

جھوٹ سے توبہ کرلینے کے بعد امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۰) زید لوگوں سے جھوٹ بولتا تھا اور دھوکا دہی کرتا تھا مگر اب اس نے توبہ کرلی ہے اور لوگوں نے اس کو امام بنالیا ہے آیا اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له[2] پس بعد توبہ کے اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے۔

پیشہ ور گانے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۱) مطرب یعنی قوام مراثی کے پیچھے اقتداء جائز ہے یا نہیں۔ یعنی مراثی خوانندہ اگر امامت کرادے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر وہ اپنے پیشہ حرام غنا و مزامیر وغیرہ سے تائب ہے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے ورنہ مکروہ ہے[3]

[1] فلو الولاة کفارا یجوز للمسلمین اقامة الجمعة (رد المختار باب الجمعة ص ۷۵۴ ج ۱) ظفیر۔ [2] مشکوٰة باب التوبة والاستغفار ص ۲۰۶ فصل ثالث ۲ ظفیر۔ [3] ویکره امامة عبد الخ وفاسق الدر المختار ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربوا ونحو ذالک (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

رقص و سرود سے توبہ کرنے والے کی امامت درست ہے

سوال (۹۸۲) ایک امام مسجد ہے اکثر رقص و سرود میں جاتا ہے اگر ایسا شخص توبہ کرلے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کراہت سے خالی ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ امام مذکور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اگر وہ توبہ کرے تو کراہت مرتفع ہو جاوے گی لان التائب من الذنب کمن لا ذنب له[1]۔ فقط

غلط خواں کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۳) زید ایک مسجد کا امام ہے۔ وہ ... واقف نہیں ہے۔ حرکتوں کو اتنا بڑھاتا ہے کہ الف و واو و یا جس طرح ظاہر ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ جب اتنا ہو جائے گا تو معنی بدل جائیں گے۔ یغفرون کی جگہ یغافرون پڑھتا ہے نَطَّلِعُ نَطَّلِیُ ایک دفعہ پڑھا ت میں اور ح میں اور س میں بہت کم فرق کرتا ہے اور ان کے درست کرنے کی کوشش نہیں کرتا ایسے شخص کے پیچھے نماز میں کچھ کراہت ہے یا نہیں

الجواب:۔ ایسی طرح قرآن شریف پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے میں فساد نماز کا اندیشہ ہے لہذا اس کو امام نہ بنایا جاوے اور کسی صحیح خواں کو امام مقرر کیا جاوے[2]۔ فقط

اجرت لینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۴) جو شخص محض اجرت کی کمی بیشی پر نماز پڑھا دے اس کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:۔ امامت کی اجرت لینے کے جواز پر فتوی ہے اس لئے اس پر کچھ اعتراض نہیں ہے[3]۔ فقط

غیر مقلد کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۸۵) اگر غیر مقلد امام شود در حالت مذہب حنفیہ اقتدا نماز کند روا باشد یا نہ۔

---

[1] مشکوٰۃ باب التوبۃ والاستغفار فصل ثالث ص۲۰۶ ۱۲ ظفیر۔ [2] والاخیر الا لثغ بہ ای بالا لثغ علی الاصح الخ فلا یؤم الامثلہ، ولا تصح صلاتہ اذا امکنہ الاقتداء بمن یحسنہ (درمختار باب الامامۃ ص۳۳) [3] ویفتی الیوم بصحتہا (ای الاجارۃ) لتعلیم القرآن والفقہ والامامۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاجارۃ الفاسدۃ ص۳۶ ج۵ ظفیر

الجواب :- فقہاء تصریح فرمودہ اند کہ اگر مخالف مذہب امام شود پس اگر مراعات شرائط کند نماز خلف او صحیح است و اگر مراعات خلاف نکند پس اگر مرتکب مفسد[1] نماز شود نماز خلف او درست نیست و اگر مرتکب مفسد نہ شود مکروہ است۔ قال فی الدر المختار وکذا تکرہ خلف امرد وسفیہ الی ان قال ومخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکرہ او عدمها لم یصح وان شک کرہ[2]۔ وتفصیلہ فی الشامی۔ بہر حال تحقیق و دریافت کردن لازم است نمونا و در قنیہ امام غیر معتمد باشد کہ از ارتکاب مفسدات و مکروہات مجتنب نیست فقط

انگریزوں کے خانساموں کی نماز اور امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۶) انگریزوں کے خانساماں کو جو کہ ان کا کھانا پکاتا ہے، خنزیر کا گوشت بھی پکانا و کھانا ہوتا ہے شراب تقسیم کرتا ہے۔ جب کہ یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں تو ان کی نماز وغیرہ قبول ہوتی ہے یا نہیں۔
(۲) اگر ان میں سے کوئی شخص نماز پڑھانے کے تو اس کی نماز جائز ہے یا نہیں

الجواب :- (۱) چونکہ وہ لوگ اسلام میں داخل ہیں اس لئے نماز روزہ ان کا قبول ہے۔ گناہ سے توبہ کرتے رہیں۔
(۲) امامت ایسے شخص کو مکروہ ہے لیکن نماز اس کے پیچھے بکراہت درست ہے[3] فقط

بزرگان دین کو کافر کہنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۷) جو شخص حضرات بزرگان دین کو برا کہے اور جو کافر نہ کہے اس کو بھی کافر کہے تو اس کے پیچھے بھی نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- حدیث شریف میں ہے من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ۔

---

[1] ومخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکرہ او عدمها لم یصح وان شک کرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر

[2] ویکرہ امامة عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

ب لی حرب اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی جس نے میرے دوست اور ولی سے دشمنی کی تو میں اس کو میں اعلان جنگ دیتا ہوں اپنی لڑائی کی یعنی اس کا مقابلہ مجھ سے ہے پس ظاہر ہے کہ جس مردود کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے ہو اس کا کہاں[1] ٹھکانا ہے سوائے جہنم کے وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر الحدیث[2] پس ایسے مردود کے پیچھے جو علماء ربانیین اور اولیاء اللہ کی توہین کرے اور ان کو کافر کہے نماز درست نہیں ہے[3]۔ فقط۔

غیر ذمہ دار کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۹۸۸) زید دربدر روٹی مانگتا ہے اور اجرت سے مردہ بھی نہلاتا ہے اور زوجہ زید بے پردہ پھرتی ہے ایسا شخص امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز تو اس کے پیچھے ہو جاتی ہے مگر ایسے شخص کی امامت دوسرے لائق امامت صالح آدمیوں کے ہوتے ہوئے بہتر نہیں ہے[4]۔ فقط۔

متہم کی امامت

سوال (۹۸۹) ایک شخص حافظ قرآن ہے مگر اس پر چند الزامات لگائے جاتے ہیں کہ غیر مذہب کی عورت ان کے گھر میں بلا نکاح ہے لیکن حافظ صاحب نکاح کرنا ظاہر کرتے ہیں اور مسلمان کرنا بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ثبوت کامل نہیں ہے۔ اس کی امامت صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: چونکہ مسلمان پر حسن ظن کرنا چاہئے اور بدظنی نہ کی جائے۔ قال اللہ تعالیٰ ان بعض الظن اثم[5]۔ لہٰذا جب کہ وہ امام صاحب مسلمان کرنا اس عورت کا اور نکاح

---

(۱) مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عز وجل ص ۱۹۷ ۱۲ ظفیر۔ (۲) مشکوٰۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم ص ۴۱۱ ۱۲ ظفیر۔ (۳) ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل قال فی شرح المنیۃ کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ (۴) ولو ام قوما وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ اولانھم احق بالامامۃ منہ کرہ لہ ذالک تحریما لحدیث ابی داؤد الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر۔ (۵) سورۃ الحجرات ۲۔ ظفیر

کرنا بیان کرتے ہیں تو اس کا اعتبار کرنا چاہئے اور الزام معصیت ان پر نہ لگایا جاوے اور امامت ان کی صحیح ہے۔ فقط۔

حیلے بہانے سے سود لینے والے کی امامت

سوال (۹۹۰) مسمّی احسان علی موضع مرشدآباد کے قاضی اور پیش امام ہیں۔ عرصہ پانچ چھ برس کا ہوا کہ مسمّی احسان علی نے بذریعہ تحریری تمسک دستاویزات کے اس طریقہ سے سود لینا شروع کیا کہ دستاویزات اپنے پوتے اور لڑکے کے نام لکھنا شروع کیا اور بعض بعض سے سود بھی وصول کیا۔ دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں اس کو نہیں کرتا ہوں بلکہ میرے لڑکے ایسا کرتے ہیں۔ یہ حیلہ برائے نام ہے۔ احسان علی امام ہونے کے قابل ہیں یا نہیں۔

الجواب: ۔ مسمّی احسان علی اس صورت میں لائق امام بنانے کے نہیں ہے اگر وہ تائب نہ ہو تو اس کو معزول کیا جاوے اور دوسرا امام صالح مقرر کیا جاوے۔ فقط۔

قانونی کارروائی کرنے والے کی امامت

سوال (۹۹۱) حکیم محمد فخر عالم متبع شریعت پابند صوم وصلوٰۃ ہے مولوی اور حافظ بھی ہے۔ چونکہ حکیم محمد فخر عالم نے کچھ دنوں زراعت اور ٹھیکہ داری کا کام بھی کیا جس کی وجہ سے مقروض ہوگیا۔ اول کچھ جائداد فروخت کر کے قرض ادا کیا لیکن جب اس پر بھی ادا ہونا ناممکن سمجھا گیا تو بوجہ خوف اپنے مخالفین کے اپنی جائداد عدالت میں پیش کر کے انسالونٹ ہوگیا تو امامت حکیم محمد فخر عالم کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ حکیم محمد فخر عالم کی امامت درست ہے اور انسالونٹ کی حقیقت بندہ کو معلوم نہیں ہے اگر وہ کسی معصیت کو متضمن نہیں ہے اور اہل حقوق کے حقوق کو تلف نہیں کیا گیا تو اس وجہ سے کچھ کراہت ان کی امامت میں نہیں ہے۔ فقط۔

جسے ڈاڑھی نہ آئی ہو اس کی امامت

سوال (۹۹۲) جس کی عمر ۲۳ سال ہو اور داڑھی مونچھ ابھی نکلنی شروع ہوئی ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

۱؎ وکذا تکرہ خلف امرد الخ واکل الربا (درمختار باب الامامۃ) ظفیر۔

الجواب: ۔ نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ کذا فی الشامی[۱] وغیرہ۔ فقط۔

کسی ایک شخص کی بلا وجہ ناراضی کا امامت پر کوئی اثر نہیں ہوتا

سوال (۹۹۳) ایک مولوی سے ایک شخص کا جھگڑا ہوا تھا یہ معلوم نہیں کہ زیادتی کس کی تھی اب وہ مولوی محلہ کی مسجد میں امام ہو گئے ہیں ان کی امامت سے تمام اہل محلہ خوش ہیں صرف وہ شخص جس سے جھگڑا ہوا تھا ناراض ہے سنا ہے کہ اس امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

الجواب: ۔ اگر سبب اس شخص کی ناراضی کا امام کا کوئی قصور نہیں ہے اور امام میں کوئی نقص شرعی نہیں ہے تو اس شخص کی ناراضی کا اعتبار نہیں ہے نماز اس امام کے پیچھے بلا کراہت صحیح ہے[۲]۔ فقط۔

ناجائز جرمانہ کرنے والے کی امامت

سوال (۹۹۴) ایک مسلمان نے ایک چماری کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ اس پر ایک شخص مسمیٰ قاضی وزیر شاہ نے ان کو برادری سے علیحدہ اور حقہ پانی بند کر دیا اور نکاح کو ناجائز کہتا ہے اور وزیر شاہ نے چٹی اور ڈنڈ کے پانچ روپے بھی لئے۔ ایسے شخص کی امامت کا شرعاً کیا حکم ہے اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ وزیر شاہ کا یہ معاملہ جو اس نے اس مسلمان اور نومسلمہ کے ساتھ کیا اور ان کو برادری سے علیحدہ کر دیا خلاف شریعت ہے اور حرام و ناجائز ہے اور مسلمان ہونا اس نومسلمہ کا اور نکاح کرنا اس کا شرعاً درست ہے اور صحیح ہے۔ قاضی مذکور کو اس کو ناجائز کہنا غلط ہے اور سخت جہالت ہے اور چٹی اور ڈنڈ لینا حرام اور

---

[۱] سئل العلامة الحلبي عن شخص بلغ من السن عشرين سنة وتجاوز حد الانبات ولم ينبت عذاره فهل يخرج بذلك عن حد الامردية وخصوصاً قد نبت له شعرات في ذقنه تؤذن بانه ليس من مستديري اللحى فهل حكمه في الامامة كالرجال الكاملين ام لا اجاب بالجواز (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر۔

[۲] فان اختلفوا اعتبر اكثرهم (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر۔

باطل ہے[1]۔ ایسا شخص قابل امامت کے نہیں ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے اور علیحدہ کرنا اس کا امامت سے ضروری ہے[2]۔ فقط۔

زانی کی امامت

سوال (۹۹۵) ایک شخص امام مسجد نے ایک زمیندار کی لڑکی فرار کرکے اس سے نکاح کیا اور اپنی پہلی زوجہ کو قتل کیا۔ کچھ مدت کے بعد امام مذکور نے ایک لڑکی نا کتخدا کو فرار کرکے دوسری جگہ لے گیا بعد کو اس کے ورثاء نے لڑکی کو اس سے علیحدہ کرکے دوسری جگہ نکاح کر دیا۔ اب چند گاؤں کے چند مسلمانوں نے اس کو اپنا امام بنایا ہے ایسی صورت میں اس کو امام بنانا چاہئے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر امام مذکور نے اپنے افعال و معاصی سے توبہ نہیں کی تو امام بنانا اس کو مکروہ تحریمی ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے[3] اور اگر اس نے توبہ کر لی ہے تو گناہ اس کا معاف ہے اور امامت اس کی درست ہے بحکم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[4]۔ فقط۔

طوائف کی دعوت کھانے والے کو امام بنانا درست ہے یا نہیں

سوال (۹۹۶) جو شخص پیشہ ور عورتوں کی دعوت کھاتا ہو اس کو امام مقرر کرنا کیسا ہے۔

---

[1] لا باخذ المال فی المذہب بحر وفیہ عن البزازیۃ وقیل یجوز ومعناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ لہ الخ وفی المجتبی انہ کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ (درمختار) والحاصل ان المذہب عدم التعزیر باخذ المال (رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ص ۲۴۶ ج ۳) ظفیر۔

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[3] ویکرہ امامۃ عبد الخ من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[4] مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ ص ۲۰۶ ۱۲ ظفیر۔

الجواب: مکروہ ہے[1]۔ فقط

باغبان کی امامت درست ہے | **سوال (۹۹۷)** ایک شخص متقی اور صاحب علم امام ہے مگر چند روز باغبانی بھی کی ہے تو وہ امامت کے قابل ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب: باغبانی کی وجہ سے معزول نہیں ہو سکتا۔ فقط

بواسیر والے کی امامت | **سوال (۹۹۸)** ایک شخص کو بواسیر خونی ہے کہ مخرج پر ہر وقت تری رہتی ہے چونکہ تری مخرج سے غائب ہے اس لئے معلوم نہیں کہ کسی وقت بہہ کر سیلان ہوتا ہے یا نہیں۔ تو اس صورت میں معذور سمجھا جاوے گا یا نہیں اور امامت درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب: درمختار میں ہے ثم المراد بالخروج من السبیلین مجرد الظهور[2]۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخرج پر ہر وقت تری کا ہونا معذور بنانے کے لئے کافی ہے کیونکہ مخرج پر ظہور تری ناقض ہے سیلان کی ضرورت اس میں نہیں۔ سیلان کی شرط غیر سبیلین میں ہے اور معذور غیر معذور کا امام نہیں ہو سکتا۔ ولا طاهر بمعذور[3]۔ فقط۔

مویشی چرانے والے کی امامت | **سوال (۹۹۹)** ایک شخص قوم سے فقیر مسجد میں رہتا ہے اور امامت کرتا ہے اور مویشی بھی چراتا ہے اور اس کی زوجہ دائی کا کام کرتی ہے اور شخص مذکور فطرہ بھی لیتا ہے ایسی حالت میں اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز اس شخص کے پیچھے ہو جاتی ہے مویشی چرانے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ اس کی زوجہ دائی جنائی ہے اس کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے لیکن امام کو امامت کے معاوضہ میں صدقۂ فطر و چرم قربانی دینا اور اس کو لینا درست نہیں ہے اور اگر بوجہ اس کی غربت و محتاج ہونے کے بعض شخص بطور خود بدون خیال اس کے

---

[1] ویکرہ امامة عبد ... و فاسق (درمختار باب الامامة) ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب نواقض الوضوء ص ۱۲۶ ج ۱ ۱۲ [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر

امام ہو بے کہ دیدہ یا ہا دے تو گنجائش ہے۔ فقط۔

جس امام سے دل صاف نہ ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۰۰)

زید نے بخشوع جماعت مسلمین یہ اقرار کیا کہ میرا دل امام مسجد سے صاف نہیں۔ بے ایسی حالت میں زید کی نماز اس امام کے پیچھے ہو گی یا نہیں۔

الجواب: - زید کی نماز اس امام کے پیچھے صحیح ہے۔ فقط۔

غیر مقلد کی اقتداء درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۰۱)

ہماری بستی میں ایک مولوی زمیندار ہیں اور وہی نماز پڑھاتے ہیں لیکن اس عقیدہ کے ہیں کہ مولود شریف منعقد کرتے ہوئے اور زیارت بزرگان دین کرتے ہوئے اور گیارہویں کرتے ہوئے اور نذر و نیاز کہتے ہوئے بدعت فرماتے ہیں اور آمین و رفع یدین کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں۔ عیدین کی نماز بارہ تکبیر سے پڑھاتے ہیں ایسے شخص کے پیچھے سنت جماعت کی نماز ہوتی ہے یا نہ۔

الجواب: - انعقاد محفل میلاد شریف اور گیارہویں وغیرہ رسوم مروجہ بدعت ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور رفع یدین اور بارہ تکبیر عیدین میں کہنا امام شافعی کا مذہب ہے حنفیہ رفع یدین کو سنت نہیں کہتے بلکہ ان کے مذہب میں سوائے تکبیر تحریمہ کے اور کسی وقت رفع یدین نہیں ہے اور تکبیرات زوائد ہر ایک رکعت میں تین تین ہیں۔ در مختار میں ہے وھی ثلث تکبیرات فی کل رکعۃ ولو زاد تابعہ الی ستۃ عشر لانہ ماثور[1] الخ۔ پس حنفیہ کو رفع یدین نہ کرنا چاہیئے اور تکبیرات زوائد عیدین میں تین تین ہونی چاہیے اور باقی رسوم محفل میلاد وغیرہ کو ترک کرنا چاہیئے، اصل حنفیت یہ ہے۔ وہ مولوی صاحب زمیندار غالباً غیر مقلد ہیں جو رفع یدین کی ترغیب دلاتے ہیں ان کا قول نہ ماننا چاہیئے اور ان کو امام بھی نہ بنانا چاہیئے[2]۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العیدین ص ۷۷۹ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] تکرہ خلف امرد الخ و مخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمھا لم یصح وان شک کرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱) ظفیر

مشتبہ اور بدنام امام کی امامت کیسا ہے

سوال (۱۰۰۲) :- ایسے امام کے پیچھے جو تنہا رہتا ہو اور اکثر بے ریش لڑکے اس کے پاس تنہائی میں پائے گئے ہوں اور اس کی بابت محلہ میں بد چلنی کا شہرہ بھی ہو تو نماز بلا کراہت درست ہے یا نہیں۔ دوسرے نیک آدمی کے ہوتے ہوئے جو کہ عفیف ہے اس کو نماز پڑھانے دینا چاہیے یا نہیں۔

الجواب :- ایسی حالت میں اس امام کو نماز پڑھانا مکروہ ہے کیونکہ مقتدیوں کی کراہت اس کی امامت سے بوجہ امام کی خرابی کے ہے لہٰذا ایسے امام کو نماز پڑھانا نہ چاہیے دوسرا شخص جو عفیف و صالح ہے وہ امام ہونا چاہیے قال فی الدر المختار ولو ام قوماً وھم له کارھون ان الکراھة لفساد فیه او لانھم احق بالامامة کرہ له ذالک تحریماً لحدیث ابی داؤد لا یقبل الله صلوٰۃ من تقدم قوماً وھم له کارھون الخ۔[1]

ابرص کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۰۳) :- زید کم خواندہ دینیات سے واقف محتاط حنفی مسجد کا امام ہے بعض احباب نے ان کے پیچھے بدیں وجہ نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے کہ ان کے بدن پر چند دانے برص کے ہیں جن کا وہ علاج کرتے رہتے ہیں اور موجودہ اہل محلہ کو اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی نفرت و کراہت نہیں۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا مکروہ۔ اگر مکروہ ہے تو کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی اور وجہ کراہت کیا ہے۔

الجواب :- اس امام کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے کیونکہ ابرص کے پیچھے اس حالت میں نماز پڑھنے کو مکروہ بکراہت تنزیہی لکھا ہے جبکہ اس کا ظاہر و باہر یعنی زیادہ نشانات برص کے ہوں جس کی وجہ سے مقتدیوں کو تنفر ہو اور جب کہ برص ایسا ظاہر ہو اور مقتدیوں کو تنفر ہو تو پھر کچھ کراہت اس کی امامت میں نہیں ہے۔ درمختار میں وکذا تکرہ خلف امرد وسفیه ومفلوج وابرص شاع برصه الخ قال فی الشامی قوله

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص [illegible]

وکذا انکرہ خلف امرد الخ الظاہر انہا تنزیہیۃ[١] - فقط -

معذور اور اس کی امامت کا کیا حکم ہے

سوال (١٠٤٧) اگر کوئی شخص امراض مختلفہ میں مبتلا ہو کر حکیم و ڈاکٹر کے علاج کراتا رہا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے بدن کے مادہ فاسد کو نکالنے کے لئے ایک حکیم کے مشورہ سے بقد یا پنڈلی میں داغ لگا کر اس میں دانۂ نیم کی ایک کتھلی بنا کر رکھ دی اس سے زخم پیدا ہو گیا۔ ہمیشہ اس سے رطوبت جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے اکثر امراض میں تخفیف ہوتی ہے۔ یہ شخص شرعاً معذور ہے یا نہیں اور اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- معذور شرعاً وہ ہے کہ تمام وقت نماز میں اس کو اس قدر موقع نہ ملے کہ بلا اس عذر کے وہ وضو کر کے نماز ادا کر سکے۔ پس جس کو یہ نوبت آچکی ہے وہ معذور ہے پھر جب تک وہ اس عذر میں مبتلا ہے کہ کوئی وقت نماز کا اس عذر سے خالی نہیں رہتا تو وہ معذور ہی رہے گا۔ درمختار میں ہے ان استوعب عذرہ تمام وقت صلوٰۃ مفروضۃ بان لا یجد فی جمیع وقتہا زمنا یتوضأ ویصلی فیہ خالیا عن الحدث الخ وھذا شرط العذر فی حق الابتداء وفی حق البقاء کفی وجودہ فی جزء من الوقت ولو مرۃ الخ[٢] پس اگر شخص مذکور کو یہ نوبت آچکی ہے کہ ہر وقت زخم اس کا جاری رہا اور اسقدر موقع اس کو تمام وقت نماز میں نہیں ملا کہ وہ وضو کر کے نماز بلا اس عذر کے پڑھے تو وہ معذور ہو گیا۔ اب جب تک وہ زخم اس کا بہتا رہے گا یعنی وقت نماز میں کسی نہ کسی وقت اس میں سے مواد جاری ہوگا وہ معذور رہے گا اور معذور غیر معذورین کا امام نہیں ہو سکتا[٣]۔ ....

کما فی الدر المختار۔ فقط۔

---

[١] رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ٥٢٥ ج ١ ١٢ ظفیر۔

[٢] الدر المختار علی ہامش رد المحتار احکام المعذور ص ٢٨١ ج ١ ١٢ ظفیر۔

[٣] ولا طاہر بمعذور در المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ٥٤١ ج ١ ١٢ ظفیر

اس غیر مقلد کی امامت جو ائمہ اربعہ کی تقلید کو کفر و شرک کہتا ہو کیسی ہے

(سوال ۱۰۰۵) زید غیر مقلد تقلید ائمہ اربعہ کو کفر و شرک بتاتا ہے۔ زید کا کہنا حق ہے یا غلط اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قول اس غیر مقلد کا غلط ہے اور گمراہی و خطرناک ہے ایسے غیر مقلد کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے[1]۔ فقط۔

وہمی کو امام بنانا کیسا ہے

سوال (۱۰۰۶) ایک شخص اس قدر وہمی ہے کہ کسی سے مصافحہ نہیں کرتا اگر کوئی مسلمان اس کو کوئی چیز دیوے تو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا۔ اس سے کہتا ہے کہ زمین پر رکھ دو پھر زمین پر سے اٹھاتا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا اور اس کو امام بنانا کیسا ہے۔

قومیت بدلنے والے کی امامت

(سوال ۱۰۰۷/۲) ایک امام مسجد نے اپنی ذات کو تبدیل کر لیا ہے ایسے شخص کی امامت اور بیعت درست ہے یا نہیں۔

سہرا باندھنے والے کی امامت

(سوال ۱۰۰۸/۳) ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا، اس نے اپنی [illegible] سہرے بندھوائے اس کی امامت و بیعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسا وہمی شخص جس کو اتباع شریعت کا کچھ خیال نہیں ہے لائق بیعت کرنے کے اور پیر و مقتدا بنانے کے نہیں ہے اور امام بنانا بھی اس کو نہیں چاہئے لیکن اگر اس نے نماز پڑھائی تو اگر کوئی منافی صلوٰۃ اس سے سرزد نہیں ہوا تو نماز ہو گئی[2]۔

[1] ایسا شخص فاسق متعصب اور فتنہ گر ہے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ ارشاد نبوی ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر (مشکوٰۃ) اما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا الخ بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] والاحق بالامامة الخ الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۱۸ ج ۱) ظفیر۔

(۲) ایسا شخص لائق امام بنانے اور پیر بنانے کے نہیں ہے[1]۔

(۳) ایسا شخص بھی لائق امامت وبیعت .... کے نہیں ہے[2]۔ فقط۔

رافضی کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۰۹) ایک شخص امام مسجد اندھا ہے اس کے ماں باپ شیعہ ہیں محض اپنے پیٹ کی وجہ سے اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کر کے نماز پڑھاتا ہو ایسے شخص کی امامت یا جنازہ و نکاح وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ـ اگر وہ درحقیقت مذہب اہل سنت والجماعت رکھتا ہو رافضی نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز صحیح ہے اور نکاح خوانی اس کی درست ہے مگر اس امر کی تحقیق ضرور کی جاوے کہ وہ رافضی تو نہیں ہے۔ اگر رافضی ہے تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے[3] فقط

قرآن یاد کر کے بھولنے والے اور جماعت کے تارک کی امامت کیسی ہے

سوال (۱۰۱۰) ایک شخص نے قرآن شریف حفظ کیا ایک دو سال جو تب سے پڑھنا اب اگر بھول گیا اور وہ جماعت کا بھی پابند نہیں ہے اس کا امام بنانا کیسا ہے۔ دوسرا شخص جو ہے اور جماعت کا پابند ہے اور قرآن شریف جیسا کہ ناظرہ خواں پڑھتے ہیں ایسا ہی پڑھتا ہو اس کی امامت کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ـ قرآن شریف حفظ کر کے بھولنا گناہ کبیرہ ہے اور ترک جماعت پر اصرار کرنا بھی معصیت کبیرہ ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم۔ (فتح القدیر ص ۳۰۱ ج ۱ ظفیر) اور دوسرا شخص جو نماز

---

[1] یکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق ومبتدع ای صاحب بدعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)۔ [2] ویکرہ امامۃ عبد الخ ومبتدع الخ ولا یکفر بہا حتی الخوارج الخ وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا الخ [3] ولا یصح الاقتداء بہ اصلاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ و ص ۵۲۴ ج ۱ ظفیر)

اور پابند شریعت ہے اور قرآن شریف صحیح پڑھتا ہے اس کی امامت افضل ہے[1]۔ فقط۔

سوال (۱۰۱۱) جو شخص پچاس لیکر عورت حاملہ کا نکاح پڑھائے اور عدالت میں جھوٹا حلف اٹھاوے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔ | جھوٹے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے

الجواب: ایسا شخص فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ نماز ہو جاتی ہے مگر کراہت ہے[2]۔ فقط۔

سوال (۱۰۱۲) ملک گجرات و علاقہ بمبئی میں بعض لوگوں نے کمانے کا یہ ذریعہ نکال رکھا ہے کہ دس پانچ لمبے لمبے بانسوں کے سرے میں تانبے کے پنجے لگا کر اور مختلف رنگین کپڑے باندھ کر گھر میں رکھ لئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حضرت غوث پاک کے نشان (علم) ہیں۔ پس جب مرض وبائی کے زمانہ میں لوگ فقراء و مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں تو ان نشانوں کو منگا کر ان کے نیچے بکرے ذبح کرتے ہیں غرض کہ ان نشانوں کی بڑی تعظیم و تکریم ہوتی ہے اور ان نشانوں کے رکھنے والے کو خلیفہ کہتے ہیں ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور مصافحہ کرنا اور میل جول رکھنا کیسا ہے۔ | غوث پاک کا جھنڈا رکھنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

الجواب: اس میں شک نہیں کہ یہ رسوم جاہلیت ہیں اور بدعت و شرک کے افعال ہیں ان افعال کے مرتکبین کو مبتدع و فاسق کہا جاوے گا۔ کافر کہنے میں احتیاط کی جائے اور نماز ان کے پیچھے نہ پڑھیں اور سلام و مصافحہ ایسے مبتدعین سے ترک کر دیں اور تعلقات ان سے منقطع کر دیں اور ان نشانوں کے نیچے بکرا ذبح کرنے والے اگر تقرباً الی صاحب العلم ذبح کرتے ہیں تو خوف کفر ہے اور وہ ذبیحہ حرام ہے۔ فقط۔

---

[1] والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلوٰة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۰ ج ۱) ظفير۔

[2] ويكره امامة عبد الخ وفاسق (در مختار باب الامامة) ظفير۔

مسجد کی ملکیت پر ناجائز مالکانہ حیثیت اختیار کرنے والے کا امام بنانا کیسا ہے

سوال (۱۰۱۳) ایک مسجد کے متعلق دو دوکانیں ہیں جن پر امام صاحب مالکانہ تصرف کرنا چاہتے ہیں مسلمان چاہتے ہیں کہ دوکانوں کا کرایہ مسجد کی مرمت وغیرہ روشنی کا بندوبست وغیرہ میں خرچ ہو اس پر امام صاحب کسی طرح رضامند نہیں ہوتے اگر امام صاحب اپنے اصرار پر قائم رہیں تو ان کو امامت پر قائم رکھیں یا دوسرا امام منتخب کریں۔

الجواب:۔ مسجد کی دوکانوں کا کرایہ بے شک مسجد کی مرمت اور ضروریات میں صرف ہونا چاہئے۔ امام مذکور کی رضا و اجازت کی ضرورت اس میں نہیں ہے اور اگر امام مذکور اپنے قول و فعل پر اصرار کرے تو اس کو امامت سے معزول کر دیا جاوے اور دوسرا امام صالح مقرر کیا جاوے[1]۔ فقط۔

لڑکی کی شادی پر روپے وصول کرنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۱۴) ایک شخص نے اپنی لڑکی کی شادی میں لڑکے کے والدین سے دو سو روپیہ لے لئے ایسا شخص امامت کراوے تو جائز ہے یا نہیں۔ اب وہ توبہ کرتا ہے لیکن روپیہ واپس نہیں دیا جاتا بدون روپیہ واپس دیئے توبہ کرنے سے وہ لائق امامت ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ لڑکی کے والدین کو شوہر سے یا شوہر کے والدین سے کچھ روپیہ لینا در مختار میں رشوت اور حرام لکھا ہے[2]۔ پس اس روپے کو واپس کرنا ضروری ہے اور توبہ اس کی یہی ہے کہ روپیہ واپس کر دے۔ اگر روپیہ واپس نہ کیا تو فاسق رہا اور فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ فاسق لائق امام بنانے کے نہیں ہے اس کے اور اسکے معاونین کے پیچھے اگرچہ نماز ہو جاتی ہے۔ لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر و فاجر۔ الحدیث

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیۃ کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)

[2] ومن السحت ما یاخذہ الصھر من الختن بسبب بنتہ بطیب نفسہ حتی لو کان بطلبہ یرجع الختن بہ مجتبی (رد المحتار حظر و اباحت ص ۲۷۴ ج ۵ ظفیر۔ ۲۹۶/۱۲)

شہوت کی شدت کے وقت امام بننا کیسا ہے

سوال (۱۰۱۷) میں مجرد ہوں لیکن ایام میں شہوت کا زور ہوتا ہے اور نماز میں بھی خیالات آتے ہیں اور مذی کے قطرے ٹپکتے ہیں ایسی حالت میں نماز پڑھنا اور امام بننا جائز ہے یا نہیں، اور چونکہ مجھے کہیں نکاح ہونے کی توقع نہیں اس لئے میرا ارادہ ہے کہ ایسی دوا کھاؤں جس سے شہوت کا مادہ جاتا رہے۔ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ جو شخص نکاح کا سامان رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جس کے پاس نکاح کا سامان نہ ہو اور اس کا نکاح کہیں نہ ہو سکتا ہو وہ روزے رکھے کہ روزہ رکھنا اس کے لئے وجاء ہے یعنی شہوت کو روکنے والا ہے[1] اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نامرد بننے سے منع فرمایا ہے اور اس کو ناجائز فرمایا ہے ایسا دوا نہیں کھانا چاہئے[2]۔ اگر آپ اس حدیث پر عمل کریں گے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے نکاح کا سامان بھی فراہم فرما دیوے گا۔ کہ امید بر آید مراد متقی۔ قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا الآیۃ۔ ترجمہ:- اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشائش فرماتا ہے[3]۔ اور مذی کے قطرے ٹپکنے کی حالت میں نماز نہیں ہوتی ایسے شخص کو امام نہیں بننا چاہئے[4]۔ البتہ جب

---

[1] عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل اول ص ٢٦٧) نمبر [2] عن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذالک فسکت عنی ثم قلت مثل ذالک فسکت عنی ثم قلت مثل ذالک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذالک او ذر رواہ البخاری (مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر ص ٢٠) نمبر [3] سورۃ الطلاق رکوع ١-٢ نمبر [4] مذی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ وضو نماز کے لئے فرض ہے اور جب وضو ہی باقی نہ رہے تو نماز کیسے جائز ہوگی "لا عند مذی ای لا یفترض الغسل عند خروج مذی وودی بل الوضوء منہما بل یجب الوضوء منہ" (دیکھئے رد المحتار مبحث غسل ص ١٥٣) اور نقض وضو کے مسئلہ میں صراحت ہے، مع ان القصۃ تفید [illegible] من السبیلین [illegible] نواقض الوضوء

روزہ رکھنے سے شہوت کم ہوجاوے اور مذی نہ آوے اس وقت امام بن جاوے۔ فقط۔

ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننے والے کی امامت

سوال (۱۰۱۸) اگر امام کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچا ہو تو اس کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:۔ قصداً اگر نیچا رکھتا ہو تو نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے[1]۔ فقط۔

جھینگا کھانے والے کی امامت کیسی ہے

سوال (۱۰۱۹) یہاں ایک شخص امام ہے وہ بندہ کا استاد بھی ہے وہ جھینگا کھاتا ہے۔ اس بارہ میں اگر اس سے جھگڑتے ہیں تو استاد ہونے کے سبب سے شرم آتی ہے ان کی ناراضی نہیں چاہتا ہوں اس شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ واضح ہو کہ دین کے مسئلہ کے بارہ میں کسی سے شرمانا نہ چاہئے اور اس کی ناراضی اور خفگی کا خیال نہ کرنا چاہئے اور جو شخص مرتکب فعل حرام کا ہے وہ فاسق ہے اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ باقی آپ نے یہ تشریح سوال میں نہیں کی کہ جھینگا سے مراد آپ کی جھینگا مچھلی ہے یا یہ جھینگا جو گھروں میں ہوتا ہے جو جھینگا گھروں میں ہے یہ تو حشرات الارض اور خبائث میں سے ہے اس کا کھانا تو حرام ہے[2] اور جو جھینگا دریائی ہے جس کو جھینگا مچھلی کہتے ہیں اگر وہ از قسم مچھلی ہے تو درست ہے[3] اور اگر از قسم مچھلی سے نہیں ہے تو حرام اسکو تحقیق کر لینا چاہئے۔ فقط

جوان العمر نومسلم کی امامت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو کیسی ہے

سوال (۱۰۲۰) جو شخص جوان عمر میں اسلام لایا ہو اور مسلمان ہوا ہو اس کو ختنہ کرانی چاہئے یا نہیں۔ اور ختنہ کرانے سے پہلے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری (مشکوٰۃ کتاب اللباس ص ۳۷۳) جب یہ ناجائز ہوا تو جو اس کا مرتکب ہوگا وہ فاسق ہوگا۔ اور فاسق کی امامت مکروہ ہے ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار باب الامامۃ) ظفیر

[2] ولا یجل ذوناب الخ ولا الحشرات ھی صغار دواب الارض (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الذبائح ص ۲۲۵ ج ۵) ظفیر

[3] وحل الجریث الخ وانواع السمک بلا ذکاۃ (ایضاً ص ۲۲۸ ج ۵) ظفیر

اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نومسلم کی ختنہ موافق سنت بغویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کرانی چاہئے کیونکہ ختنہ کرانا شعائر اسلام میں سے ہے اور بضرورت جب کہ خود ختنہ نہ کر سکتا ہو ختان سے ختنہ کرانا درست ہے اور ختان کی نظر موضع ختنہ پر بضرورت درست ہے کما فی الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ ینظر الطبیب الی موضع مرضہا بقدر الضرورۃ اذ الضرورات تتقدر بقدرھا وکذا نظر قابلۃ وختان الخ قولہ وختان کذا جزم فی الہدایۃ والخانیۃ وغیرھما[1] الخ۔ شامی۔ اور جب تک وہ ختنہ نہ کرا دے تب بھی اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ فقط۔

سوال (۱۰۲۱)

جو صوم وصلوٰۃ کا پابند نہ ہو اور ظلم کرتا ہو اسکی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۲۱) جو شخص صوم وصلوٰۃ کا قطعی پابند نہ ہو، جھوٹ کثرت سے بولتا ہو، ظلم وزیادتی کا عادی ہو، زانی ہو، بزرگان دین کو برا کہتا ہو، باوجود ان تمام بد افعالیوں کے اپنے کو ولی ظاہر کرے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ان اولیاءہ الا المتقون[2] اور فرمایا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون[3] ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ کا ولی وہ ہے جو متقی ہو، بد اعمال شخص ولی نہیں ہے اور دعویٰ اس کا کاذب ہے وہ شخص جو نافرمان حق تعالیٰ کا ہو دشمن اللہ کا ہے اس سے مرید ہونا درست نہیں۔ اور امام بنانا اس کو مکروہ ہے[4]۔

محرم منانے والے اور شدی پرست کی امامت

سوال (۱۰۲۲) شدی پرست اور محرم میں

---

[1] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ص ۳۲۵ ج ۵ وص ۳۲۶ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔ [2] سورۃ الانفال رکوع ۴۔ ۱۲ ظفیر۔ [3] سورۃ یونس رکوع ۷۔ ۱۲ ظفیر۔ [4] یکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

مراسم بد کرنے والے کی امامت کیسی ہے نیز وہ قرأت میں اکثر غلطی بھی کرتا ہے۔

الجواب: - قال فی الدر المختار و یکرہ تنزیہاً امامۃ عبد الیٰ ان قال و اعرابی و فاسق الیٰ و مبتدع ای صاحب بدعۃ لا یکفر بہا الخ و ان کفر بہا۔ فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً[1] الخ و فی الشامی و اما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ و بان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ و قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً و لا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ فانہ لا یؤمن ان یصلی بہم بغیر طہارۃ فہو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال بل مشیٰ فی شرح المنیۃ علیٰ ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم لما ذکرنا الخ[2] ص ۳۷۶۔ شامی جلد اول۔ اس عبارت سے واضح ہوا کہ فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور وہ امام بننے کے لائق نہیں ہے۔ پس شخص مذکور مبتدع بھی ہے اور فاسق بھی ہے اور علاوہ اس کے قرآن شریف بھی غلط پڑھتا ہے لہٰذا وہ کسی طرح امام بننے کے لائق نہیں ہے۔ فقط۔

امام کا رکوع و سجود کو لمبا کرنا کیسا ہے | **سوال (۱۰۲۳)** ہمارے یہاں کے پیش امام صاحب نماز صبح کی ہم لوگوں کو پڑھاتے ہیں تو رکوع و سجدہ میں اس قدر دیر کرتے ہیں کہ مقتدی پچیس ساٹھ مرتبہ تسبیح پڑھ لیتے ہیں۔ جب ان سے شکایت دیر کی کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نماز میں اسی قدر دیر کرنا باعث زیادہ ثواب اور اجر کا ہے۔ ہم لوگوں میں اکثر دنیادار کاروبار والے اور بعض مریض اور کمزور ہیں تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: - درمختار میں ہے و یکرہ تحریماً تطویل الصلوٰۃ علی القوم زائداً علیٰ قدر السنۃ فی قراءۃ و اذکار رضی القوم اولا لاطلاق الامر بالتخفیف) وھو ما فی الصحیحین اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم الضعیف والسقیم والکبیر و اذا صلی لنفسہ فلیطول ما شاء[3] الخ شامی۔ اس سے معلوم ہوا

---

[1] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار باب الامامۃ جلد اول ص ۵۲۳ ۱۲ ظفیر۔ [3] ...

کہ امام کا اس قدر طویل کرنا رکوع وسجدہ کو مکروہ تحریمی ہے اور یہ فعل اس کا ناجائز ہے اور یہ اس کی جہالت کی دلیل ہے ایسے شخص کو امام نہ بنایا جاوے کیونکہ ایک حدیث میں ایسے شخص کو فتان فرمایا ہے یعنی فتنہ میں ڈالنے والا پس امام کو رعایت مقتدیوں کی ضروری ہے اور تخفیف تا زیادہ اوسد رکوع وسجدہ میں لازم ہے۔ فقط۔

لنگڑے کی امامت میں کوئی خرابی تو نہیں ہے...

سوال (۱۰۲۴) ایک عالم باعمل لنگڑا ہے مگر چل پھر سکتا ہے اس لئے ایک مسجد کا امام ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: لنگڑے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے لیکن اگر دوسرا امام مقرر کیا جاوے تو یہ بہتر ہے۔ کما فی الشامی۔ وکذا اعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولی الخ[۱]۔ فقط۔

صرف ایک امام کی پیروی کرنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۲۵) جو لوگ ایک ہی امام کی پیروی کرتے ہیں اور باقی تین اماموں کی پیروی سے انکار کرتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: مقلدین ایک ہی امام کی پیروی کرتے ہیں اور ان کو ایک ہی امام کی تقلید کرنی چاہئے۔ مثلاً جو لوگ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سابق الائمہ کے مقلد ہیں وہ امام ابوحنیفہؒ ہی کی پیروی کریں گے۔ امام شافعی وغیرہ رحمہم اللہ کی پیروی نہ کریں گے[۲]۔ فقط۔

غیر مطلقہ کا نکاح پڑھانے والے کی امامت

سوال (۱۰۲۶) ایک عورت نے اپنے شوہر کے گھر سے نکل کر مدت مدید تک ایک غیر شخص مثلاً زید سے ناجائز تعلق رکھتی رہی پھر

---

[۱] ردالمحتار باب الامامۃ جلد اول ص ۵۲۵/۱۸ ۱۲ ظفیر

[۲] وان الحکم الملفق باطل بالاجماع (درمختار) ای التلفیق باطل فنعمۃ ممتنعۃ ۱۲ (ردالمحتار مقدمہ مطلب فی حکم التقلید والرجوع عنہ) ظفیر

زید مر گیا تو عورت نے عمر سے ناجائز تعلق کر لیا اور حاملہ ہو گئی۔ عمر نے عورت سے نکاح کرنا چاہا تو مولوی صاحب نے عورت کے شوہر سے طلاق طلب کی جب اس نے طلاق نہ دی تو بدون طلاق اس عورت کا نکاح پڑھا دیا۔ مولوی مذکور خود اور شرکاء پر کیا حکم ہے۔ ایسے مولوی کی اقتداء درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- بدون طلاق شوہر اول کے عمر سے نکاح اس عورت کا ناجائز اور باطل ہے جو لوگ فتویٰ جواز کا دینے والے اور معین اس نکاح میں ہیں وہ فاسق و عاصی ہیں توبہ کریں اور اعلان کر دیں کہ یہ نکاح نہیں ہوا اور تفریق کرا دیں۔ بدون توبہ کے ایسا مولوی لائق اقتداء نہیں ہے[1]۔ فقط (قرآن پاک میں جہاں محرمات کا ذکر ہے حرمت علیکم امہاتکم الآیۃ۔ وہاں محرمات میں شادی شدہ عورتوں کو بھی شمار کیا ہے۔ والمحصنٰت من النساء۔ ظفیر)

مختلف درجہ کے قرآن خواں کی امامت ایک دوسرے کے لئے

سوال (١٠٢٧) صوبہ بہار کے ان پڑھے ذال۔ زار۔ ضاد کی جگہ جیم بولتے ہیں یعنی ذاکر کو جاکر اور زور کو جور اور ضماد کو جماد و ظاہر کو جاہر کہتے ہیں۔ اسی طرح ثار۔ شین۔ صاد کی جگہ سین اور خار کی جگہ کھا۔ اور عین کی جگہ الف۔ غین کی جگہ گاف۔ اور نماز میں قرآن شریف کے الفاظ بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں اور عوام ان پڑھے ہوئے ذال۔ ضاد۔ ظار کو زار سے ادا کرتے ہیں اور ثار و صاد کو سین سے و عین کو الف سے جس طور پر کہ اردو بولی جاتی ہے اور نماز میں قرآن شریف بھی اسی طور سے پڑھتے ہیں اور فتحہ و ضمہ کسرہ کو اس قدر کھینچتے ہیں الف یا واو کے قریب ہو جاتا ہے پس پڑھے ہوؤں کی نماز ان پڑھوں کے پیچھے درست ہوگی یا نہیں۔ علیٰ ہذا جو لوگ تجوید سے واقف ہیں حروف کو مخارج سے اور اعراب کو صحیح طور سے ادا کرتے ہیں ان کی نماز اوپر کے دونوں قسموں کے پیچھے درست ہوگی یا نہیں۔ جہاں کہ دوسری قسم کا امام ہو اور صوم و صلوٰۃ

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (در مختار) اما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ ... بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ جلد اول ص ٥٢٣) ظفیر

کے مسائل سے واقف نہ ہو اور تیسری قسم کے پیچھے بسبب اختلاف مذہب جیسا کہ اہل حدیث
اور غیر مقلدین کو اختلاف ہے یا بدعت و عدم کا نماز پڑھنا جائز نہ سمجھتے ہوں تو اس مذہب کے
شخص کا جمعہ و جماعت اس امام کے پیچھے جائز ہے یا نہ اور جو شخص حروف کو مخرج سے
ادا نہیں کرتا اس کو اس کے مقابلہ میں جو ادا کرتا ہے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ قرآن
صحیح نہیں پڑھتا۔

الجواب:- ولا یصح اقتداء غیر الالثغ بالالثغ علی الصحیح کما
فی البحر عن المجتبی وحرر الحلبی وابن الشحنة انه بعد بذل جهده دائما
حتما کالامی فلا یؤم الا مثله ولا تصح صلوته اذا امکنه الاقتداء بمن یحسنه
او ترك جهده او وجد قدر الفرض مما لا لثغ فیه هذا هو الصحیح المختار
فی حکم الالثغ وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف او لا یقدر علی
اخراج الفاء الا بتکرار الخ[1] قال فی الشامی۔ فی شرح قوله وکذا من لا یقدر
الخ وذلك کالرحمن الرحیم والشیطان الرجیم والآلمین و ایاك نأبد و
ایاك نستئین السراط انأمت۔ فکل ذلك حکمه ما مر من بذل
الجهد دائما والا فلا تصح الصلوة به[2] الشامی وفیه قوله فلا یؤم الا مثله
یحتمل ان یراد المثلیة فی مطلق اللثغ فیصح اقتداء من یبدل الراء المهملة
غینا معجمة بمن یبدل الشین ثاء مثلا وان یراد المثلیة فی خصوص اللثغ فلا یقتدی
من یبدل لها غینا وهذا هو الظاهر کاختلاف العذر فلیراجع[3]۔ وفی الدر المختار
ایضا ولا لحافظ آیة من القرآن بغیر حافظ لها وهو الامی ولا باخرس

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة جلد اول ص ۵۴۴ ۱۲ [2] رد المحتار باب الامامة
ص ۵۴۵ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار باب الامامة مطلب فی الالثغ جلد اول ص ۵۴۴
و ص ۵۴۵ ۱۲ ظفیر۔

قوله بغير حافظ شمل من يحفظها او اكثرمنها لكن بلحن مفسد للمعنى لما في بحث الامي عندنا من لايحسن القراءة المفروضة الخ قوله ولا امي باخرس اما اقتداء اخرس باخرس او امي بامي فصحيح۔

پس ان تحقیقات سے واضح ہوا کہ پہلی اور دوسری قسم غلط خوانوں کی از قبیل امی ہیں اور امی کی نماز امی کے پیچھے صحیح ہے لیکن شامی نے جو فلاح ص۱۷۶ مثلہ میں تحقیق نقل کی ہے اس میں اس کو ظاہر کیا ہے کہ ایک قسم کی نماز دوسری قسم کے پیچھے صحیح نہ ہو مگر اطلاق صحت نماز امی خلف امی صحت کو مقتضی ہے اور جو لوگ قرآن شریف صحیح باقاعدہ تجوید پڑھتے ہیں ظاہر ہے کہ ان کی نماز پہلی دو قسموں کے پیچھے صحیح نہ ہوگی اور مخارج سے حروف کو ادا کرنے کے مراتب میں اعلیٰ درجہ کے مجود جس طرح ہر ایک حرف کو اس کے مخرج سے نکالتے ہیں دوسرے لوگ اگرچہ قرآن شریف صحیح پڑھتے ہیں مگر اس درجہ سے قاصر ہیں، تو ان کم درجہ والے صحیح خوانوں کو یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ قرآن شریف غلط پڑھتے ہیں البتہ مجود جید نہ کہیں گے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ صحیح خواں مثل ان حروف بدلنے والوں کے ہیں جو ظا و ضاد کو زا یا ذال پڑھتے ہیں اور طا کو تا کمال تجوید جو حروف کو پوری طرح سے مخارج سے ادا کرنا وغیرہ ہے وہ محسنات میں سے ہے۔ فقط۔

آمین بالجہر کرنے والے کی امامت

سوال (۱۰۲۸) آمین بآواز بلند کہنے والوں کے پیچھے حنفیوں کی نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس میں کچھ تفصیل ہے عموماً نہ کہہ سکتے ہیں کہ صحیح نہیں ہے اور نہ یہ کہ صحیح ہے۔ خلاصہ یہ کہ حتی الوسع غیر مقلدین کو امام نہ بنایا جاوے کہ بوجہ فساد بعض عقاید غیر مقلدین احتمال فساد صلوٰۃ ہے اور اگر اتفاقاً ان کے پیچھے نماز پڑھ لی تو بحکم صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث۔ وہ نماز ہوگئی فقط۔

---

[1] ردالمحتار علی ھامش رد المحتار باب الامامۃ جلد اول ص۵۴۲ ۱۲ ظفیر۔

رفع یدین والے کی امامت | **سوال** (۱۰۲۹) اگر حنفی نے اس امام کے پیچھے نماز پڑھی جو آمین بآواز بلند کہتا ہے اور رفع یدین کرتا ہے تو نماز صحیح ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز صحیح ہو گئی بشرطیکہ کوئی امر مفسد صلوٰۃ امام میں ظاہر نہ ہو۔[1]

آمین بالجہر درست ہے یا نہیں | **سوال** (۱۰۳۹) مسلمانان حنفی نے پیش امام سے سوال کیا کہ کیا ہم حنفی بھی آمین بآواز بلند کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ ہاں کہہ سکتے ہو۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں۔

الجواب:۔ یہ جواب اس امام کا صحیح نہیں ہے جب کہ عند الحنفیہ آمین کو آہستہ کہنا اور اخفا کرنا سنت ہے تو امر خلاف سنت کا امر کرنا امام مذکور کو درست نہیں ہے۔ اور حنفیوں کو یہ حکم ماننا اس امام کا درست نہیں ہے بلکہ آمین آہستہ کہنا چاہیئے جیسا آیۃ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ[2] اور حدیث اخفاء آمین سے ثابت ہے[3] اور آمین بالجہر کی تاویل کی گئی ہے کہ یا بغرض تعلیم ہے کما ثبت عنہ علیہ السلام الجہر بالقراءۃ فی بعض الصلوٰۃ السریۃ فیسمعنا الآیۃ احیانا۔ یا محمول ہے ابتداء پر۔ فقط۔

جو امام حق کی تبلیغ سے روکے اس کو امام بنانا کیسا ہے | **سوال** (۱۰۳۱) ایک واعظ قرآن و حدیث کے موجب وعظ بیان کرتا ہے، دوسرا شخص امام مسجد کو یہ کہتا ہے کہ ایسا وعظ مت کہو کیونکہ تم سب مسائل کو کھول کر بیان کر دیتے ہو اس سے ہم کو کچھ نہیں ملتا

---

[1] وکرہ امامۃ عبد الخ وخالف کشافعی لکن فی وتر البحران تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمھا لم یصح وان شک کرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ ص ۵۲۶ ج ۱) ظفیر

[2] سورۃ الاعراف رکوع ۷ ـــ ۱۲ ظفیر۔ [3] عن وائل بن حجر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ رواہ احمد۔ (آثار السنن باب ترک الجہر بالتامین جلد اول ص ۹۶) ظفیر۔

کہ نا لوگوں کا بھی حق رہنے دیا کرو۔ واعظ کو دوسرے لوگوں سے منع کراتا ہے۔ بہشتی زیور کے مسائل کو نہیں مانتا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ واعظ کو مسائل شریعت موافق کتب فقہ کے بیان کرنا چاہئے۔ کسی کے کہنے سننے اور طعن و تشنیع کی وجہ سے مسائل حقہ مفتی بہا کے بیان کرنے سے رکنا نہ چاہئے اور جو شخص بغرض دنیاوی کے واعظ حقانی کو مسائل حقہ مفتی بہا ضروریہ کے بیان کرنے سے روکے وہ خطاپر ہے اور عاصی ہے۔ امام بنانا اس کا مکروہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ ایسا امام مخالف شریعت قابل معزول کرنے کے ہے[1]۔ اور بہشتی زیور ایک عالم معتبر کی تصنیف کردہ ہے۔ اس کے مسائل جو مفتی بہا ہیں ان کے معتبر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے اور کوئی عالم حقانی عموماً اس کے مسائل پر معترض نہیں ہو سکتا۔ باقی اگر کوئی مسئلہ سہواً اس میں خلاف راجح یا غیر مفتی بہا لکھا گیا ہے۔ اس کی تصحیح خود مؤلف علام کرتے رہتے ہیں۔ فقط۔

ظالم کی امامت

سوال (۱۰۳۲) زید و عمر ایک خاندان کے ہیں۔ دونوں میں دنیاوی دشمنی بڑھی ہوئی ہے۔ عمر کمزور ہے اور زید بجماعت بند ہے اس لئے جو چاہتا ہے کرالیتا ہے ایک روز عمر مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ زید نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دروازہ گھیر لیا۔ جب عمر فارغ ہو کر فرش پر آیا تو عمر کو زید نے گالی دینا شروع کیا۔ عمر دیوار کود کر بھاگا۔ زید نے ساتھیوں کو دوڑا کر پکڑ لیا۔ مار پیٹ ہونے لگی۔ زید نے عمر کی داڑھی اکھاڑ لی اسی روز سے عمر خوف کی وجہ سے اس مسجد میں نماز کو نہیں جاتا۔ گھر میں نماز پڑھتا ہے یا دوسری مسجد میں کہیں جا کر پڑھتا ہے۔ عمر کی نماز زید کے پیچھے درست ہے یا نہیں۔ زید کی امامت کیسی ہے۔

الجواب:۔ زید کی تعدی اور ظلم ظاہر ہے اس وجہ سے وہ فاسق ہے

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر

لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ بایں ہمہ عمر کی نماز زید کے پیچھے صحیح ہے۔ مگر امام فاسق کے پیچھے نماز سب مقتدیوں کی مکروہ ہوتی ہے عمر کی نماز بھی مکروہ ہوئی[1] اور عمر کو بخوف مذکور اس مسجد میں نہ آنا اور اس مسجد کی جماعت ترک کر دینا درست ہے لیکن حتی الوسع دوسری مسجد میں شریک جماعت ہونا چاہئے یہ عذر مطلقاً ترک جماعت کا نہیں ہو سکتا البتہ اگر گھر سے باہر نکلنے میں بھی خوف ضرب وشتم وغیرہ ہو اور اندیشہ فساد ہو تو عمر کو گھر میں نماز پڑھنا درست ہے۔[2] فقط۔

صحیح خواں کے رہتے ہوئے غلط خواں کی امامت

سوال (۱۰۳۲) ایک مسجد کا امام قرآن شریف غلط پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ دوسرا حافظ موجود ہے۔ امام غلط خواں کی امامت صحیح یا درست ہے یا حافظ کی۔ امام غلط خواں الم ترکیف سے تراویح پڑھاتا ہے اور حافظ نے اس مسجد میں دوسری جگہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ ایک ہی وقت میں دونوں جماعتوں میں سے کونسی جماعت صحیح ہوئی اور جو شخص تراویح میں قرآن سننے سے انکار کرے وہ کیسا ہے۔

الجواب:- امامت کے لئے افضل اعلم واقرأ وغیرہ حسب تفصیل فقہاء ہے[3] اور جو شخص نماز میں قرأۃ میں ایسی غلطی کرے جو مفسد صلوٰۃ ہے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر وہ غلطی مفسد صلوٰۃ نہیں ہے تو نماز صحیح ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ غلط خواں کو امام نہ بنایا جاوے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)
[2] فلا تجب علی مریض الخ او خوف علی مالہ ومن غریم او ظالم (درمختار) او ظالم یخافہ علی نفسہ او مالہ (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۱۹ ج ۱ ظفیر)
[3] والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوۃ فقط صحۃ وفسادا الخ ثم الاحسن تلاوۃ وتجویدا للقراءۃ (درمختار مع الشامی ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲)

کیونکہ ممکن ہے اس سے کوئی غلطی مفسد صلوٰۃ واقع ہو جاوے[1]۔ اور الم ترکیف سے تراویح پڑھانا درست ہے۔ اس مسجد میں دوسری جماعت تراویح کی پہلی جماعت کے ہوتے ہوئے درست نہیں ہے[2]۔ اور تخفیف قراءۃ برعایت مقتدیان مامور بہ ہے۔ بناءً علیہ اگر مقتدیوں کو پورا قرآن شریف سننے کی ہمت نہ ہو تو الم ترکیف سے ہی تراویح پڑھ لیں۔ اور الم ترکیف سے تراویح پڑھنے والوں پر طعن نہ کیا جاوے[3]۔ فقط۔

اس زناکار کی امامت جو توبہ کر چکا ہو

سوال (۱۰۳۴) ایک شخص ایک عورت منکوحہ کو جس کا خاوند زندہ تھا لیکر بھاگ گیا اور دو سال تک بلا نکاح رکھی۔ پھر خاوند اس کا مر گیا اور عدت کے بعد اس شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور توبہ کی تو امامت اور اذان اس کی جائز ہے یا نہیں اور جس پر شبہ ہو کہ یہ زانی ہے اور گواہ نہ ہوں تو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس عورت کا خاوند گذرنے کے بعد اگر عورت عدت موت یعنی چار ماہ دس دن پورے کرنے کے بعد اس مرد نے اس سے نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور وہ شخص بوجہ بھگا لیجانے دوسرے کی زوجہ کے فاسق ہو گیا۔ زنا ثابت ہو یا نہ ہو فاسق ہونا اس کا مسلّم ہو گیا۔ اب اگر وہ صدق دل سے توبہ کرے اور آئندہ کو ایسے افعال ناشائستہ سے باز رہے اور نادم ہو تو امامت اس کی صحیح ہے اور نماز اس کے پیچھے

---

[1] ولا غير الالثغ به اى بالالثغ على الاصح الخ فلا يؤم الالثغ ولا تصح صلاته اذا امكنه الاقتداء بمن يحسنه (درمختار) و فى الظهيرية وامامة الالثغ لغيره تجوز وقيل لا قوله ظاهره اعتماد صحته لا ينبغى له ان لا يؤم غيره (رد المحتار باب الامامة ص [illegible]) ظفير

[2] ويصلى الوتر و التراويح مرتين فى مسجد واحد يكره كذا فى فتاوى قاضيخان (عالمگیری مصری باب التراويح ص [illegible]) ظفير

[3] واختار بعضهم فى كل ركعة و بعضهم سورة الفيل اى البداءة منها ثم يعيدها وهذا حسن (رد المحتار مبحث التراويح) ظفير

بلا کراہت درست ہے اور اذان کہنا اس کا جائز ہے[1]۔ فقط

شبہ کی وجہ سے اعادۂ جماعت اور اس میں شرکت

سوال (۱۰۳۵) امام کو نماز میں شبہ ہوا کہ کوئی فرض یا واجب ترک ہوگیا۔ امام نے دوبارہ نماز پڑھائی تو وہ مقتدی جو بعد کو شامل ہوئے ہیں ان کی نماز ہوگئی یا نہیں۔ یا یہ کہ امام کو محض شبہ ہی ہوا فرض یا واجب ترک نہیں ہوا شبہ کی وجہ سے نماز لوٹائی تو جو مقتدی بعد کو شامل ہوئے ان کی نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب: اگر شبہ کی وجہ سے نماز لوٹائی گئی تو دوسرے آدمی نماز میں شامل ہونے والوں کی نماز نہیں ہوئی ان کو پھر نماز پڑھنی چاہیئے[2]۔

دوسری رکعت کے قومہ میں تاخیر

سوال (۱۰۳۶) حنفی امام نماز صبح میں دوسری رکعت کے قومہ میں اس قدر تاخیر کرتے ہیں کہ شافعی مقتدی تقریباً دعاء قنوت ختم کر لیتے ہیں کیا یہ عمل جائز ہے اور حنفی مقتدی کی نماز میں کوئی خرابی کا باعث نہ ہوگا۔ اگر ہو تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دے۔

الجواب: امام کو رعایت مقتدی شافعی کی مثلاً مستحب ہے لیکن اس وقت تک کہ اپنے مذہب کے موافق کسی امر مکروہ کا ارتکاب نہ ہو اور صورت مذکورہ میں امام کو قومہ میں اس قدر طول کرنا کہ تاخیر سجدہ من القومہ اس قدر لازم آوے کہ موجب سجدۂ سہو ہو جاوے درست نہیں ہے۔ لہٰذا امام کو ایسا کرنا برعایت مقتدیان درست نہیں ہے لیکن نماز حنفی مقتدیوں کی صحیح ہے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (مشکوۃ باب الاستغفار والتوبہ ص ۲۰۶) ظفیر۔

[2] ولہا واجبات لا تفسد بترکہا وتعاد وجوبا الخ والمختار انہ جابر للاول لان الفرض لا یتکرر (در مختار) قولہ المختار انہ ای الفعل الثانی جابر للاول بمنزلۃ الجبر بسجود السہو وبالاول یخرج عن العہدۃ وان کان علی وجہ الکراہۃ علی الاصح کذا فی شرح الاکمل علی اصول البزدوی (رد المحتار باب صفۃ الصلوۃ ص ۴۲۴ ج ۱ و ص ۴۲۶ ج ۱ مطلب واجبات الصلوۃ) ظفیر۔

البتہ بعض صورتوں میں نقصان صلوٰۃ کا احتمال ہے لہٰذا بہتر ہے کہ اگر امام اس فعل کو ترک نہ کرے تو حنفی اس کی اقتدار نہ کریں۔ در مختار میں ہے لکن یندب للخروج من الخلاف لا سیما للامام لکن بشرط عدم لزوم ارتکاب مکروہ مذھبہ۔ الخ[1] فقط

متکبر و بدعتی کی امامت

سوال (۱۰۳۷) زید اپنی ذاتی رعونت اور تکبر کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا باکرامت اور اول درجہ کا صوفی اور عابد و زاہد تصور کرتا ہے۔ میلوں میں جاتا ہے سماع کو حلال کہتا ہے، سود خوار کے گھر کا کھاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ مجھکو بذریعہ خواب یا مراقبہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص منافق ہے۔ تیجہ، دسواں وغیرہ کو درست بتلاتا ہے چمڑوں کو قربانی کے اپنے حق امامت میں لینا جائز بتاتا ہے اور زکوٰۃ فطرہ وغیرہ لیتا ہے حالانکہ خود صاحب زکوٰۃ ہے۔ ایسے شخص کی امامت کیسی ہے۔ اگر اس کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے تو گنہگار تو نہ ہوگا۔

الجواب:۔ ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ مبتدع اور جاہل ہے نماز مع الکراہت ہوتی ہے اور اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے تو کچھ گناہ نہیں ہے بلکہ بہتر ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔[2] فقط۔

امام کو پابند شریعت ہونا چاہئے

سوال (۱۰۳۸) جو صاحب مسجد کی امامت کرواتے ہیں وہ شرع محمدی کے پابند ہوں یا رواج کے۔

الجواب:۔ ان کو شریعت کا پابند ہونا چاہئے جو رسم و رواج شریعت کے خلاف ہوں اس کی پابندی حرام ہے اگر امام خلاف شریعت رواج کی پابندی کرے اور شریعت کو چھوڑ دے تو وہ امامت کے لائق نہیں ہے اس کو معزول کرنا چاہئے۔[3] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار نواقض الوضو ص ۱۳۶ / ۱ ۱۲ ۔ ۲ ۔ ۵ ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق الخ و مبتدع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ / ۱ ظفیر) ۳ ۔ ۵ ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق الخ و مبتدع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ / ۱ ظفیر۔

مستور الحال کی امامت

سوال (۱۰۳۹) زید جو کہ ایک مشتبہ حالت کا شخص ہے جس کی نسبت کوئی بھی واقفیت نہیں رکھتا کہ وہ دراصل کہاں کا رہنے والا ہے۔ کون ذات ہے کتنا علم۔ اور کس چال ہیں کا ہے اور مزید برآں یہ کہ جب اس سے خود پوچھا تو اس نے کہا کہ تم نے کہاں تعلیم پائی ہے۔ جس کے جواب میں وہ مدرسہ اسلامیہ دیوبند بتاتا ہے۔ لیکن تحقیقات سے یہ بات غلط اور جھوٹ ثابت ہوئی ہے۔ پس اگر ایسے شخص کو صلوٰۃ جمعہ اور عیدین وغیرہ کے لئے امام مقرر کرلیا جاوے تو کیا یہ جائز ہے۔

الجواب:- اگر وہ شخص بظاہر حال صالح اور نمازی اور مسائل سے واقف ہے تو اگرچہ کہیں کا پڑھا ہوا ہو نماز اس کے پیچھے درست ہے اور حدیث شریف میں ہے صلوا کل خلف بر و فاجر الحدیث۔ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ مطلب یہ ہے کہ نماز بکراہت فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگرچہ اولیٰ بالامامت عالم و متقی وغیرہ ہے الغرض اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں ہے[1]۔ فقط۔

مسبوق کی اقتدا درست نہیں

سوال (۱۰۴۰) جماعت میں کوئی شخص دوسری یا تیسری رکعت میں شریک ہوا۔ بعد اختتام جماعت وہی مسبوق باقی ماندہ نماز پوری کر رہا تھا، پیچھے سے دیگر اشخاص آگئے اور لاعلمی سے مسبوق کے پیچھے نیت باندھ لی۔ یعنی تکبیر آواز سے کہو ہم بھی شریک ہو گئے اسی صورت سے نماز پوری کی تو ان کی نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس کے پیچھے دوسروں کی اقتدا صحیح نہیں ہے۔ مقتدیوں کی نماز نہیں ہوئی کما فی الدر المختار لایجوز الاقتداء به الخ المسبوق ص ۵۵۹ جلد اوّل[2]۔ فقط۔

---

[1] الاحق بالامامة ... بل نصبا الاعلم باحکام الصلاۃ فقط صحة و فسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة و حفظه قدر فرض الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص $\frac{۵۲۰}{۱}$ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة مطلب فی احکام المسبوق ص $\frac{۵۵۹}{۱}$ ظفیر۔

لنگڑے کی اقتدا جو کھڑا نہیں ہو سکتا کیسی ہے

سوال (۱۰۴۱) ایک شخص لنگڑا ہے کھڑا نہیں ہو سکتا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر وہ امام ہو جاوے تو مقتدیوں کی نماز جو تندرست ہیں اور کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں ادا ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:- بیٹھنے والے کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی نماز درست ہے[1] لیکن ایسے لنگڑے سے دوسرا امام بہتر ہے جو لنگڑا نہ ہو[2]۔ فقط۔

غلط خواں کے پیچھے اگر صحیح خواں نماز شروع کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۰۴۲) ایک شخص ناخواندہ جو الفاظ قرآن شریف کے صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا نماز فرض ادا کرتا ہے۔ ایک دوسرا صحیح پڑھنے والا اگر اسی جگہ پر اس سے الگ پڑھنے لگے تو نماز دونوں کی درست ہے یا نہیں۔ جو قرآن صحیح نہ پڑھ سکے اس کے پیچھے صحیح پڑھنے والے کی نماز صحیح ہوگی یا نہ۔

الجواب:- ایسے شخص کا حکم امی کا سا ہے کہ وہ صحیح خواں کا امام نہیں ہو سکتا اور صحیح خواں کی موجودگی میں اس کی نماز صحیح نہیں ہوتی وحرر الحلبی وابن الشحنة انه بعد بذل جهده دائماً حتماً كالامى فلا يؤم الا مثله ولا تصح صلاته اذا امكنه الاقتداء بمن يحسنه الخ هذا هو الصحيح المختار فى حكم الالثغ وكذا من لا يقدر على التلفظ بحرف من الحروف او لا يقدر على اخراج الفاء الا بتكرار الخ۔ در مختار[3]۔ فقط۔

مسجد کی حق تلفی کرنے والے کی امامت کا حکم

سوال (۱۰۴۳) جو شخص امامت کرتا ہو اور دیگر خدمت۔ مگر مسجد کی حق تلفی کرے اور خورد برد کر جاوے وہ امامت کے قابل ہے یا نہ

---

[1] وصح اقتداء متوضئ لا ماء معه بمتيمم الخ وقائم بقاعد يركع ويسجد لانه صلى الله عليه وسلم صلى آخر صلاته قاعدا وهم قيام (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۵۱ ج ۱) ظفير

[2] وكذا بيت اعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره اولى (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۵ ج ۱)

[3] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة مطلب فى الالثغ ص ۵۴۴ ج ۱ وص ۵۴۵ ج ۱ ۱۲ ظفير۔

الجواب :- جو شخص مسجد کی آمدنی بلا استحقاق اپنے صرف میں لاوے وہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ ہے[1]۔ فقط۔

بدصورت، چیچک رو اور زکوٰۃ خور کی امامت

سوال (۱۰۴۴) ایک شخص کوچہ گردان ہے۔ وہ کانذروں کا بھی کھاتہ لکھتا ہے۔ زکوٰۃ لیتا ہے۔ نماز میں ایک پیر کو اونچا رکھتا ہے۔ چیچک رو اور بدشکل ہے مقتدی اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اس صورت میں اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- ان مذکورہ امور میں کوئی امر ایسا مذکور نہیں ہے جو مطلقاً موجب عدم جواز امامت و کراہت امامت ہو۔ البتہ اگر باوجود صاحب نصاب ہونے زکوٰۃ لیتا ہو تو یہ برا ہے اور اگر وہ اعرج ہے کہ بعض قدم پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کی امامت کو بھی مکروہ لکھا ہے اور اگر کوئی دوسرا امر اس امام میں موجب فسق ہو یا وہ مبتدع ہے تو امامت اس کی مکروہ ہے[2]۔ باقی نماز اس کی بہرحال ہو جاتی ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث الخ۔ فقط۔

قیدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۴۵) اگر کوئی مسلمان حنفی قیدی ہو تو قیدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- قیدی حنفی کے پیچھے نماز درست ہے۔ قیدی ہونا امامت کو مانع نہیں ہے۔ فقط۔

جھوٹی گواہی دینے والے نابینا کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۴۶) ایک اندھا لالچ کی وجہ سے جھوٹی گواہی دیتا ہے اور طہارت و نجاست میں فرق نہیں کر سکتا ایسے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق الخ ومبتدع (در مختار) وکذا الاعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولیٰ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱) ظفیر۔

اندھے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جب کہ وہ اندھا محتاط نہیں رہتا اور مرتکب کبائر ہونے کی وجہ سے فاسق ہو گیا تو اس کی امامت مکروہ ہے[1]۔ فقط۔

ولد الزنا کی اولاد کے پیچھے نماز درست ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۴۷) ایک شخص کی تحقیق اس کا عقد حسب فرمان قرآن و حدیث کے ہوا اس کے نطفہ سے جو اولاد پیدا ہوئی اس کے پیچھے نماز درست ہو گی یا نہیں۔

الجواب: اس کی اولاد اگر صالح و عالم ہے تو ان کے پیچھے نماز درست ہے بلا کراہت بلکہ افضل و بہتر ہے اور خود اس شخص ولد الحرام کے پیچھے بھی درست ہے بلا کراہت جب کہ وہ خود صالح ہو۔ قال اللہ تعالیٰ و لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ الآیۃ[2]۔ فقط۔

عنین کی اقتدا جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۴۸) عنین کے پیچھے غیر عنین کی نماز درست ہے یا نہیں

الجواب: عنین کے پیچھے غیر عنین کی نماز درست ہے کیونکہ فقہاء نے عنین کی امامت کو ناجائز یا مکروہ کہیں نہیں لکھا اور جن لوگوں کی امامت کو ناجائز و مکروہ لکھا ہے ان میں عنین کو شمار نہیں کیا۔ دیکھو درمختار[3] و ہدایہ وغیرہ۔ فقط۔

جو شاگرد اپنے استاد کی مخالفت کرے اس کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۴۹) زید ایک مسجد کا امام ہے اور زید کا ایک بہنوئی ہے اس سے زید نے دو چار سبق عربی کے پڑھے تھے۔ زید اور اس کے بہنوئی میں امور خانگی پر جھگڑا ہوا بہنوئی کہتا ہے کہ میں تیرا استاد ہوں تو نے میرا مقابلہ کیا تیرے پیچھے نماز جائز نہیں۔ کیونکہ جب شاگرد استاد کی مخالفت ہو تو شاگرد کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد ... و فاسق الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۳) ظفیر۔
[2] سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲ – ۱۲ ظفیر۔ [3] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ جلد اول ص ۵۲۳ ۱۲ ظفیر۔

غلط عقیدہ پر روک ٹوک کرنے والے کی امامت

سوال (۱۰۵۱) امام صاحب کہتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ میں محفل میلاد مبارک کرانے سے بخش جاؤں گا اور نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ کروں تو یہ عقیدہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرائض کے تارک کو دوزخ میں ڈالے گا۔ یہ درست ہے یا نہیں اور ایسے عقیدہ والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ۔

الجواب: یہ قول بھی امام مذکور کا صحیح ہے۔ تارک فرائض نماز روزہ زکوٰۃ ہو کر مجلس میلاد شریف کر لینے کی وجہ سے مغفرت اور بخشش کی امید رکھنا خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے۔ باقی قطعی طور سے یہ کہنا کہ تارک فرائض کو ضرور دوزخ کی آگ لگے گی یہ بخشا [illegible] اس کی مغفرت نہ ہوگی صحیح نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء[1]۔ سوائے شرک و کفر کے سب گناہوں کی مغفرت ہو سکتی ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہاں قاعدہ یہ ہے کہ تارک فرائض و مرتکب کبائر بقدر معصیت دوزخ میں ڈالا جائے گا اور آخر میں نجات ہوگی۔ لیکن اگر حق تعالیٰ کسی کو ویسے ہی بخشنا چاہے تو بخش دیگا خلف وعید ہو سکتا ہے۔ ہکذا فی کتب المعتبرہ۔ فقط۔

لامذہب کی امامت

سوال (۱۰۵۲) ایک آدمی کے سامنے مذہب کا ذکر ہوا اور اس کو مجموعہ مولود مصنف مولانا اشرف علی صاحب دکھائی جس میں آیات و احادیث موجود ہیں۔ شخص مذکور نے کتاب مذکورہ کے بارہ میں کئی مرتبہ یہ الفاظ کہے کہ میں اس کتاب میں پیشاب کرتا ہوں۔ اور نیز مولود پر یہ الفاظ کہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ اور وہ شخص گناہگار ہے یا کافر اور جو ہندو مسلمانوں کو برابر سمجھے اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب: وہ شخص فاسق و عاصی ہے ولو لم یحتمل التاویل لحکم بکفرہ۔ اور ایسے لامذہب کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اور جو شخص ہندو و مسلمانوں کو یکساں جانے وہ بھی گنہگار ہے اور اگر کفر و اسلام کو یکساں جانتا ہے تو کافر ہے۔ الغرض ایسے شخص کی

۱؎ سورۃ النساء، رکوع ۷ — ۲ [illegible]۔

صحبت سے احتراز لازم ہے[1]۔ فقط۔

فاتحہ خلف الامام کے قائل کے پیچھے نماز جائز ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۵۴) محمود فاتحہ خلف الامام کا عامل نیز رفع یدین و آمین بالجہر کا مدام فاعل ہے۔ پس ایسے شخص کے عمل سے کیا اہل جماعت کی نماز میں کچھ حرج ہوتا ہے یا نہیں۔

(۲) فاتحہ خلف الامام و رفع الیدین و آمین بالجہر کا عامل اگر خود جماعت کراوے تو کیا اہل جماعت کی نماز میں قرآن و حدیث کی رو سے کچھ حرج ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱) صرف اس عمل سے تو اہل جماعت کی نماز میں کوئی حرج و ضرر نہیں ہوتا لیکن اس زمانہ میں چونکہ اس عمل کے کرنے والے اکثر وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین کے مقلد نہیں ہیں اور محض اپنی خواہشات کے موافق احادیث کے معنی سمجھ کر ان پر عمل کرتے ہیں اس لئے اکثر احکام میں مخالفت سنت کی نوبت آتی ہے اس وجہ سے حرج و ضرر ہوتا ہے[1]۔

(۲) ایسے شخص کی امامت فی نفسہ جائز ہے لیکن بعض وجوہ خارجیہ کی وجہ سے ناجائز کہا جاتا ہے[2]۔ فقط۔

غیر مقلد کو امام بنانا کیسا ہے

سوال (۱۰۵۵) محمود حدیث نبوی کے سامنے اجتہادی مسائل پر عامل نہیں مگر عدم موجودگی حدیث نبوی کے اجتہادی مسائل کا قائل ہے پس ایسے شخص کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے شخص کی امامت فی نفسہ جائز ہے مگر چونکہ اس زمانہ میں جو لوگ

---

[1] وان نکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها الخ فلا یصح الاقتداء به اصلاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۵ ج ۱ ظفیر)

[2] وکذا تکره خلف امرد الخ ومخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکره او عدمها لم یصح وان شک کره (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوه ص ۵۲۶ ج ۱ ظفیر)

[3] ویکره امامة عبد الخ وفاسق (در مختار) بل مشی فی شرح المنیة ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)

ائمہ اربعہ کی تقلید نہیں کرتے اور بزعم خود حدیث پر عمل کرنے کے مدعی ہیں ان کے بعض فعل ایسے ہیں جو مفسد صلوٰۃ ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ لوگ ڈھیلے سے استنجا نہیں کرتے اور مذہب قطرہ کا نا عمومًا یقینی ہوگیا ہے اس لئے ایسے لوگوں کے پاجامے اکثر ناپاک ہوتے ہیں بدیں وجہ ان کی امامت سے احتراز کیا جائے۔

امام کے فاسق ہونے کی صورت میں جماعت علیحدہ کی جائے یا نہیں

سوال (۱۰۵۶) جس شہر میں ایک ہی مسجد ہو اور اس کا امام فاسق ہو تو حنفی لوگ اپنی جماعت علیحدہ قائم کرلیویں یا اسی کے پیچھے نماز پڑھیں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ تفریق جماعت سے یہ بہتر ہے کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔ جیسا کہ درمختار میں نہر سے نقل کیا ہے وفی النھر عن المحیط صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ[1]۔ اور دوسری جماعت کرنا برا ہے۔ فقط۔

غیر محرم عورتوں میں بیٹھنے والے شخص کی امامت

سوال (۱۰۵۷) جو شخص امام ہو اور غیر محرم عورتوں میں بیٹھے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ ایسا امام جو غیر محرم عورتوں میں بیٹھے فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[2] (غیر محرم عورتوں کے سلسلہ میں لکھا ہے) فان خاف الشھوۃ او شک امتنع نظرہ الی وجھھا فحل النظر مقید بعدم الشھوۃ وھذا فی زمانھم واما فی زماننا فمنع من الشابۃ الدرالمختار علی ھامش ردالمختار کتاب الحظر والاباحۃ۔ فصل فی النظر

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱۔ علامہ شامی لکھتے ہیں افاد ان الصلوٰۃ خلفھما اولی من الانفراد۔ لکن لا ینال کما ینال خلف تقی ورع لحدیث من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی (ردالمحتار ایضاً) ظفیر۔

[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ وفاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

دالمس ص ۳۵۲/۵۲ ۔ ظفیر)

کنجڑے اور بھٹیارہ وغیرہ کی امامت

سوال (۱۰۵۸) جو امام تنخواہ دار ہو، جولاہہ یا کنجڑا یا بھٹیارہ یا سقہ ہو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب: امام تنخواہ دار کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے اور جولاہہ و حجام و سقہ و کنجڑہ وغیرہ کوئی قوم ہو جو صالح و متقی و مسائل نماز سے واقف ہے اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے بلکہ شیخ سید وغیرہ اگر فاسق ہوں تو ان سے افضل ہے کما قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم[1]۔ فقط۔

جھوٹے شخص کی امامت

سوال (۱۰۵۹) زید قاضی شہر تھا اور نماز جمعہ و عیدین بھی پڑھایا کرتا تھا۔ اندرون شہر زید کے مکان سے قریب ایک قبرستان تھا اور اس کے متصل ایک ہندو کے کھیت ہیں۔ ہندو نے ان کا احاطہ کرانا چاہا۔ زید چونکہ چنگی کا ممبر ہے اس نے اجازت تعمیر دیدی اس ہندو نے بعد حصول اجازت اس قبرستان کو کھود کر کھیتوں میں شامل کرنا چاہا اور زید نے باوجود قبرستان سے واقف ہونے کے اجازت تعمیر دیدی۔ نوبت عدالت میں پہنچی۔ وہاں زید نے جھوٹی شہادت اس بات کی دی کہ یہاں قبرستان نہیں ہے۔ غرض کہ قبرستان کا بالکل انکار کر دیا اور اسی وجہ سے وہ قبرستان ہندو کو مل گیا۔ اس صورت میں زید کو امام بنانا اور اس سے نکاح خوانی کرانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں زید فاسق ہے اس کو امام بنانا اور اس سے نکاح خوانی کرانا اور اس کو مقتدا سمجھنا درست نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے[2]۔ فقط۔

جس کا دایاں ہاتھ خشک ہو اور سارا کام بائیں ہاتھ سے کرتا ہو اس کی امامت

سوال (۱۰۶۰) اگر کسی شخص را دست راست خشک شدہ مثل بیکار شدہ باشد و کلوخ و استنجاء و مضمضہ و استنشاق و وضو

---

[1] الحجرات ۱۲۔
[2] ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (درمختار) بل مشی فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔

واکل وشرب وغیرہ افعال حمیدہ وقبیحہ بیاپیری می نماید وطبائع ناظرین از وے متنفر می شوند چنیں شخص قابل امامت ہست یا نہ۔

الجواب: - امامت ایں چنیں شخص نزد حنفیہ مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ است اگر مقتدیین از وے تنفر کنند۔ فی الشامی ولکن الاعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولیٰ وکذا اجذم ومجبوب وحاقن ومن لہ ید واحدۃ الخ والظاہر ان العلۃ النفرۃ۔[1] فقط

کلمات بد بولنے والے کا امام ہونا کیسا ہے

سوال (۱۰۶۱) اگر کوئی مسلمان حافظ قرآن پابند صوم وصلوٰۃ چند مسلمانوں کے روبرو بآواز بلند کہے نام لیکر کہ اگر خداوند تعالیٰ مجھے فلاں مولوی مردود کی وجہ سے جنت دیوے تو میں ہرگز قبول نہ کروں بلکہ اس خبیث کے عوض دوزخ کا خواستگار رہوں اور مولوی موصوف جس پر لفظ مردود بولا گیا ایسا ہمہ صفت موصوف ہو کہ جس کو نصف دنیا کے آدمی اچھا جانتے ہوں اور اعتقاد بھی رکھتے ہوں یہ شخص کس گناہ کا مرتکب ہوا اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب: - معصیت ہونا اس کا ظاہر ہے اور ایسے کلمات میں خوف کفر ہے بدون توبہ کے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کیا جاوے اور اگر وہ مولوی ہے تو مصداق اس حدیث کا ہے ان من شر الشر شرار العلماء[2] کہ سب سے بدتر شریر علماء ہیں تو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدتر فرمادیں اس کو مردود کہنا بیجا نہیں ہے۔ فقط

معذور کے پیچھے غیر معذورین کی نماز درست نہیں

سوال (۱۰۶۲) زید کو مرض ریحی ہے اور وہ نماز بھی پوری نہیں کر سکتا اگر سنت پڑھتا ہے تو فرض وغیرہ نہیں پڑھ سکتا اگر کوئی دوسرا آدمی اس قابل نہ ہو کہ امامت کر سکے تو زید امام ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب: - اگر وہ درجہ معذور کو پہنچ گیا ہے تو اس کی امامت غیر معذورین

---

[2] مشکوٰۃ کتاب العلم ص۳۷ فصل ثالث ۱۲ - ظفیر۔

[1] والظاہر ان العلۃ النفرۃ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامت ص۵۲۱ ج۱۔ ظفیر۔

کے لئے صحیح نہیں ہے۔ اور معذور کی تعریف ابتداءً یہ ہے کہ تمام وقت نماز میں اس کو اس قدر وقت نہ ملے کہ وضو کر کے فرض نماز بدون حدث کے ادا کر سکے۔ پس اگر وہ ایسا ہو گیا ہے تو اس کے پیچھے غیر معذورین کی نماز نہ ہوگی[1]۔ فقط۔

فاسق و کذاب کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۶۳) ایک شخص مولوی نماز روزہ کا پابند ہے مگر اس کا پیشہ وکالت جھوٹے ور سچے ہر قسم کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں، علاوہ ازیں حروف قراءت بھی ادا نہیں کر سکتے بلکہ بعض جگہ کھڑے اور پڑے حروف کا بھی لحاظ نہیں رہتا ص کی جگہ س اور ق کی جگہ ک ادا کیا جاتا ہے۔ ایسا شخص لائق امامت کے ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسا شخص امامت کے لائق نہیں ہے کہ امامت کے لئے اولاً مسائل نماز سے واقف ہونا اور قرآن شریف کا صحیح پڑھنا ضروری ہے۔ ثانیاً امام کا صالح و متقی ہونا افضل ہے۔ پس وہ شخص جو خلاف شرع احکام کا مرتکب ہے اور باطل کی تائید کرتا ہے اور قرآن شریف بھی صحیح نہیں پڑھتا وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے[2]۔ فقط۔

فاسق پیر کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۶۴) یک پیر امام مسجد است روزے یک مقتدی از وے پرسید کہ امروز بکدام کار رفتہ بودید۔ جواب داد کہ امروز یک خوک را ختم قرآن بود در آنجا بہ ختم رفتہ آن خواندم و آن خوک دیگر خوکان جمع نمود آں نیز ختم قرآن خواندند آں صاحب ختم عین خوک است و صاحبان ختم بغیر من خوکان اند۔ ایں چنیں پیر چہ حکم دارد و نماز خلف او جائز است یا چہ۔

---

[1] ولا طاهر بمعذور (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۷ ج ۱) ظفیر۔
[2] والاحق بالامامة تقدیما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض وقیل واجب وقیل سنة ثم الاحسن تلاوة وتجویدا للقراءة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۲۰) ظفیر۔

الجواب: - این چنین پیر یا دیگر لائق مقتدا بودن وامام شدن نیست نماز خلف چنین کس مکروہ است و حسب تصریح فقہاء آں کراہت تحریمی است لان فی جعلہ اماماً تعظیمہ و تعظیم الفاسق حرام پس باید کہ آں امام را معزول کنند و کسے دیگر صالح و واقف مسائل نماز را امام مقرر کنند۔ فقط۔

اس کی امامت جو میلاد میں شریک نہ ہو

سوال (۱۰۶۵) ایک شخص وہابی فرقہ کا حنفیہ اہل سنت والجماعت کی مسجد کا چند روز سے امام ہے۔ حسن اتفاق سے اس مسجد میں ایک عالم واعظ تشریف لائے اور وعظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ امام مسجد نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی۔ اسی روز شب کو ایک شخص نے اپنے مکان پر مولوی صاحبان نو وارد سے مجلس مولود شریف کرائی۔ امام مسجد شامل نہ ہوا۔ اور امام مذکور کا باپ کھانے پر فاتحہ دینے کو برا سمجھتا تھا۔ تو اس صورت میں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ صحیح ہے کہ آجکل کی مجلس میلاد شریف چونکہ بہت سے ناجائز امور کو شامل ہیں اس لئے شرکت اس میں جائز نہیں مثلاً روایات موضوعہ ضعیفہ کا بیان اور تخصیص قیام بوقت ذکر ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح بہت سے امور اس میں ناجائز ہیں جو کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ و حضرت مولانا احمد علی صاحب رامپوریؒ کے فتوی جو مطبوع ہو کر شائع ہو چکا ہے ظاہر ہیں اس کو ضرور دیکھ لیں اور فاتحہ دینے پر بھی یہی حال ہے اس کا کہیں ثبوت نہیں ہے ان وجوہ سے امام مسجد نے یا اس کے باپ نے فاتحہ خوانی و شرکت مجلس میلاد شریف سے احتراز کیا ہوگا

لے واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اھانتہ شرعاً الخ بلا مشی فی شرح منیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم لما ذکرنا (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ظفیر)

پس یہ امر موجب طعن نہیں ہے۔ فقط۔

عرس کرنے والے اور تھیٹر دیکھنے والے کی امامت

سوال (۱۰۶۶) جو شخص تھیٹر یا عرس وغیرہ میں جاوے اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب: اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔

سودی قرض لینے والے اور شیعوں سے تعلق رکھنے والے کی امامت

سوال (۱۰۶۷) ایک شخص سودی قرض لیتا ہے اور جو مدرسہ شیعہ سنیوں کا ہوتا ہے اس میں ہر طرح سے شیعہ کی امداد کرتا ہے اور سنیوں کی مخالفت کرتا ہے ایسے شخص کو امام مقرر کرنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب: ایسا شخص لائق امام بننے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔

داڑھی کے خلاف قولاً وعملاً مظاہرہ کرنیوالے کی امامت

سوال (۱۰۶۸) ایک مولوی صاحب ایک مسجد کے امام اور خطیب ہیں۔ محدث و طبیب ہیں۔ داڑھی خشخشی رکھواتے ہیں اور اثبات میں فرماتے ہیں کہ داڑھی کا رکھوانا کسی صحیح واجب العمل حدیث سے ثابت نہیں۔ منڈوانا یا زائد از قبضہ مشت کتروانا حرام تو بجائے خود لیش مکروہ تحریمی بھی نہیں اور حبذا عند الصبیان و الغلمان یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ داڑھی منڈوانے والے جناب کا سردار اور پیشوا ہوں۔ داڑھی منڈوانا یا کتروانا حرام ہے یا مکروہ۔ قبضہ کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں۔

الجواب: حدیث صحیح میں داڑھی کے بڑھانے اور چھوڑنے کا حکم ہے

---

[1] ویکرہ امامۃ العبد والاعرابی والفاسق والمبتدع (کنز) والفاسق لا یہتم لامر دینہ (البحر الرائق باب الامامۃ ص ۳۶۹ ج ۱ ظفیر) ویکرہ تقدیم العبد الخ والفاسق الخ لانہ لا یہتم لامر دینہ (ہدایہ باب الامامۃ ص ۱۰۱ ج ۱) ظفیر۔

جیسا کہ حدیث مسلم میں ہے عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الحدیث[1]
اس سے قطع کرنا داڑھی کا حرام ہونا ثابت ہوا۔ اور فقہاء نے حلق لحیہ اور مادون قبضہ کو کترنا
حرام لکھا ہے۔ کما فی الدر المختار ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ الخ والسنۃ فیہا
القبضۃ الخ[2]۔ پس معلوم ہوا کہ داڑھی کو قبضہ سے کم کتروانا اور قطع کرانا یا منڈانا حرام ہے
اور یہ قول اس شخص کا کہ داڑھی کا رکھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اور منڈانا اور
مادون قبضہ کو قطع کرانا حرام اور مکروہ نہیں ہے بالکل غلط ہے اور امامت اس شخص کی مکروہ
تحریمی ہے کیونکہ وہ فاسق ہے اور امامت فاسق کی مکروہ تحریمی ہے کما فی الشامی[3]۔ فقط

وقت مقررہ پر امام نہ پہنچے تو کیا کیا جاوے

سوال (۱۰۰۵) جس جگہ امام مقرر ہے اور نماز کا وقت بھی مقرر ہے اگر امام کسی وجہ سے وقت پر نہ آوے تو کیا کیا جاوے۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں جب تک مناسب ہو اور مقتدیوں حاضرین کو دقت نہ ہو امام کا انتظار کیا جاوے اور جب کہ حاضرین کو حرج ہو انتظار نہ کرنا بھی درست ہے اور گنجائش انتظار کی اس وقت تک ہے کہ وقت مکروہ نہ ہو[4]۔ فقط۔

غیر مقلد کیسے ہیں اور ان کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۰۶) جو لوگ کہ آمین بالجہر کہتے ہیں اور رفع یدین کرتے ہیں اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں اور ائمہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے کیسے ہیں؟۔

الجواب:۔ عامی کے لئے تقلید کسی امام مجتہد کی ضروری ہے۔ ورنہ خود رائی اور اتباع ہوٰی

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوفروا اللحی (مشکوٰۃ باب الترجل ص ۳۸۰) ۱۲ ظ
[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۵۹ ج ۵۔ ۱۲ ظفیر
[3] واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر
[4] ویجب بینہما بقدر ما یحضر الملازمون مراعیا لوقت الندب الا فی المغرب الخ (در مختار علی ہامش رد المحتار باب الاذان ص [illegible] ج ۱) ظفیر

کی وجہ سے اکثر گمراہ ہوتے ہیں جیسا کہ غیر مقلدین زمانہ حال کے احوال سے مشاہدہ ہے۔ بڑے بڑے علماء بھی مجتہدین کی تقلید سے مستغنی نہیں ہوئے۔ ائمۂ حدیث، ائمۂ فقہ کو دیکھئے یہ سب کے سب مقلدین گذرے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مقلدین زبان سے تو دعویٰ عمل بالحدیث والقرآن کا کرتے ہیں مگر ایسے متبع ہوتے ہیں کہ مخالفت اجماع[1] کی بھی پرواہ نہیں کرتے، محرمات شرعیہ کو خود رائی سے حلال کر لیتے ہیں۔ عقائد[2] میں خلاف سلف باتیں نکالتے ہیں۔ بعض متعہ[3] کو جائز کہتے، بعض ما فوق اربع[4] نساء سے ایک وقت میں نکاح جائز بتاتے ہیں، بعض مطلقۂ[5] ثلاثہ بکلمۃ واحدۃ بلا حلالہ نکاح و رجعت جائز بتاتے ہیں۔ سبِ سلف صالحین ان کا شعار ہے۔ ایسے لوگ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں اور نماز ان کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ جن غیر مقلدین کا اختلاف صرف فرعی مسائل میں ہے وہ اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں اور نماز ان کے پیچھے بشرط مراعاۃ فی مواقع اختلاف درست و صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناجائز طور پر حق دبانے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۷۱) زید ایک مسجد کا امام ہے وہ جبراً اپنے پڑوسی کے حق کو دبانا چاہتا ہے۔ وہ مکان کا دروازہ آگے کو بڑھا کر اپنے صحن کو زیادہ کرنا چاہتا ہے اور جھوٹا قبضہ ثابت کرنے کے لئے حلف کرتا ہے،

(۱) دیکھو عرف الجادی ص ۳ [illegible] ہدیۃ المہدی ص ۸۲ و ص ۱۱۳ و دلیل الطالب و روضہ ندیہ وغیرہ کتب اہل حدیث۔ (۲) ہدیۃ المہدی جزء اول کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ (۳) دیکھو مقاصد الامامہ در رسالہ عقائد [illegible] صفحہ اہل حدیث و اخبار اشاعۃ السنہ وغیرہ و ہدیۃ المہدی ص ۱۱۸۔ (۴) دیکھو ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی ص ۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خان صاحب نقلاً عن وبل الغمام للشوکانی۔ (۵) دیکھو عرف الجادی ص ۱۲۳ وغیرہ کتب اہل حدیث۔ (۶) دیکھو انتقاد شیخ والبنیان المرصوص وغیرہ کتب اہل حدیث۔ ۱۲ مہدی۔

آیا یہ حلف درست ہے یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ سوال کی صورت سے معلوم ہوا کہ زید نے جھوٹا حلف کیا اور کرا دیا اور مبتدع بھی ہے۔ ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ کما فی الشامی فهو کالمبتدع فتکره امامته بکل حال، بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لما ذکرنا۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو نو مسلم کو عید کی نماز میں شریک نہ ہونے دے وہ کیسا ہے اسکی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۷۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے شخص کی اقتدار و کفر و اسلام کی نسبت جو کسی غریب، نو مسلم ہدایت یافتہ کو کمین و رذیل سمجھ کر عید کے دن مسلمانوں کی جماعت سے نکلوائے اور اس مجمع میں نماز نہ پڑھنے دے بلکہ تمام مساجد میں نماز پڑھنے سے مانع ہو؟ (۲) جو لوگ تعصبات ہی عیدگاہ کی رونق بگاڑنے کے لئے گورستان کی مسجد میں نماز پڑھیں ایسے حضرات کی اقتدار کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور اگر کسی شہر میں عید کی نماز دو جگہ پڑھی جاتی ہو، ایک قبرستان کی مسجد میں جس کے پیش امام صاحب وہ حضرت موصوف الصدر ہوں، دوسری جگہ عیدگاہ میں جس کے امام صاحب دائم السکر اور بدون طلاق و عدت کے ایام و حالت حمل میں بطمع اجرت عورت کا دوسرے شخص سے نکاح پڑھا دینے کے عادی و مجوز ہوں، ایسے موقعہ پر بوجوہات مذکورہ بالا و نیز بغرض رفع فساد و نیز باین خیال کہ ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را، اپنی جماعت کے ساتھ تیسری جگہ شہر میں نماز پڑھ لیا کرے تو یہ نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ نماز اس کی تیسری نماز کا خطبہ ہمیں ریاست کے حق میں منحوس و مضر ہے یا مسعود و محمود؟ اور اس نماز کو منحوس و مضر بتلانے والے کے واسطے شریعت میں کیا حکم ہے؟۔

الجواب:۔ (۱) کسی مسلمان کی خواہ وہ قدیم الاسلام ہو یا نو مسلم، بے وجہ

[1] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳۔ ۱۲ ظفیر۔

نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: ایسا شخص جو ناحق دوسرے مسلمان کی زمین دبالیوے اور اس پر مکان بنا کر قابض ہے۔ شرعاً گنہگار اور فاسق ہے اس کی امامت مکروہ ہے۔ کسی نیک شخص کو جو مسائل نماز سے واقف ہو امام بنانا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ویکرہ الی قولہ) وفاسق الخ (در مختار) المراد بہ من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربا ونحو ذلک کذا فی البرجندی اسمعیل وفی المعراج قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق الا فی الجمعۃ لانہ فی غیرہا یجد اماما غیرہ اھ (رد المحتار ص ۵۲۳ ج ۱) ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لما ذکرنا اہ شرح منیۃ

سوال (۱۰۷۴) ایک شخص حافظ قرآن ہے اور سودا گری کا پیشہ کرتا ہے لیکن ارکان نماز نہیں جانتا۔ ایسا شخص امامت کے لائق ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جو ارکان اسلام نہیں جانتا وہ لائق امامت ہے یا نہیں

(۱۰۷۵) امام کے لئے کن کن باتوں کا ہونا ضروری ہے جس سے وہ امامت کے لائق ہو سکے؟

امام بننے کے لئے کیا شرائط ہیں

الجواب: (۱، ۲) بہتر ہے کہ امام مسائل نماز جانتا ہو۔ قرآن شریف صحیح اور عمدہ پڑھتا ہو، صدوق و پرہیزگار ہو۔ اگر ان امور کے ساتھ حافظ قرآن بھی ہو تو بہت اچھا ہے مگر مقدم یہ ہے کہ مسائل نماز جانتا ہو تاکہ نماز میں کوئی ایسی غلطی نہ کرے جس سے نماز فاسد ہو جائے۔ فقط۔

(والاحق بالامامۃ الاعلم باحکام الصلاۃ ثم الاحسن تلاوۃ للقراءۃ ثم الاورع ثم الاسن ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجہا ثم الاشرف نسبا الخ (تنویر الابصار ص ۵۲)

سوال (۱۰۷۶) ایک شخص مسجد کا امام ہے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی مگر اس کو اپنے گھر میں رکھ چھوڑا ہے اور طلاق

مطلقہ عورت کو رکھنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں

کے بعد اس سے بچے بھی ہوئے ہیں۔ مقتدی یہ کہتے ہیں کہ اس کے پیچھے ہماری نماز ہو جاتی ہے۔ طلاق دینے کا گناہ امام کو ہوا۔ مگر ایک شخص ایک روز جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور کہا کہ میری نماز اس کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اس پر امام صاحب نے کہا کہ یہ کافر ہے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور امام نے جو کافر کہا اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:- اگر اس امام نے اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی تھی تو رجوع کر لینے پر ان کا رکھنا جائز ہے اور اگر بائنہ (یا مغلظہ طلاق) دی تھی تو اس عورت کا بدون (تجدید نکاح) یا حلالہ کے رکھنا درست نہیں ہے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی کیونکہ وہ فاسق ہے اور معزول کرنے کے قابل ہے اور امام کا کسی مقتدی کو کافر کہنا گناہ کبیرہ ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمن۔

(ویکرہ الی قولہ) وخلف فاسق الخ فی شرح المنیۃ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لما ذکرنا الخ (رد المحتار، ص ۲۶۲ ج ۱) - ظفیر (عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری (مشکوۃ باب حفظ اللسان۔ جمیل)

کیا کسی اجتماعی مصلحت کی وجہ سے خارجی کا امام بنانا درست ہے

سوال (۱۰۷۷) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں کے مسلمانوں میں بوجہ یورش جمیع فرق نصاریٰ کے جمیع فرق اسلامیہ مثل خوارج و شیعہ و شوافع و حنفیہ کا اس امر پر اتفاق ہوا ہے کہ ہم سب مل کر ایک شخص کے پیچھے جو سلطان ہے اور خارجی ہے عیدین کی نماز ادا کریں چنانچہ فرق شافعیہ و شیعہ کے علماء نے فتویٰ دیدیا ہے اور دستخط کر دئیے ہیں۔ اور اس سلطان کے پیچھے نماز عیدین پڑھنا منظور کر لیا ہے۔ چونکہ یہاں کوئی عالم مذہب حنفی کا نہیں ہے۔ اس وجہ سے علماء احناف سے مستفسر ہے کہ احناف اس میں شریک رہیں یا نہیں؟

گمان غالب نماز میں قطرہ وغیرہ آنے کا ہو تو بالکل جائز ہی نہیں، جو لوگ عذاب اپنے ذمہ پر لیتے ہیں اور اس کے امام بنانے پر اصرار کرتے ہیں ان کے قول کا کچھ اعتبار نہیں ہے کہ قول ان کا خلاف حکم شریعت کے ہے اور ایسے شخص کے امام بننے سے نمازیوں کی کثرت اور اس کے نہ پڑھانے سے نمازیوں کی قلت گر ہو جائے تو اس پر کوئی حکم شرعی نہیں لگتا اور اس وجہ سے امامت کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ لوگوں کی ناواقفیت ہے۔ ھکذا ایتہم من کتب الشریعۃ المحمدیۃ صلی اللہ علی صاحبہا واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الفقیر اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ

ولد الزنا کی امامت

سوال (۱۰۹۲) ایک شخص جس کی ماں بے نکاح ہو۔ اور باپ اس کا یہ سمجھتا ہو کہ کنیز سے نکاح مباح ہے، و بغیر جبر میں اس سے نکاح کرے اور وہاں سوائے اس کے اور کوئی پڑھا لکھا ہوا جو امامت کر سکے نہ ہو تو ایسے شخص کی جب کہ وہ ساز تمند اور ہر طرح پر لائق ہو امامت درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب: شخص مذکور کو امام مقرر کرنا بہتر ہے جب کہ وہ قوم میں علم و فضل ہے، کوئی خرابی اس کی امامت میں نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار۔ باب الامامۃ والاحق بالامامۃ الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاھرۃ الخ قال الشامی قولہ بشرط اجتنابہ الخ کذا فی الدرایۃ عن المجتبی

لہ والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ الفواحش الظاھرۃ الخ درمختار علی ہامش الشامی ص۵۲۰ ج ۱ وبہا تعلیل کراھۃ امامۃ الفاسق قال فی مجمع الروایۃ لانہ لایھتم بامر دینہ والاعمیٰ لانہ لایجتنب النجاسۃ وما فی الدر المختار فی بیان کراھۃ امامۃ المخالف ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ ص۵۲۶ علی الشامی۔ جمیل الرحمن۔

وعبارۃ اذکا فی وغیرہ الاعلم بالسنۃ اولی الا ان یطعن علیہ فی دینہ[۱] فقط رشید احمد عفی عنہ۔

الجواب صحیح قال فی الشامی عن البحر وغیرہ ولو عدمت ای علۃ الکراھۃ بان کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشدۃ والاعمی من البصیر فالحکم بالضد۔ الخ۔[۲]

فاسق وفاجر کی تعریف اور اس کی امامت

سوال (۱۰۸۳) فاسق وفاجر کس کو کہتے ہیں؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟۔

متعین امام کے علاوہ امام بن کر جماعت شروع کردے اور امام آجائے تو وہ کیا کرے

(۱۰۸۴/۲) محلہ کا امام کسی عذر کے سبب سے نماز کے وقت مسجد میں نہ ہو اور نمازی کسی کو امام کرکے نماز شروع کردیں پھر امام آجائے تو وہ شریک جماعت ہو یا نہ ہو اور ان لوگوں کی نماز ہوجائے گی یا نہیں؟۔

ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے

(۱۰۸۴/۳) کیا ہر مسلمان کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟

امامت میں علم کا اعتبار ہے یا ذات پات کا

(۱۰۸۴/۴) امامت کے لئے ذات کا لحاظ ہے یا علم کا۔؟۔

الجواب:- (۱) فاسق اس شخص کو کہتے ہیں جو اوامر شرع کا تارک ہو اور منہیات کا مرتکب ہوتا ہو۔ خواہ بعض کا یا اکثر کا یا کل کا اور فاجر سے بھی یہی مراد ہے۔ امامت ایسے شخص کی مکروہ تحریمی ہے۔ نماز اس کے پیچھے ہوجاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے[۳] فقط

---

[۱] رد المحتار، باب الامامۃ ص۵۲۰ ج۱ ظفیر۔ [۲] رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۱ ج۱ ۱۲ ظفیر۔ [۳] کرہ امامۃ فاسق والفسق لغۃ خروج عن الاستقامۃ وھو معنی قولھم خروج الشیئ عن الشیئ علی وجہ الفساد وشرعا خروج عن طاعۃ اللہ تعالیٰ بارتکاب کبیرۃ قال القہستانی ای او اصرار علی صغیرۃ (فتجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

(۲) صورت مسئولہ میں نماز مقتدیوں کی دوسرے امام صاحب کے پیچھے درست ہو گئی اور امام مذکورہ کو بھی جماعت میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔

(۳) نماز ہر شخص کے پیچھے درست ہو جاتی ہے۔ اگرچہ امام کا اعلم اور متقی ہونا بھی ضروری و بہتر ہے۔

(۴) امامت میں مقدم لحاظ علم کا ہے۔ علم کا ہونا ضروریات سے ہے۔ فقط بشیر احمد۔ الاجوبۃ صحیحۃ دستخط (مہر)

نیشن ایبل اور کلانے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۸۲/۱) امام کا آنکھ سے کانا ہونا۔ دن میں تین مرتبہ جوڑے بدلتا ہے اس کا چلن کیسا ہے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟۔

دیوانہ کی امامت

(۱۰۹۷/۲) جو شخص کبھی کبھی دیوانہ ہو جاتا ہے اس کی امامت درست ہے یا نہیں ہے؟۔

الجواب: (۱) بیش امام عالم مسائل دین اور صالح پرہیزگار ہو ناجب بنے امام موجودہ میں کوئی بات سوال کی رو سے ایسی معلوم نہیں ہوئی کہ اس کے پیچھے نماز ناجائز ہو۔ کانا ہونا امام کا موجب کراہت امامت نہیں۔ علی ہذا اس کا چلن بھی مشتہ موجب عدم امامت نہیں ہے۔

(۲) جنون اور دیوانگی اگر ایسی ہو کہ کسی وقت اس کو ہوش نہ رہے اور اسی حالت میں نماز پڑھاوے تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور اگر بوقت نماز پڑھانے کے اسے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) تبع فیہ الزیلعی ومفادہ کون الکراہۃ فی الفاسق تحریمیۃ۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح قال فی الدر، ممنادوا الا حق بالامامۃ تقدیم بل نصبا الامام ریاحکام الصلوٰۃ فقط صحتہ وفسادۃ بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ ص۲۰ ج ۲۔

ہوش میں ہو تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے کما فی الدر المختار ولکن لا یصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غیر حالۃ افاقتہ الخ قال الشامی اما فی حالۃ الافاقۃ فیصح کما فی البحر عن الخلاصہ۔ شامی جلد اول ص۴۰۹۔

گنجے کی امامت درست ہے یا نہیں | **سوال** (۱۰۸۸) گنجے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور گنجے کے پیچھے نماز کی کراہت کی کوئی حدیث ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ گنجے کے پیچھے نماز جائز ہے جب کہ وہ اچھا ہو گیا ہے اور زخم اس کے سر پر نہیں رہا تو نماز اس کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ گنجے کے پیچھے کراہت نماز کی کوئی حدیث نہیں۔ فقط۔

عورت امام ہو سکتی ہے یا نہیں | **سوال** (۱۰۸۹/۱) نماز پنجگانہ و تراویح میں عورتوں کا امام عورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ایک امام دو جگہ امام نہیں ہو سکتا | (۱۰۸۹/۲) ایک امام دو جگہ خطبہ و نماز جمعہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورتوں کا امام اگر عورت ہو تو ہر نماز مکروہ ہے (فی العالمگیریہ ص۸۵/۱) یکرہ امامۃ المرأۃ للنساء فی الصلوٰۃ کلہا من الفرائض و النوافل الخ جمیل الرحمن۔

(۲) دوسری جگہ دوسری دفعہ نہیں پڑھا سکتا۔ فقط دستخط۔ (فی الدر المختار باب الامامۃ لا یصح الاقتداء الی قولہ ولا مفترض بمتنفل الخ وفی الشامی ص۸۵۵ فی باب الجمعۃ الخطبۃ والصلوٰۃ کشیئ واحد لکونہما شرطاً و مشروطاً الخ۔ جمیل الرحمن)

غیر صالح ولد الزنا کی امامت | **سوال** (۱۰۹۱) ولد زنا غیر صالح و غیر عالم کی امامت جائز ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ امامت ایسے ولد الزنا کی گو جائز ہو گی مگر کراہت سے خالی نہ ہو گی

هذا ان وجد غیرہ والا فلا کراھۃ الخ در مختار علی الشامی ص ۵۲۵ .
یہی مفتی بہ ہے۔

شیعہ کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں	**سوال** (۱۰۹۲/۱) شیعہ کے پیچھے نماز اہل سنت

ہوتی ہے یا نہیں۔

اہل سنت والجماعت کب سے نام رکھو گیا	(۱۰۹۳/۲) نام سنت جماعت اس فرقہ کا کب سے

رکھا گیا؟ اور وجہ تسمیہ کیا ہے۔؟

جو نہ شیعہ ہو اور نہ اہل سنت اس کی امامت کیسی ہے	(۱۰۹۴/۳) جو شخص نہ شیعہ ہو نہ اہل سنت اس کے پیچھے نماز اہل سنت جائز ہے یا نہیں؟
جو تعزیہ یا مرثیہ کرتا ہو کیا وہ اہل سنت ہے	**(۱۰۹۵/۵) جو مرثیہ سنتا ہو یا تعزیہ جس کے گھر سے نکلے یا جس کے گھر میں تعزیہ ہے یا جس کے گھر میں ماتم کی جائے وہ اہل سنت میں**

داخل ہے یا نہیں؟ یا اہل شیعہ ہے؟

شیعہ سے میل جول درست ہے یا نہیں	(۱۰۹۶/۶) شیعہ کے ساتھ سنت جماعت کو پرہیز کرنا

چاہئے یا میل جول رکھے۔؟

الجواب :- (۱) شیعہ کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی چونکہ عقائد ان کے بعض ایسے ہوتے ہیں جو موجب کفر ہیں لہٰذا اس صورت میں نماز کا صحیح نہ ہونا امر یقینی ہے اور گر شیعہ غالی نہ ہو تب بھی احتیاط لازم ہے کہ عقیدہ امر مخفی ہے اور سب شیخین سے جو عند البعض کفر ہے اور قذف عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بالاتفاق کفر ہے کوئی شیعہ خالی نہیں ہوتا۔ قال الشامی ینبغی تقیید الکفر بالانکار لخلافۃ بما اذا لم یکن عن شبھۃ۔ الخ باب الامامۃ
(۲) اس گروہ کو اہل سنت والجماعۃ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ فرقہ اہل حق و متبع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور طریقہ صحابہؓ کو مضبوط پکڑے ہوئے ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یغرس فی ھذا الدین غرسا یستعملھم

حتی طاعتاً لتیبالون من خذلهم ولا من یضرهم حتی یأتی امر الله عز وجل انما قال رواه ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه۔

(۳) ایسے شخص کی اقتداء حتی الامکان نہ کرے جس کو اپنے دین کی حفاظت کا خیال بالکل نہیں یہ شخص فاسق ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن رواہ الترمذی۔

(۴) یہ سب امور جو شخص کرتا ہے شعار روافض ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم۔

جو شخص مرثیہ پڑھنا یا سننا جائز جانے اور تعزیہ کا بنانا اچھا جانے اور اس میں شرکت کرے وہ سنی نہیں بدعتی اور روافض کا شریک ہم خیال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) روافض کے ساتھ میل جول نہ کرنا چاہئے۔ قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔

رومال لپیٹنے کو عمامہ کہا جائے گا یا نہیں

سوال (۱۰۹۷) عمامہ تو سات یا گیارہ گز کا ہوتا ہے۔ آجکل امام جو کوئی رومال وغیرہ امامت کے وقت لپیٹ لیتے ہیں اس کو عمامہ کیسے کہیں گے؟۔

جس امام کی بیوی ساڑی باندھتی ہو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں

(۱۰۹۸) امام کی بیوی ساڑھی لہنگا یعنی جو بنگالوں کی عورتیں پہنتی ہیں، پہنتی ہے۔ اس امام کے پیچھے نماز کیسی ہوتی ہے؟

الجواب:- (۱) سات یا گیارہ گز کی تحدید شارع علیہ السلام نے نہیں لگائی اور جس کو عمامہ کہتے ہیں اس پر عمامہ کا اطلاق کیا جاوے گا۔

(۲) ایسے امام کی امامت میں تو کچھ کراہت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمن۔

خوشامد سے مراد طلب کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۰۹۹) جو شخص

اس قسم کے اشعار پڑھتا ہے ۔ امداد کن امداد کن + از رنج و غم آزاد کن + در دین و دنیا شاد کن ۔
یا غوث اعظم دستگیر ۔ الخ اس شخص کو امام بنانا کیسا ہے ۔

الجواب :۔ ایسے شخص کو امام بنانا مناسب نہیں ہے بلکہ متقی اور متبع سنت کو بنانا چاہیئے ۔ فقط ۔ (قال عزوجل ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم وقال تعالیٰ ایاک نعبد وایاک نستعین ۔ جمیل الرحمن ۔ غیر اللہ سے ان اشعار میں استمداد ہے جو حرام ہے اور مرتکب حرام، فاسق ، مبتدع ہے ، و امامتہ مکروہ ہے ،

جس کے فسق کی وجہ سے لوگ ناراض ہوں اس کی امامت کا کیا حکم ہے

سوال (۱۱۰۰) جس پیش امام سے اکثر قوم بسبب فساد و چغل خوری اور حاسد اور مغرور اور خبیث ہونے کے ناراض ہوں اس کے سبب بعض تارک جماعت بعض تارک مسجد ہوئے اس کو امام ہمیشہ کا بنانا جائز ہے یا نہیں ؟۔

الجواب :۔ ایسے شخص کو جس کے فسق و معصیت اور بے دینی کی وجہ سے اکثر لوگ ناراض ہوں اس کو امام دائمی نہ کیا جاوے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے یہ شخص واجب العزل ہے اس کو معزول کیا جاوے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۔

(رجل ام قوما وھم لہ کارھون ان کانت الکراھۃ لفساد فیہ او لانھم احق بالامامۃ یکرہ لہ ذلک فتاوی عالمگیریہ ص بیان الامامۃ جمیل الرحمن

تارک جماعت کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۱۰۱) خضاب مہندی جائز است یا نہ وامامت تارک جماعت جائز است یا نہ ؟

الجواب :۔ خضاب مہندی جائز است و ترک جماعت بلا عذر معصیت است امامت تارک جماعت مکروہ است ۔ (و فصل فی المحیط بین الخضاب بالسواد الی قولہ ومذھبنا ان الصبغ بالحناء والوسمۃ حسن کما فی الخزانۃ

الجماعة سنة الى قوله وقيل واجبة وعليه العامة (در مختار) في الاجناس لا تقبل شهادته اذا تركها استخفافا او مجانة۔ شامی ص ۵۲۹ ج ۱ باب الامامۃ۔ ویکرہ امامۃ الفاسق الخ (کبیری)

غیر کی منکوحہ سے شادی کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۰۲) ایک شخص نے شوہر والی غیر مطلقہ عورت سے نکاح کر لیا ہے یہ نکاح ہوا یا نہیں، اور جو اولاد اس سے ہوئی اس کا کیا حکم ہے؟ اور امامت اس کی جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب:۔ غیر مطلقہ عورت سے نکاح حرام و باطل ہے اور اولاد ولد الزنا ہے امامت اس کی مکروہ ہے (لقوله تعالى حرمت عليكم امهاتكم الى قوله عز وجل والمحصنت من النساء الآية وفي الكبيري للحلبي ص ۴۷۹ لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم۔ جمیل الرحمن)

جس میں یہ اوصاف ہوں اس کی امامت کا کیا حکم ہے

سوال (۱۱۰۳) جو شخص غیر مقلد ہو جو آجکل اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں اور نیز اپنی جائداد سود کی رہن رکھتا ہو اور حافظ کلام اللہ نہ ہو بلکہ کلام پاک غلط پڑھتا ہو اور بوجہ کاروبار دنیوی پابندی اوقات نماز اکثر نہ کر سکتا ہو ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہ؟ اور ایسے شخص کو امام بنانا درست ہے یا نہ؟ خصوصاً جب کہ ایک دوسرا شخص بھی موجود ہو جو کہ حافظ کلام اللہ و پابند جماعت ہو ان تمام امور مذکورہ کے پاک و صاف نظر آتا ہو اس کو امام مقرر کیا جائے؟ اور نیز اگر وہ پہلا شخص بوجہ کمی مقتدیان امام مقرر ہو کیونکہ ہمیشہ اپنے کو حنفی مذہب ظاہر کرتا رہا اور نیز ان تمام امور سے پرہیز کرتا رہا مگر اب چند روز سے امامت کا استحکام خیال کر کے خود کو غیر مقلد ظاہر کیا اور دیگر ائمہ پر سب و شتم شروع کر دیا اور افعال مذکورۃ الصدر صادر ہوئے جس کی وجہ سے اسلامی جمعیت میں تفرقہ اور فساد شروع ہو گیا اور باوجود کراہت مقتدیان اکثر قوم کے اپنی امامت پر مصر ہے اور یہاں تک کہ عدالت عالیہ سرکار میں دعوی کی نوبت ہو گئی اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے

پڑھتے ہیں۔

الجواب: - امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب میں فاتحہ اور سورۃ کے ساتھ بسم اللہ کا جہر ہے، اس لئے وہ ایسا کرتے ہوں گے حنفیوں کے نزدیک نہیں ہے۔ اور اسی طرح رفع یدین اور قراءۃ فاتحہ خلف الامام امام شافعیؒ کا مذہب ہے۔ وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں شافعی المذہب ہوں گے مگر ان کو چاہئے کہ زور سے نہ پڑھیں جس سے دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل ہو۔ بوجہ شافعی کے وہ ایسا کرتے ہیں۔ فقط۔ (اگر ضروری مراعاۃ کا خیال رکھتے ہوں تو بلا کراہت اقتداء جائز ہے[۱]۔ ظفیر)

والدین کے نافرمان کی امامت

سوال (۱۰۵۱) جو شخص اپنے والدین کا نافرمان ہے اسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور اپنی ذاتی کمائی میں والدین کو کچھ دے سکتا ہے یا نہیں اگر والدین فقیر ہوں تو وہ مقدم ہیں والدین؟

الجواب: - امامت اس کی مکروہ ہے[۲] بسبب فاسق ہونے کے اور نکاح خوانی و ذبیحہ اس کا درست ہے کہ وہ مسلمان ہے اور والدین اس کے اگر محتاج ہیں ان کا خرچ اور نفقہ بیٹے پر واجب ہے اپنے عیال و اطفال کو بھی دیوے اور والدین کو بھی دیوے۔ سب کا نفقہ اس پر لازم ہے وتجب علی موسر (الی قوله) النفقة لاصوله الفقراء ولو قادرین علی الکسب[۳] الخ درمختار۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] ومن امه باجرة ومخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکره وعدمها لم یصح وان شك کره (درمختار) اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه ما یفسد الصلوٰة علی اعتقاد المقتدی علیه الاجماع الخ (رد المحتار باب الامامة ص $\frac{526}{1}$) ظفیر۔

[۲] ویکره تقدیم الفاسق ایضاً لتساهله فی الامور الدینية (غنیة المستملی ص ۳۵۱) ظفیر۔

[۳] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص $\frac{931}{2}$ و ص $\frac{933}{2}$ ۱۲ ظفیر۔

غیر مقلد کے پیچھے مقلد کی نماز | **سوال** (۱۱۰۶) غیر مقلد کے پیچھے مقلد مقتدی کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ غیر مقلد امام اگر رعایت اس امر کی کرتا ہے کہ وہ امر نماز میں نہ کرے جس سے حنفی کی نماز فاسد یا مکروہ ہو اور وہ متعصب نہ ہو تو اقتدا اس کی درست ہے کتب فقہ حنفیہ میں اس کی تفصیل درج ہے۔ درمختار میں ہے ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ الخ (درمختار ص $\frac{۵۲۶}{۱ج}$)

جھوٹی گواہی دینے والے کی امامت | **سوال** (۱۱۰۷) جھوٹی گواہی دینے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا مکروہ؟ اور نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے جب توبہ کرلے تو درست ہے بلا کراہت اور نماز اس کے پیچھے ہر حال میں ہو جاتی ہے لیکن بدون توبہ کے مکروہ ہے[1]۔

ولد الزنا اور نابالغ کی امامت | **سوال** (۱۱۰۸) امامت ولد الزنا ہی جائزۃ ام لا؟ (۲) وامامۃ صبی لم یبلغ الحلم فی الفرائض والنوافل یجوز ام لا؟۔

الجواب:۔ (۱) ان کان صالحاً عالماً ورعاً تجوز امامتہ بلا کراہۃ ولو کان من غیرہ واذا لم یکن موصوفاً بالاوصاف المذکورۃ۔ لا تجوز کذا حققہ فی الشامی وغیرہ[2]۔

(۲) لا تجوز امامۃ الصبی الذی لم یبلغ الحلم مطلقاً لا فی الفرائض ولا فی النوافل التراویح وغیرہ۔ علی الصحیح من المذہب[3]۔ فقط۔

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق مختصر ۱۱ (درمختار ظفیر) [2] دیکھئے شامی ص $\frac{۵۲۵}{۱ج}$ و فی غنیۃ المستملی ویکرہ تقدیم ولد الزنا بناء علی ان الغالب فیہ الجہل (ای قولہ) حتی لو تحقق فیہ عدم الجہل لا یکرہ تقدیمہ (ص ۳۵۱) ظفیر [3] ولا یصح اقتداء رجل بامرأۃ الخ وصبی مطلقاً ولو فی جنازۃ ونفل علی الاصح (درمختار) رد المحتار انہ لا یجوز فی الصلوٰۃ کلہا (رد المحتار باب الامامۃ ص $\frac{۵۳۹}{۱ج}$ و ص $\frac{۵۴۰}{۱ج}$) ظفیر۔

لنگڑے کی امامت

سوال (۱۱۰۹) اعرج اور قصیر کی امامت کا کیا حکم ہے۔ مکروہ ہے یا کیا؟

الجواب:- اگر اعرج ایسا ہے کہ پورا کھڑا نہیں ہو سکتا ہے تو اس کی امامت کو مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ لکھا ہے اور قصیر کی امامت میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ وکذا اعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ اولیٰ الخ شامی۔[1]

سوزاک والے شخص کی امامت

سوال (۱۱۱۰) ایک امام کو مرض سوزاک ہے، دھبہ برابر آتا رہتا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب:- اگر وہ شخص معذور کو پہنچ گیا ہے اور معذور ہو گیا ہے کہ ہر وقت دھبہ آتا ہے اور کوئی وقت نماز کا خالی نہیں رہتا ہے تو اس کے پیچھے نماز غیر معذورین کی نہیں ہوتی اس کو امام نہ بنایا جاوے۔[2] فقط۔

یوم شک میں جو روزہ نہ رکھے اس کی امامت

سوال (۱۱۱۱) ایک موضع میں چاند ۲۹ تاریخ کو نظر نہیں آیا احتیاطاً روزہ رکھا دوپہر کے وقت پیش امام نے خود بھی روزہ توڑ دیا اور لوگوں کے روزے بھی تڑوا دیئے۔ شام کو چاند پڑا تھا سب نے یقین کر لیا کہ چاند ۲۹ تاریخ کو ہوا ہے چنانچہ اور اطراف میں ۲۹ کو چاند دیکھا گیا۔ اس روزہ کی قضا آوے گی یا نہیں؟ اور روزہ توڑنے والے گنہ گار ہوئے یا نہیں؟ اور امام کے لئے کیا حکم ہے۔ امامت اس کی درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- اس صورت میں اس امام اور دیگر روزہ توڑنے والوں پر کچھ گناہ نہیں ہوا۔ امامت اس کی درست ہے۔ اس روزہ کی قضا لازم آوے گی۔[3]

اغلام بازی کی بعد توبہ امامت

سوال (۱۱۱۲) مسمی عبد الغنی اغلام بازی میں مشہور تھا

---

[1] رد المحتار باب الامامت ص ۵۲۵ ج ۱۔ ظفیر۔
[2] وکذا لا یصح الاقتداء بمجنون مطبق (الی قولہ) ولا طاهر بمعذور (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۱ ج ۱) ظفیر
[3] ولا یصام یوم الشک (الی قولہ) ویفطر غیرهم بعد الزوال به یفتی (در مختار کتاب الصوم) ظفیر

اب اس نے بصدق دل سے توبہ کرلی ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ؟

الجواب: بعد توبہ کے بے تردد اور بے کراہت عبدالغنی کے پیچھے نماز درست ہے کچھ شبہ نہ کرنا چاہئے۔[1]

غیر مقلد کی امامت | **سوال** (۱۱۱۳) غیر مقلدین کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

قادیانی کی امامت | (۲) قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: غیر مقلدین متعصبین کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے۔[2]

(۲) قادیانیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے۔[3]

تراویح میں نابالغ کی امامت | **سوال** (۱۱۱۴) تراویح میں نابالغ لڑکا امام ہو سکتا ہے یا نہیں، نابالغ کے پیچھے تراویح درست ہے یا نہیں؟

الجواب: صحیح اور مفتی بہ مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ نابالغ کے پیچھے تراویح درست نہیں ہے۔[4]

---

1 التائب من الذنب كمن لا ذنب له (مشكوٰة ص ۲۰۶ ظفیر) 2 رد المحتار میں وكذا تكره خلف امرد (الى قوله) وزاد ابن الملك ومخالف۔ شامی میں مخالف کی اقتداء کے سلسلہ میں مذکور ہے وخالفهم العلامة الشيخ ابراهيم البيري بناء على كراهة الاقتداء بهم لعدم مراعاتهم في الواجبات والسنن (شامی ص ۵۲۷ ج ۱ ظفیر) 3 وان انكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا (شامی ص ۵۲۷ ظفیر) 4 فلا يصح اقتداء رجل بامرأة وصبي مطلقا ولو في جنازة ونفل على الاصح (درمختار) وفي رد المحتار قال في الهداية وفي التراويح والسنن المطلقة جوزه مشائخ بلخ ولم يجوزه مشائخنا (الى قوله) والمختار انه لا يجوز في الصلوات كلها (ص ۵۴۱ ج ۱ ظفیر)۔

جس پر تہمت لگائی جائے اس کی امامت درست ہے

سوال (۱۱۱۵) ایک شخص عمدہ قرآن شریف پڑھتا ہے اور شریف آدمی ہے۔ غرض شہر بھر قابل امامت اس کو جانتا ہے صرف ایک شخص اس پر یہ الزام لگاتا ہے کہ یہ سفلی عمل پڑھتا ہے۔ اس نے دو معتبر گواہ کر دیئے ہیں کہ بے شک یہ سفلی عمل پڑھتا ہے۔ وہ امام بالکل انکار کرتا ہے۔ اب یہ فرمایئے یہ شخص جو ایسے نیک امام پر کہ جس کو تمام بستی کے آدمی اچھا جانتے ہوں الزام لگا دے اس کی کیا سزا ہے۔

جس کے پیر میں کجی ہو اس کی امامت کیسی ہے

(سوال ۱۱۱۶) ایک شخص کے پیر میں لنگ ہے اور مسجد کا امام ہے لیکن قرآن شریف اچھا پڑھتا ہے۔ نماز ایسے امام کے پیچھے پڑھنی درست ہے یا نہ۔

زیر ناف سفید داغ والے کی امامت درست ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۱۷) اگر کسی شخص کے زیر ناف سفید داغ ہوں تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی کیسی ہے۔

الجواب:- (۱) جب کہ اس الزام وتہمت کا کچھ ثبوت نہ ہو جو امام پر لگایا تو امامت اس کی بلا کراہت صحیح ہے۔ جھوٹا الزام لگانے والا فاسق ہے اور عاصی ہے توبہ کرے۔

(۲) شامی میں ہے وکذا اعرج یقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغیره اولی تاتارخانیہ[۱]۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ لنگڑے کے پیچھے نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۳) اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے۔ کیونکہ فقہاء نے جو ابرص کی امامت کو مکروہ لکھا ہے تو اس میں یہ قید ہے کہ برص اس کا ظاہر ہو اور یہ داغ ظاہر نہیں۔ وکذا یکرہ خلف امرد وسفیه ومفلوج وابرص شاع

۱؎ رد المحتار باب الامامة مطلب فی امامة الامرد ص ۵۲۵ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

برصلہ -الخ۔[1]

ترک واجب کی وجہ سے جن نمازوں کا اعادہ ہو تو جو پہلی جماعت میں شریک نہ تھا وہ نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۱۱۸) ترک واجب سے نماز ہوتی ہے یا نہیں، اگر اس کا اعادہ کرے تو وہ شخص کہ جو پہلی نماز میں شریک نہ تھا اقتدا کرے یا نہ کرے، اگر کرے تو نماز درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- وہ نماز ناقص ہوئی اعادہ اس کا واجب ہے اور اقتدار اس کی مفترض (فرض پڑھنے والے) کو درست نہیں اور نماز ان مقتدیوں کی جنھوں نے پہلے نہیں پڑھی صحیح نہیں ہوگی۔[2]

مریض امام کو قطرہ کا شبہہ ہو تو کیا کرے؟

سوال (۱۱۱۹) ایک شخص مجبوری سے امامت کراتا ہے کیونکہ دوسرا اس کی برابر وہاں کوئی شخص نہیں کہ جو امامت کرا دے اگر اس امام کو نماز میں قطرہ آجائے تو امامت پوری کرے یا پھر سے نماز کو پڑھے اور امام کو قطرہ کا مرض ہے۔

الجواب:- جب تک یقین قطرہ نکلنے کا نہ ہو نماز پوری کرے اور سنت و نفل سب پڑھے۔[3]

ظالم و خائن کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲۰) زید نے ایک دکان عمرو سے گیارہ سو روپے میں خریدا اور مصلحت سے بائع سے یہ معاہدہ ہوا کہ بیعنامہ میں اس کی قیمت بارہ سو روپیہ ڈالی جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا مگر رجسٹری کے بعد جب روپیہ [illegible] نے نقد [illegible]

---

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب [illegible] صفة الصلاة ج ۱ ص [illegible] ۲ [illegible] واجب لا تفسد بترکها و نعم وجوبا الإعادة والمختار انه جابر للاول لان الفرض لا یتکرر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صفة الصلاة ج ۱ ص [illegible] ۳ الیقین لا یزول بالشک [illegible] والنظائر القاعدة الثالثة ص ۷۵ ظفیر۔

آیا وہ مشتری سے رقم زائد واپس لینی چاہی تو معاہدہ فسخ کر کے رقم زائد کے دینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے بائع مذکور تمام شہر میں بدنام ہو گیا اور بددیانت اور غدار مشہور ہو گیا۔ علاوہ ازیں شب و روز تعدیات و دیگر معاملات مخالف شرع میں منہمک رہتا ہے۔ پس کیا ایسا شخص عند الشرع امامت مسجد یا اہتمام مدارس اسلامیہ کے منصب جلیلہ کا مستحق ہے یا نہیں نیز اگر اس کو کسی ایسے منصب پر برقرار رکھا جاتا ہے تو لوگوں کو بدظنی پیدا ہوتی ہے اور اس مسجد و مدرسہ کی اعانت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

الجواب:- بائع کو ثمن مقررہ سے زیادہ روپیہ رکھ لینا صریح ظلم اور خیانت ہے اور ظالم و خائن امام بنانے اور مہتمم بننے کے قابل نہیں ہے۔ ھکذا فی کتب الفقہ

واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً الخ رد المحتار المعروف بالشامی وایضاً فی کتاب الوقف منہ ج ۳۔ عن الاسعاف ولا یولی الا امین قادر بنفسہ او بنائبہ لان الولایۃ مقیدۃ بشرط النظر ولیس من النظر تولیۃ الخائن لانہ یخل بالمقصود۔

سوال (۱۱۲) زید حافظ قرآن ہے اور ایک چشم ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں اور اگر کوئی شخص عمر میں اس سے زیادہ ہو کیا اس کو بھی وہ ایک چشم امام نماز پڑھا سکتا ہے۔

یک چشم والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

الجواب:- حافظ ایک چشم مثل بینا دو چشم کے ہے اس سے زیادہ عمر والے کی یا اس جیسے علم والے کی نماز اس کے پیچھے ہو جاوے گی بلا کراہت۔ نابینا کی امامت کی کراہت کی وجہ فقہاء نے یہ لکھی ہے کہ آنکھیں نہ ہونے کی وجہ سے نجاست سے بچنا سکنے مشکل ہو جاتا ہے

لہ رد المختار، باب الامامت ص ۵۲۲ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

لہ رد المختار کتاب الوقف مطلب فی شروط المتولی۔ ص ۵۳۲ ج ۳ ۱۲ ظفیر۔

والاعمیٰ لانہ لایتوقی النجاسۃ۔ ہدایہ باب الامامۃ ص۱۰۱ کانے شخص کا کام یک گونہ اسی طرح چلتا ہے جس طرح بینا کا۔ ظفیر)

سودی کاغذات اجرت پر لکھنے والے کی امامت کیسی ہے

سوال (۱۲۲) ایک شخص سود لینے والے کے یہاں رہتا ہے اور سودی کاغذ اجرت پر لکھتا ہے کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے۔

الجواب:۔ سود لینے اور دینے والا فاسق ہے ہذا فاسق کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ ہے اس لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سودی کاغذات لکھنے والے پر بھی لعنت کی ہے۔ اس کو بھی اسی گروہ میں شمار کیا ہے عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ الخ وقال ھم سواء رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الربوا ص۲۴۴

متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز نہیں ہوتی

سوال (۱۲۳) اگر ایک امام دو جگہ یعنی دو شہروں میں نماز پڑھا وے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دوسری جگہ اس امام نے نماز پڑھائی وہ نہیں ہوئی کیونکہ اگر اول نماز قاعدہ شرعیہ کے موافق ہوتی ہے تو دوبارہ جو نماز اس نے پڑھی وہ نفل ہے اور متنفل کے پیچھے فرض اور واجب درست نہیں ہے۔ پس جن لوگوں نے دوسری دفعہ اس کے پیچھے نماز پڑھی ان لوگوں کی نماز نہیں ہوئی۔[2]

امام کسی کی اقتدار کی نیت نہ بھی کرے تو بھی مقتدی کی نماز ہو جاتی ہے

سوال (۱۲۴) زید ایک جگہ امام ہے اور بکر اسی جگہ کا دربان ہے۔ زید اور بکر میں نااتفاقی ہے بکر زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہے لیکن بوجہ عداوت کے زید اقتدار کی نیت نہیں کرتا تو اس

---

[1] اما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ الخ رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۳ ج۱ ظفیر۔

[2] ولا مفترض بمتنفل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۴۷ ج۱) ظفیر۔

صورت میں بکر کی نماز ہو جاویگی یا نہیں۔

الجواب:۔ بکر کی نماز صحیح ہے کیونکہ امام مقتدیوں کی امامت کی نیت کرے یا نہ کرے ہر حال میں مقتدیوں کی نماز ہو جاویگی۔[1]

جو فن تجوید کا ماہر نہ ہو اسکی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲۵) اگر امام قرآن شریف توضیح پڑھتا ہو لیکن فن تجوید سے پورا ماہر نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز میں کچھ نقصان نہیں آتا۔

غیر مقلد کے پیچھے حنفی کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲۶) غیر مقلد کے پیچھے نماز حنفیوں کی جائز ہے کہ نہیں۔

الجواب:۔ اس میں کچھ تفصیل ہے جس کے لکھنے کی اس جگہ گنجائش نہیں اور نہ ضرورت ہے کیونکہ کتب و رسائل اس بارہ میں موجود ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں احتیاط کرنی چاہئے۔[2]

جید ولد الزنا کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲۷) شخص ولد الزنا کی جو ارکان اسلام سے پورا واقف ہو اور باعمل پرہیزگار ہو امامت اور امامت شرعاً جائز ہے کہ نہیں۔

الجواب:۔ امامت اس کی بلا کراہت درست ہے۔[3]

---

[1] ولا یشترط لصحۃ الاقتداء نیۃ امامۃ المقتدی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب شروط الصلوٰۃ ص۳۸۵ ج۱) ظفیر۔

[2] وکذا تکرہ خلف امرد الخ وزاد ابن ملک کشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۲۵ و ص۵۲۶ ج۱) ظفیر۔

[3] ویکرہ تنزیہاً امامۃ عبد و اعرابی الخ وولد الزنا (رد محتار) لکن ما بحثہ فی البحر صرح بہ فی الاختیار حیث قال ولو عدمت علۃ الکراہۃ بان کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشدۃ والاعمیٰ من البصیر فالحکم بالضد (رد محتار باب الامامۃ ص۵۲۳) ظفیر

جوامام عیدین میں بگمنے کے ساتھ جاتا آتا ہے اور سودخوار بھی ہے اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۱۱۲۸) قاضی صاحب نماز عیدین پڑھانے کو اپنے گھر سے جب نکلتے ہیں تو شیخ نقارچی ڈھول بجاتا ہوا قاضی صاحب کے آگے آگے عیدگاہ تک جاتا ہے اور اسی طرح بعد نماز کے گھر تک جاتا ہے۔ یہ عمل ثواب ہے یا گناہ۔ اور قاضی کھلم کھلا سود لیتے ہیں۔ و قرآن شریف بھی غلط پڑھتے ہیں۔

الجواب: - قاضی کا یہ فعل کہ ڈھول بجواتے ہیں درست نہیں ہے اور سودخوار کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے[1]۔ فقط۔

والد کو گالی گلوچ کہنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲۹) شخصے پدر خود را نیک بد دہد و ہمیشہ دشنام دہد۔ غرض بسیار سیاست میکند، و دروغ میگوید موافق کتب چہ حکم دارد۔ و بریں شخص اقتدار جائز است یا نہ۔

الجواب: - پدر را ایذا دادن گناہ کبیرہ و معصیت سخت است اگر توبہ نکند و معافی از پدر نخواہد نماز پس او مکروہ است کہ او فاسق است ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قال اللہ تعالیٰ ۔ ولا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولاً کریما[2]۔

جو مسافر امام تین رکعت پڑھ چکا ہو اس کی اقتدار درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۳۰) امام مسافر تین رکعت پڑھ چکا۔ چوتھی رکعت میں مقتدی شامل ہوا۔ وہ تین رکعت باقی کس قاعدہ سے پڑھے۔

الجواب: - جب کہ امام مسافر ہے تو اس کو دو رکعت پڑھنی چاہئے تھی مگر جب سہواً چار رکعت پڑھ لے تو آخر کی دو رکعت اس کی نفل ہوئی۔ لہٰذا اقتدار اس کی مقتدی کو چوتھی رکعت میں درست نہیں ہے اور نماز اس کی نہیں ہوئی[3]۔ فقط۔

---

[1] ولکن انکرہ خلف امرد الخ وشارب الخمر واکل الربا ونمام ومراء ومتصنع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱ ظفیر) [2] سورہ بنی اسرائیل۔ رکوع ۳۔ ۱۲ ظفیر [3] ولا یصح الاقتداء بمجنون الخ ولا مفترض بمتنفل وبمفترض آخر لان اتحاد الصلاتین شرط عندنا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۴۲ ج ۱ ظفیر)۔

مزامیر سننے والے کی امامت | **سوال** (۱۱۳۱) امام اذا ذہب فی مجلس الفجرۃ وسمع المزامیر والدف والرقص وغیرہا من انواع اللہو واللعب ہل یجوز الصلوٰۃ خلفہ ام لا؟۔

الجواب:۔ تجوز مع الکراہۃ۔ اما الجواز فلقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا خلف کل بر وفاجر الحدیث واما الکراہۃ فلان فی تقدیم الفاسق تعظیم وقد وجب علیہم تحقیرہ کذا فی الشامی۔ فقط۔

پیشہ کے طور پر بھیک مانگنے والوں کی امامت | **سوال** (۱۱۳۲) جن فقیروں کا پیشہ بھیک مانگنے کا ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ سوال کا پیشہ رکھنے والا فقیر اکثر امر حرام کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ ان کو سوال کرنا درست نہیں ہوتا۔ بہت سے ان میں سے غنی اور مالدار ہوتے ہیں اور بہت سے توانا و تندرست ہوتے ہیں جو محنت و مزدوری کر سکتے اور کھانے کو ان کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اس صورت میں چونکہ وہ فقیر جس کا یہ حال ہو جو مذکور ہوا شرعاً فاسق ہو جاتا ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ فقط۔

قصداً غلط مسئلہ بتانے والے کی امامت | **سوال** (۱۱۳۳/۱) امام اگر چرم قربانی کی قیمت کے لالچ میں مسئلہ غلط بتادے تو کیا حکم ہے۔؟

با تنخواہ امام کی امامت | (۱۱۳۳/۲) جو امام تنخواہ لیکر نماز پڑھاتے ہیں اگر تنخواہ نہ ملے تو چلے جاتے ہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ (۱) امامت کے معاوضہ میں قیمت چرم قربانی دینا درست نہیں ہے۔ امام اگر غلط مسئلہ بتادے یہ گناہ اس پر ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے (ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق (درمختار مختصراً ص ۵۲۳/ ج ۱) ظفیر۔

(۲) ان کی نماز ہو جاتی ہے مگر ان کو یہ لینا امامت کے دباؤ میں درست نہیں ہے

۱؎ دیکھئے ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳/ ج ۱ ظفیر ۲؎ دیکھو امامۃ عبد اعرابی وفاسق الخ مختصراً درمختار ۱۲۔

دیوث کی امامت

سوال (۱۱۳۵) زید کی زوجہ کو بوجہ زنا کرانے کے حمل رہ کر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے ایسی عورت کو طلاق دینا چاہیے یا نہ؟ زید کہتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے دوزخ میں ڈالے گا میں طلاق نہیں دوں گا۔ ایسے شخص کو دیوث کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور دیوث کہنے والے پر کیا جرم ہے اور عورت بدستور حرام کاری میں مبتلا ہے اس شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہ؟ اگر پیش امام اونچے مقام پر ہو اور مقتدی نیچی جگہ پر تو نماز صحیح ہوگی یا نہ؟

الجواب: طلاق دینا ضروری اور واجب نہیں ہے کذا فی الدر المختار۔ ایسا کہنا نہ چاہیے یہ کہنا حرام ہے نہیں گناہ ہے۔ اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن اگر وہ اپنی زوجہ کے فعل سے راضی ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1]۔
زیادہ اونچا ہو تو مکروہ ہے ورنہ درست ہے۔ فقط۔

زانی کی امامت

سوال (۱۱۳۶) ایک شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح دو برس ہوئے ایک شخص کے ساتھ کر دیا لیکن اب لڑکی کا چچا زید اس کو شوہر کے پاس نہیں جانے دیتا اور اپنے پاس رکھ رکھا ہے۔ اس شخص کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور ایک مولوی کہتا ہے کہ اس شخص کی امامت جائز ہے جس نے دوسری عورت کو بٹھا رکھا ہے اور کہتا ہے کہ فرعون ملعون بہشت میں جاوے گا۔ اور یہ کہ دو لاکھ آدم اس آدم سے پیشتر گذر چکے ہیں۔ اور جمعہ بلاد نصاری میں جائز نہیں ہے اور خضاب سیاہ مباح ہے۔ اس شخص کی بابت کیا حکم ہے؟

---

[1] و یکرہ امامۃ عبد و اعرابی و فاسق الخ الدر المختار باب الامامۃ ... و انفراد الامام علی الدکان للنھی وقدر الارتفاع بذراع ولا باس بما دونه ... الدر المختار قوله للنھی وھو ما اخرجه ... انه صلی اللہ علیه وسلم نھی ان یقوم الامام فوق شیء و یبقی الناس خلفه (رد المحتار ص ۲۶۷ ج ۱) ظفیر

الجواب:- وہ شخص جس نے اس عورت کو رکھا اور شوہر کے پاس نہیں جانے دیتا وہ فاسق و ظالم ہے اس کی امامت مکروہ ہے۔ کذا فی الشامی[1] وغیرہ۔ من الکتب الفقہیہ اور وہ مولوی جو خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے عقائد ظاہر کرتا ہے وہ ضال مضل ہے اس کے اقوال کا اعتبار نہیں ہے۔ اس سے اعتقاد رکھنا حرام ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ رواہ مسلم[2] و فی حدیث البخاری و مسلم حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فاسق امام کی وجہ سے جماعت ثانیہ

سوال (۱۱۳۷) جس مسجد میں امام فاسق نماز پڑھاتا ہو اس مسجد میں جماعت ثانیہ کرنا جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب:- قال فی الدر المختار صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعۃ قال الشامی قولہ نال فضل الجماعۃ افاد ان الصلوٰۃ خلفھما اولی من الانفراد الخ[3] پس جماعت ثانیہ کرنا اس مسجد میں درست نہیں ہے اسی امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے کیونکہ تنہا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا اولیٰ ہے اور جماعت ثانیہ کرنا مسجد محلہ میں روا نہیں ہے۔ فقط۔

تنخواہ دار امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۳۸/۱) امامت پر تنخواہ لینا جائز ہے یا نہ؟ اور جو امام تنخواہ لے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا مکروہ؟

مقررہ امام اور عالم مقتدی میں کون مستحق امامت ہے

(۱۱۳۹/۲) ایک مسجد میں امام مقرر ہے ــ اور

---

[1] ویکرہ تقدیم العبد الخ والفاسق (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱) ظفیر۔ [2] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالسنۃ فصل اول ص ۲۸۔ ۱۲ ظفیر۔ [3] مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول ص ۳۳۔ ۱۲ ظفیر۔ [4] دیکھئے رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۵ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

ایک عالم بھی موجود ہے تو نماز کس کے پیچھے پڑھنی چاہیئے؟ اور عالم کی نماز اس امام مقرر شدہ کے پیچھے صحیح ہے یا نہیں؟۔

ایسے امام کی اقتدا جس نے دو ماہ تک باوجود علم نجس جانماز پر نماز پڑھی اور لوگوں کو پڑھائی درست ہے یا نہ؟۔

الجواب: (۱) امامت پر تنخواہ لینا درست ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مشرح ہے۔ پس تنخواہ دار امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ اور کچھ تردد نہ کرنا چاہیئے۔

(۲) امام مقرر کے پیچھے ہی نماز پڑھنی چاہیئے یہی افضل ہے اور عالم کی نماز امام مقرر کے پیچھے صحیح ہے۔ درمختار میں ہے۔ ومثلہ امام المسجد الراتب اولی بالامامۃ من غیرہ مطلقاً ای وان کان غیرہ من الحاضرین من ھو اعلم واقرأ منہ (شامی ص ۵۲۲ ج ۱)

جانماز اگر نجس ہے تو اس پر نماز پڑھنے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر موضع سجود وقدمین پاک ہے تو نماز صحیح ہے ورنہ نہیں اور موضع یدین و رکبتین میں خلاف ہے کہ نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ پس اگر ماسوا ان موضع کے کوئی جگہ جانماز کی نجس ہے تو نماز ہوجاتی ہے اس صورت میں اعتراض کچھ نہیں ہے۔ درمختار میں ہے۔ باب شروط الصلوٰۃ میں و (طہارۃ) مکانہ ای موضع قدمیہ او احدھما ان رفع الاخری وموضع سجودہ اتفاقاً فی الاصح لا موضع یدیہ ورکبتیہ علی الظاھر الخ۔ شامی میں ہے وفی البحر واختیار ابو اللیث ان صلاتہ تفسد وصححہ فی العیون[۱] ۔ فقط۔

سوال (۱۱۴۰) ایک شخص تنہا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے دوسرا شخص بعد میں آکر نیت باندھ کر مقتدی ہوگیا اور	ایک شخص فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا دوسرا مقتدی بن کر مل گیا

۱؎ ولا لاجل الطاعات (الی قولہ) ویفتی الیوم بصحتہا لتعلیم القرآن والفقہ والامامۃ والاذان الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی الاستیجار علی الطاعات ظفیر ۲؎ ردالمحتار باب شروط الصلوٰۃ ص ۲۷۴ ج ۱۔ ظفیر

شخص اول نے امامت کے ساتھ فرض نماز ادا کی اس صورت میں اس کی امامت اور اس کا اقتداء درست ہوا یا نہیں؟۔

الجواب:۔ اس صورت میں نماز ہوگئی امامت اور اقتداء جائز ہوئی[1]۔

متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز

سوال (۱۱۴۱) اگر امام نفل پڑھتا ہو اور مقتدی فرض اگر اس کے پیچھے پڑھ لے تو مقتدی کے فرض ہوں گے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں مقتدی کے فرض نہیں ہوں گے۔ درمختار میں ہے واتحادمکانهما وصلاتهما[2]۔ فقط۔

نماز میں ہلنے والے کی امامت

سوال (۱۱۴۲) جو امام نماز میں حرکت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟ اور اگر یہ بات اس کی عادت میں داخل ہو تو اس حالت میں کیا حکم ہے؟۔

غسال اور گداگر کی امامت

سوال (۱۱۴۳) ایسے شخص کو امام یا قاضی مقرر کرنا جو مردے نہلاتا ہو اور ایک چشم اور لنگڑا ہو اور گداگری کرتا ہو کیسا ہے؟ اور وہ باوجود شادی شدہ ہونے کے اپنی لڑکی کو اس کے شوہر کے پاس نہ جانے دیتا ہو اور وہ لڑکی آوارہ ہو اور اس کی آوارگی اس کے اشارہ سے ہو تو اس کو امام مقرر کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: (۱) جو شخص نماز میں حرکت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

(۲) مردوں کا نہلانا گناہ نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ یک چشم کی امامت درست ہے اور لنگڑے کی امامت خلاف اولیٰ ہے اور گداگری کرنے والے کے پیچھے

---

[1] ای من صلی مع واحد اقامه عن یمینه (غنیۃ المستملی ص ۴۸۵) ویقف الواحد ولو صبیا محاذیا ای مساویا لیمین امامه علی المذهب الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار ص ۵۳۰ ج ۱) ظفیر

[2] الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۳ ج ۱ ۱۲ ولامفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلاتین شرط عندنا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۴۲ ج ۱) ظفیر

نماز مکروہ ہے اور جو شخص اپنی دختر کو اس کے شوہر کے پاس نہ بھیجے اور بے وجہ روک رکھے اور اس کے آوارہ پھرنے پر راضی و خوش ہے وہ فاسق و بدکار ہے امامت اس کی مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۱۳ رجب ۱۳۳۲ھ۔

ولد الزنا کی امامت

سوال (۱۱۴۷) حرامی کی امامت کا کیا حکم ہے؟ خصوصاً ایسی حالت میں کہ مسجد میں دس نمازی ہیں منجملہ ان کے ایک حرامی ہے اور وہی مسائل سے واقف اور عالم ہے اور نو آدمی جاہل ہیں تو اس صورت میں جاہل شریعت نماز پڑھاوے یا حرامی؟ مشہور ہے کہ حرامی کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔

الجواب: — حرامی کے پیچھے نماز درست ہے اور جو مشہور ہے بین الناس یہ غلط ہے۔ اور صورت مسئولہ میں اس کا امام بنانا بلا کراہت درست و جائز ہے کیونکہ احکام نماز سے سب سے زیادہ واقف ہے۔ اور فقہاء نے وجہ کراہت کی یہ تحریر فرمائی ہے کہ حرامی کا کوئی شفیق باپ نہیں ہوتا لہذا جاہل رہتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اگر جاہل نہ ہو تو امامت بلا کراہت جائز ہے بلکہ۔ اس صورت میں سب سے زیادہ حقدار یہی ہے اس کو امام بنانا چاہئے کما فی الدر المختار الاحق بالامامة علمهم باحکام الصلوٰة نصبا وامامةً وقال فی الهدایة یکره تقدیم الفاسق و ولد الزنا لانه لیس له اب یثقفه فیغلب علیه الجهل وفی الشامی ولو عدمت ای علة الکراهة بان کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر و ولد الزنا من ولد الرشدة والاعمیٰ من البصیر فالحکم بالضد[1] ۔ فقط۔

میں تم کو تمہاری نماز پڑھاتا ہوں، یہ کہنا کیسا ہے

سوال (۱۱۴۸) امام مسجد نے ایک روز مغرب کی نماز نہیں پڑھی لوگوں نے دریافت کیا تو جواب دیا کہ میں اپنی نماز نہیں پڑھتا تم کو تمہاری نماز پڑھاتا ہوں۔ یہ لفظ کفر میں داخل ہے یا نہ اور اس کے پیچھے نماز درست

---

[1] ردالمحتار، باب الامامة ص ۵۲۳ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

ہے یا نہ؟

الجواب:- (۱) یہ کفر کے حکم میں نہیں فسق ہے ایسے امام کے پیچھے نماز گو پڑھ لے مگر نماز مکروہ تحریمی ہے۔ واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور کسی اور کو امام بناویں کیونکہ اس کلمہ کے سبب سے فاسق کا حکم دیا جاوے گا۔

(۲) جس کی بینائی میں نقصان ہو مگر نجاست سے بچتا ہو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے۔ اور اگر نجاست سے نہیں بچ سکتا تو مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے۔ ویکرہ امامۃ عبد ونحوہ الاعشی۔ درمختار[1]۔ فقط۔

داڑھی منڈے کی امامت

سوال (۷۴۷) ایک شہر میں انگریزی مدرسہ ہے جس میں علاوہ دنیوی تعلیم کے دینیات بھی پڑھاتے ہیں لیکن سرکاری قانون پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ مثلاً آج کل مدرسہ کا وقت دس بجے صبح سے تین بجے شام تک ہے۔ درمیان میں ایک بجے بیس منٹ کی چھٹی ہوتی ہے اور اس وقت وہ نماز ادا کرتے ہیں اور جمع ہو کر جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اگر طلبہ کو کسی وجہ سے دیر ہوتی ہے تو قطع نظر نقصان کے اسکول سے ان سے جواب طلب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر دیر ہوتی ہو اور امام موجود نہ ہو تو کسی طالب العلم کو جو کہ داڑھی منڈاتا ہے لیکن حافظ قرآن اور صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے اور دوسرے طلبہ میں فوقیت رکھتا ہے امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں ہے تو لڑکوں کو جداگانہ نماز پڑھ کر مدرسہ چلا جانا چاہئے یا نہیں؟

امام متعین کی اجازت کے بغیر اس کی موجودگی میں دوسرے کی امامت

(۷۴۷/۲) اگر اہل اسلام کی کوئی جماعت کسی مسجد میں جا کر وقت معینہ پر یا بعد میں امام کی موجودگی یا عدم موجودگی میں کسی ضرورت کی وجہ سے اپنے گروہ میں سے سب سے بزرگ شخص کو امام بنا کر جماعت سے نماز ادا کریں تو امام مسجد یا کسی اور کو یہ حق ہے کہ ان کو روک دے

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱۔ ظفیر۔

یا یہ حق نہیں۔؟

الجواب: ۔ اگر اس مسجد کے امام اور نمازی نہ آئے ہوں تو لڑکوں کو مسجد میں جماعت نہ کرانی چاہئے۔ البتہ مسجد سے خارج کوئی جگہ ہو تو اس میں علیحدہ جماعت کرلیں اور اپنی جماعت میں سے جو امامت کے لائق ہو اس کو امام بنا لیا جائے۔ نماز ہر ایک مسلمان کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ یہ فرق ضرور ہے کہ نیک آدمی کے پیچھے زیادہ ثواب ہے اور داڑھی منڈے کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے اور ثواب کم ہے قال فی الجوہرۃ ص۸۵ فان تقدموا جاز لقوله علیه السلام صلوا خلف کل بر و فاجر۔ (جمیل الرحمٰن)

(۲) مسجد کے امام معین کے سوا کسی دوسرے شخص کو اس مسجد کے امام کی موجودگی یا عدم موجودگی میں امام معین کی اجازت کے بغیر امام بننا اور جماعت کرنا نہ چاہئے۔ اگر امام معین اور محلہ کے نمازیوں کی جماعت کے وقت میں دیر ہو تو یہ لوگ اپنی جماعت خارج از مسجد کسی جگہ دالان یا صحن یا حجرہ میں پڑھ لیں اور اگر مسجد میں بھی پڑھ لیں گے تو نماز ہو جائے گی لیکن ان کو اس طرح جماعت کرنا بہتر نہیں ہے۔ مسجد کے نمازیوں اور جماعت کا انتظار کریں ورنہ اکیلے نماز پڑھ لیں۔ الغرض اہل محلہ اور امام معین کے سوا دوسرے محلہ کے آدمیوں کو یہ مناسب نہیں ہے کہ اہل محلہ کی جماعت سے پہلے اس مسجد میں جماعت کریں اور اگر کریں گے تو اہل محلہ پھر جماعت کر سکتے ہیں اور جماعت اولیٰ کا ثواب انھیں کو ملیگا۔ وہ جماعت جو پہلے ہوئی اس کا کچھ اعتبار نہیں ہوگا۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔ دلیلہ قول الدر المختار ویکرہ تکرار الجماعۃ باذان واقامۃ فی مسجد محلۃ الخ قال الشامی تحت قوله باذان و اقامۃ الخ یکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بهما فیه غیر اهله او اهله لکن بمخافتۃ الاذان (الی ان قال) والمراد بمسجد المحلۃ ماله امام وجماعۃ معلومون الخ شامی ص۵۱۶۔

اذان کے بعد جماعت میں تاخیر کی جائے یا فوراً پڑھی جائے | **سوال** (۱۱۴۸) اذان کے بعد

الجواب:- زید کا قول حق ہے یعنی اگر ولد الزنا صالح اور عالم ہے تو اس کے پیچھے بلا کراہت جائز ہے۔ کما فی الشامی ولو عدمت ای علة الکراهة بان کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشدة والاعمی من البصیر فالحکم بالضد۔ شامی جلد اول ص ۵۲۳۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔ (مہر)

مندرجہ اوصاف کا حامل قابل تولیت ہے یا نہیں

سوال (۱۱۵۱) زید مومن کامل ہے۔ نہایت متبع شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہے۔ مشاہیر علماء مثلاً حضرت تھانوی مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوری وغیرہ کے نزدیک اس کی علمیت وصلاحیت افتاء قابل اعتماد ہے۔ حضرت الحاج امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے غائبانہ بیعت ہے۔ بعد وفات حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے تجدید بیعت کی ان کی وفات کے بعد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری سے تجدید بیعت کی۔ تبلیغ اسلام وہدایت خلق اللہ واصلاح حال عوام مومنین کا زید مذکور میں کامل جذبہ ہے اور اسی کے مطابق عمل پیرا ہے۔ زید مذکور طبیب بھی ہے اور ذریعہ معاش جامع مسجد کلاں کیرانہ کی امامت کرتا ہے۔ عیدین کی امامت بھی اسی کے سپرد ہے۔ حسب ضرورت شہر و دیہات میں مخالفین اسلام کے حملوں اور اعتراضوں کا جواب دیتا ہے۔ سال میں چار پانچ مرتبہ چھ روز کے لئے بعد حصول رخصت اپنی ضروریات یا دیگر اشخاص کی حاجات کے لئے باہر بھی جاتا ہے اور خدمات مفوضہ سے غیر حاضری زبانی یا تحریری اجازت کے بعد کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں۔

(۱) زبانی یا تحریری اجازت کے بعد زید مذکور غیر حاضری کرے تو اس وجہ سے زید مذکور کو جو امام مسجد کیرانہ ہے فحش اور خلاف شان تنبیہ کرنے والے اور فحش لوگوں کو آمادہ بدگوئی کرنے دے، اور متعدد بار تنگ کرتے رہے، امامت سے معطل کرنے والے رہے جس کی وجہ سے تفریق

ہیں یہ صفت پیدا نہ ہو شرعاً قابل تولیت وقف ہیں یا نہیں؟ وہ مسلمان کامل ہیں یا نہیں؟-

جس امام میں مندرجہ ذیل باتیں ہوں وہ امام ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۱۵۲): اگر کوئی مذہبی واقف کار یا ناواقف زید مذکور سے ذاتی غرض و عداوت وغیرہ کے باعث زبانی یا تحریری مجمع قلیل یا کثیر میں یہ اعتراض کرے کہ زید کو ایام غیر حاضری کی تنخواہ پانے کا حق نہیں ہے چونکہ وہ بلا حصول رخصت غیر حاضر ہو جاتا ہے۔ معترض کی غرض اس اعتراض سے یہ ہے کہ عوام زید سے بدعقیدہ ہو جائیں اور یہ خیال کریں کہ زید امام ہونے کے باوجود اپنی روزی حرام کر لیتا ہے۔

پس اگر زید اپنی نہیں بلکہ اس معترض کی توہین سمجھ کر یہ جواب دے کہ تم کو اس سے کیا تعلق کہ میں روزی حلال حاصل کروں یا ناجائز ذریعہ سے۔ میں خود اس امر کو خوب جانتا ہوں۔ غیر مذہب کے ساتھ یہ کہہ کر تم اپنی روزی کے حلال و حرام ہونے کو دیکھو۔ کما قال اللہ تعالیٰ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن له مخلصون۔ اس جواب کے لحاظ سے زید قابل امامت رہا یا نہیں؟ اور اس کے ایمان و اسلام میں کوئی نقص آیا یا نہیں۔

اس جھگڑے کا تصفیہ کیا ہے

سوال (۱۱۵۳): جس جگہ زید مذکور امام اور واعظ و مفتی ہے وہاں ۱۹۱۰ء میں ایک باقاعدہ گئو رکشہ قائم ہوئی ہے جس کی کوشش کا اثر قوم ہنود سے متجاوز ہو کر بعض اہل اسلام تک بھی پہنچا ہے کہ وہ بحیثیت اس کے عہدہ دار ہونے کے اس کے بقا و دوام و مقاصد کی انجام دہی کی سعی کرتے ہیں۔ گوشت خوری کی قباحت اور اس کا مضر صحت ہونا وغیرہ بیان کرتے ہیں اور چونکہ قوم ہنود گوشت خوری کو نہایت معیوب اور گئو کشی کو عقیدۃً مذہبی خیانت کرتی ہے۔ اس لئے ان ذی حیثیت مسلمانوں کی شرکت سے ان کے ممتاز و باحیثیت ہونے کے باعث سخت مضرت محسوس ہوتی ہے۔ اور اس حرکت سے مسلمانوں میں باہمی منافرت و مباحثوں کی نوبت آ گئی ہے اس غرض کو دور کرنے کے خیال سے بعض دردمند و اہل دانش کی یہ رائے ہوئی کہ حضرت تھانوی مدظلہ سے استفتاء کر کے جواب منگایا جائے

تاکہ مسلمان اس کو شرعی فیصلہ ناحق سمجھ کر گئورکشا کی بھلائی یا برائی سے واقف ہو جائیں۔
چنانچہ فتویٰ اس حرکت کے خلاف صادر فرمایا گیا چونکہ علمائے حقانی نے اس فتویٰ میں یہ تصریح فرمادی تھی کہ گئورکشا میں شرکت کرنے والے قریب بکفر ہیں اور مسلمانوں سے بیعت نہیں تو یکنز فرض ہے اس لئے زید مذکور نے رمضان شریف میں جمعۃ الوداع وعظ کے دوران بعض باوقعت اور دردمند حضرات کے ایما پر ناواقف مسلمانوں کو آگاہ کرنے کی غرض سے حضرت تھانوی کا فتویٰ سنایا اور یہ اعلان کر دیا کہ یہ میری ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ معتمد و مجدد حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا فتویٰ ہے۔ بعض کم فہم لوگوں نے اس کا تذکرہ گئورکشا کے معاون ذمہ حضرات سے جا کر کیا جس پر وہ بہت برہم ہوئے اور مولوی عبداللہ ٹونکی سے سابق فتویٰ کے جواب میں استفتاء کی عبارت کو ردوبدل کر کے یک فتویٰ منگایا اور زید مذکور اور حضرت تھانوی کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور پناحق پر ہونا ثابت کیا اور ان لوگوں پر کفر کا الزام لگایا۔ مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی سے اس پیرایہ کا سوال کر کے جواب حاصل کرنے پر مستفتی اور اس کے ہم خیال لوگوں کے متعلق دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ لوگ کیسے ہیں؟ اور زید مذکور اور حضرت مولانا تھانوی کیسے ہیں؟ اور زید کی امامت کے متعلق اس شورش کے بعد شرعاً کیا حکم ہے؟ اور مخالفین کے لئے اہل فتنہ ہونے کے علاوہ شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب:- زید جو صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہے بلا شک وشبہ شرعاً خصوصیت کے ساتھ مستحق امامت ہے اور اس کی امامت باعث فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے ایسے شخص کی امامت سے منحرف اور ناخوش ہونا کرنا اور اس کی ایذا رسانی کے درپے ہونا ان لوگوں کا جو امور مذکورہ کے ساتھ متصف ہیں دیندار لوگوں کا کام نہیں ہے۔ کما ورد فی الہدایۃ من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی عالم امام کے پیچھے نماز کی قبولیت قریب ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سرکم ان تقبل صلوٰتکم فلیؤمکم علمائکم فانھم وفدکم فی ما بینکم وبین ربکم

رواہ الطبرانی واخرجہ الحاکم والبیہقی نحوہ، اور امامت اس کی خیر کثیر ہے۔ قال فی شرح المنیۃ ومن کراھۃ تقدیم الفاسق علی ما یأتی ان العالم اولی بالتقدیم اذا کان یجتنب الفواحش وان کان غیرہ اورع منہ ذکرہ فی المحیط۔ وقال فی شرعۃ الاسلام (فی فصل فی فضیلۃ الصلوٰۃ مع الجماعۃ) ویؤم الناس اعلمہم بالسنۃ۔

(۱) امام مذکور (زید) جب کہ اطلاع کے بعد جاتا ہے تو اس کو غیر حاضری سے تعبیر کرنا سخت جہالت ہے اور طرفہ بریں اس کو علی الاعلان فحش اور خلاف شان کہنا کامل دیندار وں کا کام نہیں ہے۔ جو لوگ ایسی حرکت کریں وہ واقعی خلاف پر ہیں اور عالم کو بلا سبب برا کہنا اور اس کی شان میں گستاخی کرنا واقعی فسق ہے اور فسق متولی موجب عزل ہے وان الاظہر اذا فسق یستحق العزل شامی ص ۵۳۰ ج ۳۔ جو شخص عالم کو سب وشتم کرے اس کے حق میں کتب فقہ میں شدید وعیدات وارد ہیں۔ قال فی شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری من ابغض عالما من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر قلت الظاہر انہ یکفر لانہ اذا بغض العالم من غیر سبب دنیوی او اخروی فیکون بغضہ لعلم الشریعۃ الخ (شرح فقہ اکبر، فصل فی العلم والعلماء ص ۲۱۳)

اور امام کا بضرورت باہر جانا اور چند روز کے لئے انجام دہی کار امامت سے غیر حاضر رہنا موجب وضع تنخواہ نہیں ہے قال فی الشامی عن القنیہ امام یترک الامامۃ لزیارۃ اقربائہ فی الرساتیق اسبوعا او نحوہ او لمصیبۃ او لاستراحۃ لا باس بہ ومثلہ عفو فی العادۃ والشرع شامی ص ۵۶۴ ج ۳۔ غرض اس عبارت سے بخوبی واضح ہے کہ اگر بدون اجازت بھی امام چند روز کے لئے کہیں چلا جائے تو درست ہے اور مدت غیر حاضری کی تنخواہ حلال ہے بشرطیکہ یہ بلا عذر شرعی غیر حاضری سال بھر میں ایک ہفتہ کے واسطے ہو۔ کما قال فی الشامی۔ وھذا مبنی علی القول بان خروجہ اقل من خمسۃ

عشر یومًا بلا عذر شرعی لا یسقط معلومہ وقد ذکر فی الاشباہ فی قاعدۃ العادۃ محکمۃ عبارۃ القنیۃ ھذہ وحملہا علی انہ یسامح اسبوعًا فی کل شھر الی ان قال ان الظاھر ان المراد فی کل سنۃ۔ شامی ص۳۶۴ ج۳۔

الغرض ان عبارات سے جو فقہ کی ایک مستند کتاب سے لی گئی ہیں۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اس معاملہ میں شریعت نے وسعت فرمائی ہے پس امر موسع شرعی پر کسی کو تنگ کرنا اور بدنام کرنا درست نہیں ہے۔ لہٰذا اگر امام سال بھر میں ایک ہفتہ بلا عذر شرعی اور بغیر اجازت متولی وغیرہ بھی غیر حاضر ہو جائے تو یہ معاف ہے۔ اور تنخواہ اس غیر حاضری کی مدت کی بھی لینا درست ہے۔ اور اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے غیر حاضر ہو یا بحصول رخصت تو جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو ایک ہفتہ کی بھی تعیین نہیں ہے۔

(۲) زید کو ایسا جواب نہ دینا چاہئے جس سے حلال روزی حاصل کرنے سے بے پروائی اور بظاہر بے رغبتی معلوم ہو کیونکہ حلال روزی حاصل کرنا، حلال کھانا اور حرام سے بچنا بنص قطعی مامور بہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یاایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا الآیۃ۔ سورۂ مؤمنون پ۱۸ رکوع ۴ قال المفسرون ان المراد بالطیبات الحلال (خازن جلد ۵)

پس اعتراض مذکورہ کا جواب یہ نہ ہونا چاہئے تھا کہ تم کو اس سے کیا تعلق ہے۔ امر بالمعروف سے ہر ایک مسلمان کو تعلق ضرور ہے اور نیت کا حال حق تعالیٰ شانہ جانتا ہے پس جواب اس اعتراض کا یہ دینا چاہئے تھا کہ میں حلال روزی کھاتا ہوں اور حلال تنخواہ لیتا ہوں اس طرح تنخواہ لینا شرعًا حرام نہیں ہے۔ حلال روزی کے حاصل کرنے میں مجھے اور تم کو سب کو اہتمام ہونا چاہئے۔ مگر زید اس جواب کی وجہ سے کافر یا فاسق نہیں ہوا کہ امامت سے معزول کئے جانے کا مستحق ہو اور امامت اس کی جائز نہ رہے۔

(۳) گنگور کی شرکت جو بعض اہل اسلام سے صادر ہوئی وہ قابل تعزیر ہے

اور جو کچھ حضرت مولانا اشرف علی صاحب سلمہ نے اس بارہ میں تحریر فرمایا وہی حق اور عین ایمان ہے اور حضرت مولانا سلمہ کا یہ تحریر فرمانا کہ اس کی حالت قریب بکفر ہے مزید احتیاط پر مبنی ہے جو علماء ربانیین کا معمول رہا ہے۔ کما قال فی شرح الفقہ الاکبر وقد ذکروا ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالاً للکفر واحتمال واحد فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال الثانی لان الخطاء فی ابقاء الف کافر اہون من الخطاء فی افناء مسلم واحد۔ شرح فقہ اکبر ملا علی القاری مجتبائی ص ۱۹۹

اور توبہ کے متعلق جو حضرت مولانا سلمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ تجدید کے ساتھ توبہ کرنی فرض ہے کتب فقہ اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف سلام وتحیہ کے مطابق ہے۔ کما قال فی الدر المختار (عن شرح الوہبانیة ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا وما فیہ خلاف) یؤمر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح۔ در مختار علی الشامی ص ۳۹۲ ج ۳۔ مگر افسوس ہے ان حضرات پر کہ اس ناطق بالحق فیصلہ سے منحرف ہو کر انہی حضرات کے سب وشتم کے درپے ہوئے مگر کسی کا کیا بگڑا اپنی عاقبت خراب کی۔ کما ورد فی الحدیث الشریف من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما رواہ البخاری ومسلم۔ اور علماء کے سب وشتم کے متعلق جو عبارت شرح فقہ اکبر سے تحریر کی گئی قابل غور ہے چہ جائیکہ ایسے علماء حقانیین کی تکفیر کے درپے ہونا اپنا دین ودنیا برباد کرنا ہے جس سے ان لوگوں کے حال پر افسوس ہے اور سوء خاتمہ کا خوف ہے۔ اس خیال سے رجوع کریں ورنہ خسر الدنیا والآخرة کے مصداق بنیں گے۔ کما ورد فی الحدیث القدسی من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنتہٗ بالحرب۔ واللہ لا یحب الفساد وفی البحر الرائق ویکفر بقولہ لمسلم یا کافر عند البعض والمختار للفتوی انہ یکفر ان اعتقده کافراً لا ان اراد شتمہ انتہی ص ۳۳ ج ۵۔

اور جو لوگ اہل حق کی تکفیر کرتے ہیں وہ تکفیر انہیں پر عود کرتی ہے۔ قال فی شرح الفقہ الاکبر

ومن قال یا کافر فسکت المخاطب کان الفقیہ ابوبکر البلخی یقول بکفر هذا الساکت ای الشاتم - شرح فقہ اکبر مجتبائی ص ۲۲۳ -

اور گئو شالہ کی شرکت درحقیقت کفر کی امانت ہے - اور اسلام کی اہانت اور بربادی کی فکر ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیۃ - سورۂ مائدہ پ ۶ رکوع ۵ — اور اس میں شریک ہوکر گوشت خوری کی مذمت ومضرت ثابت کرنا سخت بے باکی اور اندیشہ ناک ہے قال فی شرح الفقہ الاکبر ولو شبہ نفسہ بالیہود والنصاریٰ - ای صورۃ او سیرۃ علی طریق المزاح والهزل ای ولو علی هذا المنوال کفر (شرح فقہ اکبر مجتبائی ص ۲۲۸) وفیہ ایضاً (عن الخلاصۃ) من قال حسنت لما هو قبیح شرعاً او جودت کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۳۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ الآیۃ وقال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ - اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب سلمہ بلاشبہ علماء ربانیین میں سے ہیں، نمونہ سلف ہیں، اللہ والے ہیں، حق گو ہیں، جو کچھ ان کی مدح کی جاوے کم ہے، اور آیۃ کریمہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر واولئک هم المفلحون (الآیۃ) میں داخل ہیں اور اس کے مصداق ہیں، ان کے محب انشاء اللہ فلاح کو پہونچنے والے ہیں اور مبغضوں کی حالت خطرناک ہے - قال الشیخ ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی القول الجمیل (فی علامات العالم الربانی) ومنها مواسات الفقراء وطالب العلم بقدر الامکان فان لم یقدر وکان لہ اخوان موافقون حرضهم وحثهم علی المواسات فاذا وجدت هذہ الصفات مجتمعۃ فی شخص واحد فلا تشکن انہ وارث الانبیاء وانہ سفیرهم وانہ الذی یدعی فی الملکوت عظیما وانہ الذی یدعو لہ خلق اللہ حتی الحیتان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث فلازمہ لا یفوتنک فانہ الکبریت الاحمر

(فائدہ جلیلہ ترجمہ قول الجمیل ص ۱۰۲)

اور یہ بات کہ بعض عوام نے ان حضرت کی تکفیر کی ہے تو یہ قابل توجہ نہیں ہے واعلموا ان من نصب منصب الهداية والدعوة والتذكير لابد ان يدخل في شيء من هذه الامور فان فيه ثلمة حتى يسدها الخ. بہرحال امام مذکور یقیناً امامت کے لائق ہے اور اس کے عقائد و حالات و صفات جو سوال میں ذکر کیے گئے ہیں وہ عقائد اہل سنت والجماعت کے موافق ہیں اور اتباع شریعت ہے۔ اگر فی الواقع اس شخص میں ایسی ہی صفات ہیں تو اس کے عالم ربانی ہونے میں کیا شبہ ہے اور اس کی متابعت و اقتدا ضروری ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

تاش کھیلنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۱۵۴) ایک شخص بغیر بازی (بغیر ہار جیت) کے تاش کھیلتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے کیونکہ بغیر بازی کے تاش کھیلنا بھی ممنوع و مکروہ ہے۔ ایسے لہو و لعب سے مسلمانوں کو احتراز لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم یعنی مدیہ یکرہ تحریما اللعب بالنرد وکذا الشطرنج واباحہ الشافعی وابو یوسف فی روایة وهذا اذا لم يقامر ولم يداوم ولم يخل بواجب والا فحرام بالاجماع اھ در مختار (تاش کی حالت شطرنج جیسی ہے ۱۲) ودلیله قال فی الدر المختار وكره كل لهو لقوله عليه الصلوة والسلام كل لهو المسلم حرام الا ثلاثة ملاعبته اهله وتاديبه لفرسه ومناضلته بقوسه وقال في رد المحتار كل لعب وعبث فالثلاثة بمعنى واحد كما في شرح التأويلات والاطلاق شامل لنفس الفعل ص ۳۴۷ ج ۵ -

خروج ریح کے مریض امام نے جو نماز پڑھائی اس کا کیا حکم ہے

سوال (۱۱۵۵) ایک شخص کو خروج ریاح کا مرض ہے بسا اوقات بے خبری میں بھی ریاح خارج ہو جاتے ہیں

ایسی حالت میں اس نے تین ماہ تک امامت کی، اس سے پہلے بھی کبھی کبھی نماز پڑھا دیا کرتا تھا جب کو جب ٹھیک معلوم ہوگیا کہ معذور ہے نماز پڑھانی چھوڑ دی۔ ایسی صورت میں امام اور مقتدیوں کے واسطے کیا حکم ہے؟ اگر امام کے کہنے سے وہ اپنی نماز نہ لوٹا دیں تو ان پر کیا حکم ہے؟ ان نمازوں میں جو کہ اس نے کبھی کبھی کسی موقعہ پر نمازیں پڑھائی تھیں ان کا کیا حکم ہے؟۔

الجواب:۔ اگر یہ معلوم اور یقین نہیں ہے کہ جو نمازیں اس نے پڑھائی ہیں ان میں خروج ریاح ہوا ہے یعنی ریح خارج ہونے کا ان میں یقین نہیں اور یاد نہیں تو نمازیں سب کی ہوگئیں۔ کما فی الدرالمختار۔ وصح لو توضأ علی الانقطاع وصلی کذلک ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

واذا ظہر حدث امامہ وکذا کل مفسد فی رای مقتد بطلت فیلزم اعادتہا کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امہم وھو محدث او جنب اوفاقد شرط او رکن وھل علیہم اعادتہا ان عدلا نعم والا ندبت وقیل لا لفسقہ باعترافہ اھ درمختار۔

سوال (۱۵۶) ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ فی ھذہ المسئلۃ (اقتداء الحنفی خلف غیرالمقلدین جائز ام لا؟)	غیرمقلد کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

بینوا توجروا۔

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً اقول التفصیل عندی ان غیرالمقلدین ھم اصناف شتی فمنہم من یخلف مع المقلدین فی الفروع الاجتہادیۃ فقط۔ فحکمہم فی جواز الاقتداء بہم للحنفیۃ کالشافعیۃ حیث یجوز بشرط المراعاۃ فی الخلافیات الصلوتیۃ وفاقا وعند عدم المراعاۃ خلاف وبالاولی اتی الجمہور فان امرالصلوٰۃ مما ینبغی ان یحتاط فیہ ومنہم من یختلف فی الاجماعیات عند اہل السنۃ کتجویز نکاح ما فوق الاربع

وتجویز المتعۃ وتجویز سب السلف وامثال ذلک وحکمہم کاہل البدعۃ حیث یکرہ الاقتداء بہم تحریمًا عند الاختیار وتنزیہا عند الاضطرار وحیث یشتبہ الحال فالاولی ان یقتدی بہم دفعا للفتنۃ ۔ ثم بعید الاخذ بالاحوط ۔ ولو کانت الفتنۃ فی الاقتداء فلا یقتدی صونا للمسلمین عن التخبیط فی الدین ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعندہ علم الیقین والحق المبین والکاتب ۔ حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب ۔ ثانی یوم ــ من ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ من الہجرۃ المقدسۃ ۔

فصل رابع

صف، اقتدار، اور امام و مقتدی کا مقام

صف اول میں جگہ نہ ہو تو تنہا شخص کیا کرے

سوال (۱۱۵۷) ایک صف مقتدیوں کی امام کے پیچھے ہے اس میں بالکل جگہ اور مقتدی کی نہیں اب جو شخص آوے تو کس جگہ کھڑا ہو۔ صف ثانی میں تنہا یا صف اول سے کسی مقتدی کو لیوے اور اس کی ساتھ کھڑا ہو۔ اگر صف اول سے لے تو کس جگہ سے، شروع صف سے یا اخیر سے اگر کھینچے گا تو نماز میں کچھ نقصان آئے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر صف میں جگہ نہیں ملی تو انتظار کرے تاکہ دوسرا آجاوے اگر نہیں آیا تو صف سے ایسے شخص کو کہ جو شخص مسئلہ کو جانتا ہو کھینچ لے اگر ایسا شخص متصل نہ آوے تو تنہا امام کے پیچھے اور صف کے پیچھے کھڑا

ہو جاوے[1]۔ انتظر حتی یجیئ آخر فیقفان خلفہ وان لم یجیئ حتی رکع الامام یختار اعلم الناس بہذہ المسئلة فیجذبه و یقفان خلفه ولو لم یجد عالماً یقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة کذا فی الشامی[2]۔

بالغ کے ساتھ نابالغ اگر صف میں آ ملے تو کوئی حرج تو نہیں ہے...

سوال (۱۱۵۸) ایک لڑکا نابالغ اگر جماعت کی داہنی طرف یا بائیں طرف آکر نماز میں شریک ہوا یا درمیان صف میں بالغین کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا تو نماز میں کچھ نقصان آئے گا یا نہیں۔

الجواب:- اگر ایک نابالغ ہے تو صف میں کھڑا ہو ثم الصبیان ظاہرہ تعددهم فلو واحدا دخل الصف[3]۔

رکوع و سجدہ میں الصاق کعبین

سوال (۱۱۵۹) الصاق کعبین در رکوع و سجود سنت است یا چہ۔ آیا الصاق قدمین خود مراد است یا الصاق کعب بکعب غیر مراد است۔

الجواب:- فی الدر المختار۔ ویسن ان یلصق کعبیه قال فی الشامی قال السید ابو السعود وکذا فی السجود ایضاً[4] الخ۔ پس ظاہر این است کہ کعبین خود را باہم ملصق کند و ممکن است کہ مراد محاذات کعبین باشد و از ارجاع ضمیر در کعبیہ بسوئے مصلی

---

[1] وکذا القیام منفردا ان لم یجد فرجة بل یجذب احدا من الصف ذکره ابن الکمال لکن قالوا فی زماننا ترکه اولیٰ (در مختار) والاصح ما روی هشام عن محمد انه ینتظر الی الرکوع فان جاء رجل والا جذب الیه رجلا او دخل فی الصف ثم قال فی القنیة والقیام وحده اولی فی زماننا لغلبة الجهل علی العوام (رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰة، وما یکره فیها ص ۶۰۵ ج ۱) ظفیر۔ [2] رد المحتار باب الامامة مطلب کراهة قیام الامام فی غیر المحراب ص ۵۳۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار۔ باب الامامة ص ۵۳۶ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

[4] رد المحتار، باب صفة الصلوٰة بعد الفصل ص ۴۶۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

حکم ثابت ساقط شد یعنی حکم کعب خود بکعب غیر مراد نخواہد شد۔ فقط۔

پہلے سے امام کی بغل میں صرف ایک شخص ہو جب اور لوگ آئیں تو کیا کریں

سوال (۱۱۶۰) امام کے داہنی طرف ایک مقتدی ہے بعد میں چند شخص اور آ گئے اور امام کے پیچھے بفاصلہ سجود صف باندھی نماز صحیح ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جب امام کے ساتھ ایک آدمی داہنی طرف تھا پھر اور آ گئے تو مقتدی کو یا امام کو اپنی جگہ چھوڑنی ہوگی اور اگر ایسا نہ ہوا اور بعض مقتدی فاصلہ صف کھڑے ہو گئے نماز مع الکراہت جائز ہے۔ شامی جلد اول و لو قام واحد بجنب الامام و خلفہ صف کرہ اجماعاً[1]۔ فقط۔

مقتدی کیسے کھڑے ہوں

سوال (۱۱۶۱) نماز میں مقتدی مونڈھوں کو مونڈھوں سے اور ٹخنوں کو ٹخنوں سے ملا کر کھڑے ہوں یا کیونکر۔

الجواب:۔ مل کر کھڑا ہونا اور بیچ میں جگہ خالی نہ چھوڑنا سنت ہے قدم کا قدم سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیدھ میں اور برابر رہیں آگے پیچھے نہ ہوں[2]۔ فقط۔

صف میں ہمواری کیسے ہو

سوال (۱۱۶۲) نماز میں جماعت کے اندر ایڑی برابر ہوں یا کیسے۔

الجواب:۔ ٹخنہ ٹخنے کی سیدھ میں ہونا چاہئے اور مونڈھا مونڈھے کی سیدھ میں ہونا چاہئے اس سے صف سیدھی ہو جاوے گی۔ در مختار میں ہے و یسووا مناکبھم[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامت ص ۵۳۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ و یصف ای یصفہم الامام بان یامرھم بذالک قال الشمنی و ینبغی ان یامرھم بان یتراصوا و یسدوا

الخلل و یسووا مناکبھم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

درمیان کی صفوں کو خالی چھوڑ کر کھڑا ہونا کیسا ہے

سوال (۱۱۶۳) اگر جماعت سے نماز ہو رہی ہے اس کے دو یا ایک جماعت درمیان میں چھوڑ کر کچھ آدمی پیچھے کھڑے ہو گئے تو ان کی نماز ہو گی یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز ہو گئی مگر یہ خلاف سنت ہے صفوف کو متصل کرنا چاہئے اور فرجہ درمیان میں نہ چھوڑنا چاہئے[1]۔ فقط۔

پردہ کے پیچھے اقتداء درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۶۴) جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہے۔ پردے چھوٹے ہوئے ہیں اس کے باہر جو آدمی نماز کو کھڑے ہو گئے ہیں ان کی نماز ہو گی یا نہیں۔

الجواب:۔ ان کی نماز بھی صحیح ہے[2]۔ فقط۔

نابالغ تنہا کہاں کھڑا ہو

سوال (۱۱۶۵) نابالغ لڑکا اگر تنہا ہو تو اکیلا مردوں کی صف کے پیچھے کھڑا ہو یا مردوں کی صف میں شریک ہو جائے۔

الجواب:۔ اکیلا لڑکا مردوں کی صف میں شریک ہو جائے۔ کذا فی الشامی[3]

اگلی صف بالغوں کی پوری نہ ہو اور پیچھے نابالغوں کی صف پوری ہو تو بعد میں آنے والا کہاں ملے

سوال (۱۱۶۶) امام کے پیچھے آدمیوں کی جماعت قلیل ہے اور اس کے پیچھے لڑکوں کی

---

[1] وصلی علی رفوف المسجد ان وجد فی صحنه مکانا کره کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة (درمختار) هل الکراهة فیه تنزیهیة او تحریمیة ویرشد الی الثانی قوله علیه السلام ومن قطعه قطعه الله (ردالمحتار باب الامامة مطلب فی الصف ص ۵۳۳ ج ۱ ظفیر)

[2] والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه بسماع او رویة ولو من باب مشبک یمنع الوصول (الدرالمختار) قوله بسماع ای من الامام او المکبر قوله او رویة ینبغی ان تکون الرویة کالسماع لافرق فیما بین ان یری انتقالات الامام او احد المقتدین (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۴۸ ج ۱ ظفیر)

[3] ثم الصبیان ظاهره تعدد هم فلو واحدا دخل الصف (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ص ۵۳۵ ج ۱ ظفیر) بدر بن عزلہ۔

جماعت کثیر ہے یعنی نابالغ لڑکوں کی اگر مسبوق آدمی بالغ اگلی جماعت میں ملنا چاہے تو لڑکوں کی جماعت کو کس طرح کھے۔

الجواب:۔ اگر لڑکوں کے آگے کو جاکر یا صف کو چیر کر بالغوں کی جماعت میں مل سکے تو چلا جاوے اور بالغوں کی جماعت میں شریک ہوجاوے اور اگر کچھ ممکن نہ ہو اور لڑکوں کی ہی جماعت میں کھڑا ہوجاوے تب بھی نماز صحیح ہے[1]۔

رومال رکھنے سے صف میں جگہ کا حقدار ہوجاتا ہے یا نہیں

سوال (۱۱۶۷) یہاں ایک مسجد ہے جس میں چند صاحب زید، عمر، بکر وغیرہ نے یہ طریقہ جاری کر رکھا ہے کہ قبل جماعت اپنا اپنا رومال وغیرہ صف اول میں رکھ کر وضو وغیرہ کے لئے چلے جاتے ہیں اور اپنے کو اس فعل سے اس جگہ کا مستحق سمجھتے ہیں، مثلاً خالد بعد اذان قبل جماعت اپنے مکان یا حجرہ سے وضو وغیرہ کرکے تیار ہوکر صف اولی کے شوق میں حاضر ہوتا ہے تو صاحب ایک گونہ مانع ہوتے ہیں وہ اگر کسی کا کپڑا وغیرہ دائیں یا بائیں کھسکا کر سنن پڑھتا ہے تو اس کو غیر مستحق اور تعدی کرنے والا کہتے ہیں تو آیا زید، عمر وغیرہ اس فعل مذکور سے مستحق اس صف اولی کے ہیں یا خالد جو تیار ہوکر صف اولی کے لئے حاضر ہوتا ہے۔

الجواب:۔ ردالمحتار باب نوتر و نوافل میں ہے قال فی القنیة له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیره قال الاوزاعی له ان یزعجه ولیس له ذلک عندنا اه لان المسجد لیس ملکا لاحد بحر عن النهایة قلت وینبغی تقییده بما اذا لم یقم عنه علی نیة العود بلا مهلة کما لو قام للوضوء مثلاً ولا سیما اذا وضع فیه ثوبه لتحقق سبق یده[2] الخ۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلے آنے والا جو رومال رکھ کر وضو کے لئے گیا واپس آنے کی نیت سے اس کا قبضہ چونکہ

---

[1] فلو شرعوا فی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۳۲ ج ۱) ظفیر
[2] ردالمحتار باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها مطلب فیمن سبقت یده الی مباح ص ۶۲۰ ج ۱۔ ظفیر

چونکہ پہلے ہوگیا تو دوسرا شخص بعد میں آنے والا اس کی جگہ نہ لیوے۔ فقط۔

صف میں تنگی پیدا کرنا کیسا ہے

سوال (۱۱۶۸) اسی مسجد میں جماعت کھڑی ہوتی ہے تو بعض باوجود اس کے کہ صف اولیٰ میں جگہ نہیں ہوتی خواہ مخواہ صف اولیٰ میں گھس آتے ہیں اور یہ ظاہر کہ جب صف میں پچیس آدمی کی جگہ ہے اور اس میں ستائیس آدمی زبردستی کرکے بوجہ تو ان زائد کی وجہ سے صف بالکل ٹیڑھی ہوجاوے گی اور نمازی آگے پیچھے ہوجاتے ہیں علاوہ اس کے نمازیوں کو سخت تنگی وایذا ہوتی ہے تو آیا ان بعض زاہد صاحبوں کو صف اولیٰ میں گھس آنے سے صف اولیٰ کا ثواب ہوگا یا نہیں۔

الجواب: قال فی الدر المختار وینبغی ان یامرھم بان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبھم[1] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ خوب مل کر کھڑے ہوں اور دو نمازیوں کے درمیان میں کشادگی نہ چھوڑیں اور اپنے مونڈھے برابر کریں۔ پس اگر اگلی صف میں گنجائش ہے تو پھر بموجب حکم مذکور اگلی صف میں کھڑا ہونا اور درمیان کی کشادگی کو بند کرنا مستحب ومسنون ہے اور اگر جگہ نہ ہو تو تکلیف دینا اگلی صف کے نمازیوں کو مناسب نہیں ہے[2]۔ فقط۔

لڑکے جب ایک سے زیادہ ہوں تو وہ پیچھے کھڑے ہوں

سوال (۱۱۶۹) دو شخص جوان ہیں اور چار پانچ لڑکے ہیں جماعت میں بڑے کے برابر کھڑے ہوں یا پیچھے۔

الجواب: اس صورت میں لڑکے پیچھے کھڑے ہوں[3]۔ فقط۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الامامۃ ص ۵۳۱ ج ۱ ظفیر۔ [2] قال فی معراج الدرایۃ الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من ترک الصف الاول مخافۃ ان یوذی مسلما اضعف لہ اجر الصف الاول وبہ اخذ ابوحنیفۃ ومحمد (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۲ ج ۱) ظفیر۔ [3] یصف الرجال ثم الصبیان ظاہرہ تعددھم (در مختار) ولکن لو کان المقتدی رجلا وصبیا یصفھما خلفہ (رد المحتار باب الامامۃ جلد اول ص ۵۳۴) ظفیر۔

امرد کو صف میں کھڑا کرنا کیسا ہے

سوال (۱۷۰) زید کو ایک لڑکے نابالغ امرد سے محبت ہے اور وہ اس کو باوجود اور نابالغ لڑکوں کے جماعت میں بالغین کی اپنے پاس کھڑا کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- امرد لڑکے صبیح الوجہ کو جماعت میں برابر کھڑا کرنے سے بعض فقہاء نے فساد صلوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اگرچہ اصح عدم فساد صلوٰۃ ہے اور نظر بالشہوۃ کو اس کی طرف حرام لکھا ہے پس نماز میں ایسے لڑکے کو برابر کھڑا کرنا نہیں چاہئے[۱] - اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ لڑکے اگر متعدد ہوں تو ان کی صف مردوں کے پیچھے ہونی چاہئے - اور اگر ایک ہی لڑکا جماعت میں ہو تو اس کو مردوں کی جماعت میں کھڑا ہونا درست ہے[۲] - لیکن جو صورت سوال میں درج ہے اس صورت میں کسی طرح اور کسی حالت میں اس لڑکے کو برابر کھڑا کرنا درست نہیں ہے - فقط

نابالغ کا پہلی صف میں ہونا اور بالغ کا پیچھے یہ درست ہے یا نہیں

سوال (۱۷۱) اگر کوئی شخص اپنے ساتھ نابالغ لڑکے کو صف اول میں کھڑا کرتا ہے اور دوسرے بالغ آدمی اس لڑکے کے پیچھے صف ثانی میں کھڑے ہوتے ہیں تو ان لوگوں کی نماز میں کراہت ہوگی یا نہیں - اور تحریمی ہوگی یا تنزیہی اور تمام صف کی نماز مکروہ ہوگی، یا کسی خاص کی -

---

[۱] ؛ محاذات الامرد الصبیح المشتھی لا یفسدھا علی المذھب تضعیف لما فی جامع المحبوبی ودرر البحار من الفساد لانہ فی المرأۃ غیرہ معلول بالشہوۃ بل بترک فرض المقام (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص $\frac{539}{1}$) ولا یجوز النظر الیہ بشہوۃ کوجہ امرد فانہ یحرم النظر الی وجھھا ووجہ الامرد اذا شک فی الشھوۃ (ایضاً باب شروط الصلوٰۃ مطلب فی النظر الی وجہ الامرد ص $\frac{377}{1}$) ظفیر [۲] ویقف الرجال ثم الصبیان ظاھرہ تعدد ھم فلو واحدا دخل الصف (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص $\frac{534}{1}$) ظفیر

الجواب :۔ طریق سنت یہ ہے کہ لڑکوں کی صف بالغین کے پیچھے ہو لیکن در مختار میں ہے کہ اگر ابتداء جماعت میں ایک ہی لڑکا نابالغ ہو تو اس کو مردوں کی صف میں داخل کر دیا جائے۔ عبارت درمختار کی یہ ہے ثم الصبیان ظاہرہ تعدد ہم فلو واحدا ادخل الصف[1]۔ اور شامی میں کہا کہ صاحب بحر نے اس بارہ میں حدیث انس رضی اللہ عنہ فصففت انا والیتیم وراءہ الحدیث[2] سے استدلال کیا ہے پس اس حدیث اور روایت درمختار سے معلوم ہوا کہ اگر ایک نابالغ لڑکا جماعت میں ہو تو اس کو بالغ کی صف میں شامل کر لیا جاوے اور اگر نابالغین متعدد ہوں تو ان کو بالغین کی صف سے پیچھے کھڑا کیا جاوے بہر حال یہ معلوم ہو گیا کہ نابالغ لڑکا اگر مردوں کی صف میں کھڑا ہو گیا اور دونوں طرف اس کے بالغین کھڑے ہو گئے تو ان بالغین کی نماز میں کچھ فساد اور کراہت نہیں آئی۔ فقط۔

میاں بیوی کی جماعت درست ہے یا نہیں | **سوال** (۱۱۷۲) میاں بیوی کی جماعت درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ میاں بیوی کی جماعت اس طرح کہ دونوں برابر کھڑے ہوں جیسا کہ ایک مقتدی ہونے کی صورت میں حکم ہے درست نہیں ہے۔ اس صورت میں کسی کی نماز نہ ہوگی[3]۔ فقط (لیکن اگر عورت کے قدم پیچھے ہوں تو درست ہے۔ ظفیر۔)

امام مصلیٰ پر اور مقتدی فرش پر ہو تو یہ درست ہے یا نہیں | **سوال** (۱۱۷۳) امام مصلیٰ پر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامت ص ۵۳۴ ج ۱ ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الامامت ص ۵۳۴ ج ۱ ۱۲ ظفیر [3] وقال المرأۃ اذا صلت مع زوجہا فی البیت ان کان قدمہا بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتہما بالجماعۃ وان قدماہا خلف قدم الزوج الا انہا طویلۃ تقع رأس المرأۃ فی السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتہما لان العبرۃ للقدم (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۵ ج ۱) ظفیر۔

کھڑا ہو کر نماز پڑھا دے، اور مقتدی فرش پر ویسے ہی ہوں۔ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جائز ہے۔ فقط۔

امام چوکی پر اور مقتدی فرش پر ہو تو کیا حکم ہے...

سوال (۴۲/۱۱) گرمی اور برسات میں بچھو اور سانپ کے خوف سے اگر عشاء اور صبح کی نماز امام مسجد کے فرش پر چوکی بچھا کر نماز پڑھا دے اور مقتدی ویسے ہی فرش پر ہوں یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ چوکی ایک ذراع کے قدر اونچی ہے تو مکروہ ہے ورنہ جائز ہے کما فی الدر المختار وانفراد الامام علی الدکان للنھی وقدر الارتفاع بذراع ولا باس بما دونہ وقیل ما یقع بہ الامتیاز وھو الاوجہ[۱] الخ بہتر حال ایسا نہ کرنا بہتر ہے۔ فقط۔

دروں میں کھڑے ہونے والے مقتدی کا کیا حکم ہے

سوال (۵/۱۱) ایک جامع مسجد میں چند در ہیں۔ وقت جماعت کے ہر در میں مقتدی کھڑے ہوتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ مقتدی جو دروں میں کھڑے ہوتے ہیں وہ نماز جمعہ اور نماز با جماعت ادا کرتے ہیں مستحق ثواب اسی قدر کے ہیں جو ماتیں صف میں ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں یا ثواب جماعت سے محروم ہوگئے۔ نماز جماعت بکراہت تو ادا نہیں ہوئی؟ کیا نماز کے ہونے میں اختلال ہے؟۔ دروں سے گذر کر باہر صحن میں گرمی نماز آفتاب میں باطمینان قلبی ادا نہ ہو سکے، اس وجہ سے درہائے مسجد میں کھڑے ہو کر نماز جماعت ادا کی جائے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ قال الشامی والاصح ما روی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ انہ قال اکرہ ان یقوم بین الساریتین۔ اس روایت سے صرف معلوم ہوا کہ امام کو درمیان دو ستونوں کے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور بعض روایت حدیث میں ہے کہ صحابہ درمیان دو ستونوں کے کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ بلا ضرورت

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ۶۰۲/۱ ظفیر۔

ستونوں کے درمیان یعنی دروں میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر نماز ہو جاتی ہے اور ثواب جماعت بھی حاصل ہوگا۔ اور اگر ایک در میں چند آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں کہ چھوٹی سی جماعت انکی ہو جاوے اور اس کی ضرورت ہو تو اس میں کراہت بھی بظاہر نہ ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمٰن (اذا الاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروہ لانہ صف فی حق کل فریق الخ مبسوط صفحہ ۳۵/۲ ج ۲ ۔ جمیل الرحمٰن)

منبر کی وجہ سے اگر صف میں فاصلہ رہ جائے تو کیا کرے

سوال (۱۱۷۶) مسجد میں پہلی صف میں منبر بنا رہتا ہے اس وجہ سے پہلی صف میں تقریباً دو ہاتھ بقدر منبر جگہ خالی رہتی ہے تو یہ فصل باعث کراہت ہے یا نہیں اور اگر ساری صف پیچھے ہٹا دی جائے تو بعضوں کا سجدہ اس منبر پر ہوگا۔ کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب:- یہ فصل ضروری باعث کراہت نہیں ہے اور موضع سجود اگر مقدار نصف ذراع بلند ہو تو یہ بھی درست ہے اور بضرورت اس سے زیادہ ارتفاع میں بھی حرج نہیں ہے ولو کان موضع سجوده ارفع من موضع القدمین بمقدار لبنتین منصوبتین جاز وان اکثر لا الا لزحمۃ الخ درمختار[1]۔ فقط۔

اگر مقتدی اپنا خاص مصلی بچھائے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۷۷) فجر کی نماز کی تکبیر ہوئی ایک شخص نے صف میں اپنا علیحدہ مصلی بچھایا جو دری کا تھا حالانکہ امام اور تمام نمازی بوریہ پر نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی وجہ سے اس کو ایک شخص نے منع کیا اس کے جواب میں اس نے اسے جائز بتلایا اور مصلی اٹھا کر علیحدہ بچھا کر نماز پڑھی۔ علیحدہ مصلی بچھا کر نماز پڑھنے میں امام کی توہین تو نہیں ہوئی۔

الجواب:- اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور کچھ ضرورت بھی نہیں ہے بعض فقہاء نے احتیاطاً ایسا لکھا ہے کہ اپنا مصلی علیحدہ رکھنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور امام کی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلوٰۃ فصل تالیف الصلوٰۃ صفحہ ۴۷۱/۱ ج ۱ ظفیر۔

اس میں کچھ توہین نہیں ہے۔ یہ منع کرنے والوں کی غلطی ہے اور ناواقفیت ہے کہ اعتراض کرکے اس کو جماعت سے محروم رکھا۔ درمختار میں ہے حمل السجادۃ فی زماننا اولی احتیاطًا الخ پس ایسے امر پر جس کو بعض علماء نے جائز لکھا ہے انکار اور اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے اگرچہ اس کو ضرورت بھی کچھ نہیں ہے کیونکہ مسجد کے بوریے پاک ہیں ان کو پاک ہی سمجھنا چاہئے اور عام نمازیوں کی برابر اپنے کو رکھنا چاہئے۔ فقط۔

صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھنا کیسا ہے

سوال (۱۱۷۸) صف سے علیحدہ کھڑے ہو کر اکیلا نماز پڑھنا درست ہے یا نہ؟ اور نماز ہو گئی یا نہ؟۔

الجواب:۔ نماز ہو گئی مگر بلا عذر اکیلا کھڑا ہونا مکروہ ہے[1]۔

اگلی صف کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے پھاند کر جانا کیسا ہے

سوال (۱۱۷۹) کوئی شخص جماعت میں جگہ خالی چھوڑ کر پیچھے بیٹھ گیا اور دوسرا شخص اس کو پھاند کر خالی جگہ پر جا بیٹھا تو کچھ حرج تو نہیں۔

الجواب:۔ جو شخص آگے جگہ خالی دیکھ کر پھلانگ کر وہاں جا کر بیٹھا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جس نے باوجود آگے جگہ خالی ہونے کے پیچھے بیٹھنا اختیار کیا اس نے خلاف اولیٰ کیا[2]۔ فقط

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار۔ [2] ویکرہ للمقتدی ان یقوم خلف الصفوف وحدہ الا اذا وجد فرجۃ فی الصفوف (عالمگیری کشوری ص ۱۰۶ ج ۱ ظفیر) [3] لو وجد فرجۃ فی الاول لا الثانی لہ خرق الثانی لتقصیرہم وفی الحدیث من سد فرجۃ غفر لہ (درمختار) وفی القنیۃ قام فی آخر صف وبینہ وبین الصفوف مواضع خالیۃ فللداخل ان یمر بین یدیہ لیصل الصفوف لانہ اسقط حرمۃ نفسہ فلا یأثم المار بین یدیہ دل علیہ ما فی الفردوس عن ابن عباس عنہ صلی اللہ علیہ وسلم من نظر الی فرجۃ فی صف فلیسدہا بنفسہ فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبتہ فانہ لا حرمۃ لہ ای فلیتخط المار علی رقبۃ من لم یسد الفرجۃ اھ (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۳۳ ج ۱ ظفیر)

سوال (۱۱۸۰) زید عبید کا امام ہے۔ جس وقت زید عبید کی نماز پڑھاتا ہے زید کی داہنی جانب بکر ایک بالشت پیچھے	مقتدی کا امام کی صف میں ذرا پیچھے کھڑا ہونا کیسا ہے

اور عمر زید کی بائیں جانب ایک بالشت پیچھے اور باقی نمازی برابر کھڑے ہوتے ہیں تو نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں نماز ہوتی ہے مگر یہ ہیئت خلاف سنت ہے اور مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے فلو توسط اثنین کرہ تنزیہاً پھر آگے لکھا ہے ولو قام واحد بجنب الامام وخلفہ صف کرہ اجماعاً۔[1]

سوال (۱۱۸۱) یک امام بائیں طرف زیادہ مقتدی رکھتا ہے اور دائیں طرف کم۔	صف میں امام کے دائیں بائیں ناہمواری تیز تکبیرات انتقالات کے اندر جہر و سر میں توازن

در نماز پڑھانے میں یہ حالت ہے کہ کبھی تو تسبیحات انتقالات اس طرح ذاکرتے ہیں کہ تمام مسجد کیا محلہ تک گونج اٹھے اور کبھی اس آہستگی اور نزاکت سے آخری سلام پھیر دیتے ہیں کہ مقتدیوں کو خبر تک نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: - امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہئے اور دونوں طرف برابر مقتدی کرنے چاہئیں۔ بائیں طرف زیادہ مقتدیوں کو کھڑا کرنا خلاف سنت ہے۔ طریقہ سنت یہ ہے کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو دونوں طرف برابر مقتدی ہوں۔[1] پھر جو بعد میں آکر شریک ہوں ان کو بھی یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ حتی الوسع دونوں طرف برابر شریک جماعت ہوں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۰ ج ۱ ظفیر۔ [2] وینبغی للامام ان یقف بازاء الوسط فان وقف فی میمنۃ الوسط او فی میسرتہ فقد اساء لمخالفتہ السنۃ هکذا فی التبیین الخ فان تساوت المواضع ففی یمین الامام وهو الاحسن عالمگیری الباب الخامس فی الامامۃ فصل خامس ص ۸۳ ج ۱ ظفیر۔

اور امام کو حد سے زیادہ جہر یا حد سے زیادہ اخفا دونوں امر خلاف سنت ہیں[1]۔ فقط۔

مقتدی و امام کے درمیان فاصلہ

سوال (۱۱۸۲) مقتدی کی سجدہ گاہ سے امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے۔

الجواب:۔ بیچ میں صف کا فاصلہ چھوڑیں اور کچھ تحدید نہیں ہے[2]۔ فقط

عیدین میں امام کے برابر ذرا پیچھے کھڑا ہونا کیسا ہے

سوال (۱۱۸۳) ایک شخص نماز عیدین میں قصداً امام کی برابر کسی قدر پیچھے کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز میں اور مقتدیوں کی نماز میں کچھ خرابی ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس شخص برابر کھڑے ہونے والے کی نماز میں جب کہ وہ امام سے کچھ پیچھے ہوتا ہے اور دیگر مقتدیان کی نماز میں کچھ فساد اور خلل نہیں آتا۔

نماز سب کی صحیح ہے لیکن بلا کسی ضرورت خاص مثل تنگی مکان وغیرہ کے ایک شخص کو جماعت سے علیحدہ ہو کر تنہا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ ہے اچھا نہیں[3]۔

نابالغ کی صف کہاں ہو

سوال (۱۱۸۴) اگر دو تین بالغ ہوں اور تین چار نابالغ بچے

---

[1] ویجہر الامام بتکبیرۃ رکوع وغیرہ وھو ظاہر الروایۃ (عالمگیری مصری ... باب الثانی فی صفۃ الصلوٰۃ ص۶۹ ج۱)۔ ویجہر الامام بالتکبیر بقدر حاجتہ للاعلام بالدخول والانتقال وکذا بالتسمیع والسلام (در مختار) قولہ بقدر حاجتہ للاعلام الخ وان زاد کرہ اھ قلت ھذا اذا لم یفحش الخ واشار بقولہ والانتقال الی ان المراد بالتکبیر ھنا ما یشمل تکبیر الاحرام وغیرہ وبہ صرح فی الضیاء (رد المحتار باب صفۃ الصلاۃ مطلب سنن الصلاۃ ص۴۴۳ ج۱) ظفیر۔

[2] والزائد یقف خلفہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۳۰ ج۱) اس قدر فصل ہو کہ مقتدی کا سر رکوع و سجدہ میں جاتے ہوئے امام سے نہ ٹکرائے واللہ اعلم۔ ظفیر۔

[3] ویقف الواحد محاذیا ای مساویا لیمین امامہ ولا عبرۃ بالراس بل بالقدم فلو صغیرا فالاصح ما لم یتقدم اکثر قدم المؤتم لا تفسد الخ والزائد یقف خلفہ فلو قام واحد بجنب الامام وخلفہ صف کرہ اجماعا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۳۰ ج۱) ظفیر۔

ہوں تو ایک ہی صف میں علی الترتیب کھڑے ہوں یا بالغین ایک صف میں اور بچے دوسری صف میں پیچھے کھڑے ہوں۔

الجواب: نابالغ لڑکے جب کئی ہوں تو بالغین سے پیچھے کھڑے ہوں ایک صف میں دکھڑے ہوں[1]۔ فقط۔

ایک مقتدی کا دوسرے مقتدی سے پیر ملانا کیسا ہے

سوال (۱۱۸۵) پیر جوڑ کر داہنے مقتدی کا بایاں پیر بائیں مقتدی کے داہنے پیر سے مل جاوے اس سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب: نماز تو اس سے فاسد نہیں ہوتی مگر یہ فعل ان کا خلاف سنت ہے[2]۔ فقط

صف پوری تھی ایک شخص آکر پیچھے تنہا کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۸۶) نماز جماعت میں پوری صف کھری ہوئی ہے ایک نمازی کو صف میں جگہ نہ ملی وہ تنہا کھڑا ہو گیا نماز ہوئی یا نہیں یا وہ جماعت میں شامل ہوا یا نہ۔ اگر دوسرے شخص کو اپنی ہمراہی کے واسطے صف سے لینا چاہے تو کس جانب سے لے۔

الجواب: اگر وہ تنہا پیچھے کھڑا ہو گیا بوجہ اگلی صف میں جگہ نہ ہونے کے تو نماز اس کی بلا کراہت ہو گئی لیکن بہتر یہ ہے کہ اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ کر اپنے برابر کھڑا کرلے بشرطیکہ اندیشہ کسی کی فساد صلوٰۃ کا نہ ہو مثلاً یہ کہ وہ شخص جس کو کھینچا جاوے واقف ہو مسئلہ سے اور اس کے کھینچنے سے سمجھ جاوے کہ مجھے پیچھے ہونا مناسب ہے اور اختیار ہے کہ صف کے جس موقعہ سے چاہے کھینچ سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اچھا اور اس زمانہ میں

---

[1] ولو اجتمع الرجال والصبیان الخ یقوم الرجال ... ثم الصبیان عالمگیری مصری باب خامس فصل خامس ص ۸۲ ج ۱ ظفیر [2] وما ورد الخ فالمراد بالکعب ... اسمعیل به الجماعۃ ای قام کل واحد بجانب الآخر ... بصفۃ ... ظفیر

بوجہ عموماً ناواقف ہونے لوگوں کے مسائل سے اگر کھینچنا مناسب نہ سمجھے تو نہ کھینچے کیونکہ نماز تنہا کی بھی ہوجاتی ہے۔ فقط۔

نابالغ جب تنہا ہو، بالغوں کی صف میں کھڑا ہوگا

سوال (۱۱۸۷) اگر زید کی عمر تیرہ سال کی ہوچکی ہے تو اس کو جماعت اول میں کھڑا کرنے سے جب کہ جماعت ثانی میں کوئی شخص موجود نہ ہو کسی کی نماز میں کچھ نقصان تو نہیں آئے گا۔

الجواب:۔ اس صورت میں جب کہ وہ لڑکا اکیلا ہے اس کو جماعت اولیٰ میں شامل کرنا چاہئے۔ اس سے کسی کی نماز میں کچھ نقص نہ آوے گا۔ کذا فی الشامی[1]۔ فقط۔

صف میں کہاں ثواب زیادہ ہے

سوال (۱۱۸۸) صف میں باعتبار جوانب ثواب میں کمی زیادتی ہے یا برابر ثواب ملتا ہے؟ اور جو امام کے مقابل کھڑا ہو اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے یا کیا؟ اور امام کے قریب علماء کو کھڑا ہونا چاہئے یا جاہل بھی کھڑا ہو سکتا ہے؟ جاہل کو امام کے قریب سے ہٹا سکتے ہیں یا نہ؟

مسجد میں جگہ حاصل کرنے کا حکم

سوال (۱۱۸۹/۲) مسجد میں پیشتر سے کپڑا رومال وغیرہ رکھ کر

---

[1] وقدمنا كراهة القيام في صف خلف صف فيه فرجة للنهي وكذا القيام منفردا وان لم يجد فرجة بل يجذب احدا من الصف ذكره ابن الكمال لكن قالوا في زماننا تركه اولى فلذا قال في البحر يكره وحده الا اذا لم يجد فرجة (درمختار) وفي الصحيح رواية هشام عن محمد انه ينتظر الى الركوع فان جاء رجل والا جذب اليه رجلا او دخل في الصف ثم قال في القنية والقيام وحده اولى في زماننا لغلبة الجهل على العوام فاذا جره تفسد صلاته اھ قال في الخزائن قلت وينبغي التفويض الى راي المبتلى فان رأى من لا يتاذى لدين او صداقة زحمه او عالما جذبه والا انفرد اھ قلت وهو توفيق حسن اختاره ابن وهبان في شرح منظومته (رد المحتار باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ص ۶۰۵ ج ۱) ثم الصبيان ظاهره تعدد هم فلو واحد دخل الصف (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۴ ج ۱) ظفير۔

قبضہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص مسجد سے اٹھ کر حوائج ضروریہ کے لئے مسجد سے باہر آوے اور رومال اپنی جگہ چھوڑ آوے تو یہ اس جگہ کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ اور اگر کوئی اس جگہ بیٹھ گیا تو وہ شخص اس کو اٹھا سکتا ہے یا نہیں؟۔

مسجد میں پہلے آنے کا زیادہ ثواب ہوگا یا نہیں

(۱۱۹۰/۳) جو مسجد میں پہلے آوے گا اس کو ثواب زیادہ ملیگا یا کس کو۔

معتکف ضرورت سے باہر آیا تو کہاں بیٹھے

(۱۱۹۱/۴) اگر کوئی معتکف حوائج ضروریہ کے لئے مسجد سے باہر جاوے واپس آنے پر مقررہ جگہ پر بیٹھے یا جس جگہ چاہے بیٹھ سکتا ہے؟۔

دائیں اذان اور بائیں طرف اقامت کا کوئی ثبوت نہیں

(۱۱۹۲/۵) دائیں طرف اذان اور بائیں طرف اقامت ہونیکا ثبوت شرعی ہے یا نہیں۔

الجواب (۱) شامی میں ہے قولہ وخیر صفوف الرجال اولہا الخ لانہ روی فی الاخبار ان اللہ تعالیٰ اذا انزل الرحمۃ علی الجماعۃ ینزلہا اولاً علی الامام ثم تجاوز عنہ الی من یحاذیہ فی الصف الاول ثم الی المیامن ثم الی المیاسر ثم الی الصف الثانی الخ۔ پھر اس کے بعد فرمایا قال فی المعراج ان الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد[۱] الخ۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صف اول میں بھی باعتبار جوانب ثواب میں کمی بیشی ہے جو شخص امام کے محاذی ہے اس پر رحمت کا نزول زیادہ ہے مگر دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو تو پھر افضل یہ ہے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور بہتر یہ ہے کہ قریب علماء، صلحاء کھڑے ہوں[۲] لیکن جاہل کو بھی اٹھانا نہ چاہئے اور اس کو ایذا نہ دی جائے۔

---

[۱] دیکھئے ردالمحتار مطلب فی جواز الایثار بالقرب ص۵۳۲ ج۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [۲] ارشاد نبوی ہے لیلینی منکم اولوالاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم (مشکوٰۃ ص۹۸) ظفیر۔

(۲) شامی میں ہے وینبغی تقییدہ بما اذا لم یقم عنہ علی نیۃ العود بلا مہلۃ کما لو قام للوضوء مثلاً ولا سیما اذا وضع فیہ ثوبہ لتحقق سبق یدہ۔[1]
اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص پہلے سے آکر مسجد میں کسی جگہ بیٹھا اور پھر بضرورت وضو وغیرہ وہاں سے اٹھا اور اس جگہ اپنا کپڑا رکھ گیا تو وہ زیادہ مستحق ہے اس جگہ کے ساتھ پس اگر کوئی دوسرا اس جگہ بیٹھ گیا تو وہ اس کو اٹھا سکتا ہے اور بدون اس حالت مذکورہ کسی جگہ رومال رکھنا اور قبضہ کرنا اچھا نہیں ہے۔

(۳) جو پہلے آوے گا اس کو ثواب زیادہ ملیگا۔

(۴) مسجد میں جس جگہ چاہے بیٹھ سکتا ہے۔

(۵) اس کا کچھ ثبوت نہیں۔ فقط

بوجہ بارش صرف چار انگل پیچھے صف درست ہے یا نہیں

سوال (۱۱۹۳) امام کی برابری میں چار انگل پیچھے جیسا کہ ایک مقتدی کھڑا رہتا ہے صف بنانا بسبب عذر بارش یا گرمی کے حالانکہ صحن کشادہ ہے، یہ فعل کیسا ہے۔

الجواب:۔ درست ہے۔ فقط۔[2]

اگر اندر جگہ باقی نہ رہے تو مقتدی دروں میں ملیں یا نہیں

سوال (۱۱۹۴) اگر مسجد اندر سے بھر جاوے تو بقیہ نمازی مسجد کے دروں میں کھڑے ہوں یا باہر فرش پر، بہتر کیا ہے۔

الجواب:۔ دروں میں کھڑا ہونا اچھا نہیں ہے جب کہ باہر فرش مسجد میں

---

[1] رد المحتار، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا مطلب فیمن سبقت یدہ الی مباح ص ۶۲۲ / ۱ ظفیر

[2] ولو قام علی الرفوف ولو قام علی الارض او فی محراب لضیق المکان لم یکرہ کما لو کان معہ بعض القوم فی الاصح وبہ جرت العادۃ فی جوامع المسلمین (درمختار) وظاہرہ انہ لا یکرہ ولو بلا عذر (رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ۶۰۵ / ۱) ظفیر۔

جگہ موجود ہے۔ فقط۔

صفیں کم چوڑی ہوں تو سجدہ فرش پر کرسکتا ہے

سوال (۱۱۹۵) اگر مصلی اور صف کا عرض کم ہو جس پر سجدہ نہیں ہوسکتا تو پیر صف اور مصلی پر ہوں یا نیچے۔

الجواب:- جس طرح چاہے کریں خواہ پیر صف اور مصلّٰی پر ہوں اور سجدہ فرش پر ہو یا پیر نیچے ہوں اور سجدہ صف پر ہو۔ فقط۔ (جگہ کا پاک ہونا شرط ہے۔ مصلّٰی کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ظفیر)

در یا محراب میں امام کا کھڑا ہونا کیسا ہے، جب کہ وہ مقتدی کو نظر آتا ہو

سوال (۱۱۹۶) ایک مسجد کا در اور ستون ایسا ہے کہ امام اگر ان دونوں جگہوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو مقتدی بخوبی اپنے امام کو دیکھ سکتے ہیں تو ایسی دونوں جگہوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آیا مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی؟۔

الجواب:- قال الشامی والاصح ما روی عن ابی حنیفة رحمه الله قال اکرہ ان یقوم بین الساریتین[1] ۔ الخ اس سے معلوم ہوا کہ امام کو در یا محراب میں اس طرح سے کھڑا ہونا کہ قدم بھی باہر نہ ہوں مکروہ ہے اور مراد مکروہ سے کراہت تنزیہی ہے۔ اس کا حاصل خلاف اولیٰ ہے۔ فقط۔

دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے کہ تیسرا آیا تو امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے ہٹیں

سوال (۱۱۹۷) امام و مقتدی صرف دو آدمی ہیں اس لئے برابر کھڑے ہوتے ہیں۔ اب تیسرا آدمی اور آگیا اب امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے ہٹے۔

الجواب:- اس حالت میں امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے کو ہٹے دونوں امر جائز ہیں۔ لیکن مقتدی کا پیچھے ہٹنا اولیٰ ہے۔ بہ نسبت امام کے آگے بڑھنے سے

---

[1] ولهذا قال فی البحر الحلیة وغیرها اذا لم یضق المسجد بمن خلف الامام لا ینبغی له ذالك (رد المحتار باب الامامة) وكذا فیها ص ٤٢٦ ج ١ ظفیر ٥ رد المحتار باب الامامة ص ٥٢١ ج ١

کما فی الشامی۔ وتبعہ فی الدر تقدم من ذلک تبوع الخ۔

جماعت میں ایک مقتدی کو دوسرے سے پیر ملا کر کھڑا ہونا کیا ضروری ہے

سوال (۱۱۵۸) غیر مقلد جماعت میں پاؤں ایک دوسرے سے ملاتے ہیں اور حدیث سے استنباط کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کیا حکم ہے۔

الجواب: غیر مقلد غلط سمجھتے ہیں صرف محاذات قدم و اکتاف وغیرہ کا حکم ہے یہی حنفی بھی کہتے ہیں[۲]۔ فقط۔

مخنث مردوں کی جماعت میں مل سکتے ہیں یا نہیں

سوال (۱۱۵۹) مخنث مردوں کی جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور ان کے جماعت میں شامل ہونے سے دیگر مسلمانوں کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں اور ان کی طرف سے جو کچھ کار خیر سمجھ کر روپیہ وغیرہ مسجد میں دیں تو مسجد کی ضروریات میں صرف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: مخنث مردوں کی جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں مگر وہ مردوں کی جماعت سے پیچھے کھڑے ہوں[۳]۔

اور ان کے شامل جماعت ہونے سے دیگر مسلمانوں کی نماز صحیح ہے اور ان کا روپیہ مسجد میں صرف کرنا درست ہے[۴]۔ فقط۔

---

(۱) وفیہ ایضاً فی الشامی: لو جاء بعد الشروع یقوم خلف الامام وینتظر المقتدی الخ والذی یظہر انہ ینبغی للمقتدی التاخر اذا جاء ثالث الخ فان اقتدی عن یسار الامام یشیر الیہما بالتاخیر ... ویصف خلف الامام ... للامام فالاولی ثباتہ فی مکانہ وتاخر المقتدی الخ (رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۱ ج ۱) ظفیر۔

(۲) ومن روی انہم الصقوا الکعاب بالکعاب اراد بہ الجماعة ای قام کل واحد بجانب الآخر (رد المحتار باب صفة الصلوة ص ۴۲۷ ج ۱) ظفیر۔

(۳) ویصف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثی ثم النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۴ ج ۱) ظفیر۔

(۴) اگر جائز کمائی ہے کیونکہ وہ بھی مسلمان ہیں ۱۲ ظفیر۔

اگلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صفوں کو چیر کر وہاں جا سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۲۰۰) جماعت ہو رہی ہے اور سب لوگ نیت باندھ چکے ہوں ایک شخص وضو کر کے آیا اور اگلی صف میں جگہ ہے تو وہ شخص کنارہ سے صفوں کو پھاڑتا ہوا اگلی یا درمیان والی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں اور گنہ گار تو نہ ہوگا۔

الجواب:۔ کھڑا ہو سکتا ہے اور کچھ گناہ نہ ہوگا[1]۔ فقط۔

بچوں کی صف سے ہو کر آگے جا سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۲۰۱) مقدم صف میں ۵ یا ۶ رجال ہیں اور دوم صف صبیان کی ہے جس میں پندرہ یا سولہ لڑکے ہیں یعنی لڑکوں کی صف نے رجال کی صف کو یمین و یسار سے گھیر لیا ہے اب جو مرد آوے وہ اطفال کے آگے سے مرور کرنے کے سوا اگلی صف میں شامل نہیں ہو سکتا تو اس کو کیا کرنا چاہئے

الجواب:۔ مرد آنے والا اس صورت میں اطفال کے آگے کو مرور کر کے شامل صف رجال ہو جاوے۔ فقط

جماعت میں مونڈھا ملا کر مقتدی کھڑے ہوں یا پاؤں ملا کر

سوال (۱۲۰۲) نماز میں مقتدی مونڈھے سے مونڈھا تو لگا کر کھڑے ہوتے ہیں مگر ایک صاحب فرماتے ہیں کہ پاؤں سے پاؤں بھی ملانا چاہئے۔ آیا حنفی مذہب میں اس کا حکم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھوں کو ملانے کا

---

[1] ولو وجد فرجة فی الاول، لا الثانی له خرق الثانی لتقصیرهم وفی الحدیث من سد فرجة غفر له (درمختار) من قام فی آخر صف وبینه وبین الصفوف مواضع خالية فللداخل ان یمر بین یدیه لیصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا یأثم المار بین یدیه دل علیه ما فی الفردوس عن ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم من نظر فی فرجة فی صف فلیسدها بنفسه فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبته فانه لا حرمة له ای فلیتخط المار علی رقبة من لم یسد الفرجة (رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۳ ج ۱) قیر ۔ له لو وجد فرجة فی الاول، لا الثانی وله خرق الثانی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۳ ج ۱) ظفیر۔

اور صفوف کو برابر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ٹخنوں کو ایک سیدھ میں کرنے کا حکم ہے اس سے غیر مقلدوں نے ٹخنہ سے ٹخنہ ملانے کا حکم سمجھ لیا ہے۔ یہ بظاہر ان سے غلط فہمی ہوئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مونڈھوں کے ملانے کا حکم صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے لہٰذا یہ سنت ہے اور جب کہ جملہ آدمی مونڈھے ملا دیں گے تو سب کے ٹخنے نہیں مل سکتے جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد ہے اس لئے بعض صحابہؓ سے جو الصاق کعاب منقول ہے اس کے معنی برابر و سیدھ کرنے کے ہیں یعنی تمام صف کے آدمی ایک سیدھ میں ہوں، نہ یہ کہ قدم اور ٹخنہ آگے پیچھے ہوں[1]۔ فقط۔

اقتداء کے شرعی حدود کیا ہیں

سوال ([illegible]) اقتداء کے لئے شرعی کیا حدود مقرر ہیں۔ حسب ذیل صورتوں میں سے کونسی صورت جائز ہے اور کونسی نہیں۔

(نمبر۱) امام بلند مقام پر ہے اور مقتدی پست میں خواہ یمین خواہ یسار خواہ خلف اسکی پھر دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ امام سے قریب ہوں خواہ درمیان میں دیوار وغیرہ حائل ہو یا نہ ہو دوسری یہ کہ امام سے دور ہوں خواہ دیوار وغیرہ حائل ہو یا نہ ہو۔

(نمبر۲) امام نیچے کے مقام پر ہے اور مقتدی اوپر اس کی حسب بالا چار شکلیں۔

(نمبر۳) ان دونوں طریقوں میں اکثر مکانات کا زیریں حصہ (جس کا فرش چھت کا ہوتا ہے اور اس کے نیچے زمین تک قدم کی برابر کم و بیش مجوف ہوتا ہے۔ ایسی صورتوں میں اس

---

[1] عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا حتى كأنما يسوي بها القداح حتى رأى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم (مشكوة باب تسوية الصف ص۹۸) وعن ابي مسعود الانصاري .... قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول استووا ...) رواه مسلم. الصفوف كعب ... اريد به المحاذاة اي قام كل احد بجانب الآخر (رد المحتار باب صفة الصلوة ص ج۱) ظفير

جماعت خانہ کے زیریں حصہ میں بھی مقتدی کھڑے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(نمبر ۴) مسجد کے متصل رہنے والا یا دور رہنے والا، مگر ایسا کہ تکبیرات انتقالات وغیرہ سن سکتا ہے۔ ایسا شخص اپنے مکان میں اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔ مریض، بیمار معذور یا مقیم اس میں کونسی صورت جائز ہے۔

الجواب (۱ و ۲) امام اگر تنہا اونچے یا نیچے مقام پر ہو تو مکروہ ہے اور اگر امام کے ساتھ کچھ مقتدی ہوں تو پھر کسی حال کراہت نہیں ہے۔ اور ایسے نزدیک جب کہ صفوف متصل ہوں دونوں درست ہیں[1]۔ درمختار میں ہے کما لو کان معہ بعض القوم فی الاصح۔

(۳) اس میں بھی یہی جواب ہے کہ اگر امام کے ساتھ بعض مقتدی ہیں تو حصہ زیریں میں کھڑے ہو کر اقتدا کرنا درست ہے (دیکھئے حوالہ ماقبل۔ ظفیر)

(۴) مکان میں سے اقتدا امام کی جو مسجد میں ہے نہیں کر سکتا مگر بصورت اتصال صفوف کہ مسجد سے مکان تک برابر صفوف مقتدیوں کی ہوں تو اس صورت میں اقتدا درست ہے[2]۔ فقط۔

| امام کے پیچھے کیسے لوگ کھڑے ہوں | **سوال** (۱۲۰۴) امام کے پیچھے کیسے کیسے مقتدیوں کو

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ج ۱ ص ۶۰۵
اس سے پہلے یہ عبارت ہے وکرہ [illegible] وانفراد الامام علی الدکان سفلی وقدر الارتفاع بذراع ولا باس بما دونہ الخ وکرہ عکسہ فی الاصح وہذا کلہ عند عدم العذر [illegible] فلو قاموا علی الرفوف والامام علی الارض او فی المحراب لضیق المکان لم یکرہ کما لو کان معہ بعض القوم ایضاً۔

[2] اذا اتصلت الصفوف فیصح مطلقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۴۸ ظفیر) ویمنع من الاقتداء صف من النساء [illegible] طریق تجری فیہ عجلۃ الخ ونہر تجری فیہ السفن وخلاء فی الصحراء [illegible] صفین فاکثر [illegible] اذا اتصلت الصفوف فیصح مطلقاً [illegible] ایضاً ظفیر۔

مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے جو پہلے آگیا خواہ علم دین سے بے بہرہ ہے یا واقف ہے۔

الجواب:- امام کے قریب اہل علم و اہل عقل کا کھڑا ہونا بہتر ہے لیکن اگر امام کے قریب دوسرے لوگ نمازی آگئے ہیں تو ان کو ہٹانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نماز ہر طرح ہوجاتی ہے[1]۔ فقط۔

سوال (۱۲۰۵) الصاق کعبین کا مطلب کیا ہے الصاق کعبین یعنی ایک پیر کا ٹخنہ دوسرے پیر کے ٹخنہ سے ملا نا مراد ہے یا محاذات میں رکھنا۔ غرض الصاق کعبین کا کیا مطلب ہے اور کیا مراد ہے۔

الجواب:- شامی باب صفۃ الصلوٰۃ میں یہ عبارت بھی موجود ہے جس سے مطلب الصاق کعبین کا حل ہوجاتا ہے وینبغی ان یکون بینھما مقدار اربع اصابع الید لانہ اقرب الی الخشوع ھکذا روی عن ابی نصر الدبوسی انہ کان یفعلہ کذا فی الکبریٰ وما روی انھم الصقوا الکعاب بالکعاب ارید بہ الجماعۃ ای قام کل واحد بجانب الآخر کذا فی فتاویٰ سمرقند[1] اھ نہیں ہو سکتا ہے مراد الصاق کعبین سے محاذات میں رکھنا یک کعب کا دوسرے کعب سے ہو جیسا کہ الصاق کعب بالکعب

[1] امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا حق تو قانوناً انھی کو ہے جو پہلے آئیں اس لئے کہ امام کو وسط میں رکھنے کا حکم ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام توسطوا الامام وسدوا الخلل الخ حتیٰ ستوسے جانا کہ یقوم عن یمین الامام ان امکنہ اور پھر صف جب پوری ہوجائے تو دوسری صف بھی امام کے سامنے ہی سے شروع ہوگی ولو لم یجد عالما یقف خلف الصف یجذب احدا للمضرورۃ لیکن اگر اہل علم کو دوسرے لوگ ترجیح دیں اور اپنی جگہ امام کے پیچھے کھڑا کریں تو یہ فعل بھی درست بلکہ مطلوب ہے وان سبق احد الی الصف الاول فدخل رجل اکبر سنا او اھل علم ینبغی ان یتاخر ویقدمہ تعظیما لہ اھ ان عبارات اور دوسری تفصیل کے لئے دیکھئے ردالمحتار باب الامامۃ مطلب فی جواز الایثار بالقرب ص ۵۳۲ ج ۱ ظفیر۔ ۲ ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ بحث قیام ص ۴۲۷ ج ۱ ظفیر

کرہ کفیامہ من فی صف خلف صف فیہ فرجۃ[۱] الخ۔ عبارت درمختار سے یہ واضح ہے کہ ایک مقتدی کو تنہا کھڑا ہونا صف کے پیچھے اس وقت مکروہ ہے کہ اگلی صف میں جگہ ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اگلی صف بھری ہوئی ہو تو پیچھے تنہا کھڑا ہو سکتا ہے۔ ہاں اولیٰ یہ ہے کہ صف میں سے ایک شخص پیچھے چلا جاوے۔ اور اگر یہ آنے والا کسی کو آگے سے کھینچے تو یہ بھی جائز ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ فی الشامی۔ لو جذبہ آخر فتاخر فالصحیح لا تفسد صلوتہ[۲] الخ

بوجہ مجبوری مسجد سے نیچے مدرسہ میں اقتداء درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۰۷) جامع مسجد میں امام نماز پڑھانے کھڑا ہوا اور تمام مسجد نمازیوں سے بھر گئی اور ایک جماعت باہر فرش پر بھی ہوگئی۔ بارش شروع ہوگئی۔ بعد کو جو آدمی آرہے وہ بوجہ بارش کے مسجد چھوڑ کر مدرسہ میں جو کہ فرش مسجد کے نیچے واقع ہے کھڑے ہوگئے۔ گویا دیگر مقتدیوں سے ان کا فاصلہ ہوگیا ان کی نماز ہوگئی یا نہیں۔ یہ عذر قابل سماعت ہوگا یا نہیں۔ ایسی مجبوری کی حالت میں۔

الجواب:۔ درمختار میں یہ روایت ہے کہ بہت بڑی مسجد جس کو صحراء کا حکم ہے اس میں اگر ایک صف کا یا زائد کا فاصلہ ہو جاوے تو پچھلے نمازیوں کی نماز نہ ہوگی لیکن شامی نے نقل کیا ہے کہ یہ حکم بہت بڑی مسجد کا ہے معمولی جامع مسجد کا یہ حکم نہیں ہے اس میں بحالت مذکورہ ان لوگوں کی نماز ہو جاوے گی جنھوں نے مدرسہ مذکورہ میں نماز پڑھی ہے اور بہت سی روایات ایسی ہی نقل فرمائی ہیں جن سے جواز معلوم ہوتا ہے لہذا ایسی مجبوری کی حالت میں ان ہی روایات پر عمل کیا جاوے گا اور صحت نماز کا حکم کیا جاوے گا البتہ بلا ضرورت ایسا نہ کیا جاوے اور اس میں احتیاط کی جاوے[۳]۔ فقط۔

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۲ ج ۱۔ ظفیر (۲) رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۳ ج ۱۔ ظفیر

(۳) او خلاء ای فضاء فی الصحراء او فی مسجد کبیر جدا کمسجد القدس یسع صفین فاکثر (در مختار) والمسجد وان کبر لا یمنع الفاصل الا فی الجامع القدیم بخوارزم فان ربعہ کان علی اربعۃ آلاف اسطوانۃ وجامع القدس الشریف (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۷ ج ۱) ظفیر

کیا محراب کے محاذ سے ہٹکر جماعت کرنا مکروہ ہے

سوال (۱۲۰۸) مسجد کے فرش بیرونی میں جس جگہ چاہے جماعت فرض ادا کرے۔ مثلاً فرش مسجد وسیع کے اوپر موسم گرما میں سایہ کی جانب اور سرما میں دھوپ میں۔ ایک صاحب یہ کہتے ہیں کہ صحن اور فرش مسجد پہ محاذ محراب کے فرض جماعت ادا ہونا چاہیئے۔ محاذ محراب کے خلاف جماعت فرض ادا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

الجواب :۔ شامی میں ہے۔ السنة ان یقوم فی المحراب لیعتدل الطرفان ولو قام فی احد جانب الصف یکرہ ولو کان المسجد الصیفی بجنب الشتوی وامتلأ المسجد یقوم الامام فی جانب الحائط لیستوی القوم من جانبیہ والاصح ما روی عن ابی حنیفة رح انہ قال اکرہ ان یقوم بین الساریتین او فی زاویة او فی جانب المسجد او الی ساریة لانہ خلاف عمل الامة الخ۔[1] ان تمام عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت امام کے لئے محراب میں اور وسط قوم میں کھڑا ہونا ہے۔ لہذا اگر باہر فرش صحن میں کھڑا ہو تب بھی محاذ محراب کے کھڑا ہو۔ باقی نماز ہر طرح ہو جاتی ہے۔ لیکن سنت وہی ہے جو مذکور ہوا۔

جماعت میں صفیں امام کے دونوں جانب برابر ہوں

سوال (۱۲۰۹) مشہور ہے کہ جماعت کے اندر مقتدی زیادہ تر داہنے ہاتھ کی طرف کھڑے ہوں اس کا کچھ ثبوت ہے یا کہ دونوں طرف برابر کھڑے ہوں۔

صحن ایک طرف بڑھا ہوا ہو تو صحن کے وسط کا لحاظ رکھنا چاہیئے

(سوال ۱۲۱۰/۲) اگر کہیں مسجد کا صحن دس بارہ ہاتھ کسی طرف بڑھایا گیا ہو تو اب امام کو صحن کے اعتبار سے بیچ میں کھڑا ہونا چاہیئے یا محراب مسجد کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

باہر جماعت ہو تو کیا اندر رنگ کر دینا ضروری ہے

(سوال ۱۲۱۱/۳) پنجاب میں بہت جگہ دیکھا گیا ہے

---

[1] ردالمحتار مطلب فی کراہة قیام الامام فی غیر المحراب ص ۵۳۱ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

کہ اگر جماعت صحن میں ہوتی ہو تو اندر مسجد کے دروازے لازمی طور پر بند کر دیتے ہیں۔ شرعاً اس کا بھی کچھ ثبوت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱) دونوں طرف مقتدی برابر رہنے چاہئیں[1]۔

(۲) باہر کھڑے ہوں تو صحن کے وسط کا خیال کر لیا جاوے[2]۔

(۳) بند کرنا اندر کے دروازوں کا اس وقت ضروری نہیں ہے۔

مسجد سے ہٹ کر درخت کے سایہ میں اقتداء درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۱۲) ایک گاؤں میں مسجد میں سایہ میں نماز ہوتی ہے اور چونکہ فرش پر دھوپ ہوتی ہے لہٰذا کچھ لوگ تمام فرش چھوڑ کر چودہ پندرہ گز کے فاصلہ پر درختوں کے سایہ میں نماز میں شریک ہوتے ہیں اور نیت باندھتے ہیں اس صورت میں ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ان کی نماز صحیح ہے[3] فقط (مگر ایسا کرنا نہیں چاہئے صفیں متصل رہیں مگر دھوپ سے بچنے کا انتظام ہونا چاہئے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔ ظفیر)

---

[1] و کذا یقف وسطا (در مختار) قال فی المعراج و فی مبسوط بکر، السنة ان یقوم فی المحراب لیعتدل الطرفان ولو قام فی احد جانبی الصف یکره ولو کان المسجد الصیفی بجنب الشتوی وامتلأ المسجد یقوم الامام فی جانب الحائط لیستوی القوم من جانبیه الخ قال علیه الصلاة والسلام توسطوا الامام الخ فی موضع اخر السنة ان یقوم الامام ازاء وسط الصف (رد المحتار باب الامامة ص ۵۳۱ ج ۱) و کیفیتهما ان یقف احدهما بحذائه والاخر بیمینه اذا کان الزائد اثنین ولو جاء ثالث وقف عن یسار الاول والرابع عن یمین الثانی والخامس عن یسار الثالث وهکذا الخ (ایضاً ص ۵۳۴ ج ۱) ظفیر

[3] مراد یہ ہے کہ یہ درخت جن کے سایہ میں نماز اقتداءً (۱۵ گز فاصلہ چھوڑ کر) پڑھ رہے ہیں۔ اگر مسجد یا فناء مسجد میں ہیں تو نماز درست ہوگی۔ فناء المسجد کالمسجد فیصح الاقتداء وان لم تتصل الصفوف (الاشباہ والنظائر فن ثانی کتاب الصلاة ص ۱۹۷)۔

جس امام کا حال معلوم نہ ہو اس کی اقتداء درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۱۳) خلاصۃ الفتاویٰ جلد اول ص ۱۵۳ میں ولو اقتدی بالامام ولا یدری انہ مقیم او مسافر لا یصح اقتداءہ۔ یہ مسئلہ معمول بہا ہے یا کیا ہے۔

الجواب: درمختار میں خانیہ وغیرہ سے جو کچھ نقل کیا ہے وہ بھی اس روایت خلاصہ کے موافق ہے لیکن اس کا جواب یہ دیا ہے کہ امام کا حال تمام نماز میں کسی وقت معلوم ہو جانا چاہئے ابتداء میں معلوم ہونا شرط نہیں ہے۔ اسی لئے امام کے اس اعلام کو کہ مسافر ہوں مستحب کہا ہے۔ عبارت درمختار یہ ہے وندب للامام ان یقول بعد التسلیمتین فی الاصح اتموا صلوتکم فانی مسافر۔ وھذا یخالف الخانیۃ وغیرھا۔ ان العلم بحال الامام شرط لکن فی حاشیۃ الہدایۃ للہندی الشرط العلم بحاله فی الجملۃ لا فی حال الابتداء۔ الخ[1]

بے ریش لڑکوں کی شرکت پہلی صف میں

سوال (۱۲۱۴) بے ریش لڑکوں کا پہلی صف میں کھڑا ہونا کیسا ہے۔

الجواب: نابالغ لڑکوں کو مردوں سے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ لیکن اگر ایک لڑکا ہو تو اس کو مردوں کی برابر صف میں کھڑا ہونا درست ہے۔ درمختار میں ہے ثم الصبیان ظاھرہ تعددھم فلو واحدا دخل الصف وھکذا فی الشامی۔[2]

بیوی یا محرمات عورتیں برابر میں کھڑی ہو سکتی ہیں یا نہیں

سوال (۱۲۱۵) عورت محرمات میں سے ہیں وہ یا اس کی بیوی برابر میں اقتداء کرے تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب: عورتیں اگرچہ محرمات میں سے ہوں، جماعت میں وہ بھی برابر

۱؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صلاۃ المسافر ص ۷۴۰ ج ۱۔ ۱۲ عبارت نقل کرنے میں تقدیم و تاخیر ہے اور یہ مطلب واضح کرنے کے لئے کیا گیا ہے ۱۲ ظفیر۔ ۲؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۴ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

نہ کھڑی ہوں اس سے مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے[1]۔

امام دالان میں ہو اور مقتدی صحن میں تو کیا یہ مکروہ ہے

سوال (۱۲۱۶) زید کہتا ہے کہ اگر امام بیچ چھت کے دالان میں محراب کی محاذات میں کھڑا ہو اور مقتدیان صحن میں کھڑے ہوں تو نماز مکروہ ہوگی کیونکہ امام اور ماموم کا مقام واحد ہونا چاہیئے اور یہاں شتوی صیفی کا فرق ہے۔ بکر کہتا ہے کہ یہ کراہت درست نہیں ہے کیونکہ صحن مسجد عین مسجد ہے شتوی و صیفی کبقعۃ واحدہ ہے اور عبارت درمختار کا مفہوم بھی یہی ہے۔ ولم یختلف المکان حقیقۃ کمسجد۔ اور عبارت عالمگیری سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے، وان قام علی الجدار الذی بین دارہ وبین المسجد ولا یشتبہ حال الامام صح الاقتداء ایضاً جاز الاقتداء لمن فی بیتہ بامام المسجد پس شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- شامی جلد اول باب الامامۃ میں ہے والاصح ما روی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ انہ قال اکرہ ان یقوم بین الساریتین الخ[2]۔ پس اگر امام در میں اس طرح کھڑا ہو کہ قدم بھی اندر رہیں اور مقتدیان فرش پر ہوں تو یہ مکروہ ہے جیسا محراب کے اندر کھڑا ہونا امام کو مکروہ ہے اور قدم باہر فرش پر ہوں تو کراہت مرتفع ہے اور یہ صحیح ہے کہ مسجد مسقف اور غیر مسقف یعنی فرش مسجد ایک ہی مسجد ہے اور اگر محاذی محراب فرش غیر مسقف میں کھڑا ہو اور مقتدی بھی فرش پر کھڑے ہوں تو اس میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ کما ہو معمول الائمۃ فی الصیف۔ اور امام کے در بیرونی میں کھڑے ہونے میں کراہت اس وقت ہے کہ امام بالکل در کے اندر ہو تو اس حالت میں وہ در حکم محراب ہوگا اور محراب کے اندر کھڑا ہونا

---

[1] ومحاذاۃ ولو بعضو واحد امرأۃ ولو امۃ مشتہاۃ ولا حائل بینہما فی صلاۃ مطلقۃ مشترکۃ تحریمۃ وادا فسدت صلاتہ لو مکلفا والا لا۔ (درمختار) قولہ ولو امۃ الخ لعلہا ولو امتہ وعبارتہ فی خزائن ولو محرمہ او زوجتہ (ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۳۵ ظفیر)

[2] ردالمحتار باب ... متصلۃ ... فی غیر محراب ص ۵۳ ج ۱، ظفیر، ج ۱ ص ۲۱۹

امام کا مکروہ ہے اگرچہ اشتباہ نہ ہو، کیونکہ اس میں تشبہ باہل الکتاب ہے اور یہ دوسری علت ہے کراہت کی اور اس علت کی بنا پر اشتباہ و عدم اشتباہ حال امام مساوی ہے[1]

اخیر نماز میں ایک شخص آیا اور صف میں جگہ نہیں ہے تو وہ کیا کرے

سوال (۱۲۱۷) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید وضو کر کے جماعت میں شریک ہونے کے لئے چلا، صف میں جگہ باقی نہیں ہے اور امام قریب ہے کہ دونوں طرف سلام پھیر دے۔ زید اس حالت میں کیا کرے؟ ۔

الجواب :۔ پیچھے کھڑا ہو کر شریک جماعت ہو جائے[2] ۔

امام کے صرف ایک طرف مقتدی ملیں اور دوسری طرف نہ ملیں تو کیا حکم ہے

سوال (۱۲۱۸) اگر مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑے ہو جائیں اور بائیں طرف کوئی نہ ہو، یعنی بقیہ ایسے ہی بائیں طرف تو نماز میں کچھ قصور تو نہیں آئے گا۔

الجواب :۔ امام صف کے بیچ میں کھڑا ہو، یہ سنت ہے، اگر مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے نماز صحیح ہو گئی، مگر مع الکراہتہ۔ السنۃ ان یقوم فی المحراب لیعدل الطرفان ولو قام فی احد جانبی الصف یکرہ کذا فی الشامی[3]۔

مسجد کے امام کی اقتدا ایسے مکان میں جس کے درمیان راستہ حائل ہو درست نہیں

سوال (۱۲۱۹) مسجد اور مکان موقوفہ متعلقہ مسجد کے مابین ایک گلی آمد و رفت مردمان محلہ واقع ہے تو مکان مذکور میں

---

[1] وکرہ الخ قیام الامام فی المحراب لاسجودہ فیہ وقدماہ خارجہ لان العبرۃ للقدم مطلقاوان لم یتشبہ حال الامام ان علل بالتشبہ وان بالاشتباہ ولا اشتباہ فی نفی الکراھۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب مایفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ج ۱، ظفیر[2] وان لم یجد حتی رکع الامام یختار اعلم الناس بھذہ المسئلۃ فیجذبہ ویقفان خلفہ ولو لم یجد عالما یقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورۃ۔ ولو وقف منفرداً بغیر عذر تصح صلوٰتہ عند ۔ شامی ص ۵۳۱ ج ۱ [3] رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۱ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

(۲) اگر کوئی محرم عورت بھی ہو مثل زوجہ و بہن وغیرہ کے تو غیر عورت بھی پردے کے ساتھ اقتداء کر سکتی ہے[۱]۔ فقط۔

صفوف کا سیدھا کرنا کرانا کیسا ہے

سوال (۱۲۲۳) صفوف کو سیدھا کرنا اور کرانا کیسا ہے۔

الجواب:۔ صفوف کا سیدھا کرنا سنت ہے اس کی بہت تاکید آئی ہے[۲]۔ فقط۔

مقتدی رکوع و سجود امام کے ساتھ کرے یا توقف سے

سوال (۱۲۲۴) مقتدی امام کے ساتھ اپنی ہیئت کو رکوع و سجود وغیرہ میں تبدیل کرے گا یا امام کے بعد یعنی جب امام قومہ سے سجدہ میں گیا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے گا یا بعد میں۔ یعنی مقتدی کو توقف کرنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب:۔ مقتدی کو توقف کرنا چاہئے تاکہ مقتدی کی تکبیر وغیرہ امام کی تکبیر وغیرہ سے پہلے نہ ہو جاوے[۳]۔ کما ہو مشاہد۔ فقط

امام کے برابر کھڑے ہونے سے نماز ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۲۲۵) ایک شخص جماعت میں سے ہٹ کر امام کے برابر جا کھڑا ہوا۔ اس صورت میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز اس شخص کی بھی ہو گئی جو امام کے برابر کھڑا ہو بشرطیکہ امام سے آگے نہ ہو جائے قدم کچھ پیچھے رہے لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں ہے کہ جماعت میں سے نکل کر تنہا امام کی برابر کھڑا ہو[۴]۔ فقط

---

[۱] کما تکرہ امامۃ الرجل لھن فی بیت لیس معھن رجل غیرہ ولا محرم منہ کاختہ او زوجتہ او امتہ، اما اذا کان معھن واحد ممن ذکر او امھن فی المسجد لا یکرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۹ ج ۱ ظفیر) [۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوٰۃ وفی روایۃ عباد اللہ لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم (مشکوٰۃ باب تسویۃ صفوف فصل اول ص ۹۸ ظفیر) [۳] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ الخ۔ ظفیر [۴] ولو قام واحد بجنب الامام وخلفہ صف کرہ اجماعاً (درمختار) ای للمؤتم لیس علی الامام منہ شیء ویتخلص من کراھۃ بالتقہقری الی خلف ان لم یکن محل ضیقا علی الظاہر الخ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۳۱ ج ۱ ظفیر)

اقتداء دوسرے مکان میں درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۲۶) جامع مسجد کے احاطہ میں دوکانیں ہیں اور ایکے اوپر مدرسہ ہے۔ مدرسہ مسجد کے چبوترہ سے متصل ہے اور ایک کھڑکی محاذاۃ مسجد میں ہے اس صورت میں بوجہ بارش وگرمی چبوترہ مسجد کو چھوڑ کر مدرسہ پر نماز پڑھنے والوں کی اقتدا صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی میں اس مسئلہ کی تحقیق میں بعد کلام طویل ونقل خلافات کے لکھا ہے ویؤیدہ ما فی البدائع حیث قال لو کان علی سطح بجنب المسجد متصل بہ لیس بینہما طریق فاقتدی بہ صح اقتداؤہ عندنا لانہ اذا کان متصلاً بہ صار تبعاً لسطح المسجد[۱]۔ الخ۔ اس روایت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں مدرسہ مذکورہ میں نماز پڑھنے والوں کی اقتدا صحیح ہے۔ فقط۔

نماز پڑھانے کے بعد امام کو معلوم ہو کہ غسل کی ضرورت تھی تب کیا کرے

سوال (۱۲۲۷) کسی امام نے فجر کی نماز پڑھانے کے بعد معلوم کیا کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اب وقت نکل گیا تھا اب کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:۔ غسل کرکے خود بھی دوبارہ نماز پڑھے اور اپنے مقتدیوں میں سے جس جس کو خبر کر سکے خبر کر دے کہ وہ بھی اعادۂ نماز کریں[۲]۔

---

[۱] ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۹ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

[۲] اذا ظہر حدث امامہ وکذا کل مفسد فی رای مقتد بطلت فیلزم اعادتہا لتضمنہا صلاۃ المؤتم صحۃ وفسادا کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امہم وہو محدث او جنب الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ قبیل المواضع التی تفسد صلاۃ الامام دون المؤتم ص ۵۵۳ ج ۱) ظفیر۔

فصل خامس

امام کی پیروی اور دیگر مسائل

مقتدی درود و دعا پوری کرکے سلام پھیریں یا امام کے ساتھ فوراً

سوال (۱۲۲۸) آخری قاعدہ میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی سلام پھیریں یا مقتدی اپنی باقی ماندہ درود و دعا پوری کرکے سلام پھیریں۔

الجواب:۔ ساتھ ہی سلام پھیریں البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد یعنی تحیات کچھ باقی رہ جائے تو اس کو پورا کرکے سلام پھیریں شامی میں ہے والحاصل ان متابعة الامام فی الفرائض والواجبات من غیر تاخیر واجبة فان عارضها واجب لا ینبغی ان یفوته بل یاتی به ثم یتابعه کما لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد فانه یتمه ثم یقوم الخ بخلاف ما اذا عارضها سنة الخ۔[1]

امام کا اپنے مخالف کے لئے بد دعا کرنا کیسا ہے

سوال (۱۲۲۹) ایک مسجد کا امام نماز فریضہ کے بعد دعا میں اپنے ذاتی مقدمات مختلف فیہ کی بنا پر فریق ثانی کے لئے بد دعا کرتا ہے اور مقتدیوں سے آمین کہلاتا ہے یہ فعل اس کا کیسا ہے اور یہ شخص مستحق امامت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دعائیں ماثورہ اس قسم کی پڑھے کہ جن میں بالاجمال دشمن کے لئے بد دعا ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور خاص نام لیکر علی الاعلان اور بالجہر بد دعا کرنا اچھا نہیں ہے۔ مقتدیوں کو چاہئے کہ اس پر آمین نہ کہیں اور ایسا شخص جس سے لوگوں کو نفرت ہو احق بالامامت نہیں ہے۔ بلکہ کتب فقہ میں ہے کہ اگر کسی امام کے برے افعال کی وجہ سے

---

[1] ردالمحتار باب صفة الصلوٰة مطلب مہم فی تحقیق المتابعة للامام ص ۴۳۶ ج ۱ ظفیر۔

نمازی اس کی امامت سے کراہت کریں تو اس کو امام ہونا مکروہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ لحدیث ابی داؤد لا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوماً وھم لہ کارھون الحدیث۔ کذا فی الدرالمختار[1]۔ فقط۔

ایک مسجد میں دو امام

سوال (۱۲۳۰) بحالت نزاع ایک مسجد میں دو امام کا ہونا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اگر دو امام اس لئے ہیں کہ ایک امام چند لوگوں کو نماز پڑھا دے اور پھر دوسرا امام اسی نماز کو دوسرے لوگوں کو پڑھا دے تو یہ مکروہ ہے[2]۔ فقط۔

اور اگر منشاء یہ ہے کہ دونوں امام رکھے جائیں کبھی ایک پڑھا دے اور کبھی بضرورت دوسرا تو اس کی گنجائش ہے۔ ظفیر۔

ناپاک کپڑوں میں نماز

سوال (۱۲۳۱) زید نے اپنا ناپاک کپڑا ایک شخص کو پاک کرنے کے واسطے دیا، جب وہ پاک کرلایا تو زید نے اس کو پہن کر نماز عشاء پڑھائی بعد فارغ ہونے کے دیکھا تو کپڑا بدستور ناپاک تھا لیکن زید نے بوجہ شرم کے کچھ نہ کہا۔ چند سال کے بعد زید کو خیال آیا کہ فلاں وقت کی نماز باطل ہوئی تھی اور اس میں مقتدی بھی بہت تھے، تو اب زید کو کیا کرنا چاہئے

الجواب:۔ اگر وہ پلیدی دھونے سے رہ گئی تھی وہ مقدار میں مانع عن الصلوٰۃ تھی تو اس نماز کا اعادہ ضروری ہے[3] اور جو مقتدی یاد آتے جاویں ان کو اطلاع کردینی چاہئے۔ فقط

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الامامۃ ص ۵۲۲ ج ۱۔ ظفیر۔ [2] ولو صلی بعض اھل المسجد باقامۃ وجماعۃ ثم دخل المؤذن والامام وبقیۃ الجماعۃ فالجماعۃ المستحبۃ لھم والکراھۃ للاولیٰ (عالمگیری الباب الثانی فی الاذان ص ۵۱ ج ۱) ظفیر۔ [3] النجاسۃ ان کانت غلیظۃ وھی اکثر من قدر الدرھم فغسلھا فریضۃ والصلوٰۃ فیھا باطلۃ (عالمگیری کشوری ص ۵۶ ج ۱) کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امھم وھو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن وھل علیھم اعادتھا ان عدلا نعم والاندبت (الدرالمختار مجتبائی۔ باب الامامت ص ۸۶ ج ۱) ظفیر۔

ناپاکی کی حالت میں امامت اور اس سے متعلق احکام

سوال (۱۲۳۲) ایک شخص پر غسل واجب تھا اس نے امام بنکر نماز پڑھا دی، بعد ایک وقت گذرنے یاد آیا۔ امام نے نماز قضا کر لی اور مقتدیوں کو اطلاع نہیں کی تو مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہ؟

الجواب:۔ قال فی الدر المختار کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن واعل علیهم اعادتها ان عدل لا تعدم[۱] الخ۔ پس معلوم ہوا کہ امام کو ایسی حالت میں لازم ہے کہ مقتدیوں کو اطلاع کرے اور بعد اطلاع کے ان کو لوٹانا اس نماز کا چاہیئے اگر اطلاع نہ ہوئی تو مقتدی معذور ہیں ان پر کچھ مواخذہ نہیں ہے۔ فقط۔

متابعت امام دربارہ تشہد

سوال (۱۲۳۳) قعدہ اولی میں اگر امام قبل فراغ مقتدی کے تشہد سے کھڑا ہو جاوے تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہیئے اور قنوت وتر میں اگر امام قبل اتمام قنوت رکوع میں چلا جاوے تو اس کی متابعت کرنی ہوگی، ہر دو صورت میں وجہ فرق کیا ہے؟۔

الجواب:۔ وجہ فرق یہ ہے کہ دعاء قنوت جس قدر بھی ہوگئی واجب ادا ہوگیا اور تشہد تمام واجب ہے اور اس فرق کو علامہ شامی نے تحقیق متابعت میں و در باب الوتر میں بیان بھی کیا ہے۔ رکع الامام قبل فراغ المقتدی من القنوت قطعه وتابعه۔ درمختار۔ قوله قطعه وتابعه لان المراد بالقنوت هٰهنا الدعاء الصادق علی القلیل والکثیر وما اتی به کاف فی سقوط الواجب وتکمیله مندوب[۲] الخ۔ وفی بحث المتابعة فان عارضها واجب لا ینبغی ان یفوته بل یاتی به ثم یتابعه کما لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد فانه یتمه ثم یقوم (الی ان قال) فکان تاخیر احد الواجبین مع الاتیان بهما اولی من ترک احدهما بالکلیة[۳]۔ الخ۔ فقط۔

---

[۱] الدر المختار باب الامامة ص ۵۶۳ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [۲] رد المحتار باب الوتر ص ۶۲۷ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [۳] رد المحتار باب صفة الصلوٰة ص ۴۳۹ ج ۱ ۱۲ ظفیر

جس امام نے قعدہ اخیرہ چھوڑنے کی وجہ سے اعادہ نماز کیا اسمیں سب شریک ہو سکتے ہیں

سوال (۱۲۳۴/۲) امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور پانچ رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اس لئے نماز دہرانی ہے تو اب پہلی نماز میں جو شریک نہ تھا وہ اس میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں۔

قعدہ اخیرہ بھی کیا مگر ترک واجب کی وجہ سے اعادہ کیا تو اسکی شرکت عام لوگوں کیلئے درست نہیں ہے

(۱۲۳۵/۲) اگر امام نے قعدہ اخیرہ کرکے پانچویں رکعت پڑھ کر بغیر سجدہ سہو کے سلام پھیرا اور نماز دہرائی، تو اب ایسا شخص شریک ہو سکتا ہے جو پہلے شریک نہ تھا۔

الجواب: ۔ (۱) اس صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ قعدہ اخیرہ کے ترک سے اس جماعت کے فرض ادا نہ ہوئے تھے اور اس پر نماز کا اعادہ ضروری تھا، اب اس اعادہ میں اگر کوئی دوسرا شریک ہو جائے تو ان کے فرضوں کی طرح اس کے بھی فرض ادا ہو جائیں گے۔[1]

(۲) اس صورت میں اس کی نماز صحیح نہ ہوگی، کیونکہ اس صورت میں اس جماعت کے فرض اگرچہ ناقص ہی سہی مگر پہلی دفعہ ادا ہو گئے۔ لہذا اب یہ دوسری نماز نفل ہوگی اور اقتداء معترض متنفل کے پیچھے صحیح نہیں[2]۔ فقط

امام متوفی کے یتیم بچوں کی امداد

سوال (۱۲۳۶) ایک امام مسجد محلہ میں باتفاق اہل محلہ مقرر کیا گیا اور عرصہ دراز تک امامت کرتا رہا۔ پس بتقدیر ایزدی بحالت امامت فوت

---

۱ ولو سها عن القعود الاول الخ عاد الخ مالم يقيدها بسجدة الخ وان قيدها بسجدة عامدا او ناسيا او ساهيا او مخطئا تحول فرضه نفلا برفعه الجبهة عند محمد وبه يفتى (الدر المختار على هامش رد المحتار باب سجود السهو ص ۶۹۸/۱) ظفیر۔

۲ ولها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا الخ وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول لان الفرض لا يتكرر (الدر المختار على هامش رد المحتار باب صفة الصلاة مطلب في واجبات الصلاة ص ۴۲۷/۱) ظفیر۔

ہوگیا اور چند یتیم بچے چھوڑے اب جو وظیفہ ان کے باپ کو بیت المال یا اہل محلہ کی جانب سے ملتا تھا اس وظیفہ کے حقدار اس کے یتیم بچے شرعاً حقدار ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اقول و باللہ التوفیق۔ بیت المال کا یہی حکم ہے جو کہ مذکور ہوا۔ ان بچوں کی ان کے باپ کے وظیفہ سے امداد کی جائے اور اہل محلہ اپنے چندہ سے جو کچھ امام مرحوم کو دیتے تھے ان کو بھی امداد یتامیٰ کی لازم ہے کہ بقدر وسعت ان کی امداد کریں، اگرچہ ان کو امام جدید کی بھی ضرورت ہوگی اور اس کی تنخواہ کا فی الحال انتظام کرنا ہوگا اگر کوئی امام بلا تنخواہ نہ ملے تاہم یتامیٰ مذکورین کی امداد کو بھی وہ اپنے اوپر لازم سمجھیں اور کار ثواب سمجھیں اور ثواب اخروی حاصل کریں۔[1]

درمیان نماز میں جب امام کا وضو ٹوٹ گیا اور اسنے نہیں بتایا، تو اس نماز کا اعادہ ہر ایک کے ذمہ ہے

سوال (۱۲۳۷) کہ امام کی وضو ٹوٹ گئی اس نے اس وقت خبر نہیں کی بلکہ بعد نمازیوں کے جانے کے خود اعادہ کیا تو کیا مقتدیوں کی طرف سے بھی اعادہ ہوگیا۔

الجواب:۔ سب مقتدی و امام اس کا اعادہ کریں تنہا امام کے اعادہ سے مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی۔[2]

جماعت کی نماز اگر کسی وجہ سے باطل ہوگئی ہے تو صرف امام کا اعادہ سبھوں کی طرف سے کافی نہیں

(سوال ۱۲۳۸) امام نے جماعت کی نماز پڑھائی سہواً قرأت غلط پڑھی یا بے وضو تھا، یا بے غسل تھا ان سب صورتوں میں بعد واقف ہونے غلطی کے اس نماز کا اعادہ محض امام کے ذمہ ہے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسح راس یتیم لم یمسحہ الا للہ کان له بکل شعرۃ یمر علیها یدہ حسنات ومن احسن الی یتیمۃ او یتیم عندہ کنت انا وھو فی الجنۃ ھاتین وقرن بین اصبعیہ رواہ احمد (مشکوۃ باب الشفقۃ ص ۴۲۳ ظفیر)

[2] واذا ظهر حدث امامہ وکذا فساد فی رأی مقتد بطلت فیلزم اعادتها لتضمنها صلاۃ المؤتم صحۃ وفسادا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۳۵۲ ج ۱ ظفیر)

یا مقتدیوں کے ذمہ بھی۔

الجواب:- درمختار میں ہے واذا ظہر حدث امامہ وکذا کل مفسد فی رای مقتد بطلت فیلزم اعادتھا الخ کما یلزم الامام اخبار القوم اذا امھم وھو محدث او جنب[1] - درمختار - اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر امام کی نماز نہ ہوگی تو مقتدیوں کی بھی نہ ہوگی - سب پر اعادہ نماز کا لازم ہے -

مقتدی اگر امام سے پہلے سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۲۳۹) تذکرۃ الرشید میں ہے کہ اگر مقتدی امام سے پہلے سلام پھیر کر فارغ ہو گیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی - اور شامی - عالمگیری - بحر الرائق وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز مقتدی کی اس صورت میں ہو جائے گی لیکن مع الکراہت - اس مسئلہ کو مصرح تحریر فرمایا جاوے -

الجواب:- یہ مسئلہ جو تذکرۃ الرشید سے نقل فرمایا ہے یہ فرع ہے وجوب متابعت امام کی کیونکہ متابعت کے معنی یہ ہیں کہ امام کے ساتھ ساتھ ارکان و واجبات کو ادا کرے یا اس کے بعد ادا کرے پہلے نہ کرے یعنی تقدیم ممنوع ہے جیسا کہ شامی میں تحقیق متابعت میں نقل فرمایا ہے نعم تکون المتابعۃ فرضاً بمعنی ان یاتی بالفرض معہ او بعدہ کما لو رکع امامہ فرکع معہ مقارناً او معاقباً (الی ان قال) والحاصل ان المتابعۃ فی ثلثۃ انواع مقارنۃ لفعل الامام مثل ان یقارن احرامہ لاحرامہ ورکوعہ لرکوعہ وسلامہ لسلامہ الخ اور چونکہ اس میں دو قول ہیں کہ مقتدی اقتدار امام سے کس وقت خارج ہوتا ہے - درمختار میں مذہب مشہور یہ لکھا ہے کہ امام نے جس وقت لفظ السلام کہا تو اقتدا ختم ہو جاتی ہے پس اس قول کے موافق تو لفظ السلام میں تقدیم نکرنی چاہئے ورنہ نماز فاسد ہو جاویگی

[1] دیکھئے الدر المختار مجتبائی باب الامامۃ ص ۸۶/۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار باب صفۃ الصلوٰۃ مطلب مہم فی تحقیق متابعۃ الامام ص ۴۳۹/۱ ۱۲ ظفیر۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ سلام ثانی سے اقتدا ختم ہوتی ہے تو اس قول کے موافق پورا سلام علیکم ورحمۃ اللہ امام کے ساتھ یا پیچھے ہونا چاہئے۔ اگر پہلے ختم کردے تو نماز مقتدی کی موافق اس قول کے فاسد ہوگی۔ پس تذکرۃ الرشید میں احتیاطاً اس قول کو اختیار فرمایا ہوگا وتنقضی قدوۃ بالاول قبل علیکم علی المشہور عندنا وعلیہ الشافعیۃ خلافاً للتکملۃ (درمختار) حیث صحح ان التحریمۃ انما تنقطع بالسلام الثانی۔ شامی۔ اور کوئی دوسری عبارت پیش نظر ہے تو اس سے مطلع فرمائیے۔ فقط۔

سوال (۱۲۴۰) جامع مسجد بمبئی کے امام صاحب کے متعلق متولیان مسجد نے یہ طریقہ رائج کر رکھا ہے کہ جس وقت کی نماز میں وہ نہیں آتے مؤذن کی تنخواہ حساب لگا کر وضع کر لیتے ہیں کیا یہ عند الشرع جائز ہے۔ فقط۔

امام کی غیر حاضری پر وضع تنخواہ

الجواب: ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اور یہ امر خلاف عرف وشرع ہے[۲]

---

[۱] ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ۔ مطلب واجبات الصلوٰۃ ص ۳۳۶ / ۱ و ص ۳۴۳ / ۱۔ ظفیر

[۲] وهل يأخذ ايام البطالة كعيد ورمضان لدارس ينبغي الحاقه ببيد القاضي واختلفوا فيها والاصح انه يأخذ لانها للاستراحة اشباه من قاعدة العادة محكمة (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الوقف ص ۵۲۵ / ۳) وفي القنية من باب الامامة امام يترك الامامة لزيارة اقربائه في الرساتيق اسبوعاً او نحوه او مصيبة او لاستراحة لا بأس به ومثله عفو في العادة والشرع (رد المحتار كتاب الوقف مطلب في الغيبة التي يستحق بها العزل عن الوظيفة وما لا يستحق ص ۵۶۴ / ۳) ظفیر

فصل سادس

مدرک، لاحق اور مسبوق کے احکام

مقتدی غلطی سے تیسری رکعت میں بیٹھ گئے اور امام کھڑا رہ کر نماز پڑھتا رہا

سوال (۱۲۴۱) زید نابینا ہے اور خالد بینا ہے اور دونوں جماعت میں شامل ہوئے۔ امام جب تیسری رکعت پڑھ کر کھڑا ہوا تو یہ دونوں سمجھے کہ چوتھی رکعت ہے اور قعدہ میں بیٹھ گئے جب امام نے چوتھی رکعت کا رکوع کیا تب یہ سمجھے کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ تب اٹھ کر قیام کیا اور رکوع کیا امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو گئے۔ امام کے ساتھ قیام و رکوع میں شامل نہ ہو سکے ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ اگر زید و خالد نے بیٹھنے میں رکوع کر لیا اور پھر سجدہ میں امام کے شامل ہو گئے اور پھر امام کی نماز کے ختم کے بعد اپنی باقیماندہ رکعات پوری کر لی تو نماز ان کی ہو گئی۔ فقط۔

مسبوق کی امامت

سوال (۱۲۴۲) مسبوق کی امامت درست ہے یا نہیں۔ مثلاً زید نماز پڑھ رہا تھا، بکر دوسری یا تیسری رکعت میں شریک ہوا۔ جب زید نماز سے فارغ ہوا تو بکر باقی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو خالد آ کر اس کے پیچھے نماز پڑھنے لگا تو خالد کی نماز درست ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ مسبوق کا اقتداء درست نہیں ہے وہ بحالت انفراد بعد فراغ امام

لہ اذا کبر مع الامام ثم نام حتی صلی الامام رکعۃ ثم انتبہ فانہ یصلی الرکعۃ الاولیٰ وان کان الامام یصلی الرکعۃ الثانیۃ ولو لم یشتغل بقضاء ما سبقہ الامام ولکن یتابع الامام اولا ثم قضی ما سبقہ الامام بعد تسلیمہ الامام جازت صلاتہ عندنا، عالمگیری مصری فی المسبوق ج ۱ ص ۸۵
ظفیر

دوسروں کا امام نہیں ہو سکتا کما فی الدر المختار ولا یجوز الاقتداء بہ۔ فقط۔

لاحق کس طرح نماز پوری کرے **سوال (۱۲۴۳)** کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو جب وہ دو رکعت نماز عصر امام کے ساتھ پڑھ چکا تو اس کو حدث ہوا فوراً وضو کرنے چلا گیا اور وضو کرنے کے بعد امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں ملا، اب وہ آخر کی دو رکعتیں کس طرح پوری کرے؟ اور اگر وہ تیسری رکعت میں ملا تو کس طرح پوری کرے؟

الجواب: حکم اس کا یہ تھا کہ جب وہ وضو سے فارغ ہو کر آیا تھا اول وہ دونوں رکعت بلا قراءۃ پڑھتا جو بسبب حدث کے فوت ہوئی۔ پھر اگر امام نماز میں ہوتا تو اس کے ساتھ شامل ہو کر بقیہ ارکان پورے کرتا لیکن اگر ایسا کیا کہ بعد وضو کرنے کے امام کے ساتھ مل گیا تو اب بعد سلام امام کے ان دو رکعتوں کی بلا قراءت پوری کرے اور اس صورت کو فقہا نے مکروہ لکھا ہے اور اس میں گنہگار ہوتا ہے۔ در مختار ص۵۵۶ میں ہے واللاحق من فاتتہ الرکعات کلہا او بعضہا لکن بعد اقتدائہ بعذر کغفلۃ وزحمۃ وسبق حدث الخ وحکمہ کمؤتم فلا یاتی بقراءۃ ویبدء الخ بقضاء مافاتہ عکس المسبوق ثم یتابع امامہ (الی قولہ) ولو عکس صح واثم الخ اور یہی حکم تیسری رکعت میں ملنے کا ہے۔ فقط۔ کتبہ عزیز الرحمٰن۔

لاحق کو اگر امام خلیفہ بنادے تو وہ نماز کس طرح پوری کرے **سوال (۱۲۴۴)** گر امام را در نماز حدث لاحق شود از مقتدی لاحق را خلیفہ سازد پس این خلیفہ نماز چگونہ تمام کند؟

الجواب: امام را اگر حدث لاحق شود و لاحق را خلیفہ سازد او بعد تمام

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص۵۵۸ ج۱ ۱۲ ظفیر۔ ۲ہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی احکام المسبوق المدرک واللاحق ص۵۵۶ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

صلوٰۃ قوم مدرک را خلیفہ سازد کہ سلام دہد و لاحق نماز خود را تمام کنند ولا یستخلف انتھاً الی قولہ مضی علی صلوٰۃ الامام واخر ما علیہ حتی ینتہی الی موضع السلام استخلف من سلم بھم جاز عندنا فتاوی عالمگیری ص ۹۵ ج ۱ نولکشوری۔ محمد جمیل الرحمن)

مسبوق مقتدی کونسی سورت پڑھے جب کہ امام نے سورۂ ناس پڑھی ہو

سوال (۱۲۴۵) ایک شخص مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں آکر شامل ہوا اور امام نے دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھی تو اب اس مقتدی کو بعد جماعت پوری ہونے کے کونسی سورۃ پڑھنی چاہئے۔

الجواب: اس صورت میں اس مقتدی کو اختیار ہے کہ جونسی چاہے پڑھے تمام قرآن شریف میں سے اختیار ہے[1] اس لئے کہ باب قرأۃ میں چھٹی ہوئی نمازیں ابتدا کے حکم میں ہیں۔ ظفیر)

مسبوق اپنی بقیہ نماز کیسے پوری کرے

سوال (۱۲۴۶) اگر امام مقیم ہے اور مقتدی نماز رباعی میں رکعت اخیر میں شریک ہوا مقتدی بعد سلام امام تینوں رکعتوں میں کیا پڑھے۔ آیا تینوں رکعتیں خالی بلا قراءۃ خاموش رہ کر ختم کرے گا یا دو رکعتیں الحمد و سورۃ کے ساتھ اور ایک رکعت صرف الحمد کے ساتھ پڑھے گا۔

الجواب: جس شخص کو ایک رکعت ملی ہے امام کے ساتھ۔ مسبوق ہے۔ اگر نماز رباعی ہے تو بقایا کو اس طرح سے پڑھے کہ دو رکعت میں فاتحہ پڑھے اور سورۃ بھی ملا دے اور ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے۔ والمسبوق من سبقہ الامام بھا او ببعضھا وھو منفرد حتی یثنی ویتعوذ الخ (درمختار) ویقرأ لانہ یقضی اول صلوٰتہ فی حق القراءۃ کما یاتی

---

[1] والمسبوق من سبقہ الامام بھا او ببعضھا وھو منفرد فیما یقضیہ الخ ویقضی اول صلوٰتہ فی حق قراءۃ واخرھا فی حق تشھد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الامامۃ ص ۵۵۷ ج ۱) ظفیر۔

حتی لو ترک القراءة لفسدت[1]۔ لکن فی الشامی (وفی الفیض عن المستصفی لو ادرکہ فی رکعة الرباعی یقضی رکعتین بفاتحة وسورة ثم یتشہد ثم یاتی بالثالثة بفاتحة خاصة عند ابی حنیفة وقالا رکعة بفاتحة وسورة وتشہد ثم رکعتین اولٰہما بفاتحة وسورة وثانیتہما بفاتحة خاصة اھ[2] - ظفیر)

مسبوق اپنی نماز کس طرح پوری کرے جب کہ امام مسافر ہو

سوال (۱۲۴۷) مقیم نے ظہر کے وقت مسافر امام کی اور اس کو ایک رکعت ملی مسافر نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اب وہ مقیم جو مسبوق ہے تین رکعت کس طور سے ادا کرے یعنی ان رکعتوں میں حمد اور سورة پڑھے یا کیا۔

الجواب:- درمختار و شامی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص لاحق مسبوق ہے۔ پہلی دو رکعت بلا قرارت ادا کرے اور اخیر رکعت قرارت کے ساتھ ادا کرے[3]۔ فقط۔

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة ص ۵۵۷ و ص ۵۵۸ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار باب [illegible] ص ۵۵۸ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ [3] واللاحق من فاتتہ الرکعات کلہا او بعضہا لکن بعد اقتدائہ بعذر کغفلة وزحمة وسبق حدث ومقیم ائتم بمسافر وحکمہ کمؤتم لا یقرأ ولا یسجد للسہو ویقضی ما فاتہ [illegible] المسبوق ثم یتابع امامہ ان امکنہ ادراکہ والا تابعہ ثم صلی ما نام فیہ بلا قراءة ثم ما سبق بہ بہا ان کان مسبوقا ایضا ولو عکس صح واثم لترک الترتیب (در مختار) قولہ ثم ما سبق بہ بہا الخ ای ثم صلی اللاحق ما سبق بہ بقراءة ان کان مسبوقا ایضا بان اقتدی فی اثناء صلوٰة الامام ثم نام مثلا۔ وھذا بیان للقسم الرابع وھو المسبوق اللاحق وحکمہ انہ یصلی اذا استیقظ مثلا ما نام فیہ ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاتہ الخ بیانہ انہ لو سبق برکعة من ذوات الاربع ونام فی رکعتین یصلی اولا ما نام فیہ ثم ما ادرکہ مع الامام ثم ما سبق بہ فیصلی رکعة مما نام فیہ مع الامام ویقعد متابعة لہ لانہا ثانیة امامہ ثم یصلی الاخری مما نام فیہ ویقعد لانہا ثانیتہ ثم یصلی التی انتبہ فیہا ویقعد متابعة لامامہ لانہا رابعة وکل ذلک بغیر قراءة لانہ مقتد ثم یصلی الرکعة التی سبق بہا بقراءة الفاتحة وسورة [illegible] صلی علی ترتیب صلوٰة الامام والمسبوق یقضی ما سبق بہ بعد فراغ [illegible] (رد المحتار باب [illegible] فی حکم المسبوق [illegible] ص ۵۵۲ ج ۱)

امام کے قرأت کرنے کی حالت میں جو مقتدی ملے اسے ثناء نہ پڑھنی چاہئے

سوال (۱۲۴۸) جماعت میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد اگر کوئی شریک ہوا تو اس کو ثنا پڑھنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کو ثنا نہ پڑھنی چاہئے۔[۱]

جو رکوع میں ملے اس کے لئے ثنا نہیں

سوال (۱۲۴۹) جو شخص رکوع میں شریک ہوا اس سے ثنا ساقط ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ ثنا اس سے ساقط ہوگئی۔[۲] فقط۔

مسبوق سجدۂ سہو کے سلام میں امام کی اقتداء نہ کرے مگر سجدہ کرے

سوال (۱۲۵۰) مسبوق بصورت امام کے سجدۂ سہو کرنے کے امام کے ساتھ سلام پھیرے یا بغیر سلام پھیرے سجدہ سہو میں شریک رہے۔

الجواب:۔ مسبوق امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے مگر سجدۂ سہو میں شریک رہے درمختار میں ہے والمسبوق یسجد مع امامه. قال فی الشامی قید بالسجود لانه لا یتابعه فی السلام بل یسجد معه ویتشهد فاذا سلم الامام قام الی القضاء[۳]۔ فقط۔

سلام سے ذرا پہلے ملنے والا تشہد پورا کرے یا سلام بعد فوراً کھڑا ہو جائے

سوال (۱۲۵۱) امام ابھی حرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق آکر شامل ہوگیا۔ اب مسبوق تشہد کو پورا کر کے

---

[۱] وقرأ سبحانك اللهم الخ الا اذا شرع الامام فی القراءة سواء کان مسبوقا او مدرکا وسواء کان امامه یجهر بالقراءة اولا، فانه لا یاتی به لما فی النهر عن الصغری ادرک الامام فی القیام یثنی ما لم یبدأ بالقراءة (الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب صفة الصلاة ص ۴۵۶ ج ۱ ظفیر)

[۲] قرأ سبحانك اللهم الخ الا اذا شرع الامام فی القراءة الخ فلا یاتی به ولو ادرکه راکعا او ساجدا ان اکبر رأیه انه یدرکه اتی به (ایضاً، ظفیر)

[۳] رد المحتار، باب سجود السهو ص ۶۹۷ ج ۱۔ ظفیر۔

اٹھے یا سلام کے بعد فوراً کھڑا ہو جائے۔ امداد الفتاوی میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ مسبوق تشہد کو پورا کر کے اٹھے۔

الجواب:۔ وہ شخص تشہد کو پورا کر کے اٹھے جیسا کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے امداد الفتاوی میں لکھا ہے[1]۔ فقط:

مسبوق امام کے ساتھ بھول سے سلام پھیر دے پھر یاد آنے پر کھڑا ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو ہے

سوال (۱۲۵۲) امام کے ساتھ مسبوق نے سلام پھیر دیا پھر اسے یاد آیا کہ تیرے ذمہ ایک رکعت ہے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں مسبوق کے ذمہ سجدہ سہو ہے یا نہیں

الجواب:۔ سجدہ سہو اس صورت میں مسبوق پر لازم ہے، فی الدر المختار ولو سلم ساهیا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا الخ (در مختار) قوله والا لا ای وان سلم معه او قبله لا یلزمه لانه مقتد فی هاتین الحالتین الی ان قال قلت یشیر الی ان الغالب لزوم السجود لان الاغلب عدم المعیة[2] ـ الخ شامی جلد اول ص۲۰۲ فقط۔

امام کی نماز کے باطل ہونے سے مسبوق کی نماز بھی باطل ہے

سوال (۱۲۵۳) امام نے ظہر کی نماز میں قعدہ اخیرہ بالکل نہیں کیا اور بھول کر پانچویں رکعت بھی پڑھ لی، اب وہ مسبوق جس کی ایک رکعت رہی ہوئی تھی۔ اس نے یہ جان کر کہ میرا قعدہ اخیرہ تو امام کی پانچویں رکعت میں ہے، امام کا اقتداء توڑ دیا۔ امام تو چھٹی رکعت کے واسطے کھڑا ہوا

---

[1] بخلاف سلامه، او قیامه لثالثة قبل تمام المؤتم التشهد فانه لا یتابعه بل یتمه لوجوبه ولو لم یتم جاز (در مختار) وشمل باطلاقه ما لو اقتدی به اثناء التشهد الاول او الاخیر فحین قعد قام امامه، وسلم ومقتضاه انه یتم التشهد ثم یقوم ولم اره صریحاً ثم رأیته فی الذخیرة ناقلاً عن ابی اللیث المختار عندی انه یتم التشهد وان لم یفعل اجزاه (رد المحتار باب صفة الصلاة ص۴۶۳ ج۱) [2] رد المحتار باب الامامة مطلب فیما مسبوق ص۵۶۰ ج۱ ظفیر

اور اس نے اپنی چار رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ اب مسبوق کہتا ہے کہ میرے چار فرض ادا ہوگئے کیونکہ میں نے قعدہ اخیرہ ترک نہیں کیا اور امام نے قعدہ اخیرہ ترک کر دیا اس کی نماز نفل ہوگئی کیا عندالائمہ مسبوق کے فرض اس حالت میں ادا ہوگئے۔ یا مثل امام کے اس کی نماز بھی نفل ہوگئی اور اقتدار توڑنے کی وجہ سے نفل صحیح ہوگئے یا نہیں۔ ایسی حالت میں مسبوق کو اقتدار توڑنا جائز تھا یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ امام کی نماز بوجہ قعدہ اخیرہ نہ ہونے کے نہ ہوئی اور فرضیت اس کی باطل ہوگئی تو مسبوق کی نماز بھی باطل ہوگئی یعنی فرضیت اس کی ادا نہ ہوئی، اس کو پھر نماز پڑھنی چاہیئے[1]۔ فقط۔

مسبوق زائد رکعت میں اقتدار کرے تو اس کی نماز باطل ہے

سوال (۱۲۵۴) نماز مغرب میں کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں شامل ہوا اور اس کو یہ علم ہوگیا کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے مگر امام کو سہو ہوگیا کہ شاید یہ قعدہ اولیٰ ہے۔ امام اس خیال سے اپنی نماز پوری کرنے کیلئے کھڑا ہوگیا۔ امام نے سجدہ سہو بھی کیا چونکہ آخری رکعت تھی امام کی زائد رکعت یا نفل رکعت تھی۔ اب وہ شخص کہ جو جماعت میں قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا تھا اس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی۔۔۔۔۔۔ اب وہ شخص تین رکعت ادا کرے یا دو رکعت۔ اگر تین رکعت ادا کرنے کا حکم ہو تو اس کی شرح کر دی جاوے کہ کس رکعت میں قعدہ کیا جاوے اور کس رکعت میں نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اس زائد رکعت میں شامل ہوا جس کو یہ علم نہ تھا کہ کون سی رکعت ہے اس کے واسطے اس نماز میں کیا حکم ہے۔

---

[1] من فرائضها التی لا تصح بدونها التحریمة الخ ومنها القعود الاخیر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب شروط الصلاة ص ۴۱۷ ج ۱) واذا ظهر حدث امامه وکذا کل مفسد فی رای مقتدٍ بطلت فیلزم اعادتها لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا کما یلزم الا مام خبر القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او رکن (ایضاً باب الامامة ص ۳۵۳ ج ۱ ظفیر)

الجواب: - اگر وہ مسبوق اس زائد رکعت میں جو کہ نفل تھی اپنے امام کے تابع رہا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی اس کو توڑ کر از سر نو نماز پڑھے ولو قام امامه فی الخامسة فتابعه ان بعد القعود تفسد الخ[1] - درمختار - اور اس زائد نفل رکعت میں جو شخص شامل ہو گا اس کے بھی فرض نہ ہوں گے وہ پھر نماز پڑھے - فقط -

مسبوق بھول سے سلام پھیر کر دعا کرے، پھر یاد آئے تو کیا کرے

سوال (۱۲۵۵) ایک شخص نماز میں ایسے وقت شامل ہوا جب کہ ایک یا دو رکعت ہو چکی تھی اس نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، پھر ہاتھ اٹھا کر عربی زبان میں دعا بھی مانگ چکا پھر اسے یاد آیا کہ تیری ایک یا دو رکعت باقی ہے۔ اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

الجواب: - بغیر کسی کلام کئے اور کچھ بولے اگر وہ اٹھ گیا اگرچہ سلام پھیر دیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا بھی مانگ لی اس کی نماز ہو گئی۔ آخر میں سجدہ سہو کر لیوے[2] - فقط

مسبوق امام کے قاعدہ اخیرہ میں صرف التحیات پڑھے

سوال (۱۲۵۶) مسبوق اگر امام کے ساتھ نماز عصر یا مغرب کی دوسری رکعت میں ملے تو امام کے پیچھے قعدہ اولی میں صرف التحیات اور قعدہ اخیری میں التحیات اور درود اور دعائے ماثورہ پڑھے یا نہیں۔

الجواب: - نہ پڑھنا چاہئے بلکہ التحیات کو اس طرح ٹھیر ٹھیر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک ختم ہو جائے اور اگر پہلے ہی ختم ہو جائے تو اسے اختیار ہے چاہے چپ بیٹھا رہے اور چاہے کلمہ تشہد پڑھے اور چاہے التحیات کو دوبارہ پڑھ لے[3] -

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامة مطلب فی احکام المسبوق اھ ص ۵۶۰ ج ۱ قبیل باب الاستخلاف ۱۲ ظفیر۔
[2] ولو سلم ساهیا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، قبیل باب الاستخلاف ص ۵۶۰ ج ۱) ظفیر۔
[3] ومن جملتها انه قیل انه اذا فرغ المسبوق من التشهد قبل سلام الامام یکرره من اوله وقیل یکرر کلمة الشهادة وقیل یسکت وقیل یاتی بالصلوة والدعاء وصحیح انه یترسل لیفرغ من التشهد عند سلام الامام (غنیة المستملی ص ۴۲۱) ظفیر۔

مسبوق امام کے ساتھ تحیات پڑھے

سوال (۱۲۵۷) اگر مسبوق مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ ملے تو قعدہ آخری میں پیچھے امام کے التحیات اور درود دعا پڑھے یا نہیں۔

الجواب:- التحیات پڑھنی چاہیے نہ کہ درود و دعا[1] فقط

امام کے سلام کہدینے کے بعد اقتدار درست نہیں ہے

سوال (۱۲۵۸) امام کے پہلے سلام پھیرنے پر ایک شخص السلام کے ختم پر دوسرا السلام کے ختم پر اور تیسرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پر اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو تو ان کو جماعت کا ثواب ملا یا نہیں۔ اور یہ شخص جماعت میں شریک ہوا یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے وتنقضی قدوۃ بالاول قبل علیکم[2] الخ اس سے معلوم ہوا کہ امام نے جب لفظ السلام کہدیا اس کے بعد اقتدار درست نہیں ہے اور وہ شخص شامل امام کے نہیں وہ اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے اپنے آپ کو مقتدی امام کا نہ سمجھے۔ فقط۔

جہری نماز میں مسبوق قرارۃ جہری کرے یا سری

سوال (۱۲۵۹) جس نماز میں قرارۃ جہر ہے اس میں اگر کوئی ایک یا دو رکعت ہونے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعت میں قرارۃ جہراً پڑھنا یا نہ۔

الجواب:- قرارۃ بالجہر پڑھنا اس کو جہریہ میں افضل ہے اور آہستہ پڑھنا بھی درست ہے۔ اور اگر جہر کرے تو ادنی جہر پر اکتفار کرے اس لئے کہ وہ منفرد ہے قضار ماسبق میں اور منفرد کو جہر و سر میں اختیار ہوتا ہے ویخیر المنفرد فی الجہر وہو افضل

---

[1] ظ مابق ۔ جنیبلا الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب واجبات الصلاۃ ص ۴۳۶ ج ۱ ۱۲ ظ
[2] قولہ وتنقضی قدوۃ بالاول ای بالسلام الاول قال فی التجنیس الامام اذا فرغ من صلاتہ فلما قال السلام جاء رجل واقتدی بہ قبل ان یقول علیکم لا یصیر داخلاً فی صلاتہ لان ہذا سلام (رد المحتار باب صفۃ الصلاۃ مطلب واجبات الصلاۃ ص ۴۳۶ ج ۱) ظفیر

ویکتفی بادنا ہ ان ادی الخ۔ درمختار[1]۔ فقط۔

چار رکعت والی میں ایک رکعت پانے والا بقیہ رکعتوں میں قراءۃ کہاں کرے

سوال (۱۲۶۰) مقتدی نے رباعی نماز میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد سلام امام کے جو تین رکعت پڑھے گا ان میں قرارت کونسی رکعت میں پڑھے۔

الجواب:۔ درمختار احکام المسبوق میں ہے ذیقضی اول صلوتہ فی حق قراءۃ واخرھا فی حق تشہد[2] الخ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ مسبوق صورت مسئولہ میں بعد سلام امام کے اول کی دو رکعت میں قرارت پڑھے گا، در آخر کی ایک رکعت میں صرف الحمد پڑھے۔ فقط۔

(وفی رد المحتار عن المستصفی لو ادرکہ فی رکعۃ الرباعی یقضی رکعتین بفاتحۃ وسورۃ ثم یتشہد ثم یاتی بالثالثۃ بفاتحۃ خاصۃ عند ابی حنیفۃ وقالا رکعۃ بفاتحۃ وسورۃ وتشہد ثم رکعتین اولھما بفاتحۃ وسورۃ وثانیہما بفاتحۃ خاصۃ[3] اھ۔ ظفیر)

مقیم مقتدی امام مسافر کے پیچھے بقیہ نماز کیسے پوری کریں

سوال (۱۲۶۱) امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم، گر مقتدی مذکور امام مذکور کے ساتھ چار رکعت والی نماز میں اول رکعت میں شریک ہوا ہو تو مقتدی اپنی نماز کس طرح پوری کرے۔

(۱۲۶۲) اور جو دوسری رکعت میں شریک ہوا ہو تو کس طرح نماز کو پوری کرے۔

(۱۲۶۳) اور جو التحیات میں ملا ہو تو مقتدی اپنی نماز کو کس طرح پڑھے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلاۃ فصل فی القراءۃ ص ۴۹۷ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی المسبوق واللاحق ص ۵۵۸ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

[3] رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی احکام المسبوق واللاحق ص ۵۵۸ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

الجواب:- (۱) نوٹ:- اس کا پہلا جواب مفتی عنایت الٰہی نے لکھا تھا۔

جواب مفتی عنایت الٰہی۔

پہلی صورت میں مقتدی لاحق ہے امام کے ساتھ۔ نماز تمام کرکے دو رکعتیں باقی ماندہ بلا قرارۃ پڑھے۔

(۲ و ۳) آخر کی دونوں صورتوں میں مقتدی مسبوق ہے۔ دوسری صورت میں امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورۃ پڑھے اور باقی دو رکعت میں صرف فاتحۃ الکتاب پڑھے اور تیسری صورت میں مقتدی چاروں رکعت میں مسبوق ہے لہٰذا بعد سلام امام کے اول کی دو رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھے اور دوسری رکعت کے اخیر میں صرف الحمد پڑھے۔ فقط۔ حررہ عنایت الٰہی، واملاہ خلیل احمد۔

الجواب:- (از حضرت مفتی صاحب دار العلوم)

کتب فقہ کی تفصیل کے موافق پہلا جواب صحیح ہے اور دوسرے اور تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں مقتدی لاحق و مسبوق ہے اور حکم ایسے مقتدی کا یہ ہے کہ پہلے دو رکعت بلا قرارۃ ادا کرے جس میں لاحق ہے اور پیچھے دو رکعت ادا کرے جس میں مسبوق ہے۔ پس دوسری صورت میں پہلے دو رکعت بلا قرارۃ ادا کرے اور پھر تیسری رکعت قرارۃ کے ساتھ ادا کرے۔ اور تیسری صورت میں پہلے دو رکعت بلا قرارۃ ادا کرے اور پھر دو رکعت مع قرارۃ کے ادا کرے۔

ومقیم ائتم بمسافر قولہ ومقیم ای فہو لاحق بالنظر للاخیرتین وقد یکون مسبوقا ایضا کما اذا فاتہ اول صلوٰۃ امامہ المسافر۔ شامی۔ وحکمہ کموتم فلا یاتی بقرأۃ الخ ویبدء بقضاء ما فاتہ عکس المسبوق الخ قولہ ثم ما سبق بہ بہا الخ ای ثم صلی اللاحق ما سبق بہ بقرأۃ ان کان مسبوقا ایضا۔ الخ شامی

سلہ رد المحتار۔ باب الامامۃ۔ مطلب فی احکام المسبوق الخ ص ۵۵۶ ج ۱ ۱۲ ظفیر۔ سلہ ایضا ص ۵۵۷ ج ۱ ۱۲ ظفیر

دوسری اور تیسری رکعت میں مقتدی مقیم کو محض مسبوق قرار دینا تصریحات فقہاء کے خلاف ہے اور جملہ رکعات بقراءۃ ادا کرنا بھی خلاف ہے قاعدہ مقررہ فقہاء کے۔

لاحق جس کا وضو ٹوٹ گیا وہ وضو میں مسواک کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۲۶۴) جب نماز میں وضو ٹوٹ جاتا ہے اور لاحق وضو کا ارادہ کرتا ہے، اس وضو میں مسواک کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: — کرسکتا ہے[1]۔ فقط (واذا ساغ له البناء توضأ فوراً بكل سننه (درمختار) ای من سنن الوضوء لان ذالك من باب الكماله فكان من توابعه فيحتمل كما يحتمل الاصل بل أعم (ردالمحتار۔ باب الاستخلاف ص۵۶۶/۱ و ص۵۶۷/۱۔ ظفیر)

مسبوق نے بھول کر سلام پھیر دیا، یاد دلانے پر بقیہ رکعت پوری کرلی تو نماز ہوگئی

سوال (۱۲۶۵) ایک مسبوق نے سہواً امام کے ساتھ سلام پھیر دیا مقتدی نے مسبوق کو کہا کہ تم ایک رکعت اور پڑھو اس پر مسبوق کو وہ رکعت یاد آئی اور مسبوق نے جلدی ہی اٹھ کر رکعت پڑھ لی آیا اس کی نماز جائز ہے یا نہ۔

الجواب: — نماز اس کی صحیح ہوگئی۔ ہذا ہو الاصح[2]۔ فقط۔ (اگرچہ سجدہ سہو کرنا چاہئے احتیاط اسی میں ہے[3]۔ ظفیر)

---

[1] ومنها السواك ای من سنن الوضوء (عالمگیری مصری سنن وضو ص۶/۱) ظفیر۔ [2] حتى لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فی حقه الصف فوسع له فسد ت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برائه (درمختار قوله او دخل فی حقه الخ المعتمد فيه عدم الفساد (ردالمحتار باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها ص۵۸۱/۱) اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی کے کہنے کے بعد ایک لمحہ ٹھہر جائے پھر کھڑا ہو کر پوری کرے اور اگر کہنے کے ساتھ ہی کھڑا ہوگیا تو بھی معتمد قول کی بنا پر نماز نہیں فاسد ہوگی بلکہ ہوگئی۔ واللہ اعلم ظفیر غفا عنہ۔ [3] ولو سلم ساهيا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا (درمختار) ای ان سلم معه او قبله لا يلزمه لانه مقتد فی هاتين الحالتين وفی شرح المنية عن المحيط ان سلم فی الاولى مقارنا لسلامه فلا سهو عليه لانه مقتد به وبعده يلزم لانه منفرد اه ثم قال فعلی هذا يراد بالمعية حقيقتها وهو نادر الوقوع اه قلت يشير الى ان الغالب لزوم السجود لان الاغلب عدم المعية وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس فليتنبه له (ردالمحتار باب الامامة مطلب فی المسبوق والمدرك واللاحق ص۵۶۰/۱) ظفیر

لاحق نے پہلی چھوٹی ہوئی رکعت مسبوق کی طرح پوری کی تو نماز ہو گئی

سوال (۱۲۶۶) نماز عشاء میں مقتدی تیسری رکعت میں کھڑے کھڑے سو گیا جب امام ایک رکعت پوری کر چکا تب نیند سے اٹھا تو اس نے بجائے سلام امام کے مسبوق کی طرح بقیہ نماز ادا کی تو یہ نماز درست ہوئی یا نہیں۔

الجواب: نماز ہو گئی اور اس کو لاحق کی طرح بلا قراءت وہ رکعت پڑھنی چاہیئے[1]۔ فقط۔

جس امام نے حدث ہونے پر خلیفہ بنایا ہے اب وہ اقتدا کرے یا امام بنے

سوال (۱۲۶۷) امام کو حدث ہوا اور دوسرے کو امام بنا کر وضو کیا تو پھر آکر مقتدی بن کر نماز پڑھے یا امام ہو جاوے۔ اگر امام وضو کر رہا ہو اور خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام کس طرح نماز پوری کرے۔

الجواب: مقتدی بن کر نماز پوری کرے اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تب بھی باقی ماندہ نماز پوری کرے، از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں[2]۔ فقط۔

امام مسافر کی اقتدا کرنے والا مسبوق اپنی نماز کیسے پوری کرے

سوال (۱۲۶۸) امام مسافر ہے دوسری رکعت کی التحیات میں ایک شخص مقیم شریک نماز ہوا۔ امام نے اپنی دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیا مقتدی مقیم کو ہر چہار رکعت میں خاموش بقدر الحمد کھڑا رہ کر نماز پوری کرنی چاہیئے یا ہر دو رکعت اخیرہ میں صرف اس کو الحمد پڑھنا چاہیئے۔

---

[1] واللاحق من فاتته الركعات كلها او بعضها لكن بعد اقتدائه بعذر كغفلة الخ وحكمه كمؤتم فلا ياتی بقراءة ولا سهو (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الامامة مطلب فی احكام المسبوق واللاحق والمدرك ص ۵۵۶ ج ۱) ظفیر

[2] ومن سبقه الحدث فی الصلوٰة انصرف فان كان اماما استخلف وتوضأ وبنی (هدایہ باب الحدث فی الصلوٰة ص ۱۱۵ ج ۱) - ظفیر

جس کی دو رکعت امام کے ساتھ چھوٹ گئی ہو تو وہ ان میں الحمد و سورۃ دونوں پڑھے

سوال (۲۶۹/۲) (۱) امام مقیم جب مقتدی مقیم دو رکعت کے بعد تحیات میں شریک ہوا تو مقتدی کو اپنی باقی ماندہ دو رکعت میں جو امام کی ختم نماز کے بعد پوری کرے گا الحمد پڑھنی چاہئے یا بقدر الحمد اس کو چپ کھڑا رہنا چاہئے۔

الجواب: (۱) درمختار اور شامی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقتدی مقیم مسبوق بھی ہے اور لاحق بھی ہے پس پہلے دو رکعت بلا قراءۃ پڑھے اور بعد میں دو رکعت قراءۃ سے پڑھے یعنی ان میں الحمد و سورت دونوں پڑھے۔[1]

(۲) الحمد اور سورۃ دونوں پڑھنی چاہئے۔[2] فقط۔

فجر میں مسبوق بقیہ رکعت قراءت جہری سے پوری کرے تو یہ درست ہے

سوال (۲۷۰) فجر کے وقت مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ فرض کی ایک رکعت جماعت میں مجھے ملی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی باقی ماندہ رکعت کھڑے قراءۃ جہریہ سے پوری کی اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

سلہ واللاحق من فاتتہ رکعات الخ بعد اقتدائہ بعذر الخ ومقیم ائتم بمسافر وحکمہ کمؤتم فلا یاتی بقراءۃ ویبداء بقضاء ما فاتہ عکس المسبوق ثم یتابع امامہ ان امکنہ ادراکہ والا تابعہ ثم صلی ما نام فیہ بلا قرءۃ ثم ما سبق بہ بہا ان کان مسبوقا ایضا (درمختار) ھذا بیان للقسم الرابع وھو مسبوق اللاحق الخ ثم یصلی الرکعۃ التی سبق بہا بالقراءۃ الفاتحۃ وسورۃ (رد محتار باب الامامۃ مطلب فی احکام المسبوق واللاحق والمدرک ص ۵۵۶ / ۱) ظفیر

سلہ والمسبوق من سبقہ الامام بہا او ببعضہا وھو منفرد حتی یثنی ویتعوذ ویقرء وفیہ یقضیہ اول صلاتہ فی حق قراءۃ واٰخرھا فی حق تشہد الخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی المسبوق الخ ص ۵۵۷ / ۱) ظفیر۔

الجواب: - اس میں کچھ حرج نہیں ہے[1]۔ فقط

اگر رکوع سے پہلے مل گیا تو وہ مسبوق نہیں ہے

سوال (۱۲۷۱) اگر مسبوق رکعات قیام میں مل گیا مگر فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی رکعات پوری ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس کی نماز ہوگئی اور وہ رکعت بھی ہوگئی[2]۔ فقط۔

قاعدہ اولیٰ میں مقتدی نے تشہد پورا نہیں کیا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا تو مقتدی کیا کرے

سوال (۱۲۷۲) اگر مسبوق امام کے ساتھ قعدہ اولیٰ میں ملے تو امام کے فوراً اٹھنے پر اس کا اتباع کرے یا تشہد ختم کر کے اٹھے اگر تشہد پورا نہ کرے تو نماز میں فساد آتا ہے یا نہیں

الجواب: - رد المحتار شامی کی عبارت مذکورہ کے بعد یہ بھی مذکور ہے ثم رأیته فی الذخیرة نا قلا عن ابی اللیث المختار عندی انه یتم التشهد وان لم یفعل اجزاه[3] الخ۔ اس عبارت اخیرہ وان لم یفعل اجزاہ سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی

---

[1] ویخیر المنفرد فی الجهر الخ کمن سبق برکعة من الجمعة فقام یقضیها یخیر (در مختار) وبهذا التقریر ظهر وجه اقتصاره علی الجمعة وان کان الحکم کذالک لو سبق برکعة من العشاء ونحوه لان المقصود اثبات الجهر فی القضاء فی وقت المخافتة لا مطلقا فافهم (رد المحتار فصل فی القراءة ص ۴۹۸ ج ۱ ظفیر)

[2] وحاصله ان الاقتداء لا یثبت فی الابتداء علی وجه یدرک به الرکعة مع الامام الا بادراک جزء من القیام او مما فی حکمه وهو الرکوع لوجود المشارکة فی اکثرها فاذا تحقق منه ذالک لا یضره التخلف بعده (رد المحتار باب ادراک الفریضة تحت قوله لان المشارکة ص ۶۲۵ ج ۱ ظفیر)

[3] پوری عبارت اس طرح ہے " وشمل باطلاقه ما لو اقتدی به فی اثناء التشهد الاول او الاخیر فحین قعد قام امامه او سلم ومقتضاه انه یتم التشهد ثم یقوم ولم اره صریحا ثم رأیته فی الذخیرة نا قلا الخ (رد المحتار باب صفة الصلاة فصل فی تالیف الصلاة تحت قوله بخلاف سلامه الخ قبل اتمام المؤتم التشهد فانه لا یتابعه ص ۴۶۳ ج ۱ ظفیر)

تشہد پورا نہ کیا اور امام کے ساتھ ساتھ اٹھ گیا تو نماز صحیح ہے۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ اس میں کراہت ہے یا نہیں۔ الحاصل تشہد پورا نہ کرنے کی صورت میں نماز ہو جاتی ہے فساد صلوٰۃ کا کوئی قائل نہیں ہے۔ فقط۔

امام کے ساتھ صرف ایک رکعت پانیوالا قاعدہ کب کرے گا

سوال (۱۲۷۳) کوئی مقتدی نماز ظہر یا عشاء کی نماز میں اس وقت شریک ہوا جب کہ ایک رکعت باقی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ مقتدی ایک رکعت کے بعد قعدہ کرے یا دو رکعت کے بعد۔

الجواب:۔ ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے[1]۔ فقط

مسبوق سے رکعت سابقہ میں اگر کوئی فرض ترک ہو جائے تو وہ کیا کرے

سوال (۱۲۷۴) اگر مسبوق سے رکعت سابقہ میں فرض چھوٹ جائے تو تمام نماز از سر نو پڑھے یا سجدہ سہو کرے۔

الجواب:۔ اگر اس فرض کا اس نے اعادہ نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے[2]۔ فقط

سجدہ میں ملنے والا مسبوق ثنا کب پڑھے

سوال (۱۲۷۵) ایک شخص مغرب کی نماز میں دوسری رکعت کے سجدہ میں شریک ہوا کیا اسے تیسری رکعت میں ثنا ر

---

[1] والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد الخ ويقضي اول صلاته في حق قراءة واخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر ياتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها (در مختار) وفي الفيض عن المستصفى لو ادركه في ركعة الرباعي يقضي ركعتين بفاتحة وسورة ثم يتشهد ثم ياتي بالثالثة بفاتحة خاصة عند ابي حنيفة وقالا ركعة بفاتحة وسورة وتشهد ثم ركعتين اولاهما بفاتحة وسورة وثانيتهما بفاتحة خاصة اھ وظاهر كلامهم اعتماد قول محمد (رد المحتار باب الامامة مطلب في المسبوق واللاحق ج ۱ ص ۵۵۷ و ص ۵۵۸) ظفير

[2] ومن فرائضها التي لا تصح بدونها (در مختار) اذ لا شيء من الفروض ما تصح الصلاة بدونه بلا عذر (رد المحتار باب صفة الصلاة ج ۱ ص ۴۲۰) ظفير

پڑھنی چاہیئے۔

الجواب: اس کو اسی وقت یعنی بعد تکبیر تحریمہ ثنا پڑھ لینی چاہیئے و لو ادرکہ راکعا او ساجدا ان اکبر رایہ انہ یدرکہ اتی بہ در مختار[1]۔ فقط۔

مسبوق جو اخیر رکعت میں لاحق بن گیا، نماز کیسے پوری کرے

سوال (۱۲۷۶) شخصے مسبوق در نماز چہار گانہ خلف امام در رکعت اخیر لاحق شدہ بعد از سلام امام بچہ طور باقی نماز ادا خواہد ساخت۔

الجواب: مذکور مسبوق بقیہ نماز را بعد فراغ امام بدین طریق ادا کند کہ در رکعت اولی از سہ رکعات باقیہ فاتحہ و سورۃ بخواند و این رکعت را تمام کردہ قعدہ اولی بکند بعدہ قیام کردہ رکعت ثانیہ بفاتحہ و سورۃ تمام کردہ رکعت اخیرہ سومی را از قرارۃ سورہ خالی داشتہ صرف بفاتحہ اکتفا کردہ آن رکعت را تمام کردہ قعدہ بکند و سلام کند قال فی الدر المختار فی حکم المسبوق ویقضی اول صلاتہ فی حق قراءۃ و آخرھا فی حق تشہد فمدرک رکعۃ من غیر فجر یاتی برکعتین بفاتحۃ و سورۃ و تشہد بینھما و برابعۃ الرباعی بفاتحۃ[2] فقط۔

مسبوق کی نماز امام کی نماز کی صحت پر موقوف ہے

سوال (۱۲۷۷) ایک شخص فجر کی نماز میں التحیات میں شامل ہوا بعد سلام امام کے وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو گیا اور کسی سبب سے امام کی نماز نہیں ہوئی تو مسبوق کی نماز ہوئی یا نہ۔

الجواب: اس مسبوق کی بھی نماز اس صورت میں نہ ہوئی[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلوۃ بعد الفصل ص ۴۵۶ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۵۸ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔ [3] اذا ظھر حدث امامہ وکذا کل مفسد فی رأی مقتد بطلت فیلزم اعادتھا لتضمنھا صلوۃ المؤتم صحۃ و فسادا (درمختار) واشار بہ الی حدیث الامام ضامن اذ لیس المراد بہ الکفالۃ بل التضمن بمعنی ان صلوۃ الامام متضمنۃ لصلوۃ المقتدی ولذا اشترط عدم مغایرتھما فاذا صحت صلوۃ الامام صحت صلوۃ المقتدی الا لمانع آخر واذا فسدت صلاتہ فسدت صلوۃ المقتدی لانہ متی فسد الشئ فسد ما فی ضمنہ (رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۵۵ ج ۱)۔ ظفیر

مسبوق ثنا کب پڑھے

سوال (۱۲۷۸) مسبوق ثنا اور تعوذ کس طرح پڑھے؟۔

الجواب:۔ مسبوق کو یہ حکم ہے کہ جس وقت اپنی رکعت باقی ماندہ پڑھنے کھڑا ہوا اس وقت ثنا وتعوذ پڑھے اور جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا اس وقت اگر امام جہری قرارت کرتا ہو تو نہ پڑھے اور اگر سری قرارۃ ہے تو اس وقت بھی پڑھے۔[1] پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو اس وقت دوبارہ پڑھے۔ کذا فی الدر المختار و شامی فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو دوسری رکعت میں ملے تو ثنا پڑھے یا نہیں

سوال (۱۲۷۹) ایک رکعت امام پڑھا چکا تھا جب مقتدی شریک جماعت ہوا تو مقتدی شریک جماعت ہو کر سبحانک اللھم پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مسبوق وہ اپنی رکعت فوت شدہ پڑھنے کو امام کی فراغت کے بعد کھڑا ہو اس وقت سبحانک اللھم الخ پڑھے۔[2] فقط

جس کو مغرب کی دو رکعت امام کے ساتھ ملی تو وہ دو میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھیگا یا درود وغیرہ بھی

سوال (۱۲۸۰) مغرب میں امام کے ساتھ دو رکعت پائی تو پچھلے تشہد میں سب کچھ پڑھنا ہوگا یا کیا؟ حالانکہ ہم کو ایک رکعت تنہا پڑھنا ہے اور اس میں درود وغیرہ سب کچھ

---

[1] نہ اذا ادرک الامام فی القراءۃ فی الرکعۃ التی یجھر فیھا لا یاتی بالثناء الی قولہ فاذا قام الی قضاء ما سبق یاتی بالثناء ویتعوذ للقراءۃ الخ وفی صلاۃ المخافتۃ یاتی بہ ھکذا فی الخلاصہ (عالمگیری کشوری ص۹ ج۱) ظفیر۔

[2] والمسبوق من سبقہ الامام بھا او ببعضھا وھو منفرد حتی یثنی ویتعوذ الخ (قولہ) فیما یقضیہ الخ حتی یثنی الخ تفریع علی قولہ منفرد فیما یقضیہ بعد فراغ امامہ فیاتی بالثناء والتعوذ لانہ للقراءۃ ویقرأ لانہ یقضی فی حق قرأۃ کما یاتی (رد المحتار ص۵۵۷ ج۱) ظفیر۔

پڑھنا ہوگا۔

الجواب: ۔ امام کے ساتھ جو تشہد پڑھے صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے۔ پھر جب ایک رکعت باقی ماندہ ادا کرے اس وقت سب کچھ پڑھے[1]۔ فقط۔

مسبوق بھول سے سلام پھیر دے، پھر یاد دلانے پر اٹھ کر پوری کرے تو اس کی نماز ہوتی یا نہیں

سوال (۱۲۸۱) مسبوق اگر امام کے ساتھ بلا ارادہ ہر دو جانب سلام پھیر دے اور جو لوگ نماز میں شامل تھے وہ اس کو کہیں کہ تیری بقیہ نماز نہیں ادا ہوئی۔ وہ ادا کرلے تو اس شخص کی نماز ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر وہ مسبوق دوسرے کے بتلانے سے اور یاد دلانے سے اٹھا اور خود بھی اس کو یاد دلانے سے یاد آگیا اور اسی بنا پر وہ اٹھا تو سجدہ سہو کرنے سے اس کی نماز ہوگئی[2] اور ایسی حالت میں ایسا ہی کرنا چاہئے کہ اگر کوئی دوسرا شخص بتلا دے اور یاد دلادے تو خود یاد کرکے اپنی یاد پر اس فعل کو کرے تاکہ نماز میں کچھ خلل نہ ہو[3]۔ فقط

---

[1] ومن جملتها انه قيل انه اذا فرغ من التشهد قبل سلام الامام يكرره من اوله وقيل يكرر من كلمة الشهادة وقيل يسكت وقيل ياتي بالصلوٰة والدعاء والصحيح انه يترسل ليفرغ من التشهد عند سلام الامام (غنية المستملی ص ۴۷۱) ظفیر۔

[2] ان تابع والا لا، ولو سلم ساهيا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا (درمختار) وفی شرح المنية عن المحيط ان سلم فی الاولی مقارنا لسلامه فلا سهو عليه لانه مقتد به، وبعده يلزم لانه منفرد اھ ثم قال فعلی هذا يراد بالمعية حقيقتها وهو نادر الوقوع اھ قلت يشير الی ان الغالب لزوم السجود لان الاغلب عدم المعية (ردالمحتار باب الامامة ص ۵۶۰ ج ۱) ظفیر۔

[3] حتی لو امتثل امره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برايه قهستانی (درمختار) المعتمد فيه عدم الفساد (ردالمحتار باب ما يفسد الصلوٰة ويكره فيها ص ۵۸۱ ج ۱) ظفیر

مسبوق امام کے پہلے سلام کے بعد کھڑا ہو یا دوسرے کے بعد

سوال (۱۲۸۲) مسبوق بقیہ رکعات کی ادائیگی کے لئے امام کے اول سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو یا دونوں سلام پھیرنے کے بعد۔

الجواب: - دونوں سلام پھیرنے کے بعد اٹھنا بہتر ہے تاکہ اگر امام پر سجدۂ سہو ہو تو اس کو لوٹنا نہ پڑے۔ فقط۔[1]

مسبوق امام مسافر کی اقتداء کرے تو وہ اپنی بقیہ نماز کیسے پوری کرے

سوال (۱۲۸۳) امام مسافر کے پیچھے مقتدی کو ایک رکعت ملی یا قعدہ ملا تو بقیہ نماز کس طرح پوری کرے۔

الجواب: - وہ مقتدی پہلے دو رکعت خالی پڑھے اور پھر ایک رکعت قراءۃ کے ساتھ پڑھے یعنی جس کو ایک رکعت ملی ہے وہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت خالی پڑھ کر قعدہ کرے پھر اٹھ کر ایک رکعت خالی پڑھے اور اخیر کی رکعت قراءۃ کے ساتھ پوری کرے کیونکہ وہ بحکم لاحق مسبوق ہے۔ وتفصیلہ فی الشامی[2]۔ فقط۔

---

[1] وینبغی ان یصبر (المسبوق) حتی یفهم انه لا سهو علی الامام (در مختار) ای لا یقوم بعد التسلیمة او التسلیمتین بل ینتظر فراغ الامام بعدهما الخ قال فی الحلیة ولیس هذا بلازم بل المقصود ما یفهم ان لا سهو علی الامام او یوجد له ما یقطع حرمة الصلوٰة (رد المحتار باب الامامة مطلب فی احکام مسبوق و لاحق۔ ص ۵۵۹ ج ۱) وتنقطع التحریمة بتسلیمة واحدة برهان وقد مر (در مختار) ای فی الواجبات حیث قال تنقضی قدوته بالاول قبل علیکم علی المشهور عندنا خلافاً للتکملة اه (رد المحتار فصل ما یفسد الصلوٰة ص ۶۷۹ ج ۱) اس سے معلوم ہوا کہ پہلے سلام کے بعد بھی اٹھ سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ دوسرے سلام کے بعد کھڑا ہو ۱۲ ظفیر غفرلہ۔

[2] ومقیم ائتم بمسافر وکذا بلاحق بان سبق امامه فی رکوع وسجود فانه یقضی رکعة وحکمه کمؤتم فلا یاتی بقراءة ولا سهو ولا یبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق (در مختار) وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلاً ما نام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاته اه بیانه کما فی شرح المنیة وشرح المجمع انه لو سبق برکعة من ذوات الاربع ونام فی رکعتین یصلی اولاً ما نام فیه ثم ما ادرکه مع الامام ثم ما سبق به فیصلی رکعة مما نام فیه مع الامام ویقعد متابعة له لانها ثانیة امامه ثم یصلی الاخری مما نام فیه ویقعد لانها ثانیته ثم یصلی التی انتبه فیها ویقعد متابعة لامامه لانها رابعته وکل ذلک بغیر قراءة لانه مقتد ثم یصلی الرکعة التی سبق بها بقراءة الفاتحة وسورة (رد المحتار باب الامامة مطلب فی المسبوق واللاحق ص ۵۵۶ ج ۱ و ص ۵۵۵ ج ۱) ظفیر۔

مسبوق کی اقتدار درست نہیں ہے

سوال (۱۲۸۴) ایک شخص نماز جماعت میں تیسری یا چوتھی رکعت میں شامل ہوا، نماز ختم ہونے کے بعد یہ شخص مثلاً زید اپنی نماز پوری کررہا تھا کہ عمر نے زید کو جو چوتھی رکعت میں شامل جماعت ہوا تھا اپنا امام کرلیا اور اس نے بعد پورا کرنے اپنی نماز کے سلام پھیر دیا تو یہ جماعت درست ہوگی یا نہیں۔؟۔

الجواب:۔ جو شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا اور اقتدا امام کا کیا وہ مسبوق کہلاتا ہے۔ جس وقت وہ اپنی باقیماندہ نماز پوری کرنے کھڑا ہوا تو اسکے پیچھے کسی کو اقتدار کرنا درست نہیں ہے۔ لایجوز الاقتداء بہ[۱]۔ فقط۔

امام وضو ٹوٹنے کی وجہ سے مسبوق کو خلیفہ بنادے تو وہ کیسے نماز پوری کرے

سوال (۱۲۸۵) امام ظہر کی نماز پڑھا رہا ہے جو اس کے پیچھے کا آدمی ہے اس کی وضو ٹوٹ گئی تھی وہ وضو کرکے آیا امام ایک رکعت پڑھا چکا ہے۔ جب وہ آدمی آکر شامل ہوگیا تو امام کی وضو ٹوٹ گئی وہ اس آدمی کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا وضو کرنے۔ وہ مقتدیوں کی نماز کو پوری کرے تو اپنی تین رکعت ہوتی ہیں۔ اور اپنی نماز پوری کرے تو مقتدیوں کی پانچ رکعت ہوتی ہیں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:۔ جس مقتدی کی وضو ٹوٹ گئی اور وہ وضو کرنے گیا اور اس کی ایک رکعت فوت ہوگئی تو وہ لاحق ہے۔ اس کو حکم یہ ہے کہ جس وقت وہ آدمی پہلی اپنی رکعت فوت شدہ پڑھے پھر امام کے شریک ہو۔ پس اگر اس نے ایسا کیا تو اس کی نماز امام کے برابر ہوگئی اور اگر اس نے اپنی فوت شدہ رکعت پہلے ادا نہ کی اور امام کے شریک ہوگیا اور پھر امام کی وضو ٹوٹ گئی اور اس نے اس لاحق کو امام بنا دیا تو اس کو چاہیے کہ جس وقت امام کی چوتھی رکعت پوری ہوجاوے تو یہ شخص کسی مدرک کو خلیفہ بنادیوے جو اول سے امام کے شریک تھا۔ وہ سلام پھیر دے گا اور وہ شخص اپنی رکعت فوت شدہ

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الامامۃ مطلب فی احکام المسبوق واللاحق ص ۵۵۸ ج ۱۔ ظفیر۔

اٹھ کر پوری کرے[1]۔

اگر کوئی عصر یا مغرب کی اخیر رکعت میں ملا تو بقیہ نماز کس طرح پوری کرے

سوال (۱۲۸۶) اگر کوئی شخص عصر یا مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ اخیر رکعت میں شامل ہوتا ہے تو باقی رکعتوں میں جو اکیلا پڑھے گا ہر رکعت میں التحیات پڑھنا ہوگا۔ کس طرح جائز ہے۔

الجواب:۔ مغرب میں ایسا ہی ہوگا کہ جب امام کے ساتھ ایک رکعت آخری ملی تو باقی دونوں رکعتوں میں بیٹھنا اور التحیات پڑھنا ہوگا۔ اور عصر میں امام کے سلام کے بعد ایک رکعت پڑھ کر قعدہ درمیانی کرنا ہوگا۔ اور پھر دو رکعت پڑھ کر اخیر میں بیٹھنا ہوگا[2]۔

ایک رکعت پائی تو بقیہ رکعتیں کس طرح پوری کرے، تعوذ و تحیات کہاں پڑھے

سوال (۱۲۸۷) جماعت ہو رہی ہے اور مقتدی بعد میں آکر شامل ہوا۔ امام صاحب نے تین رکعت پڑھ لی ہیں۔ مقتدی ایک رکعت میں شامل ہوا تو وہ باقی نماز کو کس طرح پڑھے۔ مثلاً عصر کی نماز میں ایک رکعت ملی ہے اب تین رکعتیں کیسے ادا کرے۔ اعوذ کس طرح اور کس رکعت میں پڑھے۔ آیا دوسری رکعت میں التحیات پڑھے یا ایک میں اعوذ پڑھ کر دوسری میں التحیات پڑھے یا کس طرح پڑھے۔

---

[1] ولو استخلف الامام مسبوقاً او لاحقاً و مقیماً و هو مسافر صح والمدرک اولیٰ فلو اتم المسبوق صلوٰۃ الامام قدم مدرکاً للسلام الخ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الاستخلاف ص $\frac{۵۷۱}{ج ۱}$ ظفیر۔

[2] والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها و هو منفرد حتی یثنی و یتعوذ و یقرأ الخ فیما یقضیه الخ و یقضی اول صلاته فی حق قراءۃ و آخرها فی حق تشهد فمدرک رکعة من غیر فجر یاتی برکعتین بفاتحة و سورۃ و تشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط الخ الدر المختار علی هامش رد المختار مطلب فی احکام مسبوق ص $\frac{۵۵۷}{ج ۱}$ ظفیر۔

الجواب: — جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں مثل ظہر یا عصر میں، ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو وہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی رکعات اس طرح ادا کرے کہ اٹھ کر اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد و سورۃ اس رکعت میں پڑھے اور رکوع و سجدہ کر کے بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھے کیونکہ اس کی دو رکعت ہو گئی، ایک امام کے ساتھ اور ایک خود اٹھ کر پڑھی۔ تحیات پڑھ کر اٹھ کر الحمد اور سورۃ پڑھ کر رکوع و سجدہ کرے یہ اس کی تیسری رکعت ہوئی۔ سجدہ کے بعد فوراً کھڑا ہو کر چوتھی رکعت صرف الحمد کے ساتھ پڑھے یہ چوتھی رکعت ہو گئی۔ رکوع و سجدہ کر کے التحیات اور درود شریف و دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔[1]

سوال (۱۲۸۸) دوسری رکعت میں امام کے ساتھ مقتدی جماعت میں شامل ہوا، ایک رکعت جو مقتدی امام کے سلام کے بعد پڑھے گا اس میں کچھ پڑھے گا یا نہیں۔

دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کس طرح ادا کرے، قرأت کرے یا نہیں

(۱۲۸۹) مقتدی تیسری رکعت میں شامل ہوا امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کھڑا ہو کر کچھ پڑھے گا یا نہیں۔ اور تیسری چوتھی میں بھی کچھ پڑھے گا یا نہیں۔

تیسری رکعت میں شریک ہوا تو بقیہ رکعت میں وہ قرأت کرے گا یا نہیں

الجواب: — (۱) اس میں الحمد اور سورۃ پڑھے گا۔

(۲) تیسری رکعت میں اگر مقتدی امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس کی دو رکعتیں فوت ہوئیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر دونوں رکعتیں الحمد اور سورۃ

---

[1] والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتى يثنى ويتعوذ ويقرأ وفيما يقضيه ... ويقضى اول صلاته فى حق قراءة وآخرها فى حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتى بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعى بفاتحة فقط. كذا فى الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب فى احكام المسبوق ص ۵۵۷ ج ۱ ظفیر۔

کے ساتھ پڑھے[1]۔

کوئی دوسری رکعت میں ملا مگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اب کیا کرے

سوال (۱۲۹۰) ایک شخص دوسری رکعت میں امام کے ساتھ ملا امام نے سلام پھیرا تو اس نے بھی پھیر دیا بعد میں یاد آیا تو اب باقی رکعت پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: مسبوق نے اگر سہواً امام کے ساتھ سلام پھیر دیا خواہ ایک طرف یا دونوں طرف اس طرح کہ مسبوق کا سلام امام کے سلام کے کچھ بعد واقع ہوا جیسا کہ عادت ہے تو مسبوق اٹھ کر اپنی باقی رکعات پوری کر سکتا ہے نماز اس کی فاسد نہیں ہوئی اور [illegible] سجدہ سہو [illegible]۔ مسبوق بعدہ (ای بعد الامام) لزمہ السجود للسہو لکونہ منفرداً حینئذٍ[2]۔ بحر۔ شامی۔

امام رکوع میں تھا کہ ایک شخص آیا تو وہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رکوع میں چلا جائے یا رکوع کی تکبیر بھی کہے

سوال (۱۲۹۱) امام رکوع میں تھا کہ ایک شخص آیا کیا وہ تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جاوے یا تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر رکوع کی تکبیر کہے۔

الجواب: تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جانا چاہئے۔ یہ ترتیب مسنون ہے لیکن اگر صرف تکبیر تحریمہ ہی کہہ کر بلا تکبیر ثانی رکوع میں چلا گیا اور امام کے ساتھ شریک ہوگیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہوگئی[3]۔

---

[1] والمسبوق من سبقہ الامام بہا او ببعضہا وہو منفرد حتی یثنی ویتعوذ ویقرأ الخ فیما یقضیہ الخ ویقضی اول صلاتہ فی حق قراءۃ وآخرہا فی حق تشہد الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام المسبوق الخ ص ۵۵ ج ۱ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب سجود السہو ص ۶۹۶ ج ۱ ۱۲ ظفیر

[3] وسننہا رفع الیدین للتحریمۃ فی الخلاصۃ ان اعتاد ترکہ اثم الخ ووضع یمینہ علی یسارہ الخ وتکبیر الرکوع الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلوۃ مطلب سنن الصلوۃ ص ۴۴۳ ج ۱ ظفیر۔

رکوع میں نیت تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے پھر رکوع کرے یا بغیر ہاتھ باندھے ہوئے رکوع میں جائے

سوال (۲ ۱۲۵) امام رکوع یا سجدہ میں ہے ایک شخص آیا تو اس کو تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ کر رکوع یا سجدے میں جانا چاہئے یا بغیر ہاتھ باندھے۔

الجواب:۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے، اگر ہاتھ نہ باندھے اور ویسے ہی رکوع یا سجدہ میں چلا گیا تو نماز صحیح ہے[1]۔

مسبوق نے سلام پھیر کر دعا کرلی پھر یاد دلانے پر یاد آیا تو وہ کیا کرے

سوال (۱۲۹۳) ایک روز نماز عشاء کی جماعت میں خادم دوسری رکعت میں شریک ہوا مگر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کی اور دعا مانگی مگر اسی وقت ایک دوسرے مقتدی نے جو اپنی نماز امام کے ساتھ پوری کرچکا تھا مجھے جتلایا کہ تم کھڑے ہوکر نماز پوری کرو، پس اگر اس حالت میں یہ عاصی کھڑے ہوکر نماز پوری کرلیتا تو نماز ہوجاتی یا نہیں۔ اور جس صورت میں کہ میں نے ان کا کہنا نہیں مانا بلکہ از سرنو چار فرض ادا کئے تو یہ نماز ہوگئی یا نہیں۔ میرے نہ ماننے کی یہ وجہ ہوئی کہ دل میں یہ خیال اور شبہ پیدا ہوا کہ خارج از نماز لقمہ دینے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

الجواب:۔ اگر اس شخص کے بتلانے کے بعد کچھ تامل کرکے خود یاد آجاتا کہ ابھی ایک رکعت بے شک رہی ہے اور اس بنا پر اٹھ کر ایک رکعت پوری کرکے نماز پوری کرکے سجدہ سہو کرلیا جاتا تو نماز ہوجاتی کیونکہ وہ امتثال غیر شخص کا نہیں ہے بلکہ جب کہ خود یاد آگیا تو اسی کی طرف کھڑا ہونا منسوب ہوگا۔ درمختار میں ہے حتی لو امتثل امر غیرہ فقیل لہ تقدم فتقدم او دخل فرجۃ الصف احد فوسع لہ فسدت

[1] وسنها رفع اليدين للتحريمة الخ ووضع يمينه على يساره تحت سرته وتكبيرة الركوع (كنز) لما روى انه عليه الصلوٰة والسلام كان يكبر عند كل رفع وخفض (البحر الرائق باب صفة الصلوٰة ص ۳۲۰ ج ۱) ظفير۔

بل یمکث ساعۃ ثم یتقدم برائہ۔ از شامی میں عدم فساد کی تصحیح کی ہے وقال منہ عن رشد نبلالی عدم الفساد و تقدم تمام الکلام علیہ[1] الخ۔ (شامی جلد اول)

مسبوق قعدہ میں امام کے ساتھ کیا پڑھے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے یا نہیں

سوال (۱۳۵۴) مسبوق کو امام کے ساتھ قعدہ میں کیا پڑھنا چاہئے اور اگر امام سجدہ سہو کرے تو کیا مسبوق بھی کرے۔

الجواب:۔ امام جب قعدہ اولیٰ میں بیٹھے تو یہ بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے امام اگر سجدہ سہو کرے یہ بھی ساتھ ہی میں سجدہ کرے۔ مگر سلام نہ پھیرے[2]۔

---

[1] ردالمحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا ص ۵۸۱ ج ۱۔ ۱۲ ظفیر۔

[2] والمسبوق یسجد مع امامہ مطلقا سواء کان السہو قبل الاقتداء و بعدہ ثم یقضی ما فاتہ (درمختار) قید بالسجود لانہ لایتابعہ فی السلام بل یسجد معہ ویتشہد (ردالمحتار باب سجود السہو ص ۴۹۵ ج ۱ و ص ۵۹۶ ج ۱) ظفیر۔

الباب السادس فی الحدث فی الصلوٰۃ

نماز پڑھتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے

نماز میں امام کو حدث ہو جائے تو خلیفہ بنانا درست ہے ضروری نہیں

سوال (۱۳۹۵) نماز میں امام کو اگر حدث ہو جائے تو فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ خلیفہ بنانا جائز ہے چونکہ یہ مسئلہ نادر الوقوع ہے۔ اگر اس سے ناواقف ہیں تو امام کو خلیفہ بنانا دشوار ہوتا ہے ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب: فقہ کی کتابوں میں حدث لاحق ہونے کی صورت میں خلیفہ بنانا جائز لکھا ہے ضروری نہیں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ استیناف افضل ہے۔ پس جب کہ اس قسم کا حال ہے جو کہ آپ نے لکھا ہے پس ایسی حالت میں استیناف ہی کرنا مناسب ہے۔ تاکہ لوگ غلطی میں نہ پڑیں۔ پس پہلے نماز کو قطع کر دے اور کوئی عمل منافی کر لیوے۔ پھر بعد وضو کے ازسرنو شروع کرے[1]۔

---

[1] استخلف ای جاز لہ ذالک ولو فی جنازۃ باشارۃ او جر لمحراب (در مختار) وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل فی حق الکل (رد المحتار - باب الاستخلاف ص ۵۶۲ ج ۱) ظفیر

مسبوق خلیفہ بنایا جاسکتا ہے

سوال (۱۲۹۶) چار مقتدی ہیں اور پانچواں امام نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی جاہل ہیں۔ ایک پڑھا ہوا شخص مقتدی بھی آکر جماعت میں شامل ہوا، امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اب ان پانچوں مقتدیوں میں سے کون امام بنایا جائے اور جو پڑھا ہوا ہے اس کو ایک یا دو رکعت نہیں ملی۔

الجواب:- جو خواندہ شخص پیچھے شامل جماعت ہوا اسی کو امام بنا دیا جائے اور سلام کے وقت وہ کسی ایسے شخص کو اپنی جگہ امام بنا دیوے جس کی نماز پوری ہوگئی ہے وہ سلام پھیر دے اور یہ کھڑا ہوکر اپنی باقی ماندہ رکعت پوری کرے۔ کذا فی الدرالمختار[1]۔ فقط۔

اگلی صف کے مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیسے نکلے

سوال (۱۲۹۷) اگر جماعت میں دو سو تین سو آدمی ہوں اور سب سے اگلی قطار میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ جاوے اثنا نماز میں تو وہ کیسے نکل سکتا ہے اور امام کیسے تبدیل ہوسکتا ہے۔

الجواب:- صفوں کو چیر کر نکل جاوے اور امام اپنی جگہ دوسرے شخص کو مقتدیوں میں سے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کردیوے[2]۔ فقط۔

---

[1] ولو استخلف الامام مسبوقا الخ صح الخ فلو اتم المسبوق صلاۃ الامام قدم مدرکا للسلام (الدرالمختار علی ہامش ردالمختار۔ باب الاستخلاف ص $\frac{571}{1}$) ظفیر

[2] سبق الامام حدث الخ غیر مانع الخ استخلف ای جاز له ذلک ولو فی جنازۃ باشارۃ او جر لمحراب الخ (درمختار) قوله استخلف اشار الی ان الاستخلاف حق الامام (ردالمحتار باب الاستخلاف ص $\frac{571}{1}$ و ص $\frac{572}{1}$)

ومن سبقه الحدث فی الصلوٰۃ انصرف الخ والمقتدی یعود الی مکانه الا ان یکون امامه قد فرغ۔

(ہدایہ باب الحدث فی الصلوٰۃ ص $\frac{115}{1}$) ظفیر

حالت سجدہ میں اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے تو خلیفہ کیا کرے

سوال (۱۳۹۸) اگر حالت سجدہ میں امام کا وضو ٹوٹ جائے تو خلیفہ کس طرح مصلے پر آوے۔

الجواب:۔ اس صورت میں خلیفہ مصلے پر آکر اسی سجدے سے شروع کرے اور امام جس کو سجدہ میں حدث ہوا اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ لے تاکہ خلیفہ سمجھ جاوے کہ امام کو حدث سجدہ میں ہوا ہے۔ اس سجدہ کو پھر کرنا چاہئے۔ کما فی الدر المختار۔ ولیضع یدہ علی رکبتیہ لترک رکوع وعلی جبہتہ لسجود الخ[1]۔ فقط۔

سورۃ پڑھتے ہوئے امام کا وضو ٹوٹ جائے اور خلیفہ کو وہ سورۃ یاد نہ ہو تو کیا کرے

سوال (۱۳۹۹) امام مثلاً کوئی سورۃ پڑھ رہا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اب جو مقتدی اس کا خلیفہ بنا۔ اس کے وہ صورت یاد نہیں جو امام پڑھ رہا تھا تو اب وہ کیا کرے۔

الجواب:۔ وہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع کر دے یہ ضروری نہیں ہے کہ اسی صورۃ کو پڑھے بلکہ اگر وہ امام بقدر قرارۃ واجب پڑھ چکا ہے تو یہ خلیفہ اس کی جگہ جاکر فوراً رکوع میں جا سکتا ہے[2]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الاستخلاف فی الصلوٰۃ ص ۵۶۲ / ج ۱ ۱۲ ظفیر۔

[2] من سبقہ الحدث توضأ وبنی واستخلف لو اماما (کنز) فانہ یستخلف رجلا مکانہ یاخذ بثوب رجل الی المحراب او یشیر الیہ الخ ولو ترک رکوعا یشیر بوضع یدہ علی رکبتیہ او سجودا یشیر بوضعہا علی جبہتہ او قراءۃ یشیر بوضعہا علی فمہ الخ ھذا اذا لم یعلم الخلیفہ ذالک اما اذا علم فلا حاجۃ الی ذالک (البحر الرائق باب الحدث فی الصلوٰۃ ص ۳۸۹ / ج ۱ و ص ۳۹۱ / ج ۱) ظفیر۔

تمّ النصف الاوّل من کتاب الصلوٰة بعون اللہ تعالیٰ
وحسن توفیقہ ویلیہ النصف الثانی
من باب ما یفسد الصلوٰة وما یکرہ فیہا

رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت
علیّ وعلیٰ والدی وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی
فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین وتقبل منی
ھذا العمل وجنّبنی فیہ عن الخطاء والنسیان واجعلہ
ذریعة للفلاح والنجاح فی الدنیا ووسیلة
للنجاة فی الاٰخرة۔

فالحمد للہ الذی تم بتوفیقہ ھذا الجزء علی ید افقر
العباد الی رحمتہ محمد ظفیر الدین المفتاحی تحت اشراف
حفید المؤسس حکیم الاسلام مولانا القاری الحافظ محمد
طیب النانوتوی ثم الدیوبندی مدیر دار العلوم الواقعة
فی دیوبند (الھند) لتسعة خلت من ربیع الثانی سنة ۱۳۸۳
ثلث وثمانین وثلثمائة والف من ھجرة النبی الکریم
صلی اللہ علیہ وسلم

جلد سوم ـــــــ تمام شد